

# جدید فقہی مباحث

احکام شرعیہ میں تبدیلی حقیقت  
کے اثرات

پیش گوئی

امام اہل سنت والجماعہ

بانی

حضرت مولانا قاضی محمد امجد علی صاحب دہلوی

جلد (۱)

مترجم

ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی

## تعلیمی حقوق محفوظ ہیں

Islamic Fiqh Academy (India)

مجمع الفقہ الاسلامیہ

ایک آزاد اور مطلوبہ ادارہ بنی کر کھڑی

تعلیمی حقوق کے فروغ اور تحفظ کے لئے مسلمان علماء و مفتیان کا ادارہ

ہمارے ہمارے دینی مذاہب کی تعلیمات پر عمل کی ضرورت اور ان کی ترویج کی ضرورت آج کے دور میں زیادہ سے زیادہ محسوس ہو رہی ہے۔ اس لئے ہم نے ایک ایسی ادارہ بنایا ہے جس کے ذریعہ ہم اپنے دینی حقوق کی تحفظ کر سکیں اور ان کی ترویج کر سکیں۔ اس ادارہ کے تحت ہم اپنے دینی حقوق کی تحفظ کر سکیں اور ان کی ترویج کر سکیں۔ اس ادارہ کے تحت ہم اپنے دینی حقوق کی تحفظ کر سکیں اور ان کی ترویج کر سکیں۔

www.ifi.ac.in

تعلیمی حقوق

تعلیمی حقوق

ایک آزاد اور مطلوبہ ادارہ بنی کر کھڑی

تعلیمی حقوق

021-349658

تعلیمی حقوق

تعلیمی حقوق

تعلیمی حقوق

021-34856701

021-32624608

تعلیمی حقوق

- 021-349658
- 021-34856701
- 021-32624608
- 021-349658
- 021-34856701
- 021-32624608
- 021-349658
- 021-34856701
- 021-32624608
- 021-349658
- 021-34856701
- 021-32624608

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



## فہرست مضامین

|    |                             |            |
|----|-----------------------------|------------|
| ۹  | سوال ۲۰ خلد سیف اللہ رحمانی | اہتمامیہ   |
| ۱۲ | قاضی مجاہد الاسلام قاضی     | مرض دماغی  |
| ۲۳ | حضرت سید محمد رابعی ندوی    | خطبہ صدارت |

### پہلا باب : تمہیدی امور

|    |                                |
|----|--------------------------------|
| ۳۱ | سوال نامہ                      |
| ۳۵ | اکیڈمی کا فیصلہ                |
| ۳۹ | ڈاکٹر مفتی محمد نعیم اختر ندوی |

### دوا و صرا باب : تعارف مسئلہ

|    |   |
|----|---|
| ۴۱ | جلائین - علامہ کرام کی خدمت میں چند معروضات جناب عمر افضل بخاری |
| ۸۱ | جلائین اور اس کے قافلہ  |
| ۹۳ | جلائین اور اس کے حصول کے ذرائع                                  |
| ۹۶ | ہکامل اور اس کی مختلف شکلیں                                     |
| ۹۸ | کپسولس کی تیاری کے مراحل اور ان میں مابین کی رپورٹ              |
|    | استعمال ہونے والے مادے  |

## تیسرا باب : فقہی نقطہ نظر

### مفصل مقالات :

- ۱۰۵ قلاب مابیت اور ملت و حرمت اور طہارت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی  
و نہاست میں اس کا اثر
- ۱۲۲ فتنہ و تشیع کا قتل اور انقلاب مابیت مولانا عبید اللہ احمدی
- ۱۳۳ جدید تعلقات کا شرعی حکم - تحقیق و تجزیہ مولانا اختر امام عادل
- ۱۶۴ انقلاب مابیت اور اس کے احکام مشقی جمیل احمد نعیمی
- ۱۹۱ استعمال کے بعد نہاست و طہارت کے احکام مولانا ارشد الحق اعظمی
- ۲۰۹ تبدیلی مابیت کے تدریجی مراحل مولانا خالد مسین نیوی قاسمی
- ۲۳۴ قلب مابیت کا معیار اور اس کے اسباب مولانا محمد مصطفیٰ عبدالقدوس خدوی
- ۲۴۸ انقلاب مابیت اور اس کا دائرہ مولانا ابو العاص و سعیدی
- ۲۶۲ تبدیلی احکام پر تبدیلی مابیت کے اثرات مولانا عبدالرشید قاسمی
- ۲۷۵ انقلاب مابیت کے اسباب اور انکامل کی حقیقت مولانا ارشد الحق قاسمی
- ۲۸۸ تبدیلی مابیت اور اس سے متعلق مسائل مولانا ابو بکر قاسمی  
کا شرعی حکم
- ۳۰۸ انقلاب مابیت کا شرعی جائزہ مولانا سید اسرار الحق سہیلی
- ۳۲۱ تبدیلی مابیت کے بعد اس پر مرتب ہونے والے احکام مولانا محمد مصطفیٰ قاسمی آواز چوری
- ۳۴۰ مابیت کی تبدیلی اور فقہی احکام پر اس کا اثر مولانا ابو الرضا نظام الدین ندوی

## مختصر مقالات

- ۲۵۵ اجتماعِ کون کے بعد مرتبہ دوسرے سالہ محمد اکبر برائے الدین نے پہلی ادغام
- ۲۶۰ انقلاب و ہیئت کا مسئلہ مولانا رفیع الدین کوٹلی
- ۲۶۷ انقلاب و ہیئت کے اسباب اور ہمارے مکتبہ مصر مولانا شہنشاہی دہلوی نے لکھے
- ۳۷۶ انقلاب و ہیئت - یعنی کون کی بنیاد پر خصوصیات اور خصوصیات اور اصلاحی کا ازالہ
- ۳۸۰ قلب و ہیئت سر محمد شریع
- ۳۹۰ انقلاب و ہیئت و حقیقت اعلیٰ اور حسین علی پاشا
- ۳۹۹ انقلاب و ہیئت مولانا خضر ہاشمی
- ۳۹۷ قلب و ہیئت کی سہ اور اوقات میں انقلاب مولانا امجد علی
- ۴۰۲ قلب و ہیئت سر محمد امجد علی
- ۴۱۰ تبدیلی و حکام میں انقلاب و ہیئت کا اثر مفتی عبد الرحیم قاسمی
- ۴۱۲ انقلاب و ہیئت و فرقہ و فرقہ فکر مولانا عبد الاحد تاراپوری
- ۴۲۱ انقلاب و ہیئت کی جدید تفہیم مولانا خورشید احمد قاسمی
- ۴۲۵ تبدیلی و احوال اور انقلاب و ہیئت مفتی سعید الرحمن فاروقی
- ۴۳۱ قلب و ہیئت - شرعی نقطہ نظر مولانا یوسف احمد علی

- ۴۳۵ علت و حرمت میں انقلاب مابیت کے اثرات : مولانا نعیم اختر قاضی
- ۴۴۱ انقلاب مابیت اور اس کی شرعی حد : ڈاکٹر سید تقی الدین سید یحییٰ
- ۴۴۶ انقلاب مابیت کے بعد حرم میں تبدیلی ممکن ہے : ڈاکٹر حفصہ الاسلامی
- ۴۴۷ انقلاب مابیت اور اس کی وجہ سے احکام میں : مولانا یعقوب قاسمی بارہنکی
- ہونے والی تبدیلیاں
- ۴۵۵ انقلاب مابیت کیا ہے ؟ مفتی سعد عالم قاسمی
- ۴۵۸ تبدیلی حقیقت - فقہی نقطہ نظر مفتی عزیز الرحمن
- ۴۶۱ انقلاب مابیت کی صورتیں : مولانا تنویر عالم قاسمی
- ۴۶۵ انقلاب مابیت کی تعریف، معیار، اسباب اور : مولانا سعود عالم قاسمی
- اس کی نظائریں
- ۴۷۳ انقلاب مابیت کے اسباب و وسائل مفتی شریک شاہ قاسمی
- ۴۸۳ کیا کہیں پاویں جس انقلاب مابیت کے دائرہ میں : مولانا خیر الرحمن
- آتا ہے
- ۴۹۶ انقلاب مابیت کی صورتیں : مولانا محمد صادق مہار پوری
- ۴۹۹ تبدیلی، ہیئت کے مختلف اسباب : مولانا محمد بن طیب
- مناقشہ (میر ہواں نقی سمینار)
- مناقشہ (چوہدری نقی سمینار)

## ابتدائیہ

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جو چیزیں پیدا کی ہیں، ان کو تغیر و تبدل کا عمل بھی بنایا ہے، وہ مختلف تبدیلیوں کے مرحلہ سے گزرتی ہیں، یہ تبدیلیاں صورت کے اعتبار سے بھی وجود میں آتی ہیں اور اشیاء کی صفات و خصوصیات میں بھی تبدیلی رونما ہوتی ہے، بلکہ علماء منطق کے نزدیک اس دنیا کے فانی ہونے کی دلیل ہی یہ ہے کہ یہاں کی ہر شئی تغیر پذیر ہے اور جو شئی تغیر پذیر ہوتی ہے وہ فانی بھی ہوتی ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ کوئی مخلوق فنا کے عیب سے محفوظ نہیں، یہ صرف خالق کائنات کی شان ہے کہ اس کی ذات و صفات فنا کی خامی سے مبرا ہے۔

اشیاء میں تغیر و درحقیقت انسان کے لئے بہت بڑی رحمت ہے، خود انسان کا وجود اسی تغیر کا نتیجہ ہے، انسان ایک قطرہ ناپاک سے اتنے خوبصورت قالب (حسن تقویم) کے سانچے میں ڈھال دیا گیا ہے، یہ تبدیلی حقیقت ہی کا فیض ہے، جو دانہ اور بھل ہم کھاتے ہیں وہ بھی قدرت کی طرف سے مسلسل تغیر کے عمل کے ذریعہ وجود میں آتے ہیں، قرآن مجید نے خاص طور پر جانوروں کے دودھ کا ذکر کیا ہے، ایسی مفید، نفع بخش اور صاف ستھری غذا اسی گھاس پھوس کی بدلی ہوئی شکل ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَأَن لَّكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةٌ، لَسْفِيكُمْ مَعَا فِي بَطْنِهِ مَن مِّنْ فَرْثٍ وَدَمٍ لَّنَا عَالِصًا سَائِعًا لِلشَّارِبِينَ" (آمل: ۶۱)۔

بہت سی پاک چیزیں تغیر کی وجہ سے ناپاک ہو جاتی ہیں، انسان جو خدا کیسے کھاتا اور جو شراب پیتا ہے، وہ بنیادی طور پر پاک اور حلال ہوتی ہیں، اسی کی بدلی ہوئی شکل انسانی فضیلت کی ہے، جن کے ناپاک ہونے پر اتفاق ہے، پھلوں کا رس حلال ہے، لیکن جب یہ شراب

کی صورت اختیار کر لے تو اب حرام ہے۔ اس میں بھی کوئی اختلاف نہیں، لیکن ایک اس کا برعکس پہلو ہے، بعض دفعہ ناپاک چیزیں مکمل طور پر تبدیل ہو جاتی ہیں، جیسے گوبر کو جالایا گیا اور اب وہ راکھ بن گیا، کوئی حرام چیز تمک کی کان میں رکھ دی گئی، اب وہ مکمل طور پر تمک بن گئی، یا شراب میں کوئی ایسا جزہ ڈال دیا گیا کہ نشہ کی کیفیت ختم ہو گئی اور شراب سرکہ بن گئی، پھر کیا اس صورت میں بھی تبدیلی کی وجہ سے حکم میں تبدیلی آئے گی؟ کیا اب وہ ناپاک شے پاک اور حرام چیز حلال سمجھی جائے گی؟ اس میں فقہاء کے دو نقطہ نظر پائے جاتے ہیں: ایک نقطہ نظر یہ ہے کہ اس صورت میں بھی حکم بدل جائے گا، یہ حنفیہ کی رائے ہے، دوسرا نقطہ نظر یہ ہے کہ جو چیز ایک دفعہ ناپاک ہو چکی وہ ہمیشہ ناپاک ہی رہے گی، اسی طرح جس چیز پر ایک دفعہ حرام ہونے کا حکم لگ چکا، اس سے ہمیشہ یہی حکم متعلق رہے گا۔

حنفیہ کا نقطہ نظر یہ ہے کہ شریعت میں حلال و حرام اور پائی و ناپائی کے احکام اشیاء سے متعلق ہیں، جب ان اشیاء کی حقیقت بدل گئی، تو اب اس کا حکم بھی بدل جانا چاہئے؛ لیکن سوال یہ ہے کہ اشیاء کی حقیقت بدلنے سے کیا مراد ہے؟ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے؛ کیونکہ دو قرینی اصطلاحات ہیں اور ان میں فرق کرنا ضروری ہے، ایک ہے اشیاء کا اختلاط اور اس کی وجہ سے کسی جز کا یہ مقابلہ دوسرے اجزاء کے مغلوب ہو جانا، اور ایک ہے کسی شے کا اپنی حقیقت کو کھودینا اور اس کا مکمل طور پر تبدیل ہو جانا، پہلی صورت میں حکم بدلنا نہیں ہے، بلکہ حلال و حرام کا اختلاط ہو جائے، تو احتیاطاً حرام کو غالب شمار کیا جاتا ہے اور حرام ہو جانے کا حکم لگایا جاتا ہے، چنانچہ فقہ کا مشہور قاعدہ ہے: "إذا اجتمع الحلال والحرام فغلب الحرام"، جیسے ایک بانٹی پانی میں اگر ایک گلاس شراب ڈال دی جائے تو گویہ اس کا بہت ہی مغلوب جز ہوگا؛ لیکن یہ پورا پانی ناپاک سمجھا جائے گا، احکام میں تبدیلی حقیقت میں تبدیلی سے ہوتی ہے، اب سوال یہ ہے کہ حقیقت میں تبدیلی سے کیا مراد ہے؟ کیمیائی طور پر شے کے اجزاء کا بدل جانا یا اس شے کی صفات و خصوصیات کا تبدیل



## عرض داعی

حضرت مولانا قاضی مجاہد اور سوامی جی۔

مجمع الفت، ایسوسی اہند کے حیر ہو ہیں فقہی سمیز میں آپ اصحاب علم و دانش کو خوش آمدید کہنے ہوئے میں اپنا دل ایک عجیب نہ کیف احساس سے لبر پڑا ہوا ہوں، اس احساس میں سب سے بڑا احساس ذات تھا و برحق تھی نہ کہ کے لئے جذبات امتنان و احسان کا ہے جس نے ہم کو اتنے بندور کو اپنی شریعت کی خدمت کی توفیق مرحمت فرمائی، مجھ آپ نے وہ اپنی عمر و فاضل کے لئے تشکر کا ہے جن کی علمی و ملی معاونت سے فقہ و تحقیق کی ادنیٰ نگاہ کا یہ قافلہ جوں جوں جتنی کے ساتھ رواں دواں ہے۔

یادش بخیر کہ آج سے بارہ سال قبل جس شدید ضرورت سے بے چین و مضطرب ہو کر چند دوستوں نے اکیڈمی کی داغ بیل ڈالی تھی، اس کرم و توفیق پر پڑ چکا ہوا ہوں میں فریضہ شکر بجالانے کے لئے ہمارے پاس لفظ ظنیں کہ سید کی کا یہ یاد اس عرصہ میں کتنے برک و ہر اور اثر اچکا ہے، آج ہم حیر ہو ہیں فقہی سمینار میں اکٹھے ہوئے ہیں آٹھ ششہ ہر دسینروں میں تقصاوی، تجرئی، علمی، امثالہ جاتی اور ہموبی قسم کے ۳۳ موضوعات زیر بحث لائے گئے اور ان پر آپ حضرات کے فیصلے امت کے سامنے آئے، ان فیصلوں سے بہت سارے مسائل میں امت مسلمہ کو رہنمائی ملی اور ہندوستان سے باہر بھی آپ کے فیصلوں کے حوالے دیئے گئے۔ ان سمیناروں



میں تقریباً نو لاکھ ہزار مقامات پر مشتمل تھے جسے جو جدید لفظی سرمایہ میں واقع امنہ لڈی دہشت رکتے ہیں، اور ان کو براہِ صراحت مطبوعہ شکل میں تھین کا مانجم تحقیق کو سراپا کر رہا ہے۔

آج ہمارے گروہوں کے جو حالات ہیں انہیں دیکھ کر ایسا گمنا ہے کہ اس جیسے انڈی وروسی بحث و تحقیق کی ضرورت پہلے سے دوچند ہوتی جا رہی ہے، حالات میں جو تبدیلی پہلے برسوں میں آیا کرتی تھی اب دو بیسویں تیسویں و نوں بلکہ گھنٹوں کی رفتار سے آنے لگی ہے اور ہر تبدیلی کے ساتھ مسئلہ و مشکلات کا ایک انبار سا آ رہا ہے انہیں اس بات کا اطمینان ہے اور اس پر اللہ کا شکر بخالتے ہیں کہ انڈی نے نئے موضوعات و مسائل پر سوچنے، غور و تحقیق کرنے اور طویل مطالعہ و جستجو کی روشنی میں ان کے شرعی حل پیش کرنے کی فکر اور عمل رکھنے والا ایک نسل پیدا کر دی ہے، پڑھنے اور سمجھنے کا ذوق پیدا ہو گیا ہے اور ہمارے یہ فاضل اصحاب اللہ و تحقیق اس ڈگر پر اپنا سفر جاری رکھیں گے۔

حضرات گرامی قدر! علمی تحقیق و تنقید زندگی کی ملامت ہوتی ہے، اور اس سے علم و فہم کو جلا ملتی ہے، ان اعلیٰ سیداروں میں بھی بہت سی جگہ علمی تحقیق کر کے مسائل معلوم کرنے ہیں، یہ اس امت کا ایک امتیازی وصف ہے، اور سر کی پوری جان میں یہ تسلسل مختلف سطحوں پر جاری رہا ہے اور مستقبل میں بھی زندگی کے ساتھ اسلامی شریعت کی ہم آہنگی اسی علمی تفتیش و تحقیق سے وابستہ ہے۔

آج جس طرح کے عجیب و غریب مسائل سے ہم دوچار ہیں اور امت مسلمہ جن جدید مشکلات کے شرعی حل سے لڑنے، امت کی طرف دیکھ رہی ہے، اللہ کا لکھا نہ کہ ٹھکر و احسان ہے کہ اسلامی شریعت میں ایسے اصول و ہدایات اور ایسی بیرونی رہنمائی یا سہ جود ہیں جن سے ان مسائل و مشکلات کا حل نکالا جاسکتا ہے اور اسے یہ بھی مقام اطمینان ہے کہ اسلام کے دورِ دلین اور صحابہ کرام و تابعین نظام سے لے کر ائمہ مجتہدین، فقہاء و محدثین اور اصناف امت تک



پنجویں قسم ایک معاملہ ہے جو بعد یہ تقیوت کے قیام سے پیدا ہوا ہے جس سے تمام  
اسلامی معاشرہ و ممالک کو آگاہ کیا جیسے میاں پٹنہ، برصغیر کے میدان میں جو کہ وادی نہایت اعلیٰ  
ترقیوں، علوم و معنوی باتوں، دانش و ہنر و مادی، اشیاء، شمع، زعفران، لکڑی اور دھات  
جنگ سے لے کر بیڑے، زنی، جنگ، تجارت کے جدید تصورات، تعلیم و ترقی، معاشرت کے  
جدید طریقے، جنگ و عداوت میں امن و صلہ کے نئے نئے وسائل اور انسانی  
جدید طریقے وغیرہ۔

ان مختلف قسم کے مسائل میں اضافی طور پر توجہ دینا چاہیے۔ یہاں پر ہمیں  
قوت و سہولت دینے کے لئے ان کے مسائل و مشکلات کو مدنظر رکھنا چاہیے۔  
عامیوں کے۔

[illegible]

میں ذرا ہی کو کما ہی شریعت کی روح سے بہت دور لے جاسکتی ہے، ان مدارق احکام کا تعلق نہایت کے فرق اور اشخاص کے فرق سے بھی ہے اور تمام احوال کے لئے اور تمام اشخاص کے لئے ایک ہی مسئلہ میں احکام یکساں نہیں ہو سکتے۔

تیسری اہم ترین بات یہ بھی ہے کہ شریعت کا جو سرمایہ ہمارے سامنے ہے ان میں جو مسائل منصوص ہیں اور کچھ غیر منصوص واجتہادی، جن میں اجتہاد جاری رہے گا، وہ تو منصوص مسائل کو غیر منصوص کا درجہ دیا جاسکتا ہے اور نہ غیر منصوص کو منصوص کا، منصوص مسائل میں بھی جو ایسے ہیں جن کی بنیاد کسی ملت یا کسی حرف پر ہے اور اس ملت یا حرف کی تبدیلی سے احکام میں تبدیلی آسکتی ہے۔

علامہ ابن قیم نے اعلام الموقعین میں ایسی متعدد احادیث و کتب لکھ کر دیا ہے جن میں صاحب شریع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے احکام کے مطلق اور ان میں موثر اوصاف کا ذکر فرمایا ہے۔ ابن قیم کے الفاظ ہیں "وقد ذکر السيوطي رحمه الله علل الأحكام والأوصاف المؤثرة فيها لبدل على ارتباطها بها وتعدبها بتعدى أوصافها وعللها" اے وہ کہتے ہیں "وقد كان أصحاب رسول الله ﷺ يجتهدون في التوازل وبقيسور بعض الأحكام على بعض ويعتبرون النظر بنظيره" اعلام الموقعين، ۱: ۱۵۵۔

احکام پر عادات و رواج کی اثر اندازی سے متعلق علامہ شافعی تحریر فرماتے ہیں "العوائد أيضا ضربان بالنسبة الأولى وقوعها في الوجود، أحدهما العوائد العامة التي لا تختلف بحسب الأعصار والأمصار والأحوال كالأكلة والشرب والفرح والحزن والذم والثلى العوائد التي تختلف بحسب الأعصار والأمصار والأحوال كهينات اللباس والمسكن وأما الثاني فلا يصح أن يقضى به على من تقدم البتة حتى يقوم دليل على الموافقة من خارج فلا بد ذلك

يكون قضاء على ما مضى بذلك الدليل لا يحصى العادة" (مرحمت ۲: ۲۹)۔

اور علامہ ابن ماجہ نے فرماتے ہیں "ان فی نزاع الناس عن عاداتهم حرجاً عظيماً" (خرموف)۔

دوسری جانب ہمارے شرعی سرمایہ میں جہاں کچھ ایسے مسائل ہیں جن پر علماء امت و اجماع ہو چکا ہے، اور ان میں کوئی نئی رائے آجہا و ثریا اجماع و جماعہ میں کچھ دور سے نہ آئی ہو، ایسے بھی ہیں جن میں علماء امت میں اختلاف رہا ہے، ایک مسئلہ میں دور میں یہ متعدد آراء رہی ہیں، اور ہر رائے کے قائلین میں بڑے مجتہدین اور ان کے دلائل ہیں، بعد متعدد مسائل ایسے ہیں جن میں دور صحابہ سے اختلاف رائے چلا آ رہا ہے، اختلافات شیعہ و سنی محدث و جونی نے اپنی شاہکار تصنیف "جہاد الباطن" میں صحابہ کرام کے اختلاف کے اسباب پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے "فراى كل صحابي ما يسهه الله له من عادته وقنواؤه وأقصره فحفظها وعقلها وعرف لكل شئ وحها من قل حروف القرائن به فحمل بعضها على الام باحة وبعضها على المسح لأخبارات وقرائن كانت كافية عنه" انے فرماتے ہیں "لكثرت الوقائع ودارت المسائل فاستقروا فيها فاحب كل واحد حسما حفظه أو استنط و ان لم يجد فيما حفظه أو استنط ما يصلح للجواب احتج به برأيه وعرف العلة التي أدار رسول الله ﷺ عليها الحكم في منصوصاته فطرد الحكم حسما وحدها لا يألوا جهداً في موافقة عرضه عليه الصلاة والسلام فعند ذلك وقع الاختلاف بينهم" (جہاد الباطن: ۴۱)۔

حضرت شاہ صاحب محدث دہلوی نے مثالیں دے کر بتایا ہے کہ صحابہ کرام اور ان کے بعد تابعین اور بعد کے فقہاء نے دلائل و بیان پر متعدد مسائل میں اختلافات واقع ہوئے، وہ فرماتے ہیں "وقد كان في الصحابة والتابعين ومن بعدهم من يفرأ السئلة ومهم من لا يفرؤها ومهم من يحبر به ومهم لا يحبر بها وكان

مہم من بقت فی العجر ومنہم من لا بقت فی العجر ومنہم من بتوصاً من  
الحمامۃ والزعماء والقی ومنہم من لا بتوصاً من ذلك ومنہم من بتوصاً من  
من الذکر ومن النساء مشہورہ ومنہم من لا بتوصاً من ذلك ومنہم من  
بتوصاً من اکل لحم الاہل ومنہم من لا بتوصاً من ذلك۔ ۱۵۱۔

بلکہ علامہ ابن قیم نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ دور رسالت میں نبی کریم ﷺ کی  
حیات مبارکہ میں بھی صحابہ کرام نے مختلف مسائل میں حسب نہایت اجتہاد دیا اور آپ ﷺ  
نے انہیں منع نہیں فرمایا، ابن قیم کی مہرت ملاحظہ فرمائیے۔ "وفد اجتہاد الصحابة فی  
رسم السی"۔ فی کثیر من الاحکام ولم یعتمدوا۔ بعد ابن قیم نے مسائل  
دی ہیں کہ غزوہ احزاب میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جو قیام کیا وہ اس میں  
اس قسم کی تطبیق میں صحابہ نے درمیان اختلاف ہوا، حضرت علیؓ نے ایک بچہ پر تین اشخاص سے  
جھگڑے میں قہر اندازی سے ایک کے لئے بچہ اور بقیہ دو کے لئے پہلے شخص پر ایک ایک تہائی  
امیت کا فیصلہ کیا، جو قیام کے مسئلہ میں حضرت سعد بن معاذؓ نے فیصلہ کیا، صحابہ کرام میں وضو کی  
ضرورت پیش آئی اور پانی نہ ہونے کی وجہ سے وہ لوگ نے نماز پڑھ لی، پھر وقت کے اندر پانی ملا  
تو ایک نے نماز کا اعادہ کیا اور دوسرے نے نہیں، ان تینوں معادلات میں رضوان اللہ علیہم اجمعین نے تا یہ  
فرمائی اور ان کے اختلاف پر کسی تاواری کا اظہار نہیں فرمایا (۱۵۲ تا ۱۵۵)۔

صحابہ کرام کے بعد تابعین عظام، تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین کے درمیان بے شمار مسائل  
میں اختلاف رہا ہے جو انہیں نے مختلف اسباب سے، لیکن چونکہ انہوں نے پیش نظر اتباع شریعت  
تھی، اور یہ صاحب رائے کسی شریعی مسئلہ پر ہی اپنی رائے کی بنیاد لگاتے تھے یہ اختلاف برقی  
خوش من سے ہمارا کہتے جاتے رہے، جب بھی اپنی رائے کے خلاف دوسری رائے زیادہ قوی ہو  
کتاب و سنت سے اقبہ نظر آتی، یا اسکی حامل اور تابعی کے انہوں نے دوسری رائے قبول کر لی،

لیکن جب تک اپنی رائے ہی مدلل اور راسخ محسوس ہوتی رہی اپنی رائے پر اصرار کے باوجود  
 دوسروں کی رائے کا جرح و راجعہ اس کی جاتا رہا۔ حضرت شامیوں اللہ دیوانہ تھے جس موقع ہوا فکان  
 بعضهم یصلی حلف بعض مثل ما کان ابو حنیفۃ و احنافہ و الشافعی و غیرہم  
 یصلون حلف ائمۃ المدینۃ من المالکۃ و غیرہم و ان کانوا لا یفرأون السنۃ لا  
 سرّاً ولا جہراً، و صلی الرشید ا مفاً وقد احنفہم، فقیل لہ فان کان الا ماہ قد حرج  
 مہ الدم ولم ینوضا هل نصلی حلفہ؟ فقال کیف لا اصلی حلف الا ماہ مالک  
 و سعید بن المسیب، و روی ان ابا یوسف و محمد کلا یکبران فی العبدین نکیر  
 ابن عباس لأن ہارون الرشید کان یحب نکیر حلفہ ولی البراہیۃ عن الا ماہ  
 الثانی و هو ابو یوسف انه صلی یوم الجسعة معسلاً من الحمام و صلی بالہی  
 و تغرفوا، ثم اُحبر بوجود فارة مینۃ فی بنر الحمام فقال : فاما حد یقول ان حواصی  
 اهل المدینۃ اذا بلع الماء قلنہم لہ یحمل حملاتہ ۱۰۶۰۔

حضرات مرامی اچھرے ان مقتدی اصاف کی پائیز ویرت میں ہم خوش چاہیں  
 جان مم کے لئے بڑا وی اور سچی ہے، انہوں نے اپنے نفس اور حریت سے ہمیں یہ سجدہ سے کہ  
 امت کی بہت سی دشاریاں اور مشکلات کے ازالہ میں اصاف کی ان مختلف آراء سے فائدہ اٹھا  
 جاسکتا ہے، اور امت کی ترقی اور ترقی میں ہے تو شریعت ان ترقی و ترقی سے، "الحرج  
 مدفوع" فقہی قاعدہ ہے، جو قرآن کریم کی اس ہدایت پر مبنی ہے کہ "وما جعل علیکم  
 الدین من حرج" (ان سہ، انبی کریم ﷺ نے حضرت مہا اور حضرت موسیٰ و بنی قریظہ  
 دیتے ہوئے فرمایا تھا "نسرا ولا نعرا بسرا ولا نعرا" ان کی رو سے کہ مہا اور  
 بنی قریظہ اور ان کی روت فوت ہوتی محسوس کرے آپ ﷺ نے حضرت مہا و بنی قریظہ کو  
 قہر کر "الغان یا معلہ"۔

جس امت سے قرن کا ازالہ اور نئی ن دوری اہل محمدی احمدی رہی ہے اور وہ  
 دین نے ہر مصر میں اپنے عظیم وسیع فقہی مہارت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اہل احمدی و انہام  
 دیا ہے۔

محقق مامی ب ا جب ہم یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے "ہیں اور واقعات" احمدی ہیں تو  
 ہم اس حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہیں کہ روزمرہ زندگی میں ایسے واقعات اور مشاہدات پیش آتی  
 ہیں جن کا مستقیم علم انھیں شریعت میں موجود نہ ہو، اور اسی طرح یہ بات تو ہر چاہنے والی فہم کے اندر  
 کسی ایک مجتہد فقیر یا ایک فقہی مسک کی آراء سے تمام مسائل زندگی کا احاطہ نہ ہو سکتا ہے۔  
 اپنے اہل علم کی تحقیقات اور ان کی آراء کا مطالعہ کریں تو ایسے مسائل ہمارے مطالعہ میں  
 آئیں گے جن میں ایک فقہی رائے ہو اور چھٹی وقت بہت منسوب و متفرک رہی ہو جن  
 حالات کی تبدیلی سے نتیجہ میں اس رائے سے امت کی مشکلات اور قرن کا ازالہ نہیں ہوتا، وہیں  
 پر دوری فقہی رائے ایسی موجود ہے جس سے وہ حرج اور دوچاہت ہے، یہ صورت حال ایک فقہی  
 مسک کی مختلف آراء و رویوں بھی پیش آتی ہے اور مختلف فقہی مسائل سے ہمیں ملتی ہیں۔

آپ اسباب علم و دانش اچھی طرح واقف ہیں کہ خود ہندوستان میں محقق و دانش ور علماء  
 اسلام نے اپنے وقت کے پیچیدہ مسائل اور سخت مشکلات میں اختلاف آراء سے فائدہ اٹھاتے  
 ہوئے مسئلہ کا حل نکالا ہے اور بسا اوقات لوگوں کو ارتداد کا شکار ہونے سے بچایا ہے، مجدد وقت  
 حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نے ہندوستان اور تہذیب کے خاص علماء کے مشورہ سے مغلہ  
 خواتین کے متعدد مسائل کا حل فقہ حنفی کی روشنی میں نکالا، "فتاویٰ الحبیۃ الاحیاء للعلیہ  
 العاجزۃ" میں، یہ بھی جانتا ہے، حضرت مولانا ابوالحسن محمد جاوید نے "شرح نظر فقہ اسلام  
 نے دارالافتاء امارت شریعہ میں تصحیح و تخریق کے متعدد مسائل میں فقہ حنفی کے اصول و  
 مکتبہ کے ہر مسئلہ کو انہیں کی جتنی ارزندہ حجتوں کو اسلامی حجتوں سے کاٹ دیا ہے۔



کچھ مددگزارانہ آج جن حالات میں ہم درآپہ، نس رہے ہیں۔ وہ مشکلات اور مسائل بھرے حالات ہیں، آج نہ صرف بہت سارے عرف اور دین بدستہ جادے ہیں، حالات میں تہذیبی آرمی ہے بلکہ انسانی سوچ اور تصور میں بھی عقیدہ آرمی ہے، ایسے ایسے واقعات پیش آرہے ہیں جن کا پیچھے تصور بھی کما تھا، اسلام نے جن امور میں جہاں نقصان کر کے اور فتنے واحد کی ترتیب بنا کر وہ نظام پیش لیا تھا، آج زمانہ میں اجتماعی فتنہ اور زہر داری اٹھانے والے عناصر سے غلام ہیں، غیر ملکی حکام حکومت کے تحت پیش آنے والے مسائل و مشکلات کن پر مستزاد یہ صورت حال ہے اس کا بے انتہا اور فاضل ملایہ ہم سے مخفی نہیں ہے، رعایا کی ممکنہ کا اندازہ نہیں یقیناً ہے، وہ چودہ سو سال کے عرصے میں فقہ سلطی کا جو عظیم الشان و رفیع سرمایہ ہمارے اسلاف عظام نے چھوڑا ہے (اللہ ان کی رومیوں پر رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے) ان کی روشنی میں فقط واللہ یہ مسائل و مشکلات کو حل دیتی ہیں۔

اس وقت کا سب سے عظیم مسئلہ مذہبی ہے اور ذرائع و اشیاء کا استعمال کرنے اسلام کی شیعہ بگاڑنے کا ہے، مغربی تہذیب، بلکہ اب مشرکانہ تہذیب بھی حملہ آور اور اقدامی پوزیشن میں ہے اور مسلمانوں کو معذرت خواہانہ لہجہ اختیار کرنے پر مجبور کر رہی ہے، غلو و فتنہ اسلام کے لئے یہ وقت کا سب سے بڑا چیلنج ہے، اس کے لئے ضروری ہے کہ ملک و حکومتیں جو بار چلے لیکن وقتی نبوت کے لئے والی ان تہذیبی اور اخلاقی قدر کو کسی قیمت پر بھی ضائع نہیں کرنے، میں سے انصافوں کی بار سے زیادہ جز مسئلہ تہذیبی، عقائد اور اجماعی، خدائی قدروں کی بار ہے۔

مسئلہ کی شہسی اس لئے درجہ جاتی ہے کہ جدید تہذیب سے خود مسلم قوم کی اس طرح متاثر ہوئی ہے کہ ہم ملی زندگی میں اپنے تمام اقدار کو بھول کر چھوڑ دیں، جس کی وجہ سے ہم اپنے کئے میں آئے ہیں، جس عمل پہلے بگڑا ہے تو پھر، قدرات کی حفاظت بہت مشکل ہے، جس

شریعت سے تریزاں کے احکام پر عمل درآمد سے فراوان تحذیب و سرزنش کا سامنا کرنا پڑا۔  
 فقیر مسائل پیدا ہوئے ہیں ان میں امت کی صحیح رہنمائی کرنا جو رافضیوں سے اور بومشاہات پیرا  
 بورقی ہیں شریعت سے فحاشی میں رہتے ہوئے ان کو دور کرنے اور فاضلہ واریت سے انہماک ورت سے  
 تنقید اور تحریک کے ذریعہ مصانع و مفاہم سے بچانے کا قابل قبول ہے اور کیا قابل  
 رواں کا فیصلہ کیا جائے۔

بہر حال وقت کے اس فقیر الشان چینی و مگرے مطالعہ اور شعور کے ساتھ اور اس قدری  
 طوفان و بہت غور سے سمجھنے کی ضرورت ہے اس کے لئے خطرات عام و متوجہ رہنا ہی ایسا رافضی  
 سمجھتا ہوں۔

اس وقت میں ملک کے مختلف حصوں سے آنے والے تمام علماء و ائمہ اور علماء و شاعریہ  
 اور اہل حق و باطلوں میں اعلیٰ مرتبہ کے شیخ عبد الرحمن عبد اللہ شمس و رابطہ عامہ اسلامی کے  
 صدر یعنی جناب ڈاکٹر عبد اللہ عبد الرحمن قرنی کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے رابطہ کے تحت  
 قائم مجمع الفکر الاسلامی مد مریم کے ایک بڑے ذمہ دار اور صدر یعنی جناب ڈاکٹر سید ابوالحسن  
 احمد قرنی و اس عینار میں شہادت کے لئے بھیجا، اسی طرح ڈاکٹر خواجہ محمد اسحاق و علامہ سید ابوالحسن  
 کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو آخر میں جناب سید سید حسن الحسنی مدنی صاحب کا شعر یہ ادا کرتے ہوئے انہوں  
 نے اس عینار میں میرا بانی قبول فرمایا تھا کہ میں بہر سید احمد شہید کے قتل و جلا و جلا و جلا و جلا  
 کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے اس اجلاس کی تیاری میں اپنی جہد و محنت سے فاضلہ ورت سے آخر  
 میں خصوصیت کے ساتھ اپنے ان وقت و ایڈیٹ کا شعر ادا کیا تھا ورنہ جتنی باتیں انہوں نے عینار میں  
 تیاری کے لئے حسب روایت مولفہ تھیں ہیں اللہ ان سے وہ بڑے خیر و نفع فرمائے۔

و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

## خطبہ صدارت

حضرت مولانا سید محمد رابع خٹنی ندوی ؒ

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على خاتم الأنبياء الكريم  
محمد، وعلى آله وصحبه أجمعين، أما بعد !

محترم حضرات! میرے لئے بڑی مسرت کی بات ہے کہ میں فقہ اکیڈمی کے اس واقع  
اور اہم اجتماع میں حاضر ہوں، اور آپ سے عظمت کا شرف حاصل کر رہا ہوں، اسلامک فقہ  
اکیڈمی کے اہم قاضی شریعت جناب مولانا مجاہد الاسلام صاحب قاضی اور ان کے رفقاء کا ران  
اتحاد کے ذریعہ جو کوشش کر رہے ہیں وہ بہت قابل قدر ہے، ہم کو امید ہے کہ ان اجتماعات  
کے ذریعہ شریعت اسلامی کی وضاحت اور اس کے سلسلہ میں اٹھائے جانے والے سوالات کا  
جواب شریعت اسلامی کے اعلیٰ اور محکم اصولوں کے تحت بہت اچھے طریقہ سے دیا جاسکے گا، اور  
اس سے شریعت اسلامی کی نفرت کا کام انجام پائے گا۔

حضرات! فقہ اکیڈمی کا یہ تیرہواں فقہی سمینار ہے جو چلند الامام السید احمد الشبیری  
کنولی طبع آباد طبع لکھنؤ میں منعقد کیا جا رہا ہے، ان میں جو مسائل زیر غور و بحث لائے جا رہے  
ہیں، ان کا گہرا تعلق موجودہ تمدن کے لائے ہوئے حالات سے ہے، ان حالات کے بعض  
مہکروں کے سلسلہ میں جدید تعلیم یافتہ لوگوں کے ذہنوں میں کچھ موانع ہیں، ان میں سے بعض



ہو سکتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ اب ترقی یافتہ تمدن اور اس کے رابطہ یافتہ انسانوں کی عام زندگی میں داخل ہو چکے ہیں، اور ان سے اس طرح فائدہ اٹھایا جانے لگا ہے جس طرح آپہنیں میں براہ راست راہدہ قائم ہونے کی صورت میں ہوتا ہے تو ایسی صورت میں شریعت اسلامی کی روشنی میں غلو و معاملات کو ان کے ذریعہ کسی حد تک عمل میں لایا جاسکتا ہے، جبکہ دیگر تمام پرچھے نکلے معاملات اپنے مخصوص ذمہ دارانہ معاملات میں ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

تہذیبی عہد میں مادہ کے عناصر بہت کم تھے، اور ان کی فنی خصوصیات بھی محدود تعداد میں تھیں، موجودہ ترقی یافتہ دور کی تحقیقات سے ان دونوں کی تعداد میں خاصا اضافہ ہوا ہے، انسانی کی تحلیل و تجزیہ کے عمل نے بھی بڑی ترقی کی ہے، اس ضمن میں قلب بہت کی بھی مختلف صورتیں سامنے آئی ہیں، گندمی اور غش امیہ کی تحلیل و تفتیح کا عمل بھی خاصا ہونے لگا ہے، اور موجودہ زندگی کی مختلف ضرورتوں میں اس کا رواج ہوتا چلا جا رہا ہے، بہت اثر اسلامی و اس کے مختلف پہلوؤں اور شعلوں پر خرد و ان کی شریعت اسلامی کی رہنمائی حاصل کرتا ہے۔

زکوٰۃ سے حاصل ہونے والی رقم کے مصارف متعین طریقہ سے بنائے جاتے ہیں جن پر عمل کیا جاتا ہے، لیکن موجودہ عہد اپنے سابقہ عہد سے بڑی طور پر مختلف ہے کہ تہذیبی عہد میں جہاں مصارف کی تعداد محدود تھی وہاں صورت مسلمانوں کی بھی ہوتی تھی، حکومت و حکومت خرابیوں کی غربت دور کرنے کی بڑی حد تک ذمہ دار ہوتی تھی، اس طریقہ سے اموال زکوٰۃ صرف ان لوگوں میں تقسیم ہوتے تھے جو حکومت وقت کی مہارت سے مستفید نہ ہو سکتے تھے، لیکن اب یہ فرق ہوا ہے کہ جہاں مسلمانوں کی حکومتیں نہیں ہیں وہاں بھی مسلمان خاصا فائدہ دیکھیں، ان کے تمام دینی و سماجی معاملات خود مسلمانوں کو حل کرنا ہوتا ہے، ایسے طبقوں یا علاقوں میں ان کو صرف مددنی تعاون سے کام چلانا پڑتا ہے، ایسے علاقوں میں کم از کم زکوٰۃ سے زیادہ کام لیا جاتا ہے، لیکن اس سے مصارف متعین ہیں، ان کی پابندی کے ساتھ نیا بعض ایسی شکلیں جو کسی ہیں جن میں زکوٰۃ نے

اموال سے عوام مسلمانوں کے معیار کو بہتر بنانے اور ان کے لئے مالِ زکوٰۃ سے استفادہ کی نئی شکلیں اختیار کرنے کے مواقع نکالے جاسکتے ہیں۔ نئے تھریہ کی نظام میں وہ کون سے مواقع ہو سکتے ہیں جن کو اختیار کر کے اموالِ زکوٰۃ سے مزید فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ اور مسلمان عوام کو مزید مالی سہارا دیا جاسکتا ہے؟ ان غور و تحقیق سے ایسی شکلیں معلوم کی جاسکتی ہیں جو شریعت اسلامی کی تعلیمات سے ٹکرائی نہ ہوں اور مفید اور قابل عمل ہوں۔

فقہ اسلامی کے اس میدان میں جبری شادی کی مختلف صورتیں بھی جو محکمہ دہریہ و ننگ میں پیش آ رہی ہیں ذرا غور کرنا ہی جائز نہیں، شادیوں میں لڑکے اور لڑکی کا راضی اور متفق ہونا دوسرا جزو ہے، وہی کے ساتھ ساتھ لڑکے اور لڑکی کا خام تجربہ زندگی اور اشیاء پر نظر کا غیر ہلکا ہونا بھی ضروری اس بات کا متقاضی ہوتا ہے کہ ماں باپ کو اللہ تعالیٰ نے بچوں کے سر پرست و خیر طلب ہونے کے باعث رہنمائی اور توجہ دہانی کا جو حق دیا ہے اس کو عمل میں لایا جائے، اور یہ ضرورت محمود ماحول میں جیسا کہ یورپ میں یہ اس کی نقائص کرنے والے شرعی ممالک میں ہے زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ اور بعض وقت اسلام و ایمان پر باقی رہنے اور اس سے محروم ہو جانے کا مسئلہ سامنے آ جاتا ہے، ایسی صورت میں جبر کی حد کیا ہونا چاہئے؟ یا ماں باپ کو کیا صحت اختیار کرنے چاہئے؟ اس بات کو مسئلہ کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لے کر طے کرنا ہوگا کہ زواج میں کی نوعیت کی خوش و نیادداشت کا بھی انتظام ہو، اور ان کے دینی و اخلاقی کردار و مقام کو بھی نقصان نہ پہنچے، یہ معاملہ بہت غور و فکر کا ہے، اسے بہت سوچ سمجھ کر حل کرنا ہوگا۔

حضراتِ شریعت اسلامی کی پیروی کا مسئلہ ہمارے دین و ایمان کا بنیادی مسئلہ ہے۔ اس کو ہماری جدلی و گفتاری و انتظامی ضرورتوں سے ہم آہنگ بنانے کا کام ہوتی الٹی کے اربوں حاصل شدہ حجابات کو نظر انداز کرتے ہوئے نہیں کیا جاسکتا، وحی الہی اور سنت نبویؐ کے راجحہ مصلحت و بہایات میں ان کو کوئی جبریت ہماری محدود سمجھ کے دائرہ میں کسی وقت نہ آتی ہو تو بھی اس سے انکار یا

اس وجہ سے فی و شش ہمارے ایمانی فریضے کے خلاف ہو گا۔ حریت غلامی سے ہونے والی بات  
 یورپ کے غلاموں سے ہیں اور رومانی کے ذہن و معارف و تمدن کی برائی۔ رومانی میں قسریہ  
 ہے اور رسوائی کا جو تصور ہو کے سامنے پیش کیا ہے اور ان کا بھی پابندی ہو گا کہ وہ انسان  
 کی عمومی خدمت نیز دین کے متعینہ پیمانوں سے کہاں تک اہمیت رکھتے ہیں اور وہ غلاموں کے ان  
 کی مصداق ہر شے نہیں بننا۔ یہ نہ ور کے کہ ہم اپنی فی خدمتوں کے جواب میں معلوم  
 ہے اور ان کے سامنے انہوں میں اپنے والے سوائے ہر قوم کی تعینات جواب بھی پیش نہ  
 ہے اس کام و ہمارے مقصد ہر شے سے فی اہمیت کی حقیقت کی حقائق اور ان کی اہم  
 اس سے ملے ہیں امید ہے کہ ہمارے یہ تعینات مفید کام انجام دے گا۔

و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔





جدید فقہی تحقیقات

۱۰

پہلا باب

---

تمہیدی امور



## سوالنامہ

حق تعالیٰ نے اس کائنات میں بے شمار چیزیں پیدا فرمائی ہیں جن کو ہم مختلف شکلوں میں اپنی ضروریات میں استعمال کرتے ہیں، خواہ یہ استعمال غذا کے طور پر ہو یا دوا کے طور پر، نباتات، جمادات، حیوانات وغیرہ، یہ استعمال کبھی اشیاء کو ان کی اپنی شکل پر باقی رکھتے ہوئے، اور خالص انہیں اشیاء کا ہوتا ہے اور کبھی ان کو دوسری چیزوں کے ساتھ ملا دیتے ہیں اس طرح کہ ظاہری طور پر ان کا کوئی اثر نہیں دکھائی دیتا، اور کبھی تب ہی ہونے میں بھی جلا کر یا کسی دوسری طرح، شکل و صورت بدل کر بھی بدل جاتی ہے، اس رد و بدل کو کما از کم بعض صورتوں میں ماہیت کا بدلنا (انتخاب، ہیئت، تحول، مین اور استعمال وغیرہ) کہتے ہیں۔

اس سلسلہ میں اہم مسائل ان اشیاء کا ہے جن کے استعمال کو طہارت نے ہمارے لئے حرام قرار دیا ہے، اور ظاہر ہے کہ عام حالات میں اس طرح کی اشیاء کا جہنہ استعمال کرنا حرام و ناجائز نہیں ہوگا، دوسری صورت یہ ہے کہ ان اشیاء کے ساتھ کوئی اور چیز جو حلال و طیب سے ملانی جائے اور اس ملاوٹ کی وجہ سے اس مٹی کی ہیئت اور خاصیت بدل جائے، یا کوئی اور مٹی ملانی تو نہ جائے لیکن کسی خاص طبعی یا مادیاتی کیفیت کی وجہ سے اس میں خواہ مخواہ تغیر پیدا ہو جائے، اس تغیر کے نتیجہ میں اس مٹی کی ہیئت، کیفیت اور خاصیت بدل جائے تو ایسی اشیاء کی حرمت اور نجاست حسب سابق قائم رہے گی یا اس تبدیلی کی وجہ سے حکم میں تبدیلی پیدا ہو جائے گی۔

قدیم فقہی ذخیرہ میں اس بابت تمک کی کان میں ملے وہ ان اشیاء کا نمک بننا، نویں وغیرہ کی تہ میں کسی مٹی کا مل کر وہی صورت اختیار کر لینا، شراب کا سرکہ بننا، سرکہ کا شراب بننا،

شیر، انگور کا شراب بننا یا نصفہ دھلت اور سٹک یا نصفہ بننا۔ اس قسم کی اشیا کا تہ کر دیتا ہے۔

اور آج تو بہت سی چیزیں ان کے مل جائیں گی، جن میں اس قسم کا دو بدل ہوتا ہے اور محسوس کیا جاتا ہے، اس کی وجہ سے گھاس، پیچے اور دیگر استعانی کی چیزوں کے بارے میں سوالات ہوتے رہتے ہیں، لہذا ہم کو درج ذیل سوالات پر غور کر کے کسی واضح نتیجہ تک پہنچنا ہے۔  
۱۔ کسی بھی قسم کے وجود یا وجودی عناصر کیا ہیں جن سے قائم رہتے ہوئے کہا جائے کہ یہ کون سی حقیقت اور ماہیت نہیں بدل ہے، اگرچہ اس میں مختلف قسم کے دیگر تغیرات ہوتے ہوں؟

۲۔ انقلاب، ہیئت (یا استقامت، یمن و قحون میں) کا کیا مطلب ہے اور اس کے لئے کسی شئی کا کس حد تک بدلنا مطلوب ہے، مثلاً اشی کے تین ضروری لوازم، رنگ، شکل اور صفت (بود و نبود) ان میں سے ہر ایک کا بدل جانا ضروری ہے یا بعض کا کافی ہے؟

۳۔ اگر شئی میں کسی تبدیلی کی وجہ سے اس کے جوہری عناصر ختم ہو جائیں، لہذا بدلنا چاہا اور مجموعی حروف میں بھی تبدیلی آجائے، لیکن اس تبدیلی سے بعد بھی دو صورتیں ہوتی ہیں، جنی اشیا۔ ۱۔ اسے مل کر پہچانی جاسکے کہ وہ کونسی شئی ہے اور ان کی کوئی بھی خاصیت نہ گزرتی ہو، برقرار نہ رہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ یہ نئی پیدا ہونے والی شئی اپنی اصل سے ضروری طور پر کچھ خصوصیات اور کیفیات کو برقرار رکھتی ہے، کیا ہر دو صورتوں کا ایک ہی قسم ہوگا یا کچھ سابق خصوصیات و کیفیات کے برقرار رہنے کی وجہ سے باوجود بنیادی عناصر میں تغیر کے ہم اسے پہچان سکیں؟

۴۔ انقلاب، ہیئت کے مسئلہ کے تحت یا مختلف نفس اشیا، کے درمیان بھی کوئی فرق ہوگا یا نہ؟ ختم میں نفس اشیا اور غیر نفس اشیا کے درمیان کو اسی طرح ہر دو نے مختلف اثرات، سب یکساں حکم رکھتے ہیں؟

۵۔ قلب، ماہیت کے اسباب کیا ہیں یا نہیں ہو سکتے ہیں، مثلاً اجزاء، جوہر، ذرات، کسی شئی

کے داخلہ دوسری اشیاء کا ملانا، اس طرح کے اور کیا امور ہیں جو اس باب میں موثر ہوتے ہیں یا ہو سکتے ہیں؟

۱- فلٹر کرنے یا کشید کرنے کا جو عمل ہے، ایک مٹی سے دوسری، دوسری سے تیسری، سلسلہ دار نکالنا، جیسے خوشبودار پتیوں اور پھولوں وغیرہ سے ان کی خوشبو کے منظر کو الگ کرنا اور نکالنا، گندے پانی سے گندگی کے عناصر کو الگ کر کے صاف ستھرا پانی نکالنا، مختلف قسم کی شرابیوں سے لہن کے جوہری جز کو نکالنا، کیپوائی مل کے ذریعہ کسی مٹی کے اجزاء کو علاحدہ کر دینا، اس کی کیفیت اور وہ میت کو بدل ڈالنا کیا یہ عمل قلب ماہیت کے تحت آئے گا؟

۷- دوائیں، جو مرکب ہوتی ہیں اور مختلف اجزاء و عناصر کو ملا کر تیار کی جاتی ہیں، خواہ جاہ ہوں یا سیال، ان میں مٹی کا غلطہ و اختلاط کی حکم رکھتا ہے، جب کہ اس کے نتیجے میں بھونٹی شکل و تاثیر ضرور بدلتی ہے، لیکن ہر جز و ایلی جملہ صفات و خواص کے ساتھ مطلوب ہوتا ہے، اور اس کے مطابق دوا موثر ہوا کرتی ہے، فقہاء ایسے اختلاط کو جب کہ چند چیزیں ایک دوسرے سے مل کر باہم تمیز نہ رہ جائیں یا ان کی جائیں "اسھلاک کہیں" کہتے ہیں، تو کیا یہ اسھلاک قلب ماہیت ہے؟ آج کل انگریزی دواؤں میں بکثرت الکحل کا استعمال ہے جو شراب کا جوہر ہے جس سے کسی مٹی میں اسکار کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔

۸- صابن نمونا چربی سے بنتے ہیں، یہ چربی اکثر مردار کی ہوتی ہے، اور مردہ و خنزیر بھی ہو سکتا ہے، تو چربی وغیرہ کو دوسری اشیاء کے ساتھ ملا کر صابن یا اس طرح کی کوئی اور استعمالی مٹی تیار کرنا، یہ قلب ماہیت ہے یا نہیں؟ مغربی ممالک میں سکٹ وغیرہ میں ایسی چربی ملائی جاتی ہے، اسی طرح نو تھ پیسٹ وغیرہ میں ہڈیوں کا پاؤڈر ملا ہوتا ہے، یہ ہڈیاں مردہ و خنزیر یا کسی کی بھی ہو سکتی ہیں، اس پر بھی غور کرتے ہیں۔

۹- مذہبوح جانوروں کے خون کو مختلف صورتوں میں دواؤں میں استعمال کیا جاتا ہے،

اسی طرح دوسرے اجزاء کا معاملہ بھی ہو سکتا ہے یا ہوتا ہے۔

۱۰۔ جلائین کا معاملہ آج کل بہت عام ہے، اور اس کے بارے میں بالخصوص مغربی ممالک میں بہت سوال ہوتا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟ جلائین عام طور پر چڑھ اور ہڈی ہوتا ہے جس کی شکل دھورت بدن جاتی ہے، یہ چڑھ اور ہڈی کسی بھی جانور کا ہو سکتا ہے (بشمول خنزیر) اور مردار و ذبیحہ کا بھی امتیاز نہیں، اور ہوتا یہ ہے کہ پزے پر ابتدائی مرحلے میں دباغت کا عمل جاری کیا جاتا ہے، اس کو چنے وغیرہ میں ڈال کر پکاتے اور دھوتے، صاف کرتے ہیں حتیٰ کہ بالی خضر ہو جاتے ہیں اور کھانے سے چمکی ہوئی نجس دھو بات بھی، اور اس مرحلے سے نکال کر پھانے میں رکھتے کہ چڑے کو سکھائیں اور اس سے کوئی دوسرا کام نہیں، بعض اودیہ کے واسطے سے اس کو گلانے کی تدبیر کرتے ہیں اور پھر اس سے گوشت یا اس جیسی بعض شیا، تیار کرتے ہیں یا کھانے کی چیزیں بناتے ہیں۔ اس میں ملاتے ہیں، خاص طور سے اعلیٰ قسم کے مسکن اور ٹانیاں اور ان کے کریم میں اس کو دھار کر لذت کو بڑھاتے بھی ہیں اور نن میں بننا پیدا کرنے کی سہلی بھی کرتے ہیں۔

جلائین کا کیا حکم ہے؟ کب نہ کور و دھورت صہب، بیت کے تحت آئے گی؟

## اصول کے قیاس

## احکام شرعیہ میں تبدیلی حقیقت کے اثرات

اسلام فقہ الہدیٰ النبی کا بنیادی مقصد موجودہ مہمہ میں پیدا ہونے والے نئے مسائل کا شرعی حکم واضح کرتا ہے، اس کے لئے الہدیٰ اجتماعی طور پر کے ذریعہ فیصلہ برقی ہے، چنانچہ ۳-۱۶/۱۶ اپریل ۲۰۰۱ء کو اس کا تیسرا اجلاس فقہی سمینار ہندوستان کے علمی و تاریخی شہر لکھنؤ کی نئی درگاہ جامعہ سید احمد شہید فتح آباد میں منعقد ہوا، اس سمینار میں چارے ملک سے آئے ۱۰۰۰ علماء، اس باب اقتداء، اس اور غیر اس سے ثابت ہوئے، اس میں شیعہ کے لئے یہ ہے کہ جب اور مشرقی ہندوستان سے کے برعکس ہندوستان ملک م حلقہ کے مندرجہ مذکور تھے، ہندوستان کے علاوہ ویت، سعودی عرب، قطر، عراق، بنگلہ دیش اور نیپال سے بھی اسی باب نظر ملے، نئے اثرات فرمانی۔ اس پس منظر میں جو قرار دیا گیا منظور ہو میں وہ اس طرح ہیں

۱- شریعت میں جن اشیاء و جرائم یا ناپاک قرار دیاتے ان کی حرمت و نجاست اس شی کی ذات سے متعلق ہے، اگر کسی انسانی فعل، عیلمانی یا غیر عیلمانی طریق یا کسی انسانی فعل نے بغیر طبعی اور مادیاتی اثرات سے اس شی کی اصل حقیقت اور ماہیت تبدیل ہوئی تو اس شی کا سابق حکم باقی نہیں رہے گا، اس میں نجس نجس اور غیر نجس نجس کا کوئی فرق نہیں۔

۲- تبدیلی ماہیت سے مراد یہ ہے کہ اس شی کے وہ خصوصی اوصاف بدل جائیں جن سے اس شی کی شناخت متعلق ہے، اور اسے غیر وہ خاص اوصاف جو اس شی کی حقیقت میں

داخل نہیں، اس کی میں باقی رہ جانا تہذیبی مابیت میں ماننا نہیں۔

۳۔ اگر طرز و پاک و شینہ میں حرام و ناپاک کی کا صرف اختلاف ہو، اصل حقیقت جہر میں نہ بدو و حرام اس ناپاک کی باقی رہے گی۔

۴۔ یہ سمیٹہ رکھوس کرتا ہے کہ انگلیں اور جیراٹیں وغیرہ میں قلب و ریت کے متعلق ہوئے یا نہ ہوئے نے سلسلہ میں کوئی قطعی بات قائم نہ کی۔ پہلے ماہرین نے کہا ہے کہ وہ بطلان حاصل کرنا ضروری ہے، اس نے یہ معیار ملائے کہ فیہ فیہ سے مراد وہ ہے جو فحش کرتا ہے کہ اس موضوع پر فیصلہ کوئی قرینی آئندہ سمیٹہ تک کے لئے ملتی رکھا جائے، ورنہ اس سلسلہ میں ماہرین سے ضروری معلومات حاصل کی جائیں اور ان سے نظر و ادب آفا و آکا کیا جانے تاکہ ان کو اسے قائم کرنے میں مہولت ہو۔

۵۔ سمیٹہ مسلمان میٹھ کر ساتتیں، اولوں اور ناص کر عالم اسلام کے درباب علی و نقی سے خوب اٹل کر رہا ہے کہ دو طبی و فرائض سے لئے دو میں استعمال ہونے والے حرام و ناپاک اجزاء کا تہذیبی ناپائیدار حالات، و حالات مذکورہ بات سے دریافت کریں تاکہ حرام و مستحکم دونوں سے اجتناب ممکن ہو سکے۔ بحیثیت مسلمان یہ ناپائیدار تہذیبی اور فرائضی فیصلہ ہے۔



## امکیت کے مسئلے

### جلامین

اسلاف فکا آئینی انداز کا بنیادی مقصد موجودہ عہد میں پیدا ہونے والے نئے مسائل کا شرعی حکم واضح کرنا ہے، اس کے سے آئینی اجتماعی غور و فکر کے ذریعہ فیصلہ دیتی ہے، چنانچہ ۲۰-۲۳ جون ۲۰۰۴ء کو ہونے والے چوتھے اجلاس فقہی سمینار ہندوستان کے علمی و تاریخی شہر حیدرآباد میں مشہور رہنما اور اعلیٰ ترین اسلامی مسلمانوں میں منعقد ہوا، اس سمینار میں چارے ملک کے تقریباً سب سے اہم علماء، ارباب افتاء، میڈیکل سائنس اور فارماکولوجی کے ماہرین شریک ہوئے، ان میں کشمیر سے کے میرالہ تک اور شرعی ہندوستان سے کے برہمنی ہندوستان تک برہمنوں کے مندوب موجود تھے، ہندوستان کے عادی و کویت، سعودی عرب، ایران اور نیپال سے بھی اصحاب کلمہ کو، نے شرکت فرمائی۔ اس پس منظر میں جو اربعہ اصول منظر میں آئے، اس طرح ہیں:

۱- جلامین ایک نامیاتی (Organic) مراتب ہے، جو ایک قسم کا پودہ بن ہے۔ یہ جانوروں کی مثال اور پتوں میں موجود ایک دیگر قسم کے پودہ بن والا جن (Collagen) سے کییمیائی تبدیلیوں کے بعد بنایا جاتا ہے۔ جو کییمیائی اور طبیعی طور سے والا جن سے جسے مختلف ایک نئی قسم کے پودہ بن کی شکل اختیار کر جاتا ہے، وہ اپنی رنگت، جوداقت اور خصوصیات میں بھی والا جن سے جدا ہوتا ہے۔

۲- شریعت نے بنیہاں و خیر اور فساد و بے ایمانی کی حقیقت اور ماہیت تبدیل ہو جانے کو ان کا سابق حکم باقی نہیں رہتا ہے۔ کسی شے کے دو خصوصیات اور بنیادی اوصاف جن سے اس شے کی شناخت ہوتی ہے، وہی اس شے کی حقیقت و ماہیت ہیں۔ آئینی کے سائے فی ماہرین

کے ذریعہ جو تحقیق کرانے آئی ہے اس کے مطابق جلاوطنی میں ان جو قاروں کی عمارتوں اور بیروں کی حقیقت باقی نہیں رہتی ہے ان کے وراثت سے جلاوطن بنایا جاتا ہے۔ جلد وہ ایک نئی حقیقت کے ساتھ نئی چیز ہو جاتی ہے۔ اس کے اس کے استعمال کی گنجائش ہے۔ وہ زمین کی اس کے اختلاف کے پیش نظر شہر، زمین میں سے مونا، بدو، گن، قادیانی کے تمام جو قاروں کے اجزاء کے جسم سے حاصل شدہ جلاوطن کے استعمال کے ذریعہ کرانے و ترقیاتی۔

۳۔ فقہاء کے اختلاف اور مذہبی اشیاء کی اہمیت و نزاکت کو سامنے رکھتے ہوئے جیسا کہ مسلمان حضرت قاروں سے اپنی ریت کے کہ وہ عمارتوں جو قاروں کے عمارتوں اور یہ کے اجزاء کے جلاوطن تیار کریں، تاکہ اس کے عمارتوں کے پاس نہ ہوئے ہیں وہی شہر نہ رہے۔

## الکحل

۱۔ الکحل ایک بیرونی مادہ ہے، جو مختلف پھولوں اور اشیاء کے نشہ سے (Carbohydrate) یا شہر سے بنایا جاتا ہے اس کی بہت ساری قسمیں ہیں جن میں صرف ایک قسم نشہ آور ہے۔

۲۔ بعض لوگوں میں الکحل (Ethyl Alcohol) کا استعمال ہوتا ہے، یہ الکحل نشہ آور ہے، اور وہ میں شامل ہونے کے بعد بھی اس کی حقیقت نہیں بدلتی، لیکن، ان کو عمارتوں کے باب میں شریعت نے یہ دعوت دیا، کہ اس کے تحت مجبوراً الکحل آمیزہ، یہ الکحل استعمال درست ہے۔

۳۔ عطریات میں جو الکحل استعمال ہوتا ہے، ان کی مادی کی تحقیق و اعتبار کے مطابق وہ نشہ آور نہیں ہے۔ اس لئے یہ ناپاک نہیں ہے۔



لا یقبل إلا طیاراً وإن الله تعالیٰ أمر المؤمنین بما أمر به المرسلین فقال تعالیٰ "یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحاً إني بما تعملون علیہ" وقال تعالیٰ "یا ایہا الدین آموا کلوا من طیبات ما رزقناکم" ثم ذکر الرجل یطیل السفر أشعث أغبر یمد یدیه الی السماء یارب یارب ومطعمہ حرام و منبرہ حرام وملسہ حرام وعدی بالحرام فإنی یتجنّب لذلك " (احزاب: ۶۹)۔

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ان اول ما یس من اللسان طعمه فمن استطاع ان لا یأکل إلا طیباً فلیفعل" (ابن ماجہ: ۱۰۸۰)۔

انسان جن اشیاء کو اپنی غذا میں استعمال کرتا ہے انہیں کبھی تو ان کی اصل حالت و شکل میں استعمال کرتا ہے، جیسے مختلف اقسام کے چم و نیمہ و اور کبھی انہیں اپنے ذائقے سے متعلق مختلف تبدیلیوں سے گزارتا ہے، جیسے پھلوں سے مشروبات کی تیاری، غذا ہات اور پانی سے انوار و اقسام کے جانے۔ یہ تبدیلی بھی مختلف قسم کی ہوتی ہے، کبھی ایک چیز میں کئی چیزیں ملائی جاتی ہیں، کبھی ایک ہی چیز کو دوسری شکل میں برسرِ دیوار ہات اور کبھی ایک شے کے مختلف اجزاء، طامعہ کئے جاتے ہیں اور پھر انہیں حسبِ خواہش شکل دی جاتی ہے، ان غذائی اشیاء میں بھی انسانی جسم میں بکے بغیر وہ دوسری چیزیں ہوتی ہیں جو ان کے تغیر میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے، اشیاء کی شکلیں ہوں جو بدلتی ہیں ان کے اوصاف اور اثرات بھی بدلتے رہتے ہیں۔

دوسری طرف وہ جو دوسری جدید ترقیات اور تبدیلیوں کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ جو تو انسان کی باحقی ضروریات کے پیشِ نظر اور چھوڑی تصورات سے کنارہ کشی کے تغیر میں بہت ساری ایکی غذائی اور استعمالی اشیاء تیار کی جائے گی جس میں جن میں مختلف انداز سے مختلف تبدیلیوں سے گزار کر عامہ عجم چم و کب کی تیاری کی جاتی ہے اور ایسے مادوں کی ایک عظیم فہرست ہے، جو نہ صرف بازاروں میں ملے گی بلکہ ہر وقت ہوتے ہیں بلکہ سطرہ انوں میں ان کا

استعمال عام ہے۔

ذیر کی مٹروں میں ہم جاننے کی کوشش کریں گے کہ ایسی ترس، شیا، اور شخص منہ کو کون کون سے ہیں۔ غذاؤں، دواؤں اور گھریلو استعمال کے دوسرے سامانوں میں ان کی آمیزش کسی طرح کی جاتی ہے اور ایسے سامانوں کو تیرہویں کے دوران کئی کئی مراحل سے گزرا جاتا ہے۔ پھر چونکہ انہی اشیاء کے بارے میں انتہا بے باہریت کا اصولی سوال زیر بحث آتا ہے، اور اسی سوال کے جواب پر ان اشیاء میں تھم شرعی کی تصنیف کا مدار ہے، اس لئے انتہا بے باہریت کی حقیقت اور حاکم کی تہذیبی میں اس کے اثرات سے بارے میں آخری مجتہدین و علماء متحدہ میں کی آراء مختلفہ ان کے لئے ہیں۔ پھر حاکم نے فقہ، کرام، صاحب الفقہ کی آراء اور ان کے درمیان ذکر کیا جاتا ہے۔

غذائی و استعمالی سامانوں میں نجس اشیاء کی مٹاؤ

اس وقت سب سے زیادہ جس چیز کا استعمال غذائی و متعلیٰ سامانوں اور دواؤں میں کیا جاتا ہے وہ اٹھکل اور جلائین ہیں، انھیں اور دواؤں میں روٹی کے منہ صرتر بھی میں نجس اشیاء شامل ہوتی ہیں، ان کے مادہ بے نجس سامانوں میں تہذیب اور مردانہ جانوروں کی جیسے مٹائی جاتی ہیں، جھلی دواؤں میں خون کا استعمال ہوتا ہے، پینے کے پانی کی قیمت دہ کر کے لے لئے تھے اور فضائیات آمیز پانی کو بچاؤ کی طریقہ پر صرف کر کے پینے اور دوسرے استعمال کے لئے قابل بنایا جاتا ہے، جانوروں کی غذا کے طور پر جانوروں وغیرہ کے فضائیات اور آفات میں آمیزش سے مٹھوئی غذائی جاتی ہے، ذیل میں ان اشیاء میں سے ہر ایک کی تفصیل پیش ہے۔

جلائین

جلائین: (Gelatin) کی حقیقت اور اس کے حاکم پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کے

پیدا آف بنانے کا کہنا ہے "جلائین حیوانی پروٹینی مادہ ہے جس کے اندر جینی (ڈی آکسائیڈ)

دارادہ) بنانے کی خصوصیت ہوتی ہے، یہ کولاجین (Collagen) سے حاصل کیا جاتا ہے کولاجین بہ خورد کی کھال اور ہڈیوں میں پایا جانے والا پروٹین ہوتا ہے۔ جسے جانوروں کی موتی کھال، ہنسی کھال، ہڈیوں، غلیوں اور نجوں کو اگلی (Alkali) یا تیزاب (Acid) میں کافی وقت تک بھگونے اور پھر اس کو بالائے کے بعد حاصل کیا جاتا ہے، یہ آسانی منہم ہونے والی خالصہ پروٹینی غذا ہے۔ دانوں کی شکل میں جلائین ہے اور تقریباً ذائقہ ہوتی ہے، جلائین ہارک سٹوف کی شکل میں شکر، رنگ، ایسڈ اور خوشبو کے ساتھ بھی ہزار میں ملتی ہے، جب اس کو خشک حالت میں سرے کے درجہ حرارت پر کسی ہوائندہ میں رکھا جائے تو عرصہ تک محفوظ رہ سکتی ہے۔

جلین کے بارے میں انٹرنیٹ سے حاصل کی گئی معصودات یہ بتاتی ہیں کہ جلائین ایک جسم کا پروٹین ہے جو کہ جزوی ہائڈرولیسس (ایک کیمیائی عمل جس میں پانی میں بھگو کر اشیاء کو نرم کیا جاتا ہے) دوران کو نکال دیا جاتا ہے (کے ذریعہ جانوروں کی ہڈیاں اور صاف شے موجودہ کولاجین سے حاصل کیا جاتا ہے۔

جلین کی تیاری کے لئے جدید تکنیک اور میڈری مضبوطوں کا خیال رکھ جاتا ہے جس کے باعث اعلیٰ قسم کا خالص جلائین حاصل ہوتا ہے۔

اس کی تیاری کیلئے سب سے پہلے بہت اچھی طرح کاٹے پھینسوں کی بیڑوں سے چھنائی دور کی جاتی ہے، گوشت کے نرم ریٹے اور پھنکی وغیرہ صاف کئے جاتے ہیں، اس کے بعد کئی دنوں تک نہیں ہٹا دھورک ایسڈ میں بھگو کر رکھا جاتا ہے، اس کے بعد ان میں سے ایسڈ صاف کیا جاتا ہے اور پھر کولاجین حاصل کیا جاتا ہے گائے پھینسوں کی کھالوں کو اگلی (پونے کے پانی) سے نریت کیا جاتا ہے اور انہیں بھتوں اس میں بھگو کر رکھا جاتا ہے اس کے بعد گرم پانی کی مدد سے جلائین حاصل کرتے ہیں، جلائین کے غلول کو چھان کر گاڑ کر کے اور تقریباً 40% کمری پر اس کو گرم کر کے (برائیم ہارنے کے لئے) اس کو خشک کر لیا جاتا ہے۔

انسان کو پیدا آنے پر تازہ کی تحریف اور کیمیا میں کی تحقیقات پر غور کرنے سے  
جلا نہیں کے بارے میں مندرجہ ذیل حقائق سامنے آتے ہیں  
۱- جلا نہیں کوئی قدرتی مادہ نہیں ہے۔

۲- یہ جانوروں کے وائیمین سے حاصل ہوتا ہے۔

۳- وائیمین جانوروں کی حال اور ہڈیوں میں پیدا ہونے والا پوریمین ہوتا ہے، اس کی  
طریقہ کار کے تحت کوشش کی اپنی پرت سے حاصل کیا جاتا ہے۔

۴- وائیمین کو مختلف کیمیائی مراحل سے گزارا جاتا ہے، جس کے بعد وہ ایک میں دار  
مادہ ہو جاتا ہے۔

۵- ان مراحل میں ہڈیوں اور کھالوں کو صاف کرنے کے بعد پہلے ایک سب سے وقت میں  
تیاراب میں رکھے ہیں، پھر نرم پانی میں ڈالتے ہیں، پھر ٹھنڈا کر کے خشک کرتے ہیں، اور دس فی  
از باقی سے تب انہیں جس طرح جلا نہیں دیا جیتے ہیں۔

۶- جلا نہیں کی طبیعی خصوصیات پر اور راست جانوروں سے وائیمین اور اس میں  
استعمال کے لئے کیمیائی مادوں وغیرہ سے متعلق ہو جاتی ہیں۔

۷- جلا نہیں غیر زہم یا ہوتا ہے اور انسانی رطوبتوں میں لٹکے ہوئے جو خرابات میں  
بآسانی تحلیل ہو جاتا ہے۔

ان امور کا خلاصہ یہ ہے کہ جلا نہیں کے بنیادی عنصر میں خالص ریوہ دار یا پوری حال  
ہڈی اور کھال کے اجزاء ہوتے ہیں، اور انہی کیمیائی طور پر سفائی و تبدیلی کے مراحل سے گزار  
کرنے نام اور نئے اوصاف کا حامل ایک مادہ بنایا جاتا ہے، انسانی معلومات میں جلا نہیں  
کے حاصر کی نشاندہی یوں کی گئی۔

## خام مال

گائے بھینسوں کی ہڈیاں ۳۱ فیصد

قزیر کی کھال ۳۲ فیصد

گائے بھینسوں کی کھال ۷۰ فیصد

جلائین کا استعمال کہاں کہاں ہوتا ہے، اس کے بارے میں انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا کہتا ہے: ”جلائین کا استعمال جیلی والے گوشت، سوپ، مافیاں بنانے کے لئے شکل دے ہوئے میٹھے کھانوں (مثلاً جیلی اور اس طرح کے دیگر کھانے) اور جھوک وائرڈ اوں حلقہ آکس کریم، اور پنی کے ساتھ مختلف قسم کے روغن اور پھنا بیوں کا میچر بنانے کے لئے کیا جاتا ہے۔“ ساؤتھ اریبیہ کی ایک مسلمہ تعلیم ”سائٹو اور یقین بخش حال اٹھارویں“ کے مطابق مختلف مصنوعات اور دودھ سے بنی اشیا، میں اس کا بہت استعمال ہوتا ہے، دیگر ماہرین کہتے ہیں کہ سر اور چہرہ میں لگانا جانے والی مختلف قسم کے تریخ میں درد راکھی مصنوعات میں جلائین کا استعمال ہوتا ہے، دواؤں کی طرف آئے تو چھ سو سے زائد ایسی دوائیں ہیں جن میں جلائین کا استعمال ہوتا ہے، ان دواؤں میں کپسوں اور کھانسی اور کمرے دانی دوائیں زیادہ ہیں، ان کے علاوہ جلائین کا استعمال فوٹو گرافی کی فلم، کاغذ، تھپوں اور لیٹھ گرائی (پتھر یا دانت سے چھپائی) کے لئے بھی کیا جاتا ہے، مغربی کی معلومات میں بتایا گیا ہے کہ ”جلائین کی بے شمار خصوصیات جیسے پہلی بنیاد کسی غمی کا کارہا کرنا اور اس کو جھٹکا، فلم بنانے کیلئے مس کی شکل پذیری میں معاون ہونا اور اشیا کو کاڑھ کرنا، کے باعث روح ذلیل معنوں میں اس کا استعمال ہوتا ہے:

نمٹنڈا (منھائیاں، دودھ سے بننے والی اشیا، گوشت کی مصنوعات وغیرہ)

بنا دواؤں کی صنعت

جہانگیری



## باب شمار غمیش استعمالات

## انگل

انگل کے بارے میں ڈاکٹر محمد علی ہارکیتے ہیں یہ دراصل مرنی غلط "انگل" کی تعریف ہے "انگل" عربی میں نثر اور دردوں اس کیفیت کا نام ہے بوٹا اب سے پھر انونی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جنت کی ثواب سے اس وصف کی نفی کرتے ہوئے فرمایا "لا یلبھا عول ولا هم عسھا بسرھوں" (عورتوں کے لئے) (خاس میں دراصل ہوگا اور نہ اس سے قس میں لگرتے گا)۔ اہل مغرب نے اس غلط فہمی سے نقل کر کے "انگل" بنا دیا۔

انگل کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے انگل ایک بے رنگ، بھرنی مرانہ جانے والا سیال ہے جو کاربن ہائیڈرائٹ (آکسیجن اور ہائیڈروجن کے ساتھ کاربن کا مرکب) میں خمیہ اٹھنے سے حاصل ہوتا ہے۔

انگل ایک ایسا بیویاتی مرکب (Organic Compound) ہے جو تیس کی خمیہ قسم ہارین، ہائیڈروجن اور آکسیجن سے مل کر بنتا ہے، انگل کی دو قسمیں ہیں (۱) میتھیل انگل (Methyl alcohol) اور میتھیل انگل۔

انگل کی عام خصوصیات میں سے یہ کہ زیادہ تر انگل بے رنگ اور رقیق ہوتے ہیں، اس میں ایک مخصوص قسم کی بو اور تھکی ڈال دہتا ہوتا ہے، عام انگل پانی سے ملے ہوتے ہیں، اور پانی میں مکمل طور پر حل ہو جاتے ہیں۔

میتھیل انگل نوعیت کے اعتبار سے زہم یار اور نشہ آور ہوتا ہے، اس میں ہونے میں استعمال کیا جائے تو اس سے اندھا پن بلکہ موت واقع ہو سکتی ہے، یہ جلے شعلے کے ساتھ جھرتا ہے، اس کا استعمال پینٹ اور کھڑکی کی پالش کرنے کے مختلف معیاریات اور دواؤں میں بھی ہوتا ہے۔

و لے گا۔ لے کر دوتا ہے۔ یہ تھا۔ اعلیٰ بھی نشہ آور ہوتا ہے، اور بہت تیز کر کے اثر دے دیتا ہے۔ یہ شراب کی روت اور اس میں سرپیچہ آمونے کا سبب ہے۔

انکس کی اقسام میں سب سے زیادہ استعمال - جھائل قلعہ بنی ہوئے ہے، انکس بنکس دو طرح سے بنایا جاتا ہے (۱) شکر یا نشہ آور نمبر کر کے، (۲) آئینہ میں یلی مالز (Alcohol) یا زیادہ استعمال انکس (Alcohol) سے تیار کیا جاتا ہے، یہ اس کے ایک قسم کے رجمہ کے کاڑھے شراب کی طرح رقیق ہوتا ہے، اور کچے کے من سے تیار کئے گئے بنانے کے دوران، واسٹے بننے کے بعد بچا دیا جاتا ہے، ۱۰۰ فیصد کے اندر اس کے بعد کچھ شراب ۱۰۰ فیصد شکر ہو کر رہتی ہے، جس کو نور کی شکل میں تبدیل نہیں کیا جاسکتا ہے، بلکہ انکس کے تجربہ میں دیا نہیں میں موجود شکر کو انکس میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔

انکس کی استعمال پینٹ، اور فیش، دو ایکس، رنگ، صابن اور معنوی ریز دینے میں ہوتا ہے، اس کے مادہ کو تیار کرنے کے لئے بھی اس کا استعمال کیا جاتا ہے، جیسے پلاس کے جل کے طور پر مینڈر کوچ دے پینے بھی مستعمل ہے، یہ جھائل جو رجمہ کش کے طور پر دھو کر صاف کرنے اور سرنگی وغیرہ صاف کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

انکس میں مشروبات میں استعمال کیا جاتا ہے، انکس کی شکل میں بھی استعمال کیا جاتا ہے، اس کے غیر محدود کھنے والے سرگتات (Anti Freegl Mixtures) بنانے کے لئے بھی اس کا استعمال ہوتا ہے، انکس کا استعمال (۱) اوس کو تھلانے میں بھی ہوتا ہے، دوسری دواؤں میں صرف ایک خاص نکتہ اور لذت پیدا کرنے کی غرض سے دیا جاتا ہے، مختلف قسم کے انکس میں استعمال کا استعمال دوائے صحت کی شربت میں بھی استعمال ہوتا ہے، یہ وہی پختک اوریت میں استعمال کا استعمال نیز رفتار دوائی کے طور پر ہوتا ہے، جب کو ایلی و پختک دوائی میں انکس کا استعمال استعمال کو دوائی کے لئے ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا تقصیلات کی روشنی میں انکھل کی بابت درج ذیل حقائق سامنے آتے ہیں  
۱۔ انکھل ایک نشہ آور مرکب ہے۔

۲۔ یہ مختلف اقسام کی تیسوں سے مل کر بنتا ہے، یہ ۱۱۶۰۰ سیس سے بھی تیار کیا جاتا ہے۔

۳۔ موایس گنے کے رس سے نکلنے والا ایک گاز صاف تھیں مادہ ہے۔

۴۔ انکھل کا استعمال دواؤں کو چھلانے والے مادہ کے طور پر نیز ایک خاص نکتہ پیدا کرنے کے لئے ہوتا ہے۔

۵۔ انکھل احساس کو کم کرنے کے لئے بھی دواؤں میں ملا یا جاتا ہے۔

## دواؤں میں خون کا استعمال

جانوروں کے خون کا بعض ادویات میں استعمال کیا جاتا ہے، مریض کے خون میں ہیمو گلوبین (Hemoglobin) کی کمی ہو جائے تو اسے پورا کرنے کے لئے بعض ایسی ادویات استعمال کی جاتی ہیں جو جانوروں کے خون سے نکالے گئے ہیمو گلوبین کو ایک خاص شکل کے کر بنا کر دیتی ہیں۔

اسی طرح جانوروں کے خون سے انٹی بائی ٹیکے بنائے جاتے ہیں جن کے ذریعہ جسم کے ذریعہ اثرات کو ختم کیا جاتا ہے۔

## گندے پانی کو صاف و قابل استعمال بنانا

اسی ذیل میں تالے گندے پانی اور دوسری قسم کی گندیوں کی صفائی کا کام ہے۔  
ماہرین بتاتے ہیں کہ تالوں کے گندی پانی کو چارہ اصل سے نزار کر صاف کیا جاتا ہے (۱) پہلے ایسے گندے پانی کو ایک جگہ جمع کیا جاتا ہے تاکہ گندی نیچے بیٹھ جائے، (۲) پر اوپر سے پانی و

نکلی یا جاتا ہے، (۳) اب ایسے پانی میں جو جراثیم اور غلط یا زہریلے جراثیم فسم سے چھتا ہے، (۴) جو تھمرے میں ان کے اندر رکھ دینا طائی جاتی ہے تاکہ اس میں زہریلے جراثیم پیدا ہونے کی صلاحیت ختم ہو جائے۔

وہ پانی جسے مطابق ان تبدیلیوں سے تیار کرنے کے بعد اس پانی کا ٹیسٹ، مزہ اور بو بدل جاتا ہے، اور ساقی نجاست کا کوئی اثر باقی نہیں رہتا ہے۔

### نقصات کو جانوروں کی غذا کے قائل بنانا

جانوروں کے لئے مصنوعی غذاؤں کی تیاری میں اب ایسی غذا تیار کی جا رہی ہے جس میں ٹیپوں اور مکئی کے چوکر، مختلف ہیزیوں، پھلوں کے پھلکوں وغیرہ کے ساتھ جو تھروں اور پھلیوں کی آٹا، نش، نقصات، شہوں خون، نجاست، کھال، ہڈی آنتیں وغیرہ بھی ملائی جاتی ہیں، کیونکہ ان سے مرغیوں اور پرندوں کی غذا میں بڑی مقدار میں پروٹین حاصل کی جاتی ہے۔

اسی غذاؤں کی تیاری کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ گوشت یا ان نقصات کو پہلے دھوئیں میں پکا دیا جاتا ہے تاکہ ان کے جراثیم جانیس، پھر انہیں خشک کیا جاتا ہے، اس کے بعد انہیں چیرا جاتا ہے، اور پھر ان میں وائٹن اور دوسری چیزیں ملائی جاتی ہیں، اس طرح یہ جانوروں سے نئے تیار اور تھنی غذا بن جاتی ہے۔

### اقتاب، بیت، مسکن کا تعارف اور ائمہ مجتہدین کی آراء

شریعت میں طاب و حریم اور طے شدہ ہیں، اور ان کی بنیاد جہاد پر نہیں بلکہ وحی آسمانی پر ہے۔ "وَلَا تَقْرَؤُا لِمَا نَصَفَ اللّٰهُ لَكُمْ لِكُذِبَ هٰذَا حَلَالٌ وَ هٰذَا حَرَامٌ" (سورہ بقرہ ۱۷۱) طہارت کی سنت اور خبیثت کی حرمت کا اصولی ضابطہ جس نے اسے طاب و حرام کی صورت میں بھی لایا، اس کے ترائے طاب یا حرام ہونے پر صحت کی گئی ہے، چنانچہ قرآن کریم میں

اطمان کیا گیا "حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اهل لغير الله به والمتخلفۃ والمولودۃ والمتردۃ والنطیحة وما اكل السبع الا ما ذکبتم وما فبح علی النصب" (۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳)، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کل ذی دم من السباع ذی مخلب من الطیر لاکله حرام" (بخاری، مسلم)۔

اوپر کی طور میں ذکر ہوا کہ بہت سی غذائی اور استعمالی اشیاء نذر دواؤں وغیرہ میں جلائین، لکڑی، جانوروں کے خون اور ان کے فضلات کا استعمال ہوتا ہے جن اشیاء کے استعمال کو شریعت نے ہمارے لئے حرام قرار دیا ہے، ظاہر ہے کہ عام حالات میں اس طرح کی اشیاء کا بھیند استعمال کرنا تو جائز ہی نہیں ہے، لیکن اگر ان اشیاء میں کوئی تبدیلی پیدا ہو جائے خواہ انسانی عمل کے نتیجہ میں ہو یا طبعی اور ماحولیاتی طور پر، اور اس تبدیلی کی وجہ سے ان اشیاء کی سابقہ حقیقت اور خاصیت بدل جائے تو اب ان کا کیا حکم ہوگا؟

اس ذیل میں تین امور بحث کے قابل ہیں

اول کیا جلائین، لکڑی اور دوسری مذکورہ اشیاء حرام ہیں؟

دوم اگر حرام ہیں تو کیا ان میں انقلاب مابینت پایا جاتا ہے، اور انقلاب مابینت کا کیا

معیار ہے؟

سوم انقلاب مابینت کے بارے میں فقہاء و علماء کی آراء کیا ہیں؟

۱۔ پہلا زیر بحث امر یہ ہے کہ ملائی جانے والی مذکورہ اشیاء حلال ہیں یا حرام؟

اس میں یہ تو واضح ہے کہ جانوروں کے خون، پاک ہیں، جانوروں کے فضلات جیسے ان کے لید و گوبر کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ فیہ ماکول اللحم جانوروں اور پرندوں جیسے خنزیر، عقاب، باز اور گدھ کے گوبر بالاتفاق نجس ہیں، ماکول اللحم جانوروں اور پرندوں کے گوبر کے بارے میں تین اقوال ہیں پہلا قول مالکیہ کا مشہور قول اور امام احمد کی ایک روایت جو ان کا مذہب

مجی ہے یہ ہے کرایے جانوروں اور پرندوں کے کوہر پاک ہیں۔ اور اقوال شافعیہ کا مطلب وہاں احمدی ایک روایت اور مالکیہ کا فیہ مشہوق قویٰ یہ ہے کہ تمام جانوروں کا کوہر نجس ہے، تیسرا قول حنفیہ کا ہے کہ ایسے جانوروں کا کوہر نجس ہے، پرندوں میں زمین پر بیٹ کرنے والے تمام پرندوں کی بیٹ نجس ہے، وہاں میں بیٹ کرنے والوں میں ماکول احمدی بیٹ پاک اور فیہ ماکول اللہ کی نجاست خفیہ ہے۔

بہاں تک جانین کا تعلق ہے اس کے تعارف میں یہ نذر دیا ہے کہ جانین جانوروں کی بذریعہ اور حدوں سے حاصل ہونے والے والامین سے بنتا ہے، یہ جانور خنزیر بھی ہو سکتے ہیں، اور دیگر مردار یا غیر شرعی مذبحہ جانور بھی، اسی طرح خنزیر کے گوشت کی اوپری پرت سے ہٹانے جاتے ہیں، کیونکہ خنزیر کے گوشت سے، جان جانین پھسول میں شفافیت اور چمک پیدا کرتا ہے۔  
انگل کے بارے میں کچھیں طور میں بتایا جا چکا ہے یہ استعمال انگل اور اہل حمل انگل دونوں شہادت دیتے ہیں، استعمال انگل کا ہی زیادہ استعمال مختلف مشروبات اور دواؤں میں ہوتا ہے شہادت دہنوں کی وجہ سے انگل کا کھانے پینے میں استعمال حرام ہو گا، لیکن یہ انگل نجس بھی قرار پائے گا اس سلسلہ میں دو نقطہ نظر ہیں جو دراصل اس اختلاف پر مبنی ہیں کہ شراب اور دیگر مسکرات نجس ہیں یا نہیں؟

مہجور علماء وفقہاء شراب کی نجاست کے ہی قائل ہیں، لیکن بعض علماء کے نزدیک شراب حرام تو ہے نجس نہیں ہے، اس کی نجاست صرف موقوفی ہے۔

اس وقت دواؤں میں استعمال ہونے والے انگل زیادہ تر آمجور اور جمجور سے نہیں جلد ہو، شہدہ جو اروا، دیگر مختلف چیزوں سے بنتا ہے، امام ابوحنیفہ و امام ابو یوسف نے زیادہ جمجور اور آمجور کے علاوہ دوسری مشروبات یا انگل اگر شرعی مدیکہ نہ پہنچائے تو جائز ہے۔

۲- دوسرا زیر بحث اہم ترین مسئلہ یہ ہے کہ جانوروں کے خون و فضلات، انگلیں اور

خزیر و دربار کے اجزاء سے تیار شدہ جلاوطن کو جب خدائی اشیاء میں سمیٹ دیا جاتا ہے تو وہ اپنی اصل حالت پر باقی رہتا ہے یا ان میں تبدیلی نہیں آ جاتی ہے اور اگر تبدیلی پیدا ہوتی ہے تو کس حد تک؟

ہر خوروں کے خون کے اجزاء سے جو دوائیں تیار ہوتی ہیں، بیماریوں سے پہلے انہیں کئی مراحل سے گزرنا پڑتا ہے، اس کی تعمیرات ابھی دستیاب نہیں ہوئی ہیں۔

جانوروں کے فضلات اور آلودگی وغیرہ کی آمیزش سے جانوروں کے لئے جو غذا تیار کی جاتی ہیں، جس سے پرورش پانے والے جانوروں کے گوشت غذا میں استعمال کئے جاتے ہیں، یہ چیز بھی کئی مراحل سے گزرتی ہے، جیسے کہ پیچھے پکا ہے کہ خون، گندہ اور مہار کے اجزاء وغیرہ پر مشتمل یہ نجاسات اور فضلات پہلے بڑے بڑے دیگوں میں پکائے جاتے ہیں، اور اس طرح ان کے سارے جراثیم اور بیکٹیریا، ختم کر دئے جاتے ہیں، پھر نہیں خشک کیا جاتا ہے، اور اس کے بعد انہیں پیہ پانہ ۲ ہے، پھر اس صوف میں دوائیں دانی دوسری اشیاء اور اجزاء ملائے جاتے ہیں، اور اس طرح وہ غذا تیار کرتا رہتی ہے۔

اس صوف سے گزارنے کے بعد سبب تہہ است کے اوصاف ہر جہت سے ہیں، درجہ بہت کی جھونکی آ جاتی ہے، رنگ اور برا ہو جاتا ہے، اور دوسرے کیمیائی مواد کے اضافہ کی وجہ سے نجاست کی وجہ سے آ جاتی ہے، اب اس کا نام بھی نہ ہوتا ہے، اس طرح کب تک ہے، ان اوصاف میں تبدیلی نہ وجہ سے نجاست کی حقیقت بدل گئی، اور انتخاب، بہت ہو گیا۔

انکس کی تعریف میں جو تہہ بہت مذکور ہوئی ہیں ان سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ مکمل کارڈنی وصف نہ ہو رہی ہے، دو مختلف اقسام کی ٹیکسوں سے بن کر بنتا ہے۔ اس کا استعمال نہ سالی صحت کے لئے مضر اثرات بھی رکھتا ہے، مکمل کا خالص، مستعمل نہیں کیا جاتا بلکہ دووں میں ملا کر یہ ہوتا ہے، دو میں ملنے کے بعد اس میں کیا تبدیلی پیش آتی ہے اس پر، ہر بین روشنی

وال کہتے ہیں۔

جلائین کے بارے میں بتایا جا چکا ہے کہ یہ جانوروں بشمول خنزیری بذی اور خالوں سے تیار کیا جاتا ہے اس کی تیاری کے طریقے کی تفصیل پر بھی روشنی ڈالی جا چکی ہے، بذیوں اور کھالوں کو مکی ماحل سے نزارا جاتا ہے، سب سے پہلے انہیں صاف کرتے ایک نئے صرستہ تیز اب میں رکھا جاتا ہے، پھر تیز اب سے نکال کر بسا اوقات چوتھ میں ایک صرستہ رکھتے ہیں، پھر اسے گرم پانی میں ابالتے ہیں، پھر باہر نکال کر صند آرتے ہیں، پھر اسے خشک کرتے ہیں، اس کے بعد اس کی نمی اڑانی جاتی ہے، پھر اسے پیسا جاتا ہے، ان تہہ میوں سے بعد جو ماہویہ تیار ہوتا ہے دو ایک ٹیس دار سا ہوتا ہے، اس میں سابق رنگ، مزہ اور بو نہیں ہوتا، دو ایک نئے نام کے ساتھ اور نئے اوصاف کا حامل ہو جاتا ہے۔

ناملے کے گندے پانی کو یہی مکی طریقہ پر صاف کرتے ہوئے انہیں جن ماحل سے نزارا جاتا ہے دو چار ہیں پہلے اسے گندے پانی میں حن منع کیا جاتا ہے کہ اس کی کندی نیچے بیٹھ جائے، پھر اوپر کے پانی کو ماہیہ واریا جاتا ہے، تیسرے مرحلہ میں اس پانی سے تمام جراثیم بیکٹیریائی طریقے پر ختم کئے جاتے ہیں، اور چوتھے مرحلہ میں اس میں ٹھورین ڈال کر صندہ جراثیم پیدا ہونے کے امکان کو ختم کیا جاتا ہے، ان تہہ میوں سے نزارنے کے بعد سابقہ گندے پانی کی نجاست کا رنگ، مزہ اور بو کچھ باقی نہیں رہتا۔

اس بہت کا دوسرا جز یہ ہے کہ انقلاب، بہت کا پیام دیا جاتا ہے، اس پر آئندہ تفصیل آ رہی ہے۔

۳۔ تیسرا مزہ بحث مسئلہ یہ ہے کہ انقلاب ماہیت کی بابت امام محمدین اور فقہاء اسلام کی آراء یہ ہیں؟ اگر کسی شخص کی ماہیت اور حقیقت بدل جائے تو یہ وہ پاک ہو جائے گی؟ اس بابت امام محمدین کی آراء میں اختلاف نظر ہیں



پہلا نقطہ نظر: استحال اور انقلاب مابیت سے جس چیز پاک ہو جاتی ہے۔

یہ مالکیہ اور ظاہر یہ کا مسلک، حنفیہ کا مختار مسلک اور امام کی ایک روایت ہے، یہی ایک رائے شافعیہ کی بھی ہے جسے امام الحرمین جوینی، ابو زید اور خضریٰ نے اختیار کیا ہے، حنفیہ نے اس کی مثالوں میں ذکر کیا ہے کہ خنزیر اگر غسل کی کان میں گر جائے اور نمک بن جائے، پانخانہ اور نجاست محل کر رکھ ہو جائے تو وہ انقلاب مابیت کی وجہ سے پاک ہو جائیں گے۔

علامہ شامی لکھتے ہیں "و الظاهر ان مذهبنا ثبوت انقلاب الحقائق بدلیل ما ذکر فی انقلاب عین النجاسة" وہ مزید لکھتے ہیں "فعرف ان استحالة العین تستنع . ووال الوصف المتروک علیہا" (الاکرام: ۱۰۹) اسی طرح کی عبارت فقہ القدریہ اور البحر الرائق ۱۹۳۹ میں بھی ہے۔

مالکیہ نے خون تو مسک میں بدلنے کی مثال دی ہے کہ وہ خون کے تمام اوصاف سے بدل کر دوسرے اوصاف کا حامل ہو جاتا ہے اور اس کا نام بھی دوسرا ہوتا ہے، علامہ قرطبی لکھتے ہیں "ان الله تعالى اما حكمه بالنجاسة في احسام مخصوصة بشرط ان تكون موصوفة باعراض مخصوصة مستقلة، والا فالاحسام كلها متماثلة واختلافها إنما وقع بالأعراض. فلذا ذهب تلك الأعراض دعها كلها ارتفع الحكم بالنجاسة إجماعاً كالدم يصير مباحاً ثم آتياً" (فتح: ۱۸۹)۔

امام احمد کی اسی روایت و شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے بھی اختیار کیا ہے، دیکھئے (مجموع الفتاویٰ: ۲۱، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷

نقابِ ذاتیت کا معیار

یہ تو انتخاب ممانیت اور استحکام میں کے سلسلہ میں فقہاء و محققین اور ائمہ مجتہدین کی آراء و تحقیق، اب آئیے اس بحث پر بحث کر کے عبور و اضافہ کر دیں کہ انتخاب ممانیت کا مہیا کیا گیا ہے۔

در اصل یہی وہ موضوع ہے جسے اسلام نے انقلابی کے تیراویں سہارا میں زیر بحث لایا گیا ہے۔ جتنی انقلاب مابیت کی حقیقت رہا ہے اور انقلاب مابیت کے لئے کسی شئی سے کون عطا نہ کیا و کسی تک پرانے مطلوب ہے اور انہیں سے متعلق چند دیگر مباحث زیر غور ہیں۔

تذکرہ نے اس شخص میں جو سوال : مدعا کیا ہے اس میں کئی دوسرا سے تہہ بہ تہہ کے سوالات مذکورہ بنیادی سوالات سے متعلق تحقیق کے ذریعہ فراہم کرتے ہیں ان سوالات اور ان پر غور و فکر کی آراء و کمرے سے ہیں۔

شک کے بنیادی عناصر نیا ہیں

یہاں سوار ہے کہ کسی بھی شئی سے وہ ہنسیا کی عناصر سمیٹا ہیں جن کے قاتل ہے جو کے کہا جائے کہ شئی کی حقیقت اور حاکمیت نہیں ہوتی ہے، اگرچہ اس میں مختلف قسم کے تغیرات ہوتے ہوں۔ اس سوار نے جو وہ میں سوار: خالد سیف اللہ ربانی صاحب لکھتے ہیں کہ نقباء۔ نے اس نئی کوئی واضح حد متعین نہیں کی ہے، بلکہ زیادہ مثالوں پر اکتفا کیا ہے، ان مثالوں کی روشنی میں سوار کا دماغ یہ ہے کہ کسی شئی میں پائے جانے والے آٹار اونس ف کو میا رتھو دریا جائے۔  
 اور یہ آٹار دس رجب، بخارا و جہاں۔

مولانا عبدالرشید قاسمی، مولانا ارشد، قاسمی، مولانا ارشد، قاسمی، مولانا ارشد، قاسمی۔  
مولانا ابوہاشم، میری اور مولانا ظفر اسحاق نے انہیں شیخوں، اصطلاح کا بدلہ لے کر دیا ہے۔

مولانا سعید الرحمن فاروقی، مولانا محمد مصطفیٰ قاسمی، مفتی عزیز الرحمن، مولانا خورشید احمد اعظمی اور مولانا سلطان احمد اصلاقی صاحبان کے نزدیک ہفتی کے بنیادی عناصر دو خواص اور تین برکات تھے۔ جن کے بغیر اس ہفتی کا قیام ممکن نہ ہو، حضرت مولانا برہان الدین سنہلی صاحب کی رائے ہے کہ صرف ایک دو میں یا اس جیسے دوسرے خواص میں تبدیلی آجاتا انقلاب مابیت نہیں ہے، بلکہ اس کی حقیقت اور اصل خاصیت و تاثیر بدل جائے، مولانا جمید اللہ اسعدی صاحب نے مخصوص نام و شکل و صورت و بنیادی عناصر فرمایا ہے، مولانا قدرت اللہ باقوی صاحب نے اجزائے ترکیبی، صورت، رنگ اور خصوصیت میں اور مولانا اسرار الحق سنہلی نے پورے اوصاف کے ساتھ طبیعت میں تبدیلی وضع و روی بتایا ہے، مولانا نعیم اختر، مولانا محمد یعقوب قاسمی نے شرط اکمال ہے کہ پہلی ہفتی کی یہ چیز مثلاً نام، کام، صورت اور عمومی عناصر و خاصیت سب چوتھوں میں ہو جائے، مفتی نیل احمد ندوی صاحب نے ایک طویل تمہید کے بعد بتایا ہے کہ نام، صورت و مہیت، رنگ، بو، مزہ، امتیازات، خواص و آثار ساری چیزیں بدل جائیں تب انقلاب مابیت ہوگا، موصوف نے کئی معامہ اکابر مفتیان کرام کے فتاویٰ بھی نقل کیے ہیں، مثلاً مفتی محمد امجد الدین کا فتویٰ ہے کہ "سابق حقیقت معدوم ہو کر نئی حقیقت وافی مابیت بن جائے، نہ پہلی حقیقت مابیت باقی رہے، نہ اس کا نام باقی رہے، نہ اس کی صورت و کیفیت باقی رہے، نہ اس کے خواص و آثار و امتیازات باقی رہیں" مفتی محمود حسن گنگوہی کا فتویٰ ہے کہ "تبدیل حقیقت صورت کے بدلنے سے ہوتا ہے نہ کہ محل ہوجانے سے"، مولانا قاضی کا جواب ہے کہ "انقلاب حقیقت مطہر ہے، انقلاب وصف مطہر نہیں"، مولانا ظفر حامد ندوی نے بھی سابق حقیقت بالکل ختم ہو جانے اور دوسری حقیقت وجود میں آنے کی رائے دی ہے، لیکن مولانا اختر کا مدلل بڑی تفصیلی تمہید کے بعد لکھتے ہیں کہ انقلاب مابیت کے لئے اصل مادہ اور حقیقت کی تبدیلی ضروری نہیں ہے، بلکہ خصوصیات اور بنیادی کافی ہے۔

ان آزاد پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انقلاب مابیت کی کوئی تحسین اور واضح حد کتب خمیدہ میں مقرر نہیں ہے، فقہاء کرام نے صرف مثالیں ذکر فرمائی ہیں، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی اور مفتی محمد بن احمد زبیری (تیسرا صاحبان نے اسکی بعض مثالیں جمع کی ہیں جیسے:

۱۔ انسان اور جانور کے فضائل کو جلا کر دکھا دینا۔

۲۔ کتا، بکرا اور گدھے کا تمک کی کان میں گر کر تمک بن جانا۔

۳۔ لیدہ کانویں میں گر کر کالی مٹی بن جانا۔

۴۔ شراب کا سرگ بن جانا۔

۵۔ انسان یا کتے کا صابن بنانے والے دیکھے میں گر کر صابن بن جانا۔

۶۔ صابن میں ناپاک حیل یا مردار کی چربی ملنا۔

۷۔ گویا کانویں میں گر کر مٹی بن جانا۔

۸۔ خواست کا زمین میں دفن ہو کر مٹی بن جانا اور اس کا آخر قسم ہو جانا۔

۹۔ خمیں مٹی سے اینٹ بن کر پکا لینا۔

۱۰۔ گندے پانی سے تمک بنالینا۔

ان مثالوں میں انقلاب مابیت تسلیم کیا گیا ہے، لیکن:

۱۱۔ پاک و دودھ کا کھوپڑ بن کر بن جائے۔

۱۲۔ پاک مٹیوں کا آٹا بنا کر روٹی بنائی جائے۔

۱۳۔ چٹا بے رنگ بنایا جائے۔

تو ان مثالوں میں قلب، ہیئت تسلیم نہیں کیا گیا ہے۔

ان مثالوں کی روشنی میں یہ علماء کرام نے مٹی کے بنیادی عناصر کو تبدیل کرنے کی

کوشش کی ہے، اس سلسلہ میں جو آراء لو پر ذکر کی گئی ہیں ان میں دو اہم ہیں:

ایک ماہ میں صرف رنگہ، بو اور عطرہ بن تین اوصاف کو بنیادی عناصر مانا گیا ہے، اور ان کے بدلنے کو انقلابِ مابیت کا معیار قرار دیا گیا ہے۔ اور دوسری رائے میں ان تین اوصاف کے حدود امور کو بھی بنیادی عناصر میں شامل مانا گیا ہے، چنانچہ بعض لوگوں نے اصلِ غامضیت اور تاثر کا بدلنا، بعض نے نام کا بدلنا، بعض نے عمومی مزاج اور طبیعت کا بدلنا، اور بعض نے امتیازات کا بدلنا بھی شامل مانا ہے، مفتی محمد امجد علیؒ کے فتویٰ میں ان سارے امور کو جمع کر لیا گیا ہے۔

کن عناصر کا بدلنا ضروری ہے

دوسرا سوال یہ ہے کہ انقلابِ مابیت کے لئے کسی شے کے بنیادی عناصر میں سے ہر ایک کا بدل جانا ضروری ہے یا بعض کا کافی ہے؟

اس کے جواب میں مولانا معین الرحمن فاروقی لکھتے ہیں کہ شرب کے سرکہ بن جانے سے صرف سرکہ کی کیفیت زائل ہوتی ہے ورنہ تمام چیزیں بعینہٴ حسب سابق رہتی ہیں، لہذا ہر چیز میں مکمل تبدیلی و تغیر لازم نہیں ہے، مولانا عہد الرشید قادیانی بھی لکھتے ہیں کہ اگر کسی چیز کے تین اوصاف میں سے بنیادی عناصر میں سے غالب عنصر کا تبدیل ہو جانا کافی ہے۔

ان حضرات کے حواہج و کلام نے تمام اوصاف اور خصوصیات و امتیازات کا مکمل طود پر بدل جانا ضروری قرار دیا ہے۔

اجزاء کے سابق خواص کا اثر

تیسرے سوال میں یہ دریافت کیا گیا ہے کہ کسی شے کے جو پیریں عناصر، نام، اور مجموعی

مزاج میں تبدیلی آ جانے کے بعد اب جو چیز جو وہیں آئی ہے، اس میں ملائے جانے والے  
:جزاء کے سابق اثرات اور خواص باقی نہیں رہتے ہیں، ماس میں ان اجزاء کے خواص و کیفیات  
بھی برقرار رہتی ہیں، ان دوسو توں کا کیا حکم ہوگا؟

اس کے جواب میں مولانا خالد سیف اللہ رحمانی فرماتے ہیں کہ دنگ، بول اور حراویہ  
موصاف مکمل طور پر تبدیل ہو جائیں لیکن سابق حقیقت کے بعض خواص باقی رہ جائیں تو وہ  
انقلاب حقیقت میں مانع نہیں ہیں، کیونکہ شراب سرکہ بن جائے تو رقت و میلان کی کیفیت باقی  
رہتی ہے، چربی صابن میں ڈالی جائے تو دسوت فٹم نہیں ہوتی، اور فضلات مٹی میں دفن نہ رہے  
جائیں تو بار آور کرنے کی صلاحیت مٹی میں بھی باقی رہتی ہے، لیکن ان امور کو فقہاء نے انقلاب  
ماہیت کے لئے معزز نہیں سمجھا۔

یہی رائے مولانا ابان الدین سنبھلی کی ہے کہ صرف کچھ خصوصیات کے برقرار رہنے  
کے باوجود بھی حقیقت اور نتیجہ حکم میں تغیر ہو جاتا ہے یہ نہیں بشرطیکہ جوہری وصف یعنی اصل، مولانا  
خود شہداء احمد و عظمیٰ، مولانا ارشاد قادری، مولانا ارشاد عظمیٰ، مولانا عبید اللہ اسعدی بھی اس رائے سے  
اتفاق کرتے ہیں، مفتی جمیل احمد ندوی کے نزدیک صرف ظاہری خواص کا ختم ہو جانا ضروری ہے،  
باطنی خواص یعنی موردی خصوصیات کا ختم ہونا ضروری نہیں ہے، البتہ مولانا سعید الرحمن قادری  
نے یہ شرط لگائی ہے کہ اگر کچھ موردی خصوصیات باقی رہیں تو ان میں مصنوع شرعی کا حقیقی عنصر قائم  
تند ہے۔

دوسری طرف مولانا محمد صادق، مولانا ظفر عالم ندوی، مولانا قدرت اللہ باقوی، مولانا  
مصطفیٰ قاسمی، مولانا ظفر الاسلام عظمیٰ، مولانا ابو العاصم وحیدی اور مولانا سید اسرار الحق سمیعی  
انوں سورتوں میں فرق کرتے ہوئے دوسری صورت کو جس میں کچھ سابق خصوصیات باقی ہوں  
و انقلاب ماہیت میں مانع قرار دیتے ہیں۔

## نجس العین وغیر نجس العین کا فرق

چوتھے سوال میں انقلاب مابیت کے باب میں نجس العین اور غیر نجس العین کے درمیان فرق پوچھا گیا ہے۔

اس بابت شرکاء، سیمینار کی تمام دونوں طرف ہیں، بعض حضرات نے انقلاب مابیت میں نجس العین اور غیر نجس العین کے درمیان فرق نہیں لیا ہے، فقہاء نے جو مثالیں دی ہیں ان میں تخریر سے مکہ بن جانے اور مدینہ کے مکہ بن جانے دونوں کا ذکر ہے، اس رائے کے حامیوں میں مولانا مجید اللہ اسعدی، مولانا مصطفیٰ قاسمی، مفتی عزیز الرحمن، جنوری، مولانا بہار الدین سنبلوی، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، مولانا احمد ارفیق سمیعی، مولانا سباق مبارک پوری، مولانا سعید الرحمن فاروقی، مفتی فیصل احمد ذری، مولانا خورشید احمد اعظمی، مولانا سلطان احمد اصغری، مولانا عبدالرشید قاسمی، مولانا اختر احمد حلال، مولانا خالد قاسمی، مولانا ارشد، اور مولانا فخر اختر ہیں۔

جب کہ مولانا محمد اعظمی، مولانا ظفر ماحمدی، مولانا قدرت اللہ باقوی، مولانا ظفر الاسلام اعظمی اور مولانا ابو العاصم وحیدی کے نزدیک دونوں میں فرق ہونا چاہئے، ان حضرات نے اپنی رائے کی تائید میں کوئی واضح دینی دلیل پیش نہیں کی ہے۔

## قلب مابیت کے اسباب

پانچواں سوال قلب مابیت کے اسباب سے متعلق ہے۔

اس کے جواب میں متعدد حضرات نے یہ لکھا ہے کہ قلب مابیت کے اسباب متعدد ہوتے ہیں، اس باب میں اصل نتیجہ ہے کہ ذرائع و وسائل، اس دور جدید میں یہودی اور غیر یہودی یا وہی متعدد اسباب سے قلب مابیت ہو سکتا ہے، بعض حضرات نے چند اسباب کا ذکر بھی کیا ہے، جیسے:

۶۰

☆ کسی چیز کی آمیزش کرنا

☆ دھوپ میں رکھنا

☆ زمین میں دفن کرنا

☆ کافی تعداد میں عذاب ڈالنا وغیرہ

## تحلیل و تجزیہ کا حکم

چنانچہ سوال نظر کرنے، کشید کرنے، کندھے پانی سے گندگی کے مٹا کر ملامت کر دینے سے متعلق ہے کہ یہ تحلیل اور تجزیاتی عمل انقلاب، ہیبت کے تحت آئے گا یا نہیں؟ اس سوال کے جواب میں دو نقطہ نظر ہیں: پہلا نقطہ نظر یہ ہے کہ نظر کرنا اور کشید کرنا انقلاب، ہیبت کے تحت نہیں آئے گا، یہ تو صرف کسی فیہی کے اجزاء میں سے بعض اجزاء کو علاحدہ کر لینا ہے، یہ صرف تجزیہ ہے۔

یہ رائے مولانا جلیل احمد، مولانا صدیقی، مولانا مصطفیٰ قاسمی، مولانا خورشید احمد، مولانا محمد صادق، مولانا اسرار الحق، مفتی جلیل نذیری، مولانا نعیم اختر اور مولانا ظفر اسلام اعظمی کی ہے۔ دوسرا نقطہ نظر یہ ہے کہ جو چیزیں بذات خود نجس ہیں جیسے پھل، پھل، خون، ان میں اگر کیمیائی عمل کے ذریعہ بعض اجزاء کو کشید کیا جائے تو بھی وہ ناپاک رہیں گی۔ کیونکہ ان کا ہر جزو ناپاک ہے، ان کے اجزاء تحلیل نہیں ہوئے ہیں، صرف ان کو ایک دوسرے سے علاحدہ کر دیا گیا ہے، لیکن جو چیزیں بذات خود تو نجس نہیں ہیں، کسی ناپاک کے مل جانے کی وجہ سے نجس ہو گئی ہیں، ان میں سے اگر ناپاک اجزاء نکال دئے جائیں تو وہ پاک ہو جائیں گی، جیسا کہ مردار کا چھڑا بافت کی وجہ سے پاک ہو جاتا ہے، اس رجحان کے حاملین میں مولانا خالد سیف اللہ



رحمائی مولانا ظفر عالم ندوی اور مولانا ابوالحسن وحیدی ہیں۔

مولانا بدیع الدین شمسی صاحب، مولانا قدرت اللہ باقوی، مولانا محمد اعظمی، مولانا اختر امام عادل اور مولانا سلطان احمد صلاحی صاحبان نے گندکی کے اجزاء نکال دیئے ہیں۔ اس پانی کے پاک ہونے کی رائے دی ہے۔

صرف مولانا ارشاد اعظمی نے بغیر کسی تفصیل کے تجویز کو استعمال کی بہترین عمل بتایا ہے۔ اس موقع پر یہ ذکر ہے کہ رابطہ عالم اسلامی کے ماتحت قائم مجمع اعظمی الاسلامی نے اپنے گیارہویں سیمینار منعقد کردہ طرہ ۱۹۸۹ء میں ایسے پانی کے پاک ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔

## استحلاک عین کا حکم

ساتویں سوال میں پوچھا گیا ہے کہ کیا استحلاک عین قلب ماییت کے تحت آتا ہے، اس میں کئی اجزاء کی اختلاط سے جو چیز وجود میں آتی ہے اس میں ہر جز اپنے بعد خواص و صفات کے ساتھ موجود ہوتا ہے۔

اس کا جواب دیتے ہوئے مولانا بدیع الدین شمسی صاحب لکھتے ہیں کہ استحلاک قلب ماییت کو مستلزم نہیں ہے، اگرچہ پاک جزو کی حقیقت نہیں بدلتی تو وہ مجموعہ پاک ہی رہے گا۔ مولانا خالد سیف اللہ رحمائی صاحب بھی لکھتے ہیں کہ ضروری نہیں کہ اختلاط سے قلب ماییت ہو جائے، استحلاک عین کو قلب ماییت میں شامل نہ ماننے کی رائے سے مولانا ظفر الاسلامی اعظمی، مولانا سعید الرحمن فاروقی، مولانا نعیم اختر، مولانا فیصل احمد ذہیری، مولانا احمد اراخچی، مولانا محمد صادق، مولانا خورشید اعظمی اور مولانا ابوالحسن وحیدی بھی اتفاق کرتے ہیں۔

مولانا حمید اللہ احمدی کی رائے میں نہیں تو یہ عمل غلطی کی ماییت کو بدل دیتا ہے اور

کہیں نہیں۔

دوسری جانب مولانا قدرت اللہ باقوی اور مولانا سلطان احمد اصفہانی استنباط سے بین و قلب مابیت کے قسم میں مانتے ہیں، مولانا افتخار احمد جال بھی، دواؤں میں اٹل کے لئے و قلب مابیت مانتے ہیں۔

اٹل کے حلق سے مولانا خالد سیف اللہ رحمانی نے وضاحت کی ہے کہ اگر وہ انجور اور مجبور سے نہ کیا ہو تو حنفیہ کہ یہاں حرام و ناجائز نہیں ہے، اور ان کی جن اشیاء سے اٹل تیار ہوتا ہے، اور وہ انصار ابی یحییٰ میں ان میں مجبور انجور کا ذکر نہیں ہے، نیز اگر آپ انجور سے ہی اٹل تیار ہوا ہو تو انرا اس دوا کا متبادل موجود نہیں ہے یا وہ جو، سے بین و قلب مانتے ہیں۔ سے خریدنا ممکن نہیں ہے تو بدرجہ نہ ورت اٹل آمیر ۱۰۰ کا استعمال جائز ہے، وہ ان کا عقد کا حصہ صاحب کی بھی نہیں رکھے ہے، مولانا محمد اعظمی صاحب نے اٹل کے بارے میں تفصیل سے گفتگو کرتے ہوئے اٹل آمیر، دواؤں سے اگر سڑک پیدا ہو تو انہیں انجور سے مانتے ہوئے، نیز ان دواؤں کا متبادل نہ ہوئے اور ضرورت کی بنا پر ان ۱۰۰ کا بقدر نہ ورت استعمال رفع حرج کے لئے شرعاً مباح بتایا ہے۔

مرداری چربی و بذی کی آمیزش

آخر میں سوال میر صاحب بن اور سنت نے اندر مردار بشمول خنزیر کی چربی طے کرنے اور کھانے پریت میں بذی کا پورا طور سے کی بابت پوچھا ہے۔

اس سوال کے اندر بھی باتیں چھٹی ہیں، امرائیں حاکمہ کرے، اور کرتے ہیں، یہ کھانا جزائے تعلق سے جوابات حاکمہ ہیں۔

۱۔ مرداری چربی و بذی کی آمیزش میں حاکمہ۔

۲- مردانہ کی چرچا سنت میں ملتا۔

۳- مردانہ کی ہڈی کا پاؤ ڈر تو تھ پیست میں ملتا۔

۴- خنزیر کی چرچا صائین اور کشت میں ملتا۔

۵- خنزیر کی ہڈی کا پاؤ ڈر تو تھ پیست میں ملتا۔

یہ پانچ اجزاء رسول کے ہیں۔

پیسے بڑ یعنی مردانہ کی یا بغس چرچا صائین میں ملانے کی بہت تقریباً عام، کرام کہتے ہیں کہ ایسے صائین کی گھارت کے قیام کی موجود ہیں، اور صراحتاً یہ مذکور ہے: "و یطهر زبنت نجس بجعلہ صابوناً وہ یعنی صابون" (۱) اور علیہ یفترخ عالمی وقع اسناد اور کتب فی قدر المصابیہ قصار صابوناً بكون ظاهر الفصل الحقیفہ۔ ثم اعلم ان الحقیفہ عند محمد ہی التفریق والتقلاب الحقیفہ وانہ یعنی بہ "ترتیب" میں انقلاب مابین تسلیم کرتے ہوئے ظہارت کی رائے کی تھی ہے، لیکن حواہ انوار العالیہ دہریہ اور حواہ حسن نعمانی اس میں بھی قلب مابین نہیں تسلیم کرتے، لہذا یہ صائین ان کے نزدیک ۱۶۷ ہے۔

مولانا امجد اللہ سعدی لکھتے ہیں کہ صائین میں تغیر، انقلاب مابین کا اعتبار یا کیا ہے جیسا کہ ثانی وغیرہ کا جزیعہ حریف ہے، اگرچہ اس بہت ارباب قیام کے دائرے نظریہ میں ہیں، لیکن صائین میں وہ انقلاب، بہت نہیں مانتے، حواہ موصوف اتی دوسری رائے کو درست مانتے ہیں۔

دوسرا جز، ہے مردانہ کی چرچا سنت میں قیام کرنا، اس کے بارے میں مولانا خاں سیف اللہ رحمانی لکھتے ہیں: بہت میں چرچا کا اس طرح شعوبہ جس طرح جوان میں تھی اور قبل کا ہوتا ہے، یہ غلط ہے، انقلاب نہیں، لہذا ایسے صائین کو کھانا کھانے میں ہے۔ بہت

میں چربی کی آمیزش و انقلاب مابیت کے تحت نہ تسلیم کرنے والوں میں مولانا ابو العاصم و حیدری، مولانا عبید اللہ اہدی، مولانا اسرار الحق سہیلی، مفتی جمیل احمد ذہیری اور مولانا نعیم اختر بھی ہیں۔

جب کہ مولانا اختر امام عادل اور مولانا سلطان احمد اصلاحی اسے قلب مابیت تسلیم کرتے ہوئے پاک قرار دیتے ہیں۔

تیسرا اجزاء مردار کی ہڈی کا پاؤں و زونہ پیٹ میں ملانے سے متعلق ہے اس کے جواب میں مفتی نبیل احمد ذہیری لکھتے ہیں کہ اس میں اجزاء صرف تحلیل ہوتے ہیں، انقلاب مابیت نہیں ہوتا، اس لئے نہ بوت جانور کی خشک و تر ہڈیوں کا پاؤں ملانا درست ہے، انقلاب مابیت نہ ہونے کی رائے مولانا ابو العاصم و حیدری اور مولانا نعیم اختر صاحب کی بھی ہے۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی اور مولانا خورشید اعظمی لکھتے ہیں کہ اگر اس کے اوصاف تلاش بدل جائیں اور قلب مابیت ہو جائے تو درست ہے، ان دونوں حضرات نے زیر بحث صورت پر قطعی حکم لگانے سے گریز کیا ہے۔

مولانا انور حسن نعمانی بھی اس کو قلب مابیت نہیں تسلیم کرتے، اور ایسے حکمت اور فوٹو پیسٹ کو ناجائز تصور کرتے ہیں۔

چوتھا اور پانچواں جز خنزیر کی چربی اور ہڈی سے متعلق ہے اس کے متعلق مولانا محمد اعظمی کہتے ہیں کہ خنزیر نجس میں ہے، اس لئے خنزیر کی چربی اور ہڈی کے پاؤں سے بنی اشیاء کا استعمال مکمل نظر ہے، مفتی نبیل احمد ذہیری صاحب اور مولانا ظفر الاسلام صاحب بھی خنزیر کے اجزاء کی آمیزش کو صرف غلط مانتے ہوئے حرام بتاتے ہیں۔

مولانا خورشید اعظمی اور مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کی رائے ہے کہ خنزیر کے یہ اجزاء بھی انقلاب مابیت کے جدا استعمال ہوتے ہوں تو حلال ہے۔

## خارجی جانوروں کا خون

نواسہ سوال ہے کہ بوج جانوروں کا خون یا ان کے دوسرے اجزاء کا دواؤں میں استعمال کرنا کیسا ہے؟

اس سوال کا تفصیلی اور واضح جواب دیتے ہوئے مولانا خاندہ سیف اللہ رحمانی صاحب لکھتے ہیں کہ بوج جانور اُمر طلال ہو تو ذبح کی وجہ سے اس کے تمام اعضاء پاک ہیں اور ساتہ اعضاء کے علاوہ جن کو فقہاء نے محرمہ تحریمی قرار دیا ہے باقی حلال بھی ہیں لہذا اس تفصیل کے مطابق ان کا گوشت، جگر اور بڈی و فیروہ کا دواؤں میں استعمال خواہ دوا کھانے کی ہو یا خارجی استعمال کی، اس میں کوئی مضائقہ نہیں، اگر بشر کے علاوہ کوئی اور حرام جانور ہو تو ان ساتہ اعضاء ممنوعہ کے علاوہ باقی حرام تو ہیں لیکن ذبح شرعی کی وجہ سے پاک نہیں ہیں، ان دواؤں کا خارجی استعمال درست ہوگا، کھانا درست نہیں ہوگا، جس کا بہتا ہوا خون بہر حال حرام اور ناپاک ہے، اس میں حلال و حرام کی کوئی تفریق نہیں، اس لئے خون سے نئی اور یہ کا کھانا درست ہے نہ کہ خارجی استعمال۔

مولانا خاندہ سیف اللہ رحمانی فرماتے ہیں کہ یہ عمومی احکام ہیں لیکن دواؤں میں ان اجزاء کا استعمال قلب ماہیت کے بعد ہو تو ان کا داخلی اور خارجی استعمال درست ہوگا اور حلال و حرام اور ذبح و مردار کا فرق نہیں رہے گا۔ اس طرح ضرورت کا موقع ہو تو حرام اشیاء سے طہارت درست ہوگا، لیکن دواؤں میں خون کے آمیز ہونے سے کیا قلب ماہیت پیش آتا ہے یا نہیں، مولانا سوسوف نے یہ نہیں بتایا ہے۔

مولانا عبید اللہ اسہری، مولانا خورشید اعظمی اور مولانا سلطان املاعی نے بھی خون سے نئی اور یہ میں انقلاب ماہیت ہونے یا نہ ہونے کی صراحت سے گریز کرتے ہوئے صرف اصولی جواب دیا ہے کہ اگر قلب ماہیت ہو جائے تو استعمال درست ہے۔

مصریف سوال کا اختتام حاصل اور مولانا عید الرحمن نورانی اپنی دو خوبصورت قلب مابیت نبیؐ جانے کا ذکر کرتے ہیں، البتہ کوئی تفصیل یا اصل فریبوں کے پیش دینی ہے۔

مذکورہ مضامینات کے علاوہ بقیہ علامہ کرام کے قلب مابیت نبیؐ سے گہرا اثرات ہوئے مصریف تہذیبیہ جانے کے کہ دونوں نفس امین ہے، بندہ اس ادویہ میں خون کی آمیزش بنانے کا استعمال، یہ حالات میں جائز نہیں ہے، جن حالات میں حرامی یا لہر مومن اجازت ہے، ان میں صحیحاً نہیں ہے۔

### جلالین کی حقیقت

آخر اس جلالین سے متعلق ہے، سوال میں جلالین نامے کی مختصر تفصیل جاتے ہوئے چو چھائیہ ہے کہ یہ جلالین میں قلب مابیت واقع ہو چکے ہیں۔

سے سال کے جواب میں شریک و معیار نے سخن رجحانات اپنائے ہیں، چہاڑدھان سے ہے کہ سوال میں جلالین بنانے کی جو شکل بتائی ہے اس کی رو سے انقلاب مابیت ہو چکا ہے، بندہ ایسی اشیاء کا استعمال جائز ہوتا ہے، اس رجحان کے حاملین میں مولانا سیف اللہ رضا اور: قدوس اللہ باقری، مولانا سلطان انصاری، مولانا خورشید احمد اعظمی، مولانا ابو العباس وحیدی، مولانا یحییٰ اللہ اعظمی اور مولانا محمد اعظمی ہیں۔

مولانا عید الرحمن نورانی نے کہا ہے کہ گوانے کا اصل قلب مابیت کا قلب ہے جو پاکی کا ذریعہ ہے۔

دوسرا رجحان اپنانے والوں نے جلالین پر اصول قلب مابیت کے تضاد کی بہت صراحت کی ہے، مگر نہیں لکھا اور صرف اثنا کبیر لکھ کر رکھنے کے لیے صرف مابیت ہو جائے ہو تو ان سے فی اشیاء جائز ہیں، مگر اس رجحان کو مولانا محمد صافی، مولانا سعید الرحمن نورانی، مولانا

عبدالرشید قاسمی صاحب نے اپنا یہ مولانا ارشد اعظمی صاحب نے جلاوطنی میں پانی و اجلاس مانتے ہوئے اہتمام عام کے پیش نظر اس کے استعمال کی اجازت دینے کی رائے دی تھی حضرت مولانا محمد برہان الدین سنبھلی نے بھی قلب مہیبت کا صدامنا عفو نہیں کیا ہے، البتہ وہ یہ کہتے ہیں کہ راقم کو جنوبی افریقہ میں بعض ماہرین نے ایک کارخانہ میں لے جا کر جلاوطن بنانے کے عمل کا مشاہدہ کرایا اور بتایا کہ اس طرح حقیقت بدل جاتی ہے اور پچھلے اثرات بالکل ختم اور تبدیلی ہو جاتے ہیں لیکن وہاں کے بعض علماء کا کہنا یہ ہے کہ حقیقت نہیں بدلتی مولانا موصوف نے یہ اثر نہیں کیا ہے کہ جن علماء جنوبی افریقہ نے حقیقت نہ بدلنے کی رائے دی ہے ان کے دلائل یہ ہیں۔

تیسرا رجحان یہ تھا ہے کہ جلاوطن بنانے کا عمل قلب مہیبت قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اس میں حجاب کا استعمال ایک سے لیکر پانچ فیصد تک ہوتا ہے جس سے مرد اور خدیوہ وغیرہ کا چھڑا اور ان کی بیویوں کی حقیقت تبدیل ہو جاتا ممکن نہیں دینا چڑے یا بیویوں کو چھوٹے میں رکھنے، گرم پانی میں ڈالنے اور پھر ان کو پینے سے حقیقت تبدیل نہیں ہوتی ہے، یہ دلائل مولانا اسرار الحق سمبلی صاحب نے دی ہے، اس رجحان سے اتفاق کرنے والوں میں مولانا فہیم اختر، مولانا ظفر حامد ندوی اور مفتی جمیل احمد ندوی صاحبان ہیں۔

آخر میں یہ ذکر کر دیا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مجمع الفقہ الاسلامی الدہلی جہاد کے تیسرے فقہی سمینار منعقد وہماں ۱۹۸۶ء میں یہ سوال پیش ہوا تھا کہ خدیوہ سے حاصل اجزاء سے جو جلاوطن بنائے جاتے ہیں، ان کا استعمال کیسا ہے، اس کے جواب میں سمینار کا یہ فیصلہ ہوا کہ ”خدیوہ سے حاصل حصہ سے بنائے ہوئے جلاوطن کا غذاؤں میں استعمال کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے، نہ بوجہ جانوروں اور نباتات سے بنائے جانے والے جلاوطن سے ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔“





جدید فقہی تحقیقات

۱۰

دوسرا باب

---

تعارف مسئلہ



## جلائین

علماء کرام کی خدمت میں چند معروضات

ذات کرم، افضل

گزشتہ ۲۵-۲۶ برسوں میں جلائین کی علت و حرمت کا مسئلہ بار بار اٹھایا جاتا رہا ہے، علماء کرام کے غور و غوض کے لئے چند ضروری معلومات درج ذیل ہیں، امید ہے کہ ان سے مسئلہ کو سمجھنے میں خاصی حد تک مدد ملے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بہتر فیصلہ کرنے میں مدد دے آمین۔

الف۔ جلائین، Collagen پر مبنی سے بنایا جاتا ہے۔ ربڑ کی بڑی والے حیوانات کے جوارنے والے Tissues میں Collagen پڑا ہوا ہے جسے دیر تک گرم پانی میں جوش دینے سے جلائین اور چپکانے والا لاجاب (Glue) نکلتا ہے، ان Tissues کو ایک معینہ مدت تک الکی (Alkali) یا تیزاب (Acid) میں رکھنے کے بعد گرم پانی میں ڈال دیا جاتا ہے تاکہ Collagen بالکل تحلیل ہو جائے، نکلنے والے لاجاب کو Filter کرنے کے بعد صرف ایک سیال (Solution) باقی رہ جاتا ہے جو ٹھنڈا ہونے پر جمایا جاسکتا ہے۔

ب۔ غذائی استعمال: آج کل بہت سے تیار شدہ غذائی مرکبات میں جلائین استعمال ہونے لگا ہے۔ جمیلی آئس کریم، پھلوں اور ذائقہ کی آمیزش والے دی، بیک اور طرح

تذکرہ احمد، جلد ۱، ص ۷۷۔

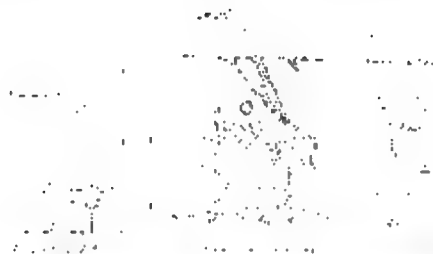
طریقہ کی منجھتیوں میں ایسی کئی مثالیں عام ہیں۔

جانین دواؤں کے کپسول (Capsule)، دواؤں کے اجزائی، ترکیب، مچھاپنے کی روشنی، نیمہ دلی قلم وغیرہ سے ملے گی کارآمد ہے۔ یہ بنانے کا استعمال نہ ہوتا ہے۔

فی - ماضیہ (Sources): جانورین ذریعہ سے ہونے والے لیڈانے۔  
(Mammals) کی مکھوں کی ریشہ و رقبہ سے بنایا جاسکتا ہے۔ مین میں مرغیوں، دھڑو،  
خیموش وغیرہ بھی شامل ہیں، مگر مکا، بچھرے اور سور کی جالوں اور مچھی جی جی کے پھل کی  
بزیوں کا استعمال ہی عام ہے، پھلیوں میں سے Cod, Carp، گھڑیاں، Lungfish، عورک،  
میتلک، ویٹل وغیرہ میں بھی Collagen ہے اور ان کو بھی حالی ہی میں Geatin کہتے ہیں۔  
انے استعمال کیا جائے گا ہے انہیں پس کی تجارتی (Commercial)، ٹک پوری کرنے میں بھی  
مکھات مانلی ہیں۔

نہایت میں سے Agar (آگار) کا استعمال بہت عام ہے، اگرچہ کچھوں نے  
Gluten سے بھی یہی Solr uni کہا! یا سکتا ہے جو خفہ ایسے پر کسی حد تک مبنی ہے، انہوں نے  
سے بنائے جانے والے جلائین میں بہت سی وہ خصوصیات ہیں جو حیوانی مادہ سے ملے  
دائے Collagen سے بنے جلائین میں برقی ہیں۔ ای سے بنائی جلائین کا استعمال بہت  
معمول ہے۔

انہاں درجہ ہوں سے جیسا کہ میں نے گامریا بہت عجیب ہے: ان کے نسخے پر حقائق تصویر سے ماخذ ان کو سمجھنے میں مدد ملتی۔ سو بھی پڑھیں کہ تصویر سے بھی صورت حال بخیر طور پر سامنے آتی ہے۔ یہ مطلب ہے کہ یورپی ممالک میں سو بھی بڑیاں مندوستان وغیرہ سے درآمد کی جاتی ہیں، امریکہ میں زیادہ تر گھاس سے بنی جاتی ہیں، یا جاتا ہے۔ یہ چاہے اب ٹھیکہ ہوں سے Extraction بھی یہ چاہا ہے۔



صورة المجهر الإلكتروني للمادة المدروسة



صورة المجهر الإلكتروني للمادة المدروسة



صورة المجهر الإلكتروني للمادة المدروسة



ان سب کو اچھی طرح دھویا جاتا ہے تاکہ نمک، دھول، مٹی، چرما اور دوسری ساری گمنہ نمایاں صاف ہو جائیں۔ اگر کھانوں پر پانی ہیں تو بال بال نکال دئے جاتے ہیں۔ صاف شدہ کھانوں کو بہت اچھے چنک پر سے گزرا جاتا ہے تاکہ دھات کا کوئی ٹکڑا کھال پر نہ لگا رہے۔ پھر سب کے چھوٹے چھوٹے انسانی جھلی کے برابر ٹکڑے کاٹ لئے جاتے ہیں، پیوٹیشنریوں میں کھانوں کو بڑا بڑا کر دینے کا بھی طریقہ استعمال ہوتا ہے۔

سب سے زیادہ مشکل سوکھی ہوئی کھانوں سے Collagen الگ کرنے میں ہوتی ہے، گرم پانی میں غرمتیکہ رکھنے کے باوجود ان سے Collagen اچھی مقدار میں نہیں نکال پاتا۔

## سور کی کھانیں

جلائین، ٹیکسٹریوں کو سور کی کھانیں جی ہوئی حالت (Frozen) میں ملتی ہیں تاکہ ان کی جڑگی برقرار رہے۔ وقت آنے پر سب سے پہلے ان کو غیر مجمد کیا جاتا ہے۔ سور کی جڑی کو کھال سے الگ کرنے کے لئے خشک ہواپ استعمال کی جاتی ہے۔ بھینروں کی کھال میں بھی جڑی بہت ہوتی ہے اس لئے اس کا استعمال کم ہوتا ہے، جلائین بنانے کے لئے ساری جڑی کا نکل جانا بہت ضروری ہے۔

د- تیز رفتاری کے طریقے: Collagen کو جلائین بنانے کا سرحدی بھی بہت دور ہے۔

کھانوں کے ان چھوٹے ٹکڑوں کو چار طریقوں سے مزید Process کیا جاتا ہے۔

۱- Acid Process تیزاب میں ڈال کر صاف کرنے کا طریقہ

۲- Alkali Process الکلی میں رکھ کر صاف کرنے کا طریقہ

۳- Dual soak Process دونوں میں جھگو کر صاف کرنے کا طریقہ

۴- Auto claving Process

ان میں سے کسی ایک یا دو طریقے استعمال کرنے کے بعد Collagen کو قطر یا جاتا ہے اور اس کی عارضی ٹانگوں اور Filter کرنے کے بعد پانی کے جزو جو پانی کے ذریعہ ہوتا ہے، اپنے لئے ہوتے Diagram میں متعارف کرنے کا ایک طریقہ دکھایا گیا ہے۔

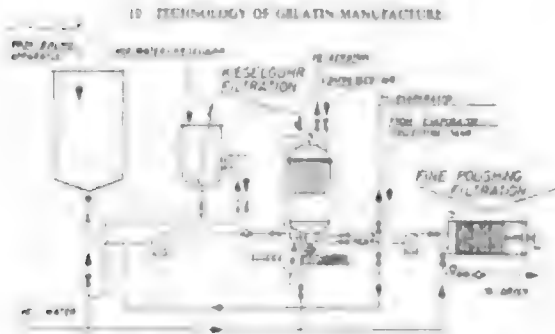


Fig. 10. Diagram gelatin filtration system, Solanki Filterbau

(مزید تفصیلات کے لئے The Science and Technology of gelatin)

(1977ء) (ملاحظہ فرمائیے)۔

تیار شدہ جلائین میں نہ تو کسی جانور کی کھال یا اس کا اثر باقی رہا اور نہ ہی یہ پتہ لگایا جاتا ہے کہ کس جانور کی کھال سے اسے تیار کیا گیا ہے۔ سوچی ہوئی بیماریوں کا زیادہ تر انتقال جانوروں سے برصغیر سے درآمد کی جاتی ہیں۔

جانین خدا کے طور پر اپنی دنیا میں رہنے والے انسانوں کی جان بچانا ہوتا ہے۔ جتنا جلدی اور تیز رفتاری سے جلائین کی مصنوعات پیدا جاتے۔



## ۵۔ متعصب امور

خدا کی سرکشات میں اشتغال ہونے والا جیسا کہ مسلمانوں کے لئے طہا ہے یا حرام؟ اس سوال کے تین جواب ملتے ہیں:

- ۱۔ ہر طرح جلائین حرام ہے حتیٰ کہ اگر انکار سے بنے والا بھی۔
- ۲۔ جلائین حرام (سور)، نا پاک اجزاء سے تیار شدہ (ما کثیرہ حرام بالکلیہ حرام)۔
- ۳۔ ہر طرح کا جلائین طہا ہے۔

۱۔ (۱) قلب، بیت (۲) بالکل یا مگر کب نہ اپنی اصل سے بالکل جدا ہے۔  
 ائمہ - ائمہ قدوسی نے صنف کھانہ کو حرام کیا ہے، دوسرے اجزاء کی حرمت قطعی نہیں  
 اخصیاتی ہے۔

۲۔ یہ فقہاء، بافت کے بعد سور کی کھال کا استعمال بھی جائز قرار دیتے ہیں، سور کی  
 ۱۔ جلائین نہ کھاتے، ہر طرح کی اجازت بھی ملتی ہے۔  
 ۲۔ Jajayn - کھانہ فی خدا کا جز نہیں۔

۳۔ جلائین process سے گزرا کر جاتا ہے ان میں اصل مائع کسی شکل میں باقی نہیں  
 رہتا۔

۳۔ صرف اجزاء اور اجناس سے بننے والا مکمل (جلائین جیسا) طہا ہے بقیہ حرام،  
 کچھ سے بننے والا جلائین کوئی جواب نظر سے گزر رہا۔  
 دیکھیں: جلائین کا مائع کھال ہو یا ہڈی دونوں حرام رہا جائے۔ ہڈیاں غیر مذہب  
 جانوروں کی بھی ہوتی ہیں، اسی طرح یہ یقین نہیں کہ صرف گائے، بکری، چھڑے کی کھال سے ہی  
 جلائین بنایا گیا ہے، سور کی کھال کوئی جز شامل نہیں۔

یہ خیالیں چند گروپ حرام پر مبنی ہیں۔ ایران کے فقہاء اور عالم عرب کے علماء، مثال

سے کوئل ہیں۔ مجاہد مسلمانوں کا بڑا احسان کا ذکر ہے کہ صرف باجرات و جناس سے بننے والی جاتین حلال ہے، باقیہ حرام۔

یہودیوں میں بھی ہو کر آپ Kosher کی تختی سے پابندی کرنے میں حیرت من موصول ہیں۔

۱- سارے جلاٹین جوڑ ہیں۔ (۱) قلب ماییت، (۲) جنین اجزاء سے بنتا ہے؛ انسان غذا کا جز نہیں، اس لئے اسے غذا ہی تسلیم نہیں کی جا سکتا، (۳) جلاٹین ایک نیا مرکب ہے۔  
۲- صرف Kosher طریقے سے ذبح کردہ جانور، اٹھارہ جن حلال ہے، یہ باقیہ کوئل استعمال۔

۳- سرورے جلاٹین جب تک Kosher قرار دئے گئے ہوں، قابل استعمال ہیں۔  
امید ہے کہ یہ تفصیلات اہم نکات پر نور افکار کے لئے بنیادی مواد فراہم کر دیں گی۔  
یہ دو تفصیلات جس جرم نے مختلف کتابوں و رسائل سے حاصل کر کے یکجا کر دیا، ان سے مسند کی تہ تک پہنچنے اور شرعی نقطہ نظر واضح کرنے میں یقیناً مدد ملی، اب ہم پھر شرعی وضاحت بھی کرنا چاہتے ہیں اس امید نے ساتھ کہ آپ حضرات ہمہ تن پر عاصی نہ نظر فرمائیں گے۔  
سوز میں فروم و علانی واضح ہیں، اسی طرح قلب ماییت کی بنیاد پر حلت و حرمت کے احکام بدل سکتے ہیں۔ یہ اصول بھی حدیث و فقہ سے واضح طور پر ثابت ہے، اسلام نے اصلاحِ ارض، (بحالہ فساد فی الارض) کو ہر معاملہ میں بنیادی اصول قرار دیا ہے، اور ضرورت حرمت کا دائرہ ان اشیاء تک وسیع کر دیا جو بدعتاً حرام نہیں ہیں، مہدم کے غش سے گرا رہا ہے، شراب کا برکت دین ہونے سے اس کی حرمت زائل ہو جاتی ہے، کدھے کا گوشت اور بدن کو آنکھ میں تنک بن جانے سے جھ حلال ہو جاتی ہیں، اٹھارہ پر قیاس کرتے بہت سے۔۔۔ کل وجہ یہ ہاں تک ہے، مفتی کو بیت اللہ مرحوم وغیرہ کی "امہات" کی بحث ان بہت سے ملتین کرام کے لئے

قائم غور ہے جو قیاساً کتنی ہی غذائی اور ماکولاتی اشیاء کو حرام کے زمرے میں گردان دیتے ہیں جو نہ کھم خنزیر ہیں اور نہ کھم خنزیر وغیرہ، شراب کا سرکہ بن کر حلال ہو جانے سے کیا یہ اصول افندہ کرنا ظاہر ہے کہ نہ کسی شے کی حرمت اس لئے ہے کہ اس کی اصل کیا تھی، اور نہ ہی یہ کہ اس اصل سے کون سے اجزاء دوسری اشیاء میں پائے جاتے ہیں، ورنہ انگور (اور دوسری چھ چیزیں جن سے شراب بنائی جاسکتی ہیں) بھی حرام اور پانی بھی حرام ہوتا۔

یہ بخود بھی میں حلال و حرام کا گورنر پڑھتے وقت مسائل اور دوسرے مذاہب کے اصولوں کی بحث سے یہ بات بہت کھن کے سامنے آتی (حوالہ کے لئے الکل پر ہر مضمون دیکھ جاسکتا ہے) کہ مذہبی حرمت کی بنیاد اصل کے احتمال تک محدود ہے۔ کھل مابیت کے بعد اگر اصل برقرار نہ ہے تو اس کی حرمت ختم ہو جاتی ہے (پا جائے اس کا کہ مابیت برقرار نہ ہے)۔

بہت سے علماء شراب کی حرمت کا سبب الکل (Alcohol) قرار دے کر ہر مہیز کو حرام قرار دے دیتے ہیں، جس میں الکل کسی بھی مقدار میں موجود ہو، اگر نہیں، الکل کی تعریف کا عنصر ہوتا شاید وہ اپنی رائے پر نظر ثانی کر لیتے، جب ہم کسی میب یا انگور کے دانے کو دانتوں سے کاٹتے ہیں تو الکل فنا شروع ہو جاتا ہے، کیا اس کا مطلب یہ کہ ہر وہ کھل جس کو دانتوں سے کاٹنے ہی الکل بننے کا عمل شروع ہو گیا ہو حرام ہے؟ شراب کی حرمت خاتمہ اقل ہونے کی بناء پر ہے نہ کہ اس کے اجزاء، ترکیبی پر، جب بھی کسی مشروب میں سکر کم سے کم اس درجہ پر پہنچ جائے جب وہ خاتمہ اقل ہو جائے تو اس کی حرمت یہی ادا کی ضرورت ہو جاتی ہے۔

صرف الکل کو حرمت کی بنیاد قرار دینے سے بہت سے پیچیدہ مسائل پیدا ہو جاتے ہیں، مثلاً جن کھانوں کے پکانے میں سرخ شراب Red Wine استعمال کی گئی ہو کیا وہ بھی حرام ہیں؟ (یہ ذہن میں رہے کہ پکاتے ہی سرخ شراب کی الکل اڑ جاتی ہے)، میری نظر میں اس کی حرمت، سد باب ذریعہ کی وجہ سے ہے، نہ کہ اصل کی وجہ سے، تفصیلات میں جائے بغیر

صرف یہ ہوں گا

۱- بنیادی عناصر میں اقصیٰ کا مفہوم صحیح یہ ہے کہ جو میں سے معلوم کیا جاتا ہے۔

۲- اسلامی معاشرہ و وسعہ باب ذریعہ بنیاد پر صحت و تربیت کا حق حاصل ہے۔

انفرادی طور پر اس کا فیصلہ شخصی اقصیٰ پر چھوڑ دیا جائے، جس پر ہم، اقصیٰ وغیرہ میں شامل  
اجزائی میں آتے ہیں۔

## جلائین - اور اس کے مآخذ

ڈاکٹر محمد اسلم پریز

صدر جلسہ و حاضرین کرام!

جیسا کہ مجھے علم دیا گیا ہے بطور سائنس کے ایک طالب علم کے، جلائین سے متعلق جو میرے پاس معلومات ہیں جسے میں اکٹھا کر سکا وہ آپ حضرات کے سامنے پیش کروں، یہاں تکلیف تحریر میں آپ کو کولاہین اور جلائین دو نام غلط آ رہے ہیں۔ یہ دونوں نام ایک ساتھ اس لئے ہیں کہ یہ ماذے در حقیقت پروٹین نامی ماذوں کے خاندان کا حصہ ہیں، تمام جاندار کے جسم کو بنانے والے اہم ترین ماذے ہیں، ان میں پروٹین ہیں جن کو کمونڈ اور دھنسیات کہا جاتا ہے، کیونکہ ان کی کافی مقدار گوشت میں یعنی لحم میں پائی جاتی ہے، اگرچہ انسان یعنی جانور سے حاصل کرنا چاہیں، اور اگر پتھر پتھر سے حاصل کرنا چاہیں تو دھنسیات میں ان کی وافر مقدار پائی جاتی ہے، یہ پروٹین کہلاتے ہیں، دوسری چیز کاربوہائیڈریٹ جس کو اردو میں نشاستہ کہا جاتا ہے، تیسری چیز چکنائی ہے، چوتھی چیز پانی ہے، پھر نمکیات ہیں، وہاں میں ہیں، یعنی ترچھی اعتبار سے جانداروں کے لئے جو سب سے اہم چیز ہے وہ پروٹین ہیں، جو کہ جسم کو بنانے میں ہر جاندار کے لئے ضروری ہیں، چاہے وہ پتھر پتھر سے ہوں یا جانور ہوں یا انسان ہوں، ہر ذی حیات جاندار کا جسم پروٹین سے بنا ہوا ہوتا ہے، یعنی اس کے جسم میں سب سے زیادہ مقدار پروٹین کی پائی جاتی ہے۔ یہ دو بنیادی

پہلوؤں کو سمجھنا (دولہ بھائی، رائی، دلی، پٹنہ، سائنس) سہی رہی۔

ماذہ سے ہیں جن سے ہرچہ تیار ہوتا ہے، اور یہ اللہ تعالیٰ کی خدمت کا بڑا کارکنوں ہے۔ کہ نظریہ اقامتِ تنوع ہمیں کائنات میں نظر آتا ہے، انور و تقسام نے پیرپور سے نظر آتے ہیں، پھر ان سے لے کر بڑے تک، سمندر سے لے کر ریگستان تک، اور زمین سے لے کر آسمان تک۔ جیسی ایسے بھی پودے ہیں جو ہوا کی اڑت میں ٹپکتے ہیں لیکن ان میں نظر نہیں آتے ہیں، کیونکہ بہت چھوٹے ہیں، اسی طرح پتھر اس میں تو نظر آتے ہیں لیکن اس کے پتھر پتھر کی صورت پر انہیں تو ہر جانور، ہر جاندار ان بنیادی مادوں سے مل کر بنا ہوا ہے، کاربونیٹ، ریت، پتھر، آئینہ و غیرت، آئینہ اور مادہ ہے جو نیوکلیدیائی مادہ بناتا ہے۔ ان مادوں کو بنانے والے عناصر کو اجاگر کیا جاتا ہے، اکثر آپ ان کی تفصیل میں جائیں تو مزید حیرت ناک بات ملتی ہے کہ صرف کاربن، ہائیڈروجن، آکسیجن، نائٹروجن، فاسفورس، سلفور، یہ چھ عناصر ہیں، تمام زندہ چیزیں ان چھ عناصر کے مختلف انداز کے ملنے پر ہیں، جتنی کسی بھی جاندار کا آپ تجزیہ کر لیں، تو اس کے اندر یہ چھ کے چھ عناصر ہیں، مختلف مقدار میں مختلف مادوں کی شکل میں، نہ سب ایک ہے، مادہ کی ماہیت اسی ہے، کیفیت مختلف ہے، لیکن بنیادی ہے، یعنی اگر کوئی ایسی مشین ایجاد کرے جس سے ہر جاندار کو اس کے عناصر میں تحلیل کر دیا جائے، تو تحلیل کے بعد میں کاربن، ہائیڈروجن، آکسیجن، نائٹروجن، فاسفورس، سلفور یہ چھ چیزیں ملیں گی، یہ اللہ تعالیٰ کی ہے، انہما خدمت کا نمونہ ہے، کہ یہ چھ عناصر جو ہر جگہ پائے جاتے ہیں، مٹی میں بھی موجود ہیں، مٹی بھر مٹی انہ لے کر اس میں چھ عناصر موجود ہیں، لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت اور اس کی خلاقیت کا نمونہ ہے کہ وہ اس انداز سے ہر ایک کو تیار دیتا ہے کہ زندگی وجود میں آتی ہے اور مختلف شکلیں وجود میں آتی ہیں، پھر انہوں نے انہ لے کر یہ پتھر میں کا دو نائنات ہے جس کے دو گن ہیں، گولڈین اور پلاٹینم، ان کا ارتقاء ساتھ اس لئے کھینچا کہ گندہ جاتیں کی تیار کی گئے لئے بنیادی طور سے گولڈین و پلاٹینم کی جاتا ہے، تو چونکہ پلاٹینم کے بنانے میں گولڈین کا استعمال ہوتا ہے، یہی دو خامیاں ہیں، جس سے پلاٹینم بنتا ہے، اس لئے

کولائیمین کے اوپر ہم غور کریں گے کہ کولائیمین ہے کیا، تو جیسا میں نے آپ سے عرض کیا کہ پہلا نقطہ یہ ہے اور اسے ذہن میں رکھنا چاہئے کہ کولائیمین کا تعلق پروٹین کے خاندان سے ہے جس کی میں نے تحریر ہی وضاحت کر دی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ کولائیمین ریشے کے پروٹین کے زمرے میں آتا ہے۔ پروٹین کی مختلف شکلیں ہیں، کچھ پروٹین دو ہیں جو ہمارے جسم میں خامرے بناتے ہیں، جس کو انگریزی میں اینزائمز (Enzymes) کہا جاتا ہے، یہ وہ مادے ہیں جو ہر طرح کا کیمیائی عمل ہمارے جسم میں کراتے ہیں، جس میں ہائے کا تھکا مچھی شامل ہے، دوسرے پروٹین دو ہیں جو ساخت بناتے ہیں یہ ریشے والے پروٹین ہوتے ہیں یہ وہ پروٹین ہیں جو ہمارے ہڈیوں میں پائے جاتے ہیں، گوشت کو آپ دیکھیں، مسلسل (Muscles) کو دیکھیں، یہ ریشے والے پروٹین ہے، تو کولائیمین کا خاندان اسی ریشے والے پروٹین کے زمرے میں آتا ہے۔

تیسرا نقطہ یہ ہے کہ جو ریزہ دار جانور ہیں یعنی وہ تمام جانور جن کی ریزہ کی ہڈی ہوتی ہیں ان کے جسم میں موجود کل پروٹین کا ایک تہائی کولائیمین ہوتا ہے، یعنی اگر کسی جاندار کے جسم میں ساٹھ ٹیلو پروٹین ہے تو اس میں بیس ٹیلو کولائیمین ہوگا، اس سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ یہ جانوروں کے جسم میں کتنے واٹر مقدار میں پائے جاتے ہیں، اور اس کی وجہ بھی صاف ہے کیونکہ یہ ریشے دار پروٹین ہیں جو جسم کی ساخت اور بناوٹ میں شامل ہے، اس لئے اس کی مقدار نسبتاً زیادہ ہے، یہ وجہ بہت اہم ہے کہ کولائیمین سے کیوں جلائین بنائی جاتی ہے؟ اور ہمیں اس بات کو ذہن میں رکھنا چاہئے کہ جلائین ایک تجارتی مادہ ہے ایک کمرشیل پروڈکٹ ہے، جس کو بنانے والا کسی بھی مال کو بنانے والا یا کوئی کارمگر تو یہ جانتا ہے کہ خام مال کو کہاں سے لے آئے ہیں اور اس سے جو چیز میں بناؤں گا اس میں منافع مجھے حاصل سکتا ہے اس لئے کوشش یہ ہوتی ہے کہ خام مال سستا کہاں سے حاصل کیا جائے، اب اس میں یہ ہے کہ اگر ایسا خدائی کا اصول اس سے

یہاں شامل ہے وہ مومن ہے تو وہ مستامان جب لینا چاہے گا تو اس کے لئے اس کی واپس میں کہہ دیا نہیں کرے گا، یعنی گھسیا مال نہیں اٹھائے گا، بلکہ رزاس مال کی تلاش کرنے کا جس کی ارزانی کی وجہ دوسری جو اس کی ایک وجہ اس کا دفر مقدار میں ہونا ہو سکتی ہے، کہ جو چیز دفر مقدار میں پائی جاتی ہے وہ ارزانی ہوتا ہے، حالانکہ اس کی وجہ سے کبھی کبھی ناقدری بھی ہوتی رہتی ہے، پانی بڑی دفر مقدار میں پایا جاتا ہے، اور ارزان ہے لیکن ہم میں سے اکثر اس کی قدر نہیں کرتے، تو یہ دفر مقدار میں پایا جانے والا پروٹین ہے اس سے اس کو استعمال کیا جاتا ہے، اس تجارت میں اس انڈسٹری پر وڈ کٹ میں اس کو بیچتے ہیں، کیونکہ یہ عام مال بہت عام ہے، یہ مسئلہ جاتا ہے۔

چوتھا نقطہ یہ ہے کہ جانور کے جسم میں سب سے زیادہ مقدار اسی پروٹین کی پائی جاتی ہے۔ ہمارے جسم میں بھی سب سے زیادہ مقدار اسی پروٹین کی ہوتی ہے، یہ اونٹ کے جسم میں بھی ہوگا باقی کے جسم میں بھی ہوگا، گائے کے جسم میں بھی، ہر ایک جانور کے جسم میں سب سے زیادہ پروٹین کو لایجین ہوگا۔

اگلا نقطہ یہ ہے کہ اس کے ویٹھے نہیں دار ہوتے ہیں۔ یہ پانی میں نہیں ٹھکتے ہیں اور ناقابل ہضم ہوتے ہیں، اس کو آپ اس طرح پہچانیں کہ اگر قصاب کی دکان پر آپ گوشت کو ایکس تو جن چیزوں سے گوشت بڑی سے جڑا رہتا ہے، وہ سفید لکڑی سا مادہ جو بہت سخت ہوتا ہے، یہی وہ مادہ ہے جس کو لایجین کہا جاتا ہے، خاص طور سے جو لوگ پائے کھانے کے شوقین ہیں، وہ بھیخس کے پائے کھاتے ہیں، تو پائے کے ساتھ یہی سفید حصہ ہوتا ہے اس کو جس کو ہم قصائی سے ذرا سی چوٹ لگوائے گھر والے ہیں تاکہ کھنے میں آسانی ہو جائے۔ یہ پانی میں نہ صرف ٹھکتے نہیں ہیں بلکہ ہضم بھی نہیں ہو سکتے، اگر چہ ان کو بہت زیادہ گرم نہ کیا جائے پکایا نہ جائے، اس لئے جب پائے پکائے جاتے ہیں تو ان میں یہ چیز سب سے پہلے میں گنتی ہے، اور اگر اس کو قصائی



سے چوٹ نہ لگوائیں تو یہ پورا گنوا گنہگار ہی نہیں، بہت سخت عبادت ہوتی ہے۔

اگلا نقطہ یہ ہے کہ کبھی دیگر پروہن کی طرح یہ بھی لکھو ایسڈس سے بنا ہے، اب یہاں نقطہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کائنات میں جو مادے ہیں وہ کچھ چھوٹے ہیں کچھ بڑے، جو بڑے مادے ہیں ان کی اکائی چھوٹی ہیں کچھ بڑے، جو بڑے مادے ہیں ان کی اکائی چھوٹے مادے ہوتے ہیں، یعنی آپ ایسے سمجھ لیجئے کہ کوئی مادہ ایسا ہے جو گلاس کی طرح ہے تو وہ تو ایک اکائی ہے، کوئی مادہ ہے جو ریل گاڑی کی طرح اتنا بڑا ہے تو وہ ظاہر ہے ڈبوں سے مل کر ریل گاڑی بنتی ہے اس میں ایک انجن بھی لگتا ہے، تو جس طرح ڈبے مل کے ایک ریل گاڑی بنتے ہیں، اسی طرح جو بڑے مایلیو ل، بڑے سالے ہیں، ان میں چھوٹے چھوٹے سالے بہت زیادہ ہوتے ہیں، پروہن کے سالے جن کا میں نے ذکر کیا ہے جسامت کے اعتبار سے بہت بڑے ہوتے ہیں، تو ان کو بنانے والی جو بنیادی اکائی ہے اسے لکھو ایسڈ کہا جاتا ہے، اس کو اردو کی کتاب میں افنی خرشا بھی لکھا جاتا ہے کیونکہ تیزاب کو ترشا کہا جاتا ہے، اس لئے کہ یہ ترش ہوتا ہے تو لکھو ایسڈ وہ بنیادی مادہ ہے جس سے مل کر پروہن بنتا ہے، جس طرح ایک عمارت اینٹ سے مل کر بنتی ہے۔

اگلا نقطہ جو نچٹا ازم ہے وہ یہ ہے کہ اس سے پہلے میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ایسڈ ایسڈ قدرتی طور پر جس طرح کے پائے جاتے ہیں، ان میں ایسڈ ایسڈس میں وہ ایسڈ ایسڈس وہ ہیں جن کو ہم لازمی ایسڈ ایسڈ کہتے ہیں، جو ہر جاندار کی صحت کے لئے ضروری ہیں، ہمارے لئے بھی بہت ضروری ہیں، ہم جو پروہن کھاتے ہیں گوشت فی شل میں، دودھ میں یا دالوں میں ان میں مختلف قسم کے ایسڈ ایسڈ ملتے ہیں، اسی طرح جو لکھو ایسڈ کا تمام سب گوشت میں ہے دوا ہر کی، ال میں نہیں ہے، جوا ہر کی دال میں ہے وہ مومچ کی دال میں نہیں ہے، وہ گوشت میں بھی نہیں ہے، اسی لئے پروہن لینے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی ہر طرح کی نعمت سے استفادہ کریں، صرف گوشت پر مرکوز نہ رہیں بلکہ دال سے، راجہ سے سویا بین سے

ہر طرح کا پروٹین میں تاکہ ہر طرح کا ایٹھو ایسڈ ہمارے جسم میں پہنچے اور ہمیں وہ وقت  
وہ لذائذ ملے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو پیدا کیا ہے۔

ان میں ایٹھو ایسڈس میں سے چھوٹے ایسڈس ایسے ہیں جو خصوصاً اس میں پائے  
جاتے ہیں اس میں وہ ایسے ہیں جن کا نام کاسین اور پپٹین ہے کہ ان کی غیر معمولی مقدار  
کولاجین میں پائی جاتی ہے۔ یعنی جتنی مقدار کولاجین میں کاسین اور پپٹین نامی ایٹھو ایسڈس  
پائی جاتی ہے اتنی مقدار کسی اور پروٹین میں نہیں پائی جاتی ہے۔ یعنی یہ ان کا ایک انفرادی وصف  
فہم اہم کولاجین کا پہلا انفرادی وصف یہ ہے کہ ان کے اندر کاسین اور پپٹین نامی ایٹھو  
ایسڈس ہوتا زیادہ پائے جاتے ہیں اور یہی ان کی خصوصیت جو صرف کولاجین کے ساتھ خاص ہے  
وہ یہ ہے کہ اس میں پروٹین نامی ایٹھو ایسڈس کی مقدار زیادہ ہے۔

اگلا نقطہ یہ ہے کہ اس میں بالذرا کسی پروٹین نامی ایٹھو ایسڈس پایا جاتا ہے۔ یعنی ان  
میں ایٹھو ایسڈس میں سے ایک ایٹھو ایسڈس بالذرا کسی پروٹین ویسٹ اور صف کولاجین  
میں پایا جاتا ہے اور ہمیں نہیں پایا جاتا ہے اس سے اس پروٹین کی خصوصیت واضح ہو جاتی ہیں۔  
اگلا نقطہ یہ ہے کہ ایٹھو ایسڈس کولاجین اور کاسین نامی دو سے ریٹھو ایٹھو ایسڈس  
میں پائے جاتے ہیں اس کے آپ کے سامنے کولاجین کا نام ہے اور اس میں ریٹھو ایٹھو ایسڈس کی  
دوہری ایک قسم ہے۔ یہ نسبتاً سخت ہوتی ہے اور اسے آپ اس طرح سمجھیں کہ یہ جس کا جزو ہوتی  
ہے، ہماری حال نسبتاً سخت ہے، نسبت ان ریٹھو ایٹھو ایسڈس کے جن ور باطنی انگریزی میں فیڈن کا  
جاتا ہے جس میں کولاجین کی اشدیت ہوتی ہے تو کولاجین کی انفرادیت جس امر کے قائل ہیں کہ اس  
میں بالذرا کسی پروٹین پایا جاتا ہے جو ہمیں نہیں پایا جاتا پروٹین کی مقدار کافی زیادہ ہے، اور  
کاسین اور پپٹین کی غیر معمولی مقدار اس میں پائی جاتی ہے، اس کی وجہ سے اس پروٹین کی  
ایک انفرادی حیثیت بن جاتی ہے، اور جب تک یہ انفرادی حیثیت اس کی قائم ہے، یہ پروٹین

اس محل میں قائم ہے کہ جب یہ پروٹین ختم ہوتی ہے تو کولامین نہیں رہتا ہے۔ کسی اور محل میں پیدا جاتا ہے جو بھی کیمیائی ساخت اس کو دی جاتی ہے، قدرتی یا مصنوعی طور سے۔ پھر کولامین کے وجود کے بارے میں ذکر کیا جائے کہ وہ کہاں پائے جاتے ہیں؟ تو وہ جانوروں کے بہت طرے کے رباط جسے انگریزی میں ٹینڈن (Tendon) کہا جاتا ہے، ان میں، کھال کے ریشوں میں، خون کی نسلوں میں، ہڈی میں اور نرم ہڈی میں، ایک ہڈی سخت ہوتی ہے اور ایک ہڈی نرم، جس سے ہمارے کان اور ناک بنے ہیں، جس کو انگلیش میں کارٹیلاج کہا جاتا ہے، عام اردو میں کرکری ہڈی کہا جاتا ہے، یہ جانور میں پائی جاتی ہے۔

دوسرا نقطہ یہ ہے کہ بائیزروکسی پروٹین کی وجہ سے ان میں سختی ہی ہوتی ہے، اسی لئے یہ بات نوٹ فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ وہ نیکہ اسی میں یہ وصف رکھنا تھا اس لئے بائیزروکسی پروٹین صرف کولامین کو دیا کیونکہ سختی چاہئے تھی جو اس لئے ایسڈ کی وجہ سے ہوتی ہے اس لئے ان کے اندر یہ پروٹین رکھا گیا۔

اگلا نقطہ یہ ذہن میں رکھنے کا ہے کہ دوسرے ریشہ دار جو پروٹین ہیں جیسے الائنین اس میں کولامین کی مقدار کم ہوتی ہے، یہ نرم ہوتا ہے، کھینچا جاسکتا ہے، یہ کھال، خون کی نسلوں وغیرہ میں پایا جاتا ہے جیسا کہ میں نے آپ سے ابھی عرض کیا، یعنی ریشے دار پروٹین اس نرم سے میں وہ دہکے، ایک الائنین ایک کولامین، الائنین خصوصی طور سے کھالوں میں اور نسلوں میں پایا جاتا ہے کیونکہ اس میں کھینچاؤ ہوتا ہے، الائنین کا لفظ ہی الائن سے بنا ہے یعنی وہ چیز جسے پھر کھینچا جاسکے، الائن کا ایسا وصف ہے جس میں یہ صلاحیت و طاقت ہوتی ہے کہ اس سے کوئی چیز کھینچی جائے تو وہ کھینچی جائے اور جب اسے چھوڑ دیا جائے تو وہ واپس آجائے، الغرض وہ طرے کے مادے ہیں ایک کولامین ہے جس میں سختی زیادہ ہے، اس سختی کی زیادتی کی وجہ سے بائیزروکسی پروٹین کی خصوصی موجودگی، دوسرا ریشہ دار مادہ ہے الائنین، اس میں نسبتاً یہ کھینچاؤ اور یہ سختی کم ہے،

یہاں ایک تصویر ہے جو بانگر و خوردین سے لی گئی ہے، یہ لٹی ہوئی ہڈی ہے۔ اس کے اندر کسی شخصیت دکھائی دیتی ہے، اس کی مزید وضاحت یہاں پر ہوتی ہے، یہ شکل کی مار سے دکھایا گیا ہے کہ یہ لٹی، یہی شکل جو ریتی کی طرح دکھائی دیتی ہے، اس لئے ”کولاجین فائبرز“ لکھ دیا ہے یعنی کولاجین کے ریٹے اور دھگے، بدن کے تاج میں جو مادے ہیں یہ دوسرے مادے ہیں جن سے سر درست ہمیں سر دکھائی دیتا ہے، یہ اس طرح کے ریٹے ہیں، اس کی شکل بالکل سی طرح ہے کہ جب ہم RCC کی چھت ڈالتے ہیں تو لوہے کا جال بچھاتے ہیں، آگے اس کی ایک اور تصویر ہے جس سے اس کی وضاحت ہوگی، کہ یہ جال بنانے کے بعد اس میں دوسرے مادے اندر ڈال دیئے جاتے ہیں جس کی مدد سے ان میں مضبوطی اور جتنی آتی ہے۔ اس پر دیکھیں کہ ریٹے نہایت باریک کائیوں پر مشتمل ہوتے ہیں، جن کو فائبر کہا جاتا ہے، دیکھئے تصویر میں یہ جو ایک باریک دھماکا نظر آ رہا ہے یہ فائبر جلاتا ہے، یہ باہم بہت سارے مل کے دو ریٹے بناتے ہیں جس سے مل کر پھر یہ رباط بنتا ہے، یعنی کئی درجے ہیں اس کے، استحکام کے، تنظیم کے یا آرگنائزیشن کے۔ پہلے جو ہمیں نظر آتا ہے وہ رباط ہے، اس کے بعد اس میں باریک ریٹے ہیں، اس کے بعد ان کو بنانے والے مزید باریک ریٹے ہیں، اس میں دیکھئے کہ کتنی دلچسپ باتیں ہیں، اللہ تعالیٰ نے اس کے اندر اتنی مضبوطی دی ہے کہ یہ اپنے وزن سے دس ہزار گنا زیادہ وزن برداشت کر سکتے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی کتنی بڑی نعمت اور حکمت ہے، یہی دو قوت ہے جو ہماری مصلحت میں ہے، جو چیز کو قحطی سے، خود ہمارا وزن قحطی سے، جب ہم چلتے ہیں تو ہمارے وزن کو سہارا دیتی ہے، چنے کے دوران ان سس کے اندر ہزاروں قسم کے مصلحت ہو جاتے ہیں۔ ہمیں صرف یہ دیکھتا ہے کہ اس استحکام کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں یا جھل رہے ہیں، یا لڑکھڑائے تو سنبھل گئے، اس میں ہزاروں قسم کے پروٹین، کتنے کھچے کتنے سکڑ گئے، کیا کیا کیمیائی عمل ہو گئے، ہمیں نہیں سمجھ میں آتا۔

گھانٹا یہ ہے کہ یہ مضبوطی میں اسٹیل کے ۲۰ سے زیادہ پائیدار اور مضبوط ہوتے ہیں۔

یعنی یہ ریشہ جو اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا ہے یہ اس شکل سے زیادہ پائیدار ہے اور یقیناً کبھی اسے زخم نہیں لگتا، ہاں ایک زخم لگتا ہے وہ یہ کہ جب چوبیس سال سے اوپر چلتے ہیں تو جو رزوں میں اور حصّوں میں درد و اذیت شروع ہوتی ہے، جس کا شکار آج میں ہوں، اس کی خاموشی وجہ یہ ہوتی ہے کہ کولاجین میں کیمیائی تبدیلیاں آنے لگتی ہیں اور اس کی تختی پڑنے لگتی ہے، اور یہ چٹنے والے مادے کی شکل میں جس کو رزل کہتے ہیں، نازک ہونے لگتا ہے، جس سے اس میں ٹوٹ پھوٹ ہونے لگتی ہے اور سختی بڑھتی ہے، اب اس کے پیچھے مختلف وجوہات ہیں کیونکہ یہ رابطہ جسم میں جن حصوں میں پائے جاتے ہیں، ان کے ارد گرد کے ماحول پر مادے اثر انداز ہوتے ہیں اور ان کی سختی کے اوپر بھی، وہ مادے مختلف لوگوں میں مختلف وجوہات سے الگ الگ شکل اختیار کرتے ہیں، وہ ایک در ایک موضوع ہے۔ یہ خود مینڈیکو واسکوپ کی مدد سے لی گئی ایک تصویر ہے، کہ حقیقت یہ ریشے کیسے نظر آتے ہیں، بالنگل رسیوں کی مانند ہیں، اور یہ تقریباً ایک لاکھ گنا بڑی کی گئی تصویر ہے جب یہ شکل ہمیں نظر آئی، یعنی ایکٹرون، ٹیڑھا، اسکوپ جس کو الیکٹرانک خوردبین کہا جاتا ہے، اس کی مدد سے اس شکل کو دیکھا گیا ہے، کہ کولاجین کے ریشے کس انداز کے ہوتے ہیں۔

اگلا نقطہ نوٹ کرنے کا یہ ہے کہ کولاجین میں جو امینو ایسڈ پائے جاتے ہیں ان میں غذائیت بہت کم ہوتی ہے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ غذائیت کے لئے جو امینو ایسڈز ہیں وہ اس میں نہیں پائے جاتے، یعنی غذائی نقطہ نظر سے کولاجین کی، لیجو یا قدر لگ بھگ صفر ہے، کولاجین کے باریک ریشے یعنی کالمر میں جن اجزاء سے مل کر بنتے ہیں، ان کو رد و پھیل کولاجین کہا جاتا ہے، یہ ایک اور اصطلاح ہے جس کی وضاحت اگلی شکل میں ہو جائے گی، میرے خیال میں وہی شکل دیکھ لیں، پھر وضاحت ہوگی، دیکھئے ہم نے وہاں پہلے ریشہ دیکھا تھا، اس باریک ریشے کو یہاں پر مزید بتایا گیا ہے، یہ جو سب سے نیچے ری آپ کو دکھاتی ہے اس میں آپ دیکھیں گے جیسے رسی بنی ہوئی ہے جس میں لال، ہرا اور بنا۔ تین رنگ کے ریشے شامل ہیں، جیسے نمنا یہاں

انگ اٹکاتے ہیں، ان تینوں ریٹوں کو یٹ کے دو باریک ریٹ تیار ہوتا ہے جس سے بڑا ریٹ بنتا ہے اور اس بڑے ریٹ سے رہا رہتا ہے، اس کی تفصیل میں آپ جائیں تو یہ چھوٹا سا اس کا حصہ وہاں پر بڑا کر کے دکھایا گیا ہے اور یہاں پر یہ مانگیول جو پورا نوکولا جین کہلاتا ہے، اور اس کی مزید بڑی تصویر دیکھیں تو اس طرح کے سائے اس میں نظر آتے ہیں، جس میں یہ اس کا گول سر ہے اور لہجہ جسم ہے، یہ دوسرا گول یعنی ایک طرح سے سیدھے تھوڑے کی سی شکل ہے، جس ساخت میں یہ جسم کے اندر پائے جاتے ہیں، اسی شکل میں میں نے اس بات کی وضاحت کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ پروٹین آخر جسم میں بننے کی طرح ہیں، ان پروٹین کی تیرری کیسے ہوتی ہے، اس کے لئے کچھ قدرتی اجسام پائے جاتے ہیں، ہر سیل میں ہمارے جسم میں، بلکہ ہر جاندار کے جسم میں، جن کو انوزوم کہلاتا ہے، اور جو پورے کھل نظر آ رہی ہے یہ انوزوم سے بہت چھوٹے جڑ ہوتے ہیں، سیل کے اندر ان کا کام صرف یہ ہوتا ہے کہ مختلف ایسویڈس کو ایک خاص ترتیب میں جوڑ کر پروٹین بنادیتے ہیں، یہاں ایسویڈس کو جوڑ کر پروٹین بنانے کا عمل بالکل ایسا ہی ہے جیسے کہ حروف کو اکٹھا کر کے ہم لفظ کی تشکیل کرتے ہیں، کمالف اور ب کو ملایا تو اب بن گیا، اور ت اور کاف ملایا تو اب تک ہو گیا، لیکن ان سے جتنے اخلاء بنے آپ دیکھیں ڈکٹری بھری ہڈی ہے، یعنی لاکھوں کروڑوں ان کی ترتیب تیار کی جاتی ہے، اسی طرح اس میں ایسویڈس کو انٹے کر کے لاکھوں کروڑوں طرح کے پروٹین تیار کئے جاتے ہیں، اور یہاں پر کولاجین کی تیاری کا عمل دکھایا گیا ہے۔

اگلا نقطہ یہ ہے کہ کولاجین کو تشکیل کر کے جلائین بنائی جاتی ہے، اس تشکیل کو بائیڈرو لائیس کہتے ہیں، یعنی تشکیل کا وہ مرحلہ جس میں پانی کا استعمال کیا جاتا ہے، کیونکہ لائیس کا مطلب ہے توڑنا، اور بائیڈرو کا مطلب ہے پانی، یعنی پانی کی مدد سے کسی چیز کو تحلیل کرنا، یہ عمل تیزاب اور انزائم دونوں کی مدد سے کیا جاسکتا ہے، دونوں طریقے استعمال کئے جاتے

جس کو لاجین کو گھا کر اور تحلیل کر کے جلا عن بنائے کے لئے یا نور کی ہڈیوں یا کھل وغیرہ ایک بڑے برتن میں تیزاب میں ایک مخصوص مدت کے لئے ڈال دی جاتی ہیں، یہ مخصوص مدت کمپنیوں کا ایک تہائی راز ہے اس کو راز سرکت کہا جاتا ہے، کیونکہ جتنا یہ استعمال سے گزریں گی اتنی ہی تحلیل ہوں گی، اتنے ہی کوائی میں فرق پڑتا ہے، الٹھی عمل دی پرانا اور روایتی طریقہ ہے جس میں باقاعدہ ایک طرح سے چونے کی کٹیاں بنائی جاتی ہیں، گندھے اور بڑے بڑے تہنگ استعمال ہوتے ہیں، اس میں چونے کے پانی میں ہڈیوں کو سا منھ دن کے لئے ڈال دیا جاتا ہے، کھال کو سوزا کا سنگ کے سولٹن میں کم مدت کے لئے رکھا جاتا ہے، بعد ازاں ان کو دھوا ر الٹھی کے اثر کو رائل کیا جاتا ہے، یہ عمل دونوں میں کیا جاتا ہے کہ ان دونوں چیزوں کو لیتھنی کھال اور ہڈی کو تیزاب سے گھاسیں یا الٹھی سے گھاسیں، گھاسنے کا عمل مکمل ہونے کے بعد ان کو دھویا جاتا ہے، تاکہ تیزابیت اور الٹھی کا اثر زائل ہو جائے، اس کے بعد تیزاب یا الٹھی کے مراحل سے گزرتے ہوئے ان اجزاء سے گرم پانی کی مدد سے جلا عن کا کھلوں یا کھول تیار کیا جاتا ہے، جس میں چار سے سات فیصد جلا عن ہوتی ہے، یعنی بہت علی ڈائلیوٹ یا تم قوت کا کھلوں یا سلوٹن، جس جلا عن کا مٹا ہے، اس کو چھان کر صاف کر کے خالص کیا جاتا ہے، جس میں پھر ۲۵ سے ۳۰ فیصد تک جلا عن ہوتی ہے، اس کو خشک کر کے پودر کی شکل میں تیار کر لیا جاتا ہے۔

گوانٹل یہ ہے کہ جلا عن کی خابری ساخت، شکل، رنگت، ذائقہ، بڑھری چیز کو لیتھنی سے مختلف ہوتی ہے، کہ اس کی کیمیائی عمل سے گزرنے کے بعد اور تحلیل ہونے کے بعد ایک نئی چیز وجود میں آتی ہے۔

دوسرا نقطہ یہ ہے کہ جلا عن ایک الگ قسم کا کیمیائی مادہ اور پروٹین ہے جو کولاجین سے مختلف ہے، یہ ایک سائنسی حقیقت ہے کہ جلا عن کا مادہ اور جلا عن باگل الگ چیز ہے، کولاجین کے مقابلہ میں اور اس کا ثبوت یہ بھی ہے کہ جلا عن کئی گرم ہوتی ہے اس کا اندازہ ان لوگوں کو ہو گا

جنہوں نے وہ اس کریم کھائی ہو جس کو کون میں رکھ کر دیا جاتا ہے جس کو ساقی کہا جاتا ہے، ساقی اس کریم جس کو بچے بہت شوق سے کھاتے ہیں، اور ہم میں سے بہت سے حضرات نے کھائی ہوئی، دو اتنی نرم ہوتی ہے کہ اس میں ہونٹ یا زبان لگانے کی بھی ضرورت نہیں ہوتی سیدھے اندر چلی جاتی ہے، اس میں یہ پھولا پن جس کو فائینس کہتے ہیں، وہ جلا نہیں کی وجہ سے آتا ہے، یہاں یہ مادہ اور کہاں وہ جلا نہیں کہ جو نہ کھتا ہے اور نہ پانی میں ضم ہو سکتا ہے، جب کہ یہاں اس کی ساخت بالکل بدل گئی ایک دوسری چیز وجود میں آئی، کہ وہ کو جلا نہیں تھا یہ جلا نہیں ہے۔

اگلا نقطہ یہ ہے کہ کو جلا نہیں میں پائے جانے والا کوئی بھی مخصوص، وہ جلا نہیں میں نہیں ہے، یعنی اس کی ہائیزروکسی پروٹین یا پروٹین یا ان کی مقدار میں زیادہ ہوتا، گلاسین اور الٹین کی جو خصوصیت تھی وہ جلا نہیں میں نہیں پائی جاتی، کیوں کہ یہ سائنسی اصول ہے کہ تبدیلیاں کائنات میں دو طرح کی ہوتی ہیں ایک کو ہم ظاہری تبدیلی کہتے ہیں یعنی فزیکل مینج جس میں چیز اپنی ظاہری شکل بدلتی ہے لیکن اس کی کیمیائی شکل، ساخت، تاثیر، خواص، خاصیت وہی کی وہی رہتی ہے، مثال کے طور پر پانی کا حجم صرف بن جانا، برف کا چھل کے پھر پانی بن جانا، پانی کا بھاپ بننا، بھاپ کا تھیم کے ٹھل سے واپس پانی بن جانا، یہ طبعی تبدیلیاں ہیں، اس تبدیلی سے مڈراہوا مادہ اپنی خاصیت کھتا نہیں بدلتا، اس کے برخلاف دوسری تبدیلی کیمیائی تبدیلی ہے، اس کا پہلا اصول یہ ہے کہ اس تبدیلی سے لے کر جو خام مال استعمال کیا جاتا ہے، تبدیلی کے بعد اس کی خاصیت بدلتی ہے، ہر چیز خام مال سے بالکل الگ ہوتی ہے، مثال کے طور پر ہم سے چوہوں میں قدرتنا جو نباتی تالیف کا عمل ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے ہر سے رنگ میں یہ خاصیت رکھی ہے کہ وہ خضہ سازی کرتا ہے اور گھوڑ بناتا ہے یہ گھوڑ کاربن ڈائی آکسائیڈ اور پانی کے ملنے سے بنتا ہے، کاربن ڈائی آکسائیڈ اس وقت ہوا میں موجود ہے، پانی بھی موجود ہے، لیکن یہاں وہ ملیں گے نہیں ہے، اس لئے یہاں کاربن ڈائی آکسائیڈ اور پانی مل کر گھوڑ نہیں بنے گا، تو پانی اور کاربن ڈائی



اکسائیڈز مل کر گلوکز بننا ایک کیمیائی عمل ہے، کیوں کہ گلوکز میں نہ کوئی خاصیت کاربن ڈائی آکسائیڈز کی ہے نہ پانی کی، یہ ایک الگ کیمیائی مادہ ہے، تو کیمیائی تبدیلی وہ تبدیلی ہے جس کے نتیجے میں بننے والی چیز اس چیز سے یکسر مختلف ہوتی ہے جس سے وہ بنی ہے، اسی طرح جلائین سازی ایک کیمیائی عمل ہے، لہذا جلائین کو لاجین سے یکسر مختلف چیز ہے۔

اصلاحِ اجماع بقلم خود

محمد اسلم پرویز

۱۵ اگست ۲۰۰۸ء

## جلانین اور اس کے حصول کے ذرائع

۱۔ ایکٹو اصولی

جلانین مختلف چیزوں سے حاصل کیا جوا ایک Product ہے جو کہ جانوروں کی آنکھوں، ہڈیوں اور حناؤں کو ایک خاص شکل میں دینے سے بعد حاصل ہوتا ہے جو کہ بھی بھی اپنی اصلی حالت میں واپس نہیں ہوتا۔

جلانین حاصل ہونے کے ذرائع ۱۔ مطورت جانوروں کی ہڈیاں اور حناؤں میں جس میں قدرتی شکل بھی شامل ہے جس سے عام طور پر Hard Capsule بنتے ہیں۔

جلانین بنانے کے مختلف طریقے

۱۔ سوکھی، کوئی ہڈی یا حنا کو صاف کرنے کے بعد اس کو  $15^{\circ}\text{H}_2$  ایک طرح سے تیاراب (میں اس سے پندرہ دن تک رکھتے ہیں، جو ایک کیمیائی شکل اختیار کرتا ہے جسے Dicalcium Phosphate کہتے ہیں چر اس کیمیکل کو  $10^{\circ}\text{Lime}$  (پودے) میں چار سے آٹھ گھنٹے تک رکھتے ہیں اس کے بعد پودے سے نکال کر اس کو گرم پانی میں ڈالتے ہیں چر اس کو ٹھنڈا کرنے کے بعد برتتے ہیں اور اس کی کمی وازائے کے بعد میں اس جلانین بناتے ہیں۔

۲۔ پچھڑے کی شکل و دھن  $10^{\circ}\text{Lime}$  پودے میں چھ سے بارہ گھنٹے تک رکھتے ہیں

پھر چونے سے نکال کر اس کو گرم پانی میں ڈال دیتے ہیں۔ پھر مندرجہ بالا پہلے طریقہ کے مطابق جلائیں بنا لیتے ہیں۔

۳۔ خنزیر کی کھال کو صاف کر کے دھو کر  $1-5\% \text{HCl}$  (تیزاب) میں دس سے تیس گھنٹے تک رکھتے ہیں پھر تیزاب سے نکال کر گرم پانی میں ڈال دیتے ہیں پھر مندرجہ بالا طریقہ سے جلائیں حاصل کرتے ہیں۔

استعمال:

میڈیکل میں جلائیں، م طور پر کپسول بنانے میں استعمال ہوتا ہے اس سے نرم اور سخت دونوں قسم کے کپسول بنائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ پیسٹ، Passed, Coffee مرک کے بنانے میں بھی استعمال ہوتا ہے، نیز مصنوعی جوس میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

## انکھل اور اس کی مختلف شکلیں

ڈاکٹر معطلی

انکھل کی کئی قسمیں ہیں جس میں دو مشہور ہیں:

۱۔ میجر ٹیل انکھل

۲۔ صحا ٹیل انکھل

جس میں صرف صحا ٹیل انکھل ہی کھانے پینے کی چیزوں میں استعمال ہوتا ہے، جو دماغ اور اعصاب کو عام طور پر متاثر و معطل کرتا ہے جس کی وجہ سے یادداشت، توجہ اور فیصلہ کی قوت ختم ہو جاتی ہے، اس کا لگا جارا استعمال، بے خوابی اور نفسیاتی طور پر معذوری کو پیدا کرتا ہے، مرکزی اعصابی نظام کے علاوہ اس کے اثرات، ہیکسہروں، مصنوعات اور معدہ، جگر، گردوں پر بھی ہوتے ہیں، وہ دوائیں جو منوم ہوتی ہیں ان میں انکھل کا استعمال ضروری نہیں ہے، انہی وہ ایلم کی وجہ سے تنویر کا اثر کمیتی ہیں نہ کہ انکھل کی وجہ سے۔

انکھل کی مختلف شکلیں ہیں

جن میں دھسکی، دم، برانڈی، آکسٹریٹ، پروڈامبہٹ، ٹیکور یعنی نیٹر، اسپرٹ، شیمکون وغیرہ معروف ہیں۔

ڈاکٹر معطلی

الکھل کا استعمال خاص طور پر دواؤں کو گھولنے کے لئے ہوتا ہے چونکہ اس کا اثر جلد پر  
 ٹھنڈا ہوتا ہے اس لئے بخار، اور درد کو کم کرنے کے لئے اس کا استعمال زیادہ ہوا کرتا ہے اکھاڑی  
 کے شربت میں بھی اس کا استعمال ہوا کرتا ہے۔

سمیت اور زہر کو ختم کرنے کے لئے جانوروں کے خون سے خون سے کر Ani Body  
 کیے بنائے جاتے ہیں دواؤں میں خون کا استعمال نہیں ہوتا۔

## کپسولس کی تیاری کے مراحل اور اس میں استعمال ہونے والے مادے

### حصہ اول سخت کپسولس

جلائین کے بننے کپسولس کے مواد کے طور پر باہم مرز انیسویں موقس درجہ بندی کے نام لے جاتے ہیں، ان کی ایجو جن کو مارچی اور دسمبر ۱۸۴۳ء میں پینٹ کا درجہ دیا گیا وہ ایک جزوہ جون نما جلائین کے بنے ہوئے کپسول تھے جن کو پھر نے کے بعد گرم جلائین کی ایک بوتل سے بدل کر دیا جاتا تھا۔ اور کپسول جو کہ زمانہ دن میں رات گیارہ اندن کے باشندے تھے اس مرزوک نے ۱۸۳۸ء میں انجم دے جنہیں ۱۸۶۵ء میں پینٹ کیا گیا۔

کپسولس نہ صرف یہ کہ اچھے کھائی دیتے ہیں، استعمال کرنے میں آسان ہوتے ہیں اور انہیں یہ سہانی ایسے جلد سے دوسری جلدے جایا جاتا ہے، بلکہ یہ بغیر پریشانی کے آسانی سے بچھے جاسکتے ہیں، پختہ ہوتے ہیں اور بے ذائقہ ہوتے ہیں، ہذا یہ بہت جلد عوامانہ نام میں مقبول ہو گئے ان کا بے ذائقہ ہونا ان دواؤں کے بے آسانی استعمال کی راہ کھولتا ہے جو بے ذائقہ و بے قور ہوتی ہوتی ہیں۔ یہ برکات خاصہ پتے سے بڑی تعداد میں اور مختلف ٹھکانوں میں تیار ہوتے ہیں، ان میں سے دوائیں صحیح مقدار میں یا سانی بھری جاسکتی ہیں ورنہ ان کو بدلنے کے لئے ایسا جملے سے دوا کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کو محفوظ رکھنے کے لئے کسی قسم کی آمیزش کی ضرورت

نہیں ہوتی، جیسا کہ قرص (سکریٹ) کے لئے ہوتی ہے۔

کپسولس کا استعمال یا عموم بہت تیزی سے حل ہونے والے کیمیائی مادوں، مثلاً پوٹاشیم کلورائیڈ، پوٹاشیم بروائیڈ، یا۔ مونیم کلورائیڈ وغیرہ کو بھرنے کے لئے نہیں کیا جاتا ہے، کیونکہ معدے میں ان دواؤں کے بہت تیزی اور بہت جلد داخل ہونے سے طبیعت اور معدے میں کڑواہٹ آسکتی ہے۔

کپسولس میں بڑھنے والے اور پھٹنے یا ٹکی جذب کرنے والے مادوں کو نہیں بھرا جاتا ہے، کیونکہ بڑھنے والے مادوں کے باعث کپسولس نرم ہو سکتے ہیں جب کہ پھٹنے یا ٹکی جذب کرنے والے مادوں کی موجودگی کے باعث کپسولس خشک ہو کر کڑور ہو سکتے ہیں اور آسانی سے ٹوٹ سکتے ہیں بعض اوقات کپسولس میں موجودگی کو برقرار رکھنے کے لئے دواؤں کے سولف میں جامہ دغین کی ایک قلیل مقدار ملا دی جاتی ہے۔

### کپسولس کی تیاری میں استعمال ہونے والا خام مال

ایک دوسرے میں پیوست ہونے والے دو جز کپسول (Telescopic) بنیادی طور پر جلائین سے بنائے جاتے ہیں جن کی تیاری میں منظور شدہ رُخوں، غیر شفاف بنانے والے مادوں، پیکٹائمنے والے مادوں اور محفوظ رکھنے والے مادوں کی قلیل مقدار بھی استعمال کی جاتی ہے۔ کپسولس میں سیل سیلولوز، پولی وٹائل، نکھل اور دیگر پیکٹائمن سے تیار کئے جاتے ہیں تاکہ یہ آسانی سے معدے میں حل ہو سکیں۔ ان کی تیاری کے لئے جلائین کے مخلوط میں امٹل سے بنی مولڈ پن ڈال دی جاتی ہیں اس کے علاوہ دوسرے طریقے۔ سے بھی کپسولس بنائے جاسکتے ہیں، مثلاً جلائین کے مخلوط کو چھل رے کریکین بن (پکلی پکلی ٹکی ڈیا چیز) مشین کا استعمال بڑے پیمانے پر کپسول بنانے کے لئے کیا جاتا ہے۔

جلائین ایک مختلف عنصر وہ ہے جو کہ جانوروں کے کیمیائی عرانی سے گذر کر (Collagen) کی حد سے ملایا جاتا ہے اور یہ نہیں بھی قدرتی طور پر نہیں پایا جاتا ہے اس کی کیمیائی اور طبیعی خصوصیات پر اور امت جانوروں کے (Vcollagen) اور اس میں استغون کے لئے کیمیائی مادوں وغیرہ سے مخلوق ہوتی ہیں۔ (Collagen) کو حاصل کرنے کا بنیادی ماخذ جانوروں کی جڑیں، کھال کے حصے اور خنزیر کے گوشت کی اونچی پرت ہے، جڑیوں اور کھال سے حاصل کیا جانے والا جلائین تجارتی مقدار میں دنیا کے مختلف حصوں میں بہ آسانی دستیاب ہے۔

ٹائپ A: جلائین ٹائپ کے کیمیائی عمل سے گذرے (Precursor) سے حاصل کیا جاتا ہے اور (pH9) کی حدود میں آمسائٹریک پوائنٹ ظاہر کرتا ہے جب کہ ٹائپ B: جلائین الکی کے کیمیائی عمل سے گذر کر (Precursor) سے حاصل کیا جاتا ہے اور (pH4.7) کی حدود میں آمسائٹریک پوائنٹ ظاہر کرتا ہے، جو کہ کپسول کی بھی ٹائپ کے جلائین سے تیار کئے جاسکتے ہیں لیکن عام طور پر دونوں اقسام کے جلائین کے کپسول بنائے جاتے ہیں، تیار شدہ کپسول کے طبیعیاتی خواص میں جلائین کی قسم کے باعث کسی قسم کا حامل زکفر فرق نہیں پڑتا۔

مخت قسم کے کپسول بنانے کے لئے عام طور پر جڑی اور خنزیر کے گوشت کی پرت (آمال) حاصل کردہ جلائین سے طے جاتے ہیں، جڑی سے حاصل کردہ جلائین کے کپسول سخت ہوتے ہیں لیکن غیر شفاف ہوتے ہیں اور آسانی سے ٹوٹ سکتے ہیں، خنزیر کے گوشت سے بنے جلائین کپسول میں شفافیت اور چمک پیدا کرتا ہے۔

جلائین بنانے کے میدان میں حال میں کئی تہذیبیں آئی ہیں، ٹائپ B جلائین بنانے کے لئے جانور ہڈیاں استعمال میں آنے لگی ہیں، ان جڑیوں میں گئے غلیوں اور نیچ



(Tissue) اور تھپی کے ٹکڑوں کو الگ کیا جاتا ہے اور ان نسیانی مادوں سے بھی صاف یہ ہوتا ہے جیسا کہ پرانی خبروں کے لئے کیا جاتا تھا۔ تیار شدہ جلائین میں پرانی اور نئی تازہ خبروں کا کوئی فرق ظاہر نہیں ہوتا۔



بدید فقہی تحقیقات

تیسرا باب

---

فقہی نقطہ نظر



## تفصیلی مقالات:

# قلب مابیت اور حلت و حرمت اور طہارت و نجاست میں اس کا اثر

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

شریعت نے بعض احکام انسان کے افعال سے متعلق کئے ہیں۔ اور انسان کے فعل میں معمولی تغیر و تبدیلی سے حکم بدل جاتا ہے، اس کی مثال خاص کر عبادات میں کہ تھوڑے سے تفاوت اور فرق سے جائز و ناجائز اور مستحب و مکروہ کا حکم بدلتا رہتا ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں اور یہ صریح و قوی نص سے ثابت ہے، بعض احکام اشیاء سے متعلق ہیں جن کو اللہ نے انسان کے لئے پیدا فرمایا ہے کہ کوئی چیز حلال ہے، کوئی حرام اور کوئی پاک ہے، کوئی ناپاک، آیت ثنی بہ ظاہر جب تبدیلی ہو کہ دوسری غنی غنی ہے تو اس کا بنیادی قواعد ہمہ یکی ہی چیز سے ہوتا ہے۔ لیکن اثرات و خواص بدل جاتے ہیں، اگر اس کی ساخت کے مواد پر نظر رکھی جائے تو اس کا حکم وہی برقرار رہنا چاہئے جو پہلے تھا، اور اگر اثرات و خواص کو اصل سمجھ جائے تو اس کی تبدیلی سے وہ حکم باقی نہیں رہتا چاہئے، کیونکہ اب یہ "وہ چیز" باقی نہیں رہی، لہذا اگر اس تبدیلی سے پہلے حرام یا نجس تھی تو اب اس سے حرمت کا اور نجاست کا حکم متعلق نہ ہوا چاہے، بلکہ اس کو حلال اور پاک ہو جانا چاہئے، کیوں کہ جسور فقہاء کا مسلک یہ ہے کہ اشیاء میں اصل اباحت ہے: "الأصل فی

الاشیاء، الإباحة“ اور قرآن و حدیث سے نصوص سے اس نقطہ نظر کی تائید ہوتی ہے۔

اسی پس سطر میں فقہاء کے یہاں یہ بحث آتی ہے کہ اگر کسی کا پاک اور حرام چیز کی حقیقت تبدیل ہو جائے، تو اس کی نجاست اور حرمت کا حکم باقی رہے گا یا نہیں؟

مالکیہ، شافعیہ اور حنبلیہ کے نزدیک بڑی ہی طور پر تحویل حقیقت سے علم میں تبدیلی نہیں ہوتی، البتہ شوافع نے چند صورتوں کو مستثنیٰ کیا ہے، چنانچہ وہاں نو دہی فرماتے ہیں:

”النجس صرمان: نجس العین وغیرہ، النجس العین لا یطهر بحتل إلا الخمر یطهر بالتخلیل وحللہ المنة بالدهاغ والعلفه والمضعة واندو هو حشو البیضة إذا یجعا الثلاثة فاستحالت حیوانات“ (رد المحتار، ج ۱، ص ۳۰۰)۔

حنابلہ کا مسلک بھی یہی ہے، چونکہ مردار کے چمڑے کی وہ نعمت ان کے نزدیک ازالہ نجاست کے قبیل سے ہے، مذکور تحویل حقیقت کے، اور علف، مضغہ اور جو انسانی تخلیق کے مراحل ہیں، یہ ان کے نزدیک نجس نہیں، اس لئے انہوں نے صرف خمر کا استثنا کیا ہے کہ شراب اگر آپ سے آپ سر کر دیا جائے اور اس کے سر کر بخنے میں انسانی فعل اور نہ یہ کوئی فعل نہ ہو تو پاک ہے، ورنہ نجس، علامہ زین الدین تہذیبی نے اس پر تفصیل سے گفتگو کی ہے، اسی گفتگو کا ایک اقتباس اس طرح ہے:

”ولا یطهر شی من النجاست بالإستحالة إلا الخمر إذا انفلت بنفسها فإن حلت لم یطهر وأقبل یطهر، کون شی من النجاست غیر الخمر لا یطهر بالإستحالة نحو أن یلقی حنظل فی منعة فیصیر ملحا وفي نذر فیصیر زاجداً أو ما ینبہ لذلك“ (السنن فی شریعتہ، ج ۱، ص ۱۰۶، نیز دیکھئے لغز، ج ۱، ص ۱۰۶، دیلمی، فی البدین، ص ۱۰۶)۔

یہی رائے مالکیہ کی بھی ہے، (پہنچنے جانے الجہد، ص ۲۰)۔

پس مالکیہ، شافعیہ اور حنبلیہ کے نزدیک اٹھاب مابیت اور تحویل حقیقت سے بیزاری

نعم میں ولی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ چنانچہ امام ربیع رحمہ اللہ کے نقطہ نظر کی وضاحت کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

”فلا يظهر حسنة بالاستحالة ولا نثار لمعاد البروت المحس محس  
والنوار المحبول بروث حملا أو بغل و نحو مما لا يؤكل لحمه محس ولو  
احترق كالخرف والصمون المعمول من ربت محس ودخان الحسنة و عابرها  
محس وما تصاعد من بخار دماء محس إلى صقيل أو غيره محس. ولو وقع  
كل في ملاحه فصار ملحا أو في صلبه فصار صلباً فهو محس“ (الدرر السنية  
۱/ ۱۵۰)

حنفی کے نزدیک ”انقلاب“ کا اثر نعم پر پڑتا ہے، جس کی حرمت و نجاست میں یہ  
مقیدیت و عبارت کے زیادہ احتیاط ہے، یوں کہ کسی چیز کا حال و پاک ہونا اس کے استعمال  
کے جا نہ ہونے کی دلیل سے، نہ کہ واجب ہونے کی، اگر ازار اور احتیاط اس کا استعمال نہ یا جائے تو  
کہہ دیا، نعم الیٰں کی مخالفت نہیں، اس سے یہ صیغہ جو چیز حرام اور پاک ہے، اس کا ترک کرنا  
واجب ہے، اور مرتب ہونا موجب نہ و حنفی کے صم کے میں اس پہلو و موقوفہ رہا ہے اور حال  
چیز کے حرام اور پاک کے پاک ہونے میں انقلاب و صف و کافی قرار دیتے ہیں، چنانچہ ایک وصف  
میں تبدیلی سے بھی ناپائی کا صم لکھا جاتا ہے، اور حرام و پاک و حال و پاک قرار دینے میں  
انقلاب میں و نہ ہونی قرار دیتے، کہ جب تک وہ حرام اور ناپاک شے مسلسل تبدیل نہ ہو جائے  
حال و پاک نہ ہوگی اور ممانعت کا پہلو رائج رہے گا، حنفی میں بھی یہ امام محمد کا نقطہ نظر ہے، اور امام  
صاحب کی طرف بھی ایک روایت کے مطابق اس کی نسبت کی گئی ہے، اور احناف سے یہاں ہی  
قول مختار و حنفی ہے (اے کچھ علماء اہل حق ۱/ ۳۸۰)

اس میں شبہ نہیں کہ حنفی کا نقطہ نظر نقل و نقل کے مطابق ہے، وہ سے حال و حال سے

مفسر اور مفسرین سے اس نے اپنے عقلمندی مراعات خود قرار دیا ہے نہ کہ وہ اس کی ابتداء ایک ہاپاک ٹکی سے ہے اور جی بدلی ہوئی حاعر میں وہ پاک ہے، ایسا انقلاب مابیت کے سوا اور کیا ہے؟ سرکہ کاپک ہونا حدیث سے ثابت ہے، اور قمر سے سرکہ ہو کہ آپ سے تپ بن ہو یا عیسیٰ مزیر سے، ہر دو صورت میں انقلاب مابیت کی کیفیت پائی جاتی ہے، مٹی کا پاک ہونا بلا مفسر حالات میں ازالہ حدیث کے لئے اس کے استعمال کا کافی ہونا کتاب وحدت سے ثابت ہے، اور مٹی میں مٹی تنہا پائیاں ہر ان دفن ہوتی ہیں اور مٹی مٹی جلتی ہیں، آثار تعویذ حقیقت سے نجاست غرض نہیں ہوتی تو شاید ہی زمین کا کوئی نظر ہو جس کو یقین کے ساتھ پاک کہا جاسکے، کیوں کہ زمین کے چپے چپے سنے انسان اور حیوانات کے جسم اور ان کے فضعات و جسم کر رہا ہے، اور یہی عقل و قیوس کا تقاضا ہے، کیوں کہ جس چیز کو پاک قرار دیا گیا تھا، جب وہ چیز ہی باقی نہ رہی تو آپ کوئی وجہ نہیں کہ اس کو پاک قرار دیا جائے، بقول علامہ عینی کے

”لأن الشروع برب وصف النحلة على تلك الحقيقة وقد رانت  
بالكعبة فإن الملح عبر العظم والحم فإذا صارت الحقيقة منجاً ترتب عب  
حكم الملح وكذا الرماد حتى لو أكني الملح وصي عني ذلك الرماد حار“  
(کبریٰ، ۱۸۸، نیز: حصہ ۱، ص ۱۶۱)

چونکہ دوسرے کتاب فقہ کے بعض محقق علماء نے بھی قسماً مابیت کو تہائی قسماً کا سبب  
تسمیہ کیا ہے، امام غزالی فرماتے ہیں

”فكسأ نوى الكلب يقع في المسلحة فيستحيل منحه ويحكمه مطهارة  
لصبرونه ملحاً وزوال صفته الكمية عنه“ (ایضاً: طباطبائی، ص ۵۵)

اس مسئلہ کی وضاحت علامہ امام حسین نے بھی کی ہے (ریحان، ص ۲۶۱، ۲۶۲)۔  
غرض کہ حرمت و نجاست کا حکم بعض اوقات محض انقلاب وصف کی وجہ سے بھی ہو



جاتا ہے لیکن اگر اصل مابیت اور حقیقت تبدیل ہو جائے تو اس کی وجہ سے کئی چیز اس کی حرمت اور ناپاک چیز کی خواہش کا عنصر بھی بدل جاتا ہے، یہی فقہ کا مفتی کا قول ہے اور نقل و نقل سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

اس تمہید کے ساتھ اب حالات کے جوابات ایسے جاتے ہیں

### انقلاب مابیت سے مراد

۲۰۱- غور یہ ہو جائے تو عام طور پر کسی چیز کے ساتھ جس صورت میں پیش آتی ہیں انقلاب، تجزیہ، تجویز، انقلاب، اختلاف کا احاطہ میں مؤثر ہوتا ہے یعنی ہے، اگر ناپاک چیز میں بول ناپاک چیز مل جائے تو وہ بھی ناپاک ہو جاتی ہے، وہ اس کی مقدار اتنی کم ہو کہ اس کا اثر کم ہوں نہ کیا ہو جائے اس لئے ماہر قلیل بغیر تفسیر وصف کے بھی خواہش کے کرنے سے ناپاک ہو جاتا ہے، اور بعض دفعہ اختلاف کی وجہ سے ناپاک پر پانی کا عنصر بھی نک جاتا ہے، جیسے ماہر قلیل ناپاک تھا اور اس میں اتنا پانی ملا کہ کیا کہ شکی حد میں داخل ہو گیا، تو یہاں ناپاک پانی کے ساتھ ناپاک پانی کا اختلاف پانی اس کے ناپاک ہونے کا باعث ہو گیا۔

تجزیہ یہ ہے کہ کسی شے سے ایک جزء نکال لیا جائے اس کی وجہ سے ناپاک چیز ناپاک نہیں ہو سکتی، اس کی قطعاً فقہاء کے اس قول میں ملتی ہے کہ اگر فضائل سے اٹھنے والے بھاریات محبت با، بارہ فیہ، پرہیز جاتے اور یہ قطعات لینے یا نہ لینے پر ایک جہ میں تو اپنے اور جسم پر ناپاک ہونے کا حکم لگایا جائے گا

”وإن ارتفع معار الکبیر ائی الحلاء، أو معار المریط ائی المکان  
الذی تربط به الدواب و نروث کلاصلیٰ لیسجد ذلك الحار ائی جمع  
فی الکوفۃ النی فی السفف أو الحدار أو استجد فی الباب ثم ذاب الحمد

وقطر علی أحد فاصحاب نوبه أو مدنه فانه يحس لأن ذلك الجمعد صم من أجواء النجاسة" (ص ۴۰)۔

دیکھتے فضالت کے کثیفہ بڑے سے یوں اجزاء کو عیسائی دورانی ہے۔ اس کے  
وہ نوازہ پاک ہونے کے علم پر قائم ہے۔

تیسری صورت "نہویں و انتخاب" کی ہے۔ وہی شی اپنے اجزاء سمیت وہی شی  
ہن ہونے انقباض کے اس کے کوئی قطع حد مقرر نہیں کی ہے۔ بلکہ زیادہ تر مثالوں پر انقباض کیا ہے  
کہ جس سے سر میں فتہاء کے یہاں جو مثالیں ملتی ہیں ان کو سامنے رکھنا مناسب ہو گا

انسان اور جانور کے فضالت کو جذبہ رکھنا ضروری ہے (ص ۱۶۶)۔

نہایت پروردگار نے ہمارے جسم کی جان میں ایک تک ہو چکا (انسان و جانور)۔

یہ انہوں میں کہ ہمارے وہی شی ہر جانے (انسان و جانور)۔

شراب کا سرکہ بن جانا یہ بڑا عجیب و غریب ہے (ص ۱۶۷)۔

انسان یا کتا یا حصان بننے والے دیکھتے ہیں کہ سر جانے اور صاف بن جاتے۔

صاف بن میں یا کتا یا حصان یا کتا یا حصان بننے والے دیکھتے ہیں کہ سر جانے اور صاف بن جاتے۔

تیسری شکل میں سر جانے اور صاف بن جانے کے (انسان و جانور)۔

ہر جانور کی بھی جو شکل ہو جاتی ہے وہاں جو ہے جو نہ بن جس طرح کہ وہی شی ہو۔ وہی شی کی

وہاں اس کا اثر ہے جو ہر جانور کے جسم میں ہے (ص ۱۶۸)۔

وہ مثالوں پر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ شراب کے اثرات اپنے ہونے میں

نہایت کم یا زیادہ ہونے پر منحصر ہیں۔ ان میں ایک اثر اپنے تمام اجزاء کے ساتھ

تجربہ ہوتا ہے اور اس کے اپنے مایہ جو ہر جانور کے جسم میں ہے۔ یہاں سے یہی قیاس ہوتا ہے

سرتائی ہے کہ "شراب" کی اصل حقیقت اس کا سرکہ ہونا ہے، یہی بات جس کے حرمت و نجاست کا حقیقی سبب ہے، اس لئے جب سرکہ کی کیفیت ختم ہوگئی تو جو وصف اصل میں اس کی حرمت و نجاست کا باعث تھا وہ جاتا رہا، لہذا اگر اس کی حقیقت تبدیل ہوگئی، لیکن صابن میں تیل اور چربی کا اثر باقی رہتا ہے، اور غالباً اسی سے دوست پیدا ہوتی ہے، بظاہر یہ بہانہ دشوار ہے کہ صابن میں تیل اور چربی کا وجود معدوم ہو چکا ہے، اسی لئے فقہاء نے جس بھی تحول حقیقت کے ذیل میں پاک تیل اور چربی سے بنے ہوئے صابن کا ذکر کیا ہے وہاں یہ بات بھی کہی ہے "انہ بغسی بہ للبلوی" گویا فقہاء عام کی جہ سے صابن میں یہ بات مان لی گئی ہے کہ انقلاب مابیت کی جہ سے اب سرکہ اور چربی کی نجاست کا حکم باقی نہیں رہا۔

پس انقلاب کے لئے اصل سرتائی یہ بات ضروری ہے کہ اس شئی کی ہر وقت میں جو اجزاء ہیں وہ اجزاء اتنی تبدیل ہو جائیں اور ان کا وجود ہی باقی نہ رہے، لیکن اس کا اندازہ کیوں نہ ہوگا کہ اس شئی کے اجزاء کا لحاظ نہ کی گئے ہیں، اس کے لئے اس کے سوا چارہ کار نہیں کہ اس شئی میں دئے جانے والے اوصاف و آثار کو اس کے ہاتھ اور ذر بننے کے معیار تصور کیا جائے، اور یہ آثار ہی رنگ، بو اور مزہ ہے، اذم غزالی نے اپنے مخصوص حکیمانہ اسلوب میں صہرت و نجاست کے قلعہ داروں احکام کی مصلحت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے:

"وإن كانت عينية فلا بد من إزالة العين و بقاء الطعم يدل على بقاء العين وكذلك بقاء اللون إلا فيما يلحق به فهو محصور عنه بعد انقضاء القرمص، وأما الرائحة فبقائه أنه يدل على بقاء العين ولا يخفى عنها إلا إذا كان الشيء له رائحة قائمة بعصر إزالته" (الجامع مدنی، ۱۵۵)۔

اسی لئے فقہاء نے تحول حقیقت کے لئے بعض مواقع پر "ذباب اثر" یعنی سنجاست کے اثر کے بتاتے رہنے کی قید لگائی ہے: "والنجاسة إذا دخلت في الأرض وذهب

اثر ہا " (برائے مصنف: ۱۳۳۰ء)۔

اور علامہ طیبی نے تحویں حقیقت کا مدار ذوالوصف کو قرار دیا ہے " فعلہ ان  
استحالة المعن نستتبع ذوال الوصف المعروف علیہا (طیبی، ۱۹۱)۔

تفسیر اوصاف کی جو سہ ماہیت کے حکم پر کاسانی کی اس عبارت سے بھی روشنی  
پڑتی ہے جو امام غزالی کے نقطہ نظر کی توضیح میں آئی ہے (دیکھئے جامع مصنف: ۱۳۳)۔

پس انقلاب ماہیت کے لئے ضروری ہے کہ یا تو کیسا تجویہ کے ذریعہ معلوم ہو جائے  
کہ وہ شی جن حیوانی، نباتی یا بھاداتی اجزاء پر مشتمل تھی، اب وہ بدل گئی ہے۔ یا اس کے شیوں  
اوصاف رنگ، بولور مزہ بدل جائے، پاک ہونے اور ناپاک ہونے کے حکم میں یہ فرق  
ہوگا کہ پانی کا حکم تو ایک وصف کی تبدیلی سے بھی لگایا جاسکتا ہے، لیکن ناپاک شئی پر پاک ہونے  
کا حکم تمام اوصاف کی تبدیلی پر موقوف ہوگا، صرف بعض اوصاف کا بدل جانا انقلاب حقیقت  
مقصود ہوگا۔

تبدیلی کے بعد بعض خصوصیات کا برقرار رہنا

۳- نجاست و طہارت کا اصل تعلق ان تین اوصاف: رنگ، بو اور مزہ سے ہے، اگر یہ  
اوصاف کھن طور پر تبدیل ہو جائیں اور بعض خواص اس کی سابق حقیقت کے باقی رہ جائیں تو یہ  
انقلاب ماہیت میں مانا نہیں، کیوں کہ شراب سرکہ بن جائے تو رقت و طہان کی کیفیت اب بھی  
باقی رہتی ہے، چہرہ صاف میں ڈالی جائے تو دوسرے قسم نہیں ہوتی، فضلات، مٹی میں دفن کر دیے  
جائیں تو فضلات میں پورے کو بار آور کرنے کی جو صلاحیت ہوتی ہے اس سٹی میں بھی وہ  
صلاحیت باقی رہتی ہے، اور جیسے فضلات میں کثافت ہوتی ہے، وہ کثافت، اسی حسی معنی میں بھی  
کثافت ہوتی ہے، لیکن ان امور و فقہاء نے انقلاب ماہیت کے لئے چنداں مصلحتیں سمجھا۔

## انقلاب مہیت کی طرح کی نجی مت میں موثر

۴۔ "حقیر کے یہاں قبول حقیقت کی وجہ سے ایسی چیزیں بھی پاک ہو جاتی ہیں جو اپنی ذات میں پاک ہیں، جیسے لہذا اور تہہ کہ جسے وہ اپنے قلب میں پاک اور فاضل کے معنی میں جانتا ہے، مسدود ہونے سے ہوئی اپنی ذات میں پاک نہ ہو، بلکہ اس کا پاک بننے سے اتصال کی وجہ سے پاک ہو جاتا ہے، اور وہی انقلاب حقیقت کی وجہ سے پاک ہو جاتا ہے، چنانچہ مدرسہ شریعت نے بھی ان کے مسائل سے مستثنیٰ کیا ہے کہ پاک تیل کا بن میں دیا گیا یا تیل کی وجہ سے اس کے پاک ہونے کا حکم دیا ہے، اگرچہ اس کے بعد یہ محرم اور نجی ہو گیا ہوگا، کیوں کہ مصنف نے "نجس" کا غلط استعمال کیا ہے نہ کہ "نجس" کا "وطاھرہ ان دھس المبتدئ کذا لک للعصرہ بالبحس دون المنحس" چر اس کی تہہ میں یہ ہے کہ یہ چیز یہ نقل کیا ہے کہ اگر انسان یا کتا یا سگ کے دانے والے ایک میں رچا ہے اور سانپ بن جائے تو انقلاب حقیقت کی وجہ سے اسے پاک سمجھا جائے گا (الکبر ۱: ۵۸)۔

## قلب مہیت کے اسباب

۵۔ "قلب مہیت" کے باب میں فقیر اصل سے ذکر ذرائع و وسائل ای سے فقہاء نے ان اسباب پر توجہ نہیں دی ہے جن کی وجہ سے مہیت میں تبدیلی ہوتی ہے، مگر فقہاء میں ای میں بعض صورتیں جلا کر قلب مہیت کی ہیں، جیسے فضائات کی راحہ، بعض صورتوں میں دلی شے والی راحہ مہیت بدل جاتی ہے جیسے غمر میں ٹھک، والی راحہ بنا کر بعض صورتوں میں کسی چیز کا دوسری چیز میں داخل ہونا یا کیا جانا، قلب مہیت کا سبب بنتا ہے جیسے کدھمے کا ٹھک کی کان میں گرنا اور فضائات کا مٹی میں ڈھن یا جانا، جس پر مٹی کے لحاظ سے قلب مہیت کے وسائل اختیار کئے جاتے ہیں، آج کل مختلف ٹیکسٹس جو اس مقصد کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں، امران

کے احتمال سے اس قس کے جوہر کی اوصاف رنگ، بو، حر و بدل جائیں تو یہ قلب مابیت سے لئے کافی ہوگا۔

فلٹر اور کشید کرنے کے احکام

۶۔ کیا یہی عمل کے ذریعہ جس تا پاک چیز کے اجزاء و نکالامیہ ہے، اس کی اور صورتیں ہوسکتی ہیں: ایک ایسی چیز جس کا صفت ناپاک ہو، دوسری وہ چیز جو کسی ناپاک کے مل جانے کی وجہ سے ناپاک ہوئی ہو، یعنی غصہ نہیں ہے، ”جھگھکی“ ہے جو چیز جس سے ہوا اس سے ملنے والے اجزاء نکال دیئے جائیں تو وہ پاک ہو جائے گی، اس لئے کہ شخص کے پاک ہونے کے لئے انتخاب میں ضروری نہیں، انتخاب وصف کافی ہے، جیسا کہ زمین خشک ہونے کی وجہ سے پاک ہو جاتی ہے، مراد کا چڑوہ یا سخت کی وجہ سے پاک ہوتا ہے، نام ابو یوسفؒ کے نزدیک قلب مابیت سے پاک کا حکم نہیں ملتا، لیکن مراد کا چڑوہ یا سخت سے کیوں پاک ہو جاتا ہے، کامائی اس سلسلہ میں مقرر ہیں:

”بغلاف جلد المینۃ فان عین الجلد طاعرة و إنما النجس ما علیہ من

الطہونات و اہلنزول بالنباغ“ (برائے صفحہ ۴۳)۔

کچھ صورتیں جن کو بعض اہل علم نے قلب مابیت کی وجہ سے پاک قرار دیا ہے، علامہ شامی نے اس پر تنقید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ قلب مابیت کی صورت نہیں بلکہ انتخاب وصف کے تحت سے ہے۔

”ان النجس ليس فيه انقلاب حقیقة؛ لانه عَصِرَ جَمَدٌ بِالطَّيْحِ وَ كَذَا

الْمَسْمُومِ إِذَا دُرِمَ وَ اخْتَلَطَ دَعْنُهُ بِأَحْزَانِهِ فَبَغِيهِ تَغْيِيرٌ وَ صَفٌ فَقَطُّ كَلْبَنٍ صَارَ

جَسَدًا مَرَصًا طَحِينًا وَ طَحِينٌ صَارَ خَمِزًا بِبَغْلَافٍ نَحْوِ خَمْرٍ صَارَ خَلًا وَ حَمَارٌ وَقَعَ

فی مصلحة فصار ملحا.

ہاں ذالک کلمۃ انقلاب حقیقۃ الی حقیقۃ احری لا مجرد انقلاب

وصف واللہ اعلم (الرحمہ اللہ)۔

اس لئے خیال ہوتا ہے کہ جراثیم، بذات خود نجس نہیں ہیں، جلد نجس ہوئی ہیں اور نجس ہیں، اگر کیمیائی عمل کے ذریعہ اس کے ناپاک اجزاء کو نکال لیا جائے تو دوشی پاک ہو جائے گی، لیکن فضلات یا خون بذات خود نجس ہیں، اس لئے ان کے بعض اجزاء کو شیدہ کر لیا جائے، پھر بھی یہ ناپاک ہی ہوں گے، کیونکہ اس کا ہر جز اپنی ذات میں ناپاک ہے، اور اس کے اجزاء جمع نہیں ہوئے ہیں، بلکہ ان کا وجود باقی ہے، صرف ان کو ایک دوسرے سے الگ کر دیا گیا ہے۔

اس سلسلہ میں یہ بات اہم ہے کہ گندے پانی میں اصل ناپاکی اس کا سیال جزء ہے، اس کے ساتھ جو مٹی وغیرہ ہے وہ اس پانی کی وجہ سے ناپاک ہے، اور اس کی ناپاکی مردج کی ہے (صفحہ ۱۱۳)۔

## الکحل کا حکم

۷۔ فقہی جزئیات و پیش نظر رکھا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ "استحباب" میں "قلب

ماہیت کے مقابلہ عام ہے، اگر کسی مٹی کو دوسری مٹی کے ساتھ اس طرح غلط ملط کر دیا جائے کہ اب اس کو الگ کرنا ممکن نہ ہو تو اس اختلاط کو بھی "استحباب" سے تعبیر کیا جاتا ہے، حالانکہ یہ ضروری نہیں کہ اختلاط سے قلب ماہیت بھی ہو جائے، قلب ماہیت کا اطلاق رنگ و بو وغیرہ میں تبدیلی اور خرم میں مزید کیفیت سکر کے معدوم ہونے پر ہوگا، جیسا کہ تحلیل خرم میں ہوا کرتا ہے۔

تاہم الکحل کے مسئلہ میں حنفیہ کے یہاں بڑی متجاشش ہے، کیوں کہ اگر الکحل انکار اور سمجھور سے نہ لیا گیا ہو تو حنفیہ کے یہاں بالاطلاق حرام و ناپاک نہیں، سمجھور اور پٹے ہوئے شیر و انگور

تے لیا گیا۔ تو توہم جنین کے نزدیک حرام ہے، لیکن اگر صاحب نے یہاں یہ صورت بھی حرام نہیں کہا، اگر کچھ انہوں سے مکمل حاصل کیا جائے تو اس کے حرام ہونے پر اتفاق ہے۔ اس طرح حنفیہ کے نزدیک مکمل کی اس ایک صورت کے سوا باقی صورتیں حلال و پاک اور حرام و نجس ہیں، اور مولانا محمد تقی عثمانی نے "واثر في المعارف" جلد ۱ صفحہ ۱۹۵۰ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ "ن کل جن اشیا، سے اخص تیار کیا جائے۔ انہیں پکھڑا کر کے تیار کرنے میں ٹھیکہ دار (نہیں) نہیں ہے" (والله یدکر فیہا المعبود المضر ۲ حصہ ۲ صفحہ ۱۰۵)۔

واثر کسی دوا، کے بارے میں یہ معلوم ہو کہ اس میں کچے انہور سے تیار کئے گئے مکمل کی آمیزش کی گئی ہے، تو اگر اس دوا کی قبیلہ دوم کی دوا موجود نہ ہو یا موجود ہو لیکن کسی وجہ سے مرخص کئے گئے اس کا خرید یا ممکن نہ ہو تو درجہ ضرورت اس دوا کا بھی استعمال کر سکتا ہے، کیوں کہ اس دوا جو صنف کے نزدیک حرام اشیا سے حرام درست ہے "اوصی العباد فی صیغہ للعنوی قال ابو حنیفہ لا یجوز و عندنا فی یوسف یجوز و عند العنوی" (درجہ ۲ ص ۱۰۵)۔

بہت اثر اس طرح کے مکمل عدیہ و فحشہ میں استعمال ہوا ہو تو اس سے احتساب واجب ہے، کیوں کہ غلطیات ضرورت کے درجہ میں نہیں ہیں، اپنے انہور کے علاوہ دوم کے مکمل کی آمیزش ہو تو حنفیہ کے ہاں اس کے استعمال کی مخالفت نہ ہوگی، کیوں کہ وہ حرام اور پاک نہیں ہے، اور عقیدہ اس سے بھی بچنے میں ہے، کیوں کہ بموجب فقہاء کے مذہب پر قمار نہ آتا، اشیا حرام اور پاک ہیں۔

اگر علماء کے یہاں جیسا کہ مذکور ہوا، مکمل خواہ کسی چیز سے بنایا گیا ہو، جب اس میں نشہ لانے کی صلاحیت ہو تو وہ حرام ہے، لیکن ان حضرات کے یہاں دوسرا پہلو سہاگت کا ہے کہ حرام اشیا سے غلطی درست ہے، بشرطیکہ کوئی اور دوا دستیاب نہ ہو، چنانچہ علامہ شمس



لہٰذا بن محمد علی (م ۷۰۳ھ) فرماتے ہیں:

"لا يجوز استعمال الأثرية المحرمة للتمواء حرقاً ولكن إذا كانت  
مستهلكة مع دواء آخر فيجوز التذوي بها أي عرف عرف يغنيها بأن لا يغني  
طاهر" (نہجہ النجاشی، ص ۲۸۹)۔

"میں سے ظاہر ہے کہ ان حضرات کے یہاں توکل، تمیز، تھریات کا استعمال درست  
نہ ہوگا، کیوں کہ نہ اس کا استعمال ضرورت کے درجہ میں ہے اور نہ یہ ہے کہ اس کا تہا ہاں  
دستیاب نہ ہو۔

چہ لی امیر معاہدین

۸- الف: صہ بن میں جو چہ لی مانی جاتی ہے اس کو فقہاء نے حلال و حرام قرار دیا ہے۔  
قلب اہلبیت کے حکم میں رکھا ہے اور ایسے نہ بن کو پاک قرار دیا ہے۔ "جعل الدهن النجس  
فی صابون یغنی بظہارہ لآلئہ تغیر والتعیر بظہر عند محمد ویغنی بہ للبطوی  
وظاہرہ ان دهن المیة کذلک لتعیرہ بنجس دون لمتنجس" (نہجہ النجاشی، ص ۲۸۹)۔  
دیکھئے المرجعہ برقی، ص ۲۸۹۔

چہ لی امیر معاہدین

ب- بکلت میں اگر چہ لی کا استعمال ہی طرح ہو تو یہی نفس پاوان میں بھی درست ہے  
ہوتا ہے، تو یہ اعتقاد ہے کہ انقلاب دہن کے لیے ایسے قسمت کا کہ حلال نہیں، کیوں کہ پاک اور  
ناپاک کا اختلاط ہو تو پاک جزء بھی ناپاک ہو جاتا ہے، چنانچہ صہ بن بھی لکھتے ہیں:

"العماء والشراہ إذا خلطوا كان أحدهما نجس فالطین النجس  
منها نجس لأن اختلاط النجس بالطاهر بنجسه هذا هو التصحیح، کما ذکرہ

ضابطہ عن وهو احتار الفقيه أبي الليث و كذا روى عن أبي يوسف ذكره في الخلاصة (جلد ۱ ص ۱۸۸)۔

ایسے مسکت کی واضح تعمیر تھ کہ یہ جزئیہ ہے کہ اگر آنا شراب سے جو نہ جانے اور اس کی روئی پگالی جائے گی تو دورہ کی حرامی رہے گی، حالانکہ ہوگی، نہ لئے جس مسکت میں حرام یہ مرداد جانور کی جے بی مثالی ہواں کا کھ: حرام ہے۔

نوتمہ پیسٹ میں ہڈیوں کا پاؤڈر

ج۔ نوتمہ پیسٹ میں اگر مرداد اور خنزیر کی ہڈیوں کا پاؤڈر ملے ہو، اور اوصاف غلاظت، رنگ، بو، حرارت وغیرہ ہونے کے ساتھ یہ صورت بھی قلب، پیسٹ کے: نہ میں آجائے گی، اور یہ حلال و پاک تصور ہوں گے، جیسا کہ ٹمف کی کان اور صابن بنانے والے دیکھ میں گھڑے کے گرنے و ٹمف و صابن بن جانے کا حکم ہے۔

حیوانی اجزاء کا بطور دوا کا استعمال

۴۔ مذکورہ چار خوراک حلال ہو تو ذبح کی وجہ سے اس کے تمام اعضاء پاک ہیں اور سات اعضاء کے علاوہ جن کو فقہاء نے غیر و تحریمی قرار دیا ہے، باقی حلال بھی ہیں البتہ اس تفصیل کے مطابق اگر ان کا گوشت، چھڑا، یا ہڈی وغیرہ کا دوا میں استعمال ہو تو خواہ دوا کھانے کی ہو یا خارجی استعمال کی، ان کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں، اگر خنزیر کے علاوہ کوئی اور حرام جانور ہو تو ان سات اعضاء مسمومہ کے علاوہ باقی اجزاء میں ہیں لیکن ذبح شرعی کی وجہ سے ناپاک نہیں ہیں۔ لہذا ان دواؤں کا خارجی استعمال درست ہوگا اور ان کا کھانا درست نہ ہوگا، جسم کا بہتر ہوا خون چونکہ بہر حال حرام و زہرہ پاک ہے اور اس میں قابل ذبح حرام جانور کی کوئی تقریق نہیں، اس لئے خون سے بنی ہوئی دوا یہ کہ نہ کھانا درست ہے، نہ خارجی استعمال۔ یہ عمومی احکام ہیں لیکن دوا

## صورتمیں مستحکی ہیں:

اول یہ کہ دوامیں ان اجزاء کا اس طرح استعمال کیا جائے کہ ان کی حقیقت بدل جائے اور ان کے رعب، یو اور مزہ میں مکمل طور پر تبدیلی آجائے، اب یہ صورت قلب ماہیت کی اور شراب کے سرکہ بن جانے کے مماثل ہو جائے گی، لہذا اس کا داخلی اور خارجی استعمال درست ہوگا، اور اثر واقعی قلب ماہیت ہو جائیگا ہے تو اس میں حلال و حرام اور ذبیحہ و دار کا فرق بھی نہ ہوگا۔

دوسرے یہ کہ ان دو اقسام کا کوئی متبادل نہ ہو یا متبادل ہو لیکن دستیاب نہ ہو، یہ دستیاب ہو لیکن گراں ہو کہ اس کو خریدنے کی قوت نہ ہو، کیوں کہ ضرورت کے مواقع پر حرام اشیاء سے طہارح درست ہے:

”ولم یالہ النہایہ۔ یجوز التداوی بالمحرم کالحمہ والبول إذا أحرہ طب مسلم أن فیہ شفاء ولم یجد غیرہ من المباح ما یقوم مقامہ، والحرمۃ ترتفع للضرورة فلم یکن متداویاً بالمحرام“ (تہذیب الفقہ ۱۲: ۱۳۳)۔

اور اس کی دلیل خود ارشاد تباری ہے جس میں حالت اضطرار میں محرمات کے کھانے کی اجازت دی گئی ہے ”لعمن اضطر غیر باع ولا عدا فلا إله علیہ“ (بقہ ۱۰: ۳۰۰)۔  
اور رسول اللہ ﷺ کا اسوہ مبارکہ ہے کہ آپ نے قبیلہ عرینہ کے لوگوں کو پیٹ کی بیماری کی وجہ سے اونٹ کا پیشاب پینے کا مشورہ دیا تھا ”فامرهم السی یسبحی بلفاح، وان یسربوا من ابوالہا والبقعہا“ (صحیح بخاری، حدیث ۱۳۳۳)۔

## جلائن کا حکم

۱۰- جلائن اگر حلال ذبیحہ سے حاصل کیا گیا ہو تو اس کے حلال اور پاک ہونے میں کوئی شبہ نہیں، اگر خنزیر کے سوا کسی اور مردار کے چمڑے کا ہو تو وہ حلال نہ ہوگا، لیکن پاک ہوگا اور

اس سے گوند کا استعمال درست ہوگا، اگر حرام جانور سے لیا گیا ہو تو اب اس کا حکم وہی انتخاب مابیت والے کا عدم پہنچا ہوگا، بلا جبر یہ صورت قلب مابیت کی محسوس ہوتی ہے، اگر تحلیل خمر پر اس کو قیبن کرنے کی مخالفت معلوم ہوتی ہے، کیونکہ نہ صرف اس کے اوصاف بلکہ شکل و صورت میں بھی تبدیلی آچکی ہے، تاہم ضرورت ہے کہ مسلمان مساعداً و اطواراً سے خواہش کی جائے کہ وہ ان مقاصد کے لئے حلال و مذہب جانوروں کے اجزاء کا استعمال کریں، کہ اس کے حلال و پاک ہونے میں کوئی شہدہ ہے۔

### غذا ہر بخش

- ۱۔ کسی بھی سے: صرف نکلاش و کھ، ہونہ، نیز ان کے علاوہ غیریات میں کیفیت سکر میں یہ علی آجائے کو "انتخاب مابیت" کہا جائے گا۔
- ۲۔ اگر کسی شے کے جوہری اوصاف تبدیل ہو جائیں، لیکن کچھ سرفق خصوصیات و کیفیات برقرار رہیں تو یہ قلب مابیت ممانع نہیں۔
- ۳۔ قلب مابیت سے ہر طرح کی نجس شے اپنے تمام اجزاء سے ساتھ پاک ہو جاتی ہے، اس میں نجس و رنجس کا فرق نہیں۔
- ۴۔ قلب مابیت کے لئے وسائل و ذرائع متعین نہیں، کوئی بھی ذریعہ جس سے کسی شے کے جوہری اوصاف بدل جائیں، قلب مابیت کا سبب ہو سکتا ہے۔
- ۵۔ حیوانی جملہ نجس، جو کچھ نجس ہو، اس میں نجس جز کو نکال دیا جائے تو پاک ہونے کے لئے کافی اور جوئی جملہ نجس ہے اس کے بعض اجزاء کو نکال دینا قلب مابیت نہیں، بلکہ وہ اب پاک باقی رہیں گے۔
- ۶۔ اجزاء پاک نہیں قلب و حیثیت مستحضر نہیں، بہت انھوں کے کچھ حصے ملے جاتے ہیں۔

جو اناطی تیرنی مئی ہو وہ پاک ہے، اور کچے انور کے اناطی کا بھی ازراہ عدل قبائل نہ ہونے سے یہ ہو  
تو اس پر قورن نہ ہونے کی صورت میں استعمال درست ہے، بہت حدیث میں اسے اناطی کا  
استعمال درست نہیں۔

۸- (الف) صابن میں جو چربی مائی جاتی ہے وہ قلب، ہیئت کے حکم میں ہے۔

ب- اہرہکت میں چربی کا استعمال ہوا ہو تو یہ اختلاط ہے، نہ کہ انقباض اس سے  
اس کا کھانا جائز نہ ہوگا۔

ج- پیست وغیرہ میں ہڈیوں کا پاؤڈر استعمال ہوتا ہے، اگر ان میں اوصاف ثلاث  
جمل جاتے ہوں تو وہ قلب، ہیئت کے حکم میں ہے۔

۹- مذہبون جانوروں کے خون کی اُم یہ کیفیت ہو کہ رنگ، بو اور مزہ مکمل طور پر تبدیل  
نہ جائے تو یہ صورت قلب، ہیئت، اور شراب کے سرکہ بن جانے کی ہے، اُم یہ کیفیت نہ ہو تو پھر  
انہیں حالات میں خون آمیز او یہ کا استعمال جائز ہوگا، جن میں فقہاء نے حرام اشیاء سے طہارت کی  
اجازت دی ہے۔

۱۰- جانین کی جو تفصیل مذکور ہے، اس کے تحت خیال ہوتا ہے کہ یہ صورت قلب  
ہیئت کے دائرہ میں آجاتی ہے۔

## قلندر و کشید کا عمل اور انقلاب ماہیت

مولانا محمد عبید اللہ الامجدی

شی کے بنیادی عناصر اور حقیقت و ماہیت

۱۔ کسی بھی شے کا اصل وجود اس کی مخصوص شکل و صورت کے وجود پر موقوف ہے جس کے پیش نظر اس کو مخصوص نام دیا جاتا ہے، اگر مخصوص نام والی شکل و صورت ہوتی نہ رہے تو یہی کہا جائے گا کہ شے کی ماہیت و حقیقت ختم ہو گئی یہ تو ہوئی بات کسی وجود کی۔

اس میں ایک بات معنی وجود کی ہے جس کا تعلق شی کے اثرات و خواص اور اوصاف سے ہے، یہ معنی وجود اس وقت تک برقرار رہتا ہے جب تک کہ شے کے مخصوص خواص و اثرات بڑی مقدار میں باقی رہے قرار ہے ہیں بعض کا ختم ہونا اور اکٹھا ہونا یا رہنا شے کے وجود کا خاتمہ نہیں کہلاتا، جیسے کہ پانی میں اگر کوئی پاک چیز مل جائے تو مسئلہ معدوم ہے۔

معنی وجود کا تعلق دوسری اشیاء کے ساتھ ملانے اور اس میں خلط ملط ہو جانے سے ہے۔

انقلاب ماہیت کیا ہے؟

۲۔ انقلاب ماہیت کا جو معنی مفہوم ہے وہی شرعی و اصطلاحی مفہوم بھی ہے، اور وہ یہ کہ

شی، اپنی حقیقت چھوڑ کر دوسری حقیقت اختیار کر لے، جیسا وجود میں یہ کہ صورت اور اس کے لوازم بدل جائے، جیسے کسی مٹی کا نمک ہو جانا، گویا وغیرہ کا بدل کر راکھ ہو جانا، ظاہر ہے کہ اس صورت میں نام بدل گیا، صورت بدل گئی، خواص بدل گئے، استعمال کے مواقع بدل گئے حالانکہ اس صورت میں اس تغیر شی کے مواقع کی تعیین ممکن ہوتی ہے، جیسے لکڑی یا گوبر بدل کر راکھ ہو جائے، گو وہ ایک جگہ موجود ہے، تو یہ کہا ممکن ہے کہ یہ نکلا چیز کی راکھ ہے یا نمک کی کان میں کسی مردہ جاندار کی لاش پڑے پڑے نمک بن گئی، اور نمک کا ذخیرہ ہو گئی تو یہ کہا ممکن ہوگا کہ نمک کا یہ ذخیرہ فلاں جالور کا تھا جس نے ایک شکل اختیار کر لی اور یہی تعیین ناممکن بھی ہوتی ہے، مثلاً مردہ جانوروں کی لاش کا کوئی شخص ذخیرہ باقی نہ رہ جائے، یا مثلاً سیال چیزوں میں مل کر کسی چیز کی مابیت کا انقلاب ہو جیسے سرکہ میں کچھ شراب ملائی جائے لیکن وہ سرکہ پر اثر انداز نہ ہو بلکہ خود سرکہ بن جائے تو اس صورت میں بھی اس جز کی تشخیص نہیں ہو سکتی جو شراب سے سرکہ بنا دیا اسی طرح اس کا عکس ہو (مختار نظام ہندی، ص ۱۷۷)۔

صورت سے بدلنے کے ساتھ بعض خواص کا باقی رہنا

۳۔ کسی مٹی کی مابیت بدل جانے کے بعد جب کہ صورت، نام، جوہری عناصر وغیرہ سب برقرار نہ رہے بلکہ بدل جائے تو پھر یہ ضروری نہیں رہ جاتا کہ سابق صورت اور نام و حال کے خواص و تاثیرات میں کچھ بھی باقی نہ رہ جائے، یعنی انقلاب مابیت کے لئے اصل نام و صورت کا بدلنا اور نام و صورت کے مجموعی خواص کا مٹا ہونا کافی ہے، جملہ اوصاف و تاثیرات کا قسم ہونا کوئی ضروری نہیں ہے، اس لئے کہ یہ قدرت کا عجیب کرشمہ ہے کہ ہر شی صورت کے حق تعالیٰ نے جو خواص رکھے ہیں اس کے کچھ اجزاء، واثرات مختلف قسم کے تغیرات کے بعد بھی باقی و برقرار رہتے ہیں، مثلاً مختلف درختوں کی لکڑیوں کے کوئل، ان کی مٹی ہوئی راکھ میں اسی طرح لٹک ایک تاثیر ہوتی ہے جیسے کہ اصل لکڑی میں ہوتی ہے۔

انقلاب ماہیت کے تحت تمام نجس الانوار برابر ہیں

۴۔ قلب ماہیت کا جو اثر ثقی کے حکم کو بدلتے کا ہے، ناچکی سے پاکی اور حرمت سے حلت، اس میں جیسے جنس کا فرق نہیں ہے، نجس عین اور نجس غیرہ وغیرہ کا بھی کوئی فرق نہیں، چونکہ ہر دو نظر اس پر ہے کہ ثقی نے دوسری صورت اختیار کر لی اور دوسرا نام بھی اور دوسرے خواص بھی۔

انقلاب ماہیت کے اسباب

۵۔ قلب ماہیت و انقلاب ماہیت کے اسباب یوں دو قسم کے ہیں: اختیاری و غیر اختیاری، مثلاً ایک ہے شراب کا سرکہ بن جانا اور ایک ہے شراب کو سرکہ بننے کی تدبیر کرنا، حنفیہ کے یہاں دونوں کا حکم ایک ہے۔

اسی طرح اپنی صورت کے اعتبار سے بھی اسباب مختلف و متعدد ہیں: جلنا و جلا، دھوپ کھانا و کھانا، سوزنا و کھنا، ایک شیء کو دوسری شیء میں اس طرح ملنا و ملانا کہ دونوں شیء ایک ہی حقیقت بن جائیں، اور ایک شیء دوسری شیء کے اثرات و خواص کو ختم کر دے جیسے کہ اس کے امتیازی وجود کو ختم کر دے، ہر حال میں ملنا و ملنا، انقلاب کا سبب نہیں ہوتا جیسا کہ آگے آ رہا ہے۔

۶۔ قلندر کشید کا عمل اور انقلاب ماہیت

۱۔ انقلاب ماہیت کا مطلب آچکا ہے اور وہ ہے ثقی کا اپنے جسم اجزاء کے ساتھ دوسری کوئی شکل اختیار کرنا، قلندر کشید کے عمل میں یہ ہوتا ہے کہ ثقی کے مختلف اجزاء جو، مہلات میں متغیر اور ثابت رہتے رہتے جہ نہیں ہو سکتے ان کو اس عمل کے ذریعہ جدا کیا جاتا ہے و مسترد کئے جاتی ہیں، مثلاً شہاب سے نمک، نمک کو تانبہ یا ہارہ چیزوں سے سیال بنا کر، یا سیالی اشیاء سے اجزاء، ہر اجزاء کا ایک کرنا۔ اس میں حقیقت کی تبدیلی نہیں ہوتی (یعنی انوار ہوتے ہیں)۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔



ایک مٹی جن چند حصہ پر مشتمل ہوتی ہے یہ ایک مٹی کے دو چند بنیادی چیزوں کی اجزاء ہوتے ہیں وہ اس ایک دوسرے سے الگ ہو جاتے ہیں جیسے کہ دو دو پانی مل جائے تو وہ اس سے الگ کر لیا جائے۔ مثلاً دو پانی مل جائے تو وہ اس سے الگ کر لیا جائے۔

چند اشیاء کا باہم اختلاط اور استہلاک مین اور انقلاب مابیت

۱۔ پہلی بات تو یہ کہ "الحلط استہلاک" جو کہ ہے وہ یہ کہ چند چیزوں میں ایک دوسرے سے اس طرح ملا دیا جائے کہ ان میں امتیاز نہ رہے تو اس کو استہلاک جو کہ ہوتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ عمل خود مٹی کی مابیت وہ جس وقت کہ یہ یہ مخلوق اور یہ پیدا ہوتا ہے۔ نہیں تو ایسا ہوسکتا ہے جیسے کہ شراب کو نہ کہ میں ملا دیا تو وہ شراب نہ کہ بن گئی۔

دوسرا اصلاً "الحلط استہلاک" کا حقیقہ باہمی حقوق کی اور مٹی سے ہے نہ کہ اس مسئلے سے جس کی وضاحت یہ ہے کہ ایک مٹی نے دوسرے کی شربت کے برابر پانی میں ملا دیا۔ مثلاً تو اب اس کے ذمہ شربت نہیں بلکہ اس کی قیمت ہے اس لئے کہ شربت کا ان چیزوں میں ملا دیا اس کو ختم کر دیا ہے، اسی طرح مٹی کے یہوں وہ اس کی اور ملا دیا وہ اس کی شربت کو اپنی شربت کے دیکھنی مٹی میں ملا دیا اور وہ اس میں کوئی قیمت نہیں رہ گیا، اسی صورت کی وجہ سے قیمت نہیں ہوتا نہ ہو سکتا ہے تو فقہاء یہ کہتے ہیں ایسا نہ کہ مٹی وضاع کر لینے سے دوسرے میں ہے لہذا اب ضمان میں قیمت واجب ہوگی یا مثل جو الگ سے دیا جائے گا۔

دوسری بات یہ کہ دو اس میں دو جیسے مرکبات میں جو مختلف قسم کی اشیاء ملائی جاتی ہیں تو ان کا معاملہ ایسا ہی ہے جیسے کہ پانی میں ایک چیز مل جائے اس میں جن کی وجہ سے اس سے مہارت کی اجازت نہ ہو حالانکہ ہے اب بھی پانی، لیکن اب دو ماہ مطلق نہیں، باہر مہارت کے لئے وہ مطلق مطلوب ہوتا ہے۔

ایسے ہی دواؤں میں جملہ اجزاء اپنے بنیادی عناصر اور اکثر خواص کے ساتھ مطلوب و مقصود ہوتے ہیں اور ان کو ملائے جاتے ہیں جو کسی ایک نئی تاثیر غرض و مقصد سے۔ تو یہ دواؤں وغیرہ میں مختلف اشیاء کی آمیزش قلب مابیت نہیں ہوتی ہے، اور اس کی دلیل یہ ہے کہ آج تحلیل و یکمادی علم کی ترقی کی بناء پر دواؤں کے مخلوط اجزاء ایک دوسرے سے ٹک کئے جاسکتے ہیں۔ جیسے پیشاب وغیرہ میں ضرر ممکن ہے اور ہو رہا ہے۔

لیکن جس قسم میں قلب مابیت ہو جائے اس کو کسی بنیادی فعل کفہ ریو سابق حال پر نہیں کیا جاسکتا مثلاً جوشی ٹک بن گئی یا راکھ بن گئی، یا مٹی بن گئی تو اس کو سابق حال پر نہیں لوٹا جاسکتا، مرکب جو شراب بن جائے اس کو پھر مرکب نہ بنا، یہ دوبارہ قلب مابیت ہے، نہ کہ شے کو اپنے سابق حال پر واپس کرنا، اسی طرح سمندر کا پانی ٹک بنے۔ اور پھر یہ ٹک تحلیل کر پانی بنا تو یہ دوبارہ دس بارہ قلب مابیت کا عمل ہوگا، نہ کہ سابق حال پر لوٹنا۔

صابن و نمک وغیرہ میں مردار کی چربی

۸۔ صابن وغیرہ یا کھانے پینے کی اشیاء میں کسی مٹلا چیز کا مٹانا، اس میں ایک عمل یہ ہے کہ پہلے مابیت بدل جائے پھر ملائے جائے تو کوئی اشکال نہیں جیسے کسی حرام چور کو جلا کر داکھ کر کے استعمال کرنا۔

دوسری شکل یہ ہے کہ ملائے کے بعد تغیر ہو، جیسے کسی جانور کے مردہ جسم کو تیل وغیرہ میں ڈال کر جلائے، اس صورت میں تیل کو ناپاک قرار دیا جاتا ہے، لہذا یہ کہ پھر تیل کوئی دوسری شکل اختیار کر لے۔

نمک وغیرہ میں ملائے ہوئے اور ملے ہوئے اجزاء کے فرق میں بظاہر اختلاف مابیت کا اعتبار نہیں، جیسے ادویہ میں مختلف اجزاء ہوتے ہیں، اس لئے کہ مجموعی شکل ضرور بدل رہی ہے،

مگر جملہ اجزاء اپنے خواہش کے ساتھ مطلوب ہوتے ہیں۔

صائن میں بھی بظاہر ایسی ہی بات ہے، مگر اس کے حق میں تغیر و انقلاب مابیت کا اعتبار کیا گیا ہے، جیسا کہ شامی وغیرہ کا جزیرہ معروف ہے، اگرچہ اس بابت ارباب افتاء سے دوسرے نظریات بھی ہیں، یعنی صائن میں وہ انقلاب مابیت تو نہیں مانتے اور فور کرنے سے یہ رائے درست معلوم ہوتی ہے کہ صائن میں انقلاب مابیت اسی طرح نہیں ہوتا ہے جیسے سکٹ وغیرہ میں نہیں ہوتا ہے، اس لئے ان چیزوں میں چربی دوسری شکل کے باوجود ایک جزء کی حیثیت سے ہوتی ہے اور دوسری شکل مجموعے کی ہوتی ہے اور احقر سمجھتا ہے کہ صائن میں اگر کسیاوی تحلیل ہوتی چربی نمایاں ہو کر اٹک ہو جائے گی، البتہ صائن میں ایک بات محوم بلوی کی ذکر کرنی چاہیے، اس کو متعدد حضرات نے اہتمام سے ذکر کیا ہے۔

### مذبوح جانوروں کا خون وغیرہ

۹- ذبیحہ کا خون یا کوئی جزء، جس کو ناپاک قرار دیا جاتا ہے، اگر اس کو جلا کر راکھ کر لیا جائے تو یہ قلب مابیت ہے، یا اسی طرح کسی اور مدت میں قلب مابیت ہو جائے تو جواز میں اشکال نہیں۔

### جلانین کا حکم

۱۰- جلانین ہڈی سے بنے یا چمڑے سے، اگر اس کی صورت ہے، چمڑے یا ہڈی کو پیسٹ اور پھر استعمال کرتا تو یہ درست نہیں جبکہ چمڑا یا ہڈی خنزیر کا ہو اور کسی دوسرے جانور کی ہڈی یا چمڑا جس کو دباغت دی جائیگی ہو اس کا استعمال درست ہے، اسی طرح اگر جلانین میں چمڑے سے کشید کی کوئی شکل ہو تو دباغت کے بعد درست ہو سکتی ہے، اس سے قبل نہیں۔

اور اگر جلا نہیں ہوا جلتا جائے کہ بڑی سوکھ جائے، یا چمڑے کی ریاضت کا عمل مکمل ہو جانے کے بعد، پھر ان کو کسی طرح نکال کر دوسری شکل میں کر دیا جائے تو یہ قلب مابیت ہوائے کا اور اس صورت میں اس کا استعمال درست و چر ہو گا، کسی بھی جالوہ کی عمارت دہڑکی میں کوئی اشکال نہ ہو گا، خواہ خنزیر ہو، مردار، خنزیر کہ نکال کر دوسری شکل میں کرنے میں، ریاضت و سوکھنے کی بھی تہیہ نہ ہوئی، کیونکہ نکالنے کا عمل قلب مابیت کا عمل ہے جو خود پاکی کا ذریعہ ہے۔

لفظ الاسلامی وادب میں اس اصل حکم کی وضاحت یوں کی گئی ہے:

ایک چیز جب دوسری چیز سے ملتی ہے اس طرح کہ بغیر نیکیاوی تجویہ سے اس کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جاسکے، اسے غلط کہتے ہیں اور دونوں چیزوں کے ملنے سے جو مرکب تیار ہوتا ہے اسے مخلوط یا سمجھ کر کہا جاتا ہے، پھر یہ کہ ایک شئی کا دوسری شئی کے ساتھ اس طرح مل جاتا کہ دونوں اپنی اپنی حقیقت برقرار رکھیں اور ان کی صفات اور تاثیرات بھی پوری طرح نہیں بدلتیں بلکہ دونوں چیزوں کی ظہور و بطنہ، خاصیتیں مل کر مرکب کا ایک نیا مزاج پیدا کریں تو یہ صورت تہید مل مابیت کی ضمن، بلکہ دو چیزوں کی باہمی آمیزش کی ہے جسے ہم غلط کہہ سکتے ہیں مثلاً دودھ میں پانی ملا دیا جائے یا سرخ اور زرد رنگ کے محلول کو آپس میں ملا دیا جائے تو ان صورتوں میں نہ دودھ کی حقیقت بدلتی ہے نہ پانی کی، نہ سرخ رنگ کی حقیقت ختم ہوتی ہے نہ زرد رنگ کی، الہت ملائی ہوئی دو چیزوں کو جس حقدار میں ملا دیا گیا ہے، وہی کے تناسب سے ایک شئی کی صفت اور تاثیر اور دوسری شئی کی صفت اور تاثیر سے مل کر مرکب کا ایک نیا مزاج پیدا ہوتا ہے، اس کے مفرد دواؤں کی خاصیت اور مرکب دواؤں کا مزاج مستحضر ہوا کرتا ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ ایک محلول کو دوسرے محلول کے ساتھ ملانے سے یا کئی نیکیاوی عمل کے ذریعہ کسی شئی کی خاصیت پورے طور پر تہید مل ہو کر اس شئی کی اصل حقیقت اور مابیت کو بدل ڈالتی ہے، گو یہ ایک نئی شئی وجود میں آتی ہے جیسے شراب (خمر) کو نیکیاوی عمل کے ذریعہ سرکہ

جالی ہوتا ہے۔ ان صورتوں میں پہلی ٹی میں ایسی کمی پڑی تھی کہ پہلی عمل میں آتی ہے جو اس کی حقیقت کو بدل کر ایک نئی ٹی کو وجود بخشتی ہے، حکم شری کا مدار اس تبدیلی پر ہے لہذا اگر کوئی نئی اصلاح جس سے نیکن اس میں ایسی کمی پڑی تھی پہلی عمل میں آتی جس نے اس ٹی کی اصل حقیقت بدل کر نئی ٹی کو وجود بخشتا تو کلمہ درست باقی نہیں رہتا۔

اس پرے اور اکمل کی آبیاریاں مختلف دواؤں سے ہوتی ہے۔ حرارت اور نریر توانائی حیثیت مکمل خلا اور مدہ کی ہے اور اس کا ٹی دواؤں کے جزئی کیفیات کی خدمت اور دیگر اجزاء کو سڑنے اور خراب ہونے سے بچاتا ہے۔ انکس اور پیرٹ اپنی وجود نہیں کھوئی، اسی لئے آپ نے سنا ہوگا کہ وہ دواؤں میں انکس ایک خاص مقدار میں موجود رہتی ہے بشرطیکہ اس کو زیادہ مقدار میں نہ کر لیں کی کیفیت اور لذت حاصل کرتے ہیں۔

ہذا اس پرے اور انکس کی ملاوٹ تبدیلی پر مابیت نہیں بلکہ خلا دے ہے۔

النجاسة إذا استحصلت و تبدلت أو ضايعا ومعناها عروحت عن كونها نجاسة لأنها اسم لخاص موصوفه فمعناه ما ينعاد الوصف (الذاتی والذاتی ۱۰۰) (نہایت جبکہ دوسری شکل اختیار کر لے دے اس کے وصف و تھانوی بدل جائیں تو پھر وہ نجاست و نجاست نہیں رہ جاتی اس لئے کہ نجاست مخصوص اس وصف کے ساتھ تصدیف ذات کا کام ہے، لہذا جب وہ وصف ہی نہیں رہ جائے گا، تو نجاست بھی ختم ہو جائے گی۔

علامہ شامی نے ایک موقع پر اس مسئلہ کی بحث میں صاحب فقہ لکھ دے نظر کیا ہے "شریعت نے وصف نجاست کو ایک خاص حقیقت کے ساتھ متعلق کیا ہے، ورنہ کوئی نئی حقیقت اپنے وصف کے ختم ہو جانے سے ختم ہو جاتی اور بدل جاتی ہے تو اگر مارت جزاء ختم ہو جائے تو کیوں نہ حقیقت ختم نہ جائے گی۔

ظاہر ہے کہ تکلف مذہبی و مجتہد سے الگ ایک چیز ہے جو جب بدنی و کوشش تکلف نہیں

جا میں تو ان کا صدمہ کم کا ہوگا بشرطیت میں اس کی نظیر یہ ہے کہ کھنڈ نہیں ہوتا ہے، وہی خون کا قطرہ بن جاتا ہے، تو نجس رہتا ہے اور جب یہ قطرہ گوشت کا ٹکڑا بن جاتا ہے، تو پاپ ہو جاتا ہے، اور نیکی انھوں پر شیعہ کہہ پاپ ہوتا ہے، وہی شراب بن جاتا ہے تو پاپ قرار پاتا ہے اور ہم وہی جب شراب سے بدل کر مرکہ بن جاتا ہے تو پاپ ہو جاتا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ مینہ حقیقت کا اور نیکی حقیقت، شکل سے بدل جاتا اس وصف و نعم کے زوال اور عاقبت و تبدل و مستلزم ہو جاتا ہے جو کہ سابقہ حقیقت و مینہ سے متعلق تھا (۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰)۔

حضرت تھانوی علیہ الرحمہ کے بعض فتاویٰ و فتوحات کے لئے ملاحظہ ہوں

۱- سوال غا ستر مقرب کا استعمل الہا (یعنی کھانے میں) جائز ہے یا نہیں؟ جب وہ جل رہا ہے تو کیا تو جب قلب مابیت جائز ہوہ پائے "کالخصر المتخلل و غیرہا" (میسے کہ شراب جو کہ مرکہ بن جائے اور اس انداز کی چیزیں)۔

الجواب جائز ہے، سوال میں مذکور معنی بنام (۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰)۔

۲- سوال ایک فریق کا خیال ہے کہ مرکہ (شراب) دوسرے اجزاء و معلومات ارضی وغیرہ سے امتزاج پانے کی وجہ سے نسل (مرکہ) کا صدمہ پیدا کرتی ہے، بعض کا قول ہے کہ جو مرکہ و نسل و دماغ و ماحضر العقل (عقل و مغلوب کرنے والی چیز) نہیں ہے، جس پر مرکہ کا اطلاق ہو سکے کیا یہ صحیح مانا جاسکتا ہے؟

الجواب اجزاء و مرکہ میں ہیں، اس لئے دوسرا رد صحیح نہیں ہے، اور اس کا استلزام (تغیر) ہو جاتا تو خاص بھی باقی نہیں رہتے، حالانکہ وہ باقی ہیں، پس پہلا رد صحیح نہیں ہے (حوالہ سابق)۔

۳- سوال "وایت ذائری" عقیات مین کو بیابان افریقہ میں پہنچتے ہیں، مومن انھیں مین شراب کا جوہر دے، طلب ذائری ہائی صیت و مفید و مقوی مسلم ہونے کی وجہ سے



کہ جیسے وہاں انعام نہیں بلکہ صرف استزاج ہے، اس لئے جواز کا حکم نہیں، بلکہ عدم جواز ہوگا۔  
جیسا کہ بعض معمرات کے مذاہبی سے مترشح ہے۔

البتہ ایک بات شامی کی عبارت میں اور خصوصیت سے حضرت تھانوی کے فتویٰ میں  
عموم بلوچی کی آتی ہے، کہ گنجائش میں یہ بھی ملحوظ ہے، صابن ایک اہم ضرورت کی چیز ہے، اور بغیر  
جے بی و پیمائی کے جتنا نہیں، اور اس میں کمر طرح کی جے بی و پیمائی ہے، کچھ کہا نہیں جاسکتا، البتہ  
اس کے چوبیس نکل جواز کا حکم، دو گادو سوا نکلا، اب بھی مان لینا جائے گا، اگرچہ حقیقت نہیں ہے، بلکہ  
جو نہ اور نکلائی جاوے (۱۰۱)۔



## جدید مخططات کا شرعی حکم - تحقیق و تجزیہ

مولانا اختر نام عادل :

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں بے شمار چیزیں پیدا کی ہیں ان میں کچھ چیزیں پاک ہیں اور کچھ چیزیں ناپاک، کچھ انسانوں کیلئے حلال ہیں اور کچھ حرام، اس تقسیم کے پیچھے اللہ کی بے پناہ حکمتیں پوشیدہ ہیں اگر غور کیا جائے تو اس میں وہ چیزیں بنیادی طور پر ملحوظ رکھی جاتی ہیں، پاکیزگی اور نہایت "پروہ چیز انسان کیلئے حلال ہے جو اپنی حقیقت کے لحاظ سے پاک اور اپنے وصف کے لحاظ سے نفع بخش ہو اور ہر اس چیز کو ممنوع قرار دیا گیا جو اپنی حقیقت کے لحاظ سے ناپاک اور وصف کے لحاظ سے مضرت دہاں ہو۔

### اشیاء میں تغیر

یہ شریعت کا ایک عام ضابطہ ہے لیکن دنیا تغیر پذیر ہے اور اس کے وجود و بقا کی بنیاد ہی تغیرات و اختلافات پر ہے، آئے دن تغیرات ہوتے رہتے ہیں، ان تغیرات کا اثر اشیاء پر بھی ہوتا ہے، بہت ایسا ہوتا ہے کہ ایک چیز پہلے پاک تھی مگر کسی تغیر کے جب وہ ناپاک ہوئی، کوئی نفع بخش تصور کی جاتی تھی بعد میں کسی تبدیلی کی بناء پر وہ نقصان دہ بھی جانے لگی، اس تغیر کا اس سے شرعی حکم پر کیا اثر پڑے گا۔

## قلب ماہیت کی تعریف

یہ مسند زمانہ قدیم سے فقہاء کے یہاں زیر بحث رہا ہے اور مختلف فقہاء نے اپنے مختلف نظریات نظر کا اظہار کیا ہے اور اس سے کہ کسی چیز کا مہمونی تغیر یہاں زیر بحث نہیں ہے بلکہ ایسا غیر مہمونی تغیر جس کے نتیجے میں کوئی چیز ویسا نام یا اپنے بنیادی عناصر کا رد و درجہ حاصل یا اپنے ذاتی وصف کا پیشتر حصہ صورت اور اس کی تبدیلی اور نام و صورت کے عناصر و وسائط کا تغیر ہو جائے۔ اور انت اور تغیر کی اصطلاح میں اسے غیر مہمونی تغیر کو استعمل کیا گیا ہے۔ انتاب میں انھوں نے ماہیت یا استحوک و تغیر کہا ہے کہ ہے، "فلیل العروۃ النونی" میں استحالہ کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے:

"الاستحالة هي تبدل حقيقة الشيء وصورة النوعية إلى صورة أخرى"

اور اس امر سے کوئی نسخہ نہیں نکال سکتا، (استحالیہ سے کوئی شے اپنی حقیقت اور صورت و نوعیت پر جو کہ دوسری صورت و حقیقت اختیار کر لے، قیاسی اس میں بدین میں ہے "ان التطہیر یكون بالانقلاب العین، نحو صارت خللاً و عذرة صارت، وماذا بان ذلك كما انقلاب حقيقة إلى حقيقة أخرى" (مستطابان - ج ۱، ص ۱۴) (انقلاب عین سے تطہیر حاصل ہوتی ہے، شرب مرکہ ہو بہ یا گندمی رکھ ہو بہ یا یک حقیقت کو دوسری حقیقت سے تبدیل ہو جاتا ہے)، قیاسی جہ میں اس واقعہ میں استحالہ کو بھی شمار کیا گیا ہے اور یہ (مرکہ کی مثال) کی گئی ہے

ذاتی ہر ۱ - ۱۰۳

## قلب ماہیت ممکن ہے

۔ مہمونی پر فقہاء نے انتاب ماہیت کو تسلیم نہیں ہے۔ بلکہ بعض فقہاء نے اس کو تسلیم

نہیں کیا ہے۔ یہاں لکھا ہے ان کا خیال ہے کہ قلب حقیقت محال ہے، جس کو کوئی چیز قد سے لے



دست ہے یا نہیں، ظاہر الہیات کے مطابق حقیقہ اور راجح قیوں کے مطابق، کلیہ سے یہاں اس کی مباحثہ ہے (راجح ص ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶،

سنائے کہ یہ ایک فاسد چیز کی اصلاح ہے اور کسی چیز کی اصلاح کرنا شرعاً جو ذمہ نہیں  
 صحت کے لحاظ سے کرنا شرعاً درست ہے، اور شاذ ہوئی ہے۔ ”ابنا دفع الام حاد  
 فقد طهر“ (مشرقیہ اور علماء سلبروغی) (جس لحاظ سے کو باغت دے دے وہ پاک ہو جاتی  
 ہے) اور آٹھویں کی ایک روایت میں دباغت اور تخلیل شرک کو ایک تاظر میں ذکر کیا گیا ہے: ”ہی  
 دباغها بحدہ کما یحل خل الخمر“ (در حقیقہ ص ۱۶۰، ص ۱۶۱، ص ۱۶۲) (دباغت سے مردار کی  
 کھال اسی طرح حلال ہو جاتی ہے جس طرح کہ شراب مرکہ بننے کے بعد حلال ہو جاتی ہے)۔  
 ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: ”خیر خنکھ خل حمر کھ الخمر“ (پولزبیل ص ۱۶۰) (بجتر  
 مرکہ وہ ہے جو شراب سے مرکہ بن کر رہے ہو) اس طرح کی متعدد روایت میں شراب سے تیار  
 کردہ مرکہ کی طہارت و صحت کا ذکر مقامات اور ان میں کوئی تفریق نہیں کی گئی ہے کہ شراب خود یا بنی  
 ہو یا تیار، اور اذنیائی بنی ہو، یا تیار کی ایک روایت یہ ہے کہ تخلیل کا عمل مردار کے مکان اس محل  
 سے مرکہ کی حالت و طہارت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ (پیشہ ص ۱۶۱، ص ۱۶۲، ص ۱۶۳)۔

شافعیہ اور حنبلیہ

شہانہ اور دانا ہوتا ہے۔ یہ مختلف ہے، اس کے نزدیک اراک و شراب کو سہہ بنانے کی ترکیب کو دوسرے نہیں ہے، اس لئے کہ یہ گویا کہ شراب کو قویٰ استعمال بنانے کی ایک ترکیب ہے، جب کہ اس شراب سے پیچھے کا قسم دینا ہے اس لئے کہ کوئی شخص یہ ترکیب سہہ اور شراب مرکب ہی جائے تب بھی دوسرے خیال نہ ہو گا۔ اس لئے کہ کھس مینو سے کوئی فائدہ حکم ثابت نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہ قرآن میں مذکور ہے ۔ ۔ ۔ اختلاف القاری ۔ ۵۵۱

## استدلال

اس سلسلہ میں ان کے پاس سب سے مضبوط دلیل ایک روایت ہے ”عن ابی  
طلحہ عن النبی ﷺ عن ایتام ورنوا خمر ا فقال اهرقها قال فقل لا اخلطها؟  
قال لا“ (مسند ابی یزید بن ابی حنیفہ ج ۳ ص ۱۸۰ بحوالہ ابی حنیفہ ج ۲ ص ۱۸) (حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے  
ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے چند قیہوں کے بارے میں سوال کیا جن کو دراحت میں  
شراب ملی تھی تو حضور نے ارشاد فرمایا: اس کو بہلادہ نامیوں نے پوچھا، کیا میں اس کا سرکہ نہ  
بیالوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں)۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر شراب کو سرکہ  
بنا کر کھل دیتے ہوتا تو حضور ﷺ اس کی ضرورت و اجازت دیتے، یہ خصوص اس صورت میں  
جب کہ یہ مال قیہوں کا تھا۔

## استدلال کا چکر

مگر اس روایت کے بارے میں امام طحاوی کا خیال ہے کہ اس حدیث کا مطلق ابتداء  
امام سے ہے جب کہ شراب کی حرمت کا تقیم نازل ہی ہوا تھا اور لوگوں کے دلوں میں اس کی  
نفرت پیدا کرنے کے لئے کافی تاکید و تشدید سے کام لیا جا رہا تھا، حتیٰ کہ شراب سازی کے رواج  
برتنوں کے استعمال سے بھی منع کر دیا گیا اور ویسا ہی لئے تیار کیا تاکہ لوگ سرکہ بنانے کے بہانے  
شراب کی لعنت میں گرفتار نہ ہو جائیں، اور شراب جس کو بالکل طور پر اسلامی معاشرہ سے قطع کرنا  
مقصود تھا وہ کسی عنوان سے گھروں میں باقی نہ رہا جائے، لیکن بعد کے ادوار میں جب کہ لوگ اس  
تعمیم کی حقیقت سے واقف ہو گئے اور شراب کی نفرت ان کے دلوں میں بیٹھ گئی تو پھر اس درجہ  
احتیاط اور شدت کی ضرورت پائی نہ رہی، چنانچہ شراب کے قدریہ برتنوں کے استعمال کی بھی  
اجازت دے دی گئی اور جیسا کہ اوپر روایت میں آیا کہ شراب کو سرکہ بنانے کے عمل کی گنجائش بھی

دی گئی۔ ہندو اسلام سے اس حدیث کے متعلق ہونے کا ثبوت اس سے بھی کتاب کے تحت طریق  
ابن دراقی کی روایت میں شریب بہانے کے ساتھ منکاف توڑنے کا بھی حکم ہے کہ حضور ﷺ نے  
حضرت طلحہ سے فرمایا: ”اعرفي الخمر و كسر اللعان“ (۱) اب  
بہرہ ورنہ تو زور دے یہ صاف علامت ہے کہ یہ وہ ہندو اسلام کا ہے، اس سے کہ برتنوں کے  
توڑنے کا حکم ہندو اسلام میں دیا گیا تھا۔

علامہ سانی فرماتے ہیں کہ اس روایت کے بعض طرق میں حضور ﷺ کی اجازت  
منقول ہے کہ حضرت ابو طلحہ نے حضور ﷺ سے مذکور شراب گھر کو بنانے کی اجازت طلب کی  
تو حضور نے فرمایا: ہاں، گویا روایت میں تصریح ہے، اس لئے اس سے استدلال درست نہیں  
(ابن سنان ۲، ۱۶۹) علامہ سانی نے اس کا کوئی حوالہ نہیں دیا ہے کہ یہ روایت حدیث کی کون  
تصوب میں مذکور ہے۔

### عمل اور نتیجہ عمل کا رشتہ

۱۔ دو از میں اگر اس روایت کی صحت کو انہی احاطہ کے ساتھ مان لیا جائے تو کہ ہم  
مذہب پر قصد والے تہوں میں مذکور ہیں اور جو علماء شائع کا مسئلہ ہیں وہ اب زیادہ سے زیادہ  
عمل قلم کی حمايت ثابت ہوئی کہ یہ عمل پسند یرو نہیں، لیکن ان کوئی ممانعت کے باوجود یہ عمل تر  
نے تو امر کہ پاک نہ ہوگا، اس کا ثبوت اس حدیث سے نہیں ہوتا اور خلیفہ کے اصول کے مطابق  
عمل کیا تر ہے۔ یہ حاصل شدہ نتیجہ کی روایت ثابت نہیں ہوئی۔ علاوہ ازیں اگر کوئی شخص انکو د  
اس طریق کی کسی دوسری چیز سے براہ راست سرکدی بنا دے تب بھی ہادی طور پر تیر و تیرا  
جئے کے بعد ہی امر کہ جن سکتا ہے جس کا اغترال شوائع کو بھی ہے، اس لئے ہادی و ہدیہ کی  
صحت و طہارت کو تسلیم کرتے ہیں۔

نہایت اکنان میں ہے "ولان العصور لا يتحلل" لا بعد التحمر غالب القوم  
نقل بالطہارۃ لربما تعدر الحل وهو حلال" (جماعاً ۱۰۰)۔

تو گویا مسئلہ صرف قصد و ارادہ کا رہ جاتا ہے، مگر قصد و ارادہ کی خرابی کی چیز پر اس  
درجہ مؤثر نہیں ہو سکتی ورنہ اگر قصد و ارادہ اس درجہ مؤثر ہوتا تو اس کا اثر اس صورت میں بھی خام  
ہو جاتا ہے جب کہ شراب کو جوپ میں اٹھا کر اس شخص سے بھڑایا جائے کہ وہ جوپ کی حرارت  
سے سرکہ بن جائے، یہ خفیہ اور مالکیہ کی طرح شافعیہ کے یہاں بھی درست ہے اور اس سے  
حاصل شدہ سرکہ کا استعمال حلال ہے (الموسمہ للہد ۵۰۸)۔

خفیہ کے یہاں اس مسئلہ میں قصد و ارادہ وہی جہت دی گئی ہے کہ یہ دراصل ایک  
فاسد مادہ کو صالح اور افاق انتفاہ بنانے کی کوشش ہے جو ایک جہت بات ہے۔

### قلب ماہیت کا دائرہ

شراب کے علاوہ دیگر نجاستوں میں بھی انقلاب ماہیت مؤثر ہو گیا نہیں اس باب  
میں فقہاء کا اختلاف ہے خفیہ میں امام محمد تمام ناپاک اشیاء اور محرمات میں انقلاب ماہیت کی  
تائید تسلیم کرتے ہیں اور اس کو جب ظہیر قرار دیتے ہیں امام ابو یوسف کو اس سے انکار ہے،  
ان کے نزدیک انقلاب مین سے کوئی ناپاک چیز پاک نہیں ہوتی

"من چیزوں سے ظہیر حاصل ہوتی ہے ان میں ایک چیز انقلاب مین سے اور  
انقلاب مین شراب میں ہوتا اس کی طہارت میں کوئی اختلاف نہیں لیکن اگر اس کے علاوہ کسی اور  
چیز میں ہو مثلاً خمر یا مہارنگ کے کان میں گر کر رنگ بن جائے تو امام محمد کے نزدیک اس کو بھیا  
جاسکتا ہے یا گوہر یا گندگی میں گر کر آہ ہو جائے تو دو پاک ہو جائے گا امام ابو یوسف کو اس سے  
اختلاف ہے، ان کی رائے میں انقلاب مین سے ناپاک اشیاء پاک نہیں ہوں گی" (۱۰۰)  
المازی ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱،

امام ابو یوسفؒ کی دلیل ہے کہ قلب ماہیت کے بعد بھی نجاست کے اجزاء کسی نہ کسی وجہ سے باقی رہ جاتے ہیں، اس لئے احتیاط یہ ہے کہ اس کو بالکل نجس نہ جانے، جنس میں امام ابو یوسفؒ ہی کے قول کو اختیار کیا گیا ہے (رجح بخیر ۱۲۸) مگر علامہ ابن نجیم کے بقول زیادہ تر مشائخ نے امام محمدؒ کے قول کو اختیار کیا ہے، ملاحظہ میں اسی کو مطلق بقول اور فتح القدیر میں قول بقول قرار دیا گیا ہے، الحکیم میں امام ابو حنیفہؒ بھی امام محمدؒ کا ہم خیال بتایا گیا ہے، اس نقطہ نظر کی دلیل یہ ہے کہ کسی شے پر نجاست یا حرمت کا حکم لگایا جاتا ہے تو یہ حکم اسی وقت تک باقی رہتا ہے جب تک وہ اپنی پہلی حقیقت کے ساتھ موجود ہو، لیکن اگر اسی کی ماہیت (حقیقت تبدیل ہو جائے اور اس کا نام اور اس کی صفات باقی نہ رہیں تو اب وہ بھی نجس باقی نہیں رہی جس پر نجاست و حرمت کا حکم لگایا گیا تھا، اس لئے وہ حکم بھی باقی نہ رہے گا، بلکہ موجودہ حقیقت اور نام کے لحاظ سے اس پر حکم لگایا جائے گا اس کے نظائر شریعت میں کثرت میں موجود چیز، نفعہ نجس ہے، علاقہ بننے کے بعد بھی نجس ہے لیکن مضاف بننے کے بعد پاک ہو جاتا ہے، کسی بھل کا شیر و پاک ہے اگر دوا شراب بن جائے تو ناپاک ہو جائے گا اور پھر دوسرے بن جائے تو پاک ہو جائے گا، اس سے ثابت ہو جاتا ہے کہ زمین کی تبدیلی سے حکم بھی تبدیل ہو جاتا ہے (البحر الزاخر ص ۱۳۹)۔

اگر ناپاک کھانے کو باعث امن بن جائے تو پاک ہو جاتی ہے (بدائع الصنائع ص ۱۳۹)۔

بند ۱۰۱۔۱۳۹

حکیم، ہادی، مشک، طبر اور زباد اپنی ساریہ اصل کے لحاظ سے ناپاک ہیں لیکن موجودہ صورتوں میں پاک ہیں (مشائخ ابن ماجہ ص ۱۲۴)۔ ابن عابدین فرماتے ہیں کہ عموم جلوی کی وجہ سے امام محمدؒ کے قول پر فتویٰ ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ حکم کسی صورت کے ساتھ خالص نہیں ملے اس میں ہر دو صورت داخل ہے جس میں تغیر حقیقت اور انقلاب ماہیت پایا جائے اور اس میں اطلاع عام ہو، ناپاک کھانے سے صاف بنایا جائے، ناپاک و غیرہ بیوقوفی سے کرا تا نین جائے، چنے یا





## شافعیہ

شافعیہ نے اس باب میں اصولی طور پر نفس بعینہ اور نفس غیرہ میں فرق کیا ہے۔ ان کے نزدیک انتساب باہیت ان اشیاء میں مؤثر ہے جن میں نجاست نفسی خارجی سبب سے آئی ہو مثلاً شراب اپنی صفت کے لحاظ سے نفسی پھل کا رنگ ہے مگر پیداوار جاننے کی بنا پر پاک اور حرام ہوئی اس طرح کی چیزیں ہیں انتساب، ہیت مؤثر ہوگا کیونکہ وہ اپنی اصل کے خلاف سے پاک نہیں ہے، پاک کی خارجی سے آئی ہے تو اس میں انتساب، ہیت کا مطلب یہ نہ نکالو، خارجی جب ختم ہوئی جس کے نزدیک وہ شرعی چیز پاک قرار پائی تھی لیکن وہ چیزیں اپنی ذات سے پاک ہیں وہ بھی پاک نہیں ہو سکتیں (مذہب الیہ الحق ائمہ اربعہ، ص ۱۸۰)۔

لیکن اس بات پر غور ہے کہ وہ ان باب میں کسی نہ جلد اصول کو رد دینے نہ چاہتے تھے ان مسئلہ میں انتساب باہیت کو تسلیم کرتے ہیں جو نفس سے ثابت ہیں، چنانچہ ان نے یہاں ثمر کے علاوہ طحال اور مثانہ میں بھی اس نفس کو تسلیم کیا ہے، وہ انہوں نے باہیت سے پاک ہو جاتی ہے، اسی طرح خون، جگر، ہڈی، ہڈی کے ہڈی، کھانسی، اس کا، پر نہیں کہ فی الواقع ان میں نفس بعینہ اور غیر وہ فرق ہے بلکہ محض اس لئے کہ اس کا ثبوت احادیث سے ہے، انتساب اور

الحق بخیر ذی - ۱۸۱

## حنابلہ

حنابلہ میں باب میں شافعیہ سے بھی زیادہ سخت ہیں، طہر مذہب کے مطابق وہ انتساب باہیت کو صرف ثمر میں تسلیم کرتے ہیں، انہوں نے ایک قیاسی قوی دیگر نجاست میں بھی انتساب باہیت کا نفس کو ثابت دیکھا اس کو انہوں نے طہر مذہب کے خلاف قرار دیا ہے (الفتاویٰ، ص ۱۸۱)۔

گویا شافعیہ اور حنابلہ دونوں نے ہی اس باب میں قیاس کے دروازے بند کر دیات اور مسئلہ و ماحول اور متعہ بنانے کے بجائے اس کو غیر متعہ ہی بنادیا ہے۔ حالانکہ اس طرح کی کسی تفصیل کا ثبوت نص سے نہیں ملتا اور نہ قیاس و نقل سلیم اس کی تائید کرتے ہیں۔ اس لئے اصولی طور پر ایک تو مابیت کی تہدیمی حکم کی تبدیلی کی متقاضی ہے، دوسرے اس لئے کہ قلب مابیت کی اکثر صورتیں عموم بلوی کی ہیں اور عموم بلوی تسبیل کا متقاضی ہے، نہ کہ تشدید کا۔ ابن ماجہ میں تحریر فرماتے ہیں "لمعناه أن عموم البلوی علة احتیاج القول بالطهارة المعللة بالانقلاب العین" (اور اسی جگہ پر) (ص ۱۰۰)۔

### انقلاب مابیت کا مطلوبہ معیار

یہاں ایک اہم بحث یہ بھی ہے کہ انقلاب مابیت کے لئے کسی شئی کا کس حد تک تغیر مطلوب ہے؟ فقہاء کی جزئیات اور مختلف مقامات پر کھڑے ہونے مباحث کو پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ انقلاب مابیت کے لئے کسی شئی کی پوری حقیقت یا اس کے تمام بنیادی اجزاء کا تبدیل ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ مختلف اشیاء میں جمعی خاصیات کے خلاصے اس کے غالب بنیادی اجزاء کا تبدیل ہو جانا کافی ہے، اس سلسلے میں امام شافعی کی مہارت کافی واضح اور فیصد کن ہے "فلیقتر بمر میں ہے کہ زیادہ تر مشائخ نے امام محمد کے قول و اختیار یا ہے اور انہی قول مختار ہے، اس لئے کہ شریعت نے نبوت کا حکم اس حقیقت پر مہم جب یا ہے اور حقیقت تو اس کے مفہوم کے بعض اجزاء کے خاتمہ سے متعلق ہو جاتی ہے تو اگر تمام اجزاء ختم ہو جائیں تو وہ حقیقت کیسے باقی رہے گی؟" (رد المحتار، ص ۱۰۰)۔

### پانی کی طبعی طہوریت کا خاتمہ

اس باب میں نبی کریم ﷺ کے ایک فرمان سے بھی روشنی ملتی ہے آپ ﷺ نے



نفسی سے اور آتش شہوانی سے بھی باقی رہتی تو اس کا استعمل صحت مند ہو جاتا۔ اس سے نہ اجماع و شہاب ہی سے اس سے شہاب کا اطلاق نہ کیا نہیں جواتے ہیں کہ صواب و عیب اور اہم و کمزور خیال یہ ہے کہ اس وصف کا عمل نہ تو نفسی نہیں ہے، نہ اس کا شہاب سے جو ہے میں نہ دونوں حضرات کا مہتاب ہے کہ اگر حضور اس طرح ہی اس میں پیدا ہو جائے تو وہ شہاب نہیں رہے گی بلکہ نہ کہ قرار پائے گی اور اس کا استعمل درست ہو گا۔ ایسے میں صحت مند ہو جائے گی۔

### قلب مابیت اور عموم بلوی

قلب مابیت کی اعتباری حیثیت میں عموم بلوی کا برائش سے اور عموم بلوی سے کیا ہو کر مسلمانی کی اساس قابل اور پھر چوٹی پر پہنچنے والی ہے، ان میں دو مکمل واقعات سے یہ کہنے سے کہانی حرم کے عقلی امکانات و احتمالات و غیر انداز کر دیا جاتا ہے، بعد مہمکنی سے خزانہ سے حوالہ سے تمیں سے زیادہ ان مضامین کا حوالہ دیتے جو عقلی حیثیت سے یہ دو امور ہیں۔

● مثلاً، پانچ فیض پر پانی بنا دیا ہو، تو پانچ ہو جائے گا، جب کہ پانچ قطرات سے

باقی رہنے کا پورا امکان موجود ہے۔

● پانی ایک جانب سے داخل ہو رہا ہو اور دوسری جانب سے نکل رہا ہو تو یہ دو بلوی

ہے، ان میں کسی قسمی مقدار میں نفس پانی مل جائے تب بھی مضائقہ نہیں۔

● ایک طرف سے میں نجاست کی طرح ہوں کیا کہ یہاں بھی قوی و عقیقہ کوٹھے و مومینہ

کافی ہے۔

● پانچ رہا، جن خشک ہو جائے تو پاک ہے۔

- خف پر نجاست کی توڑنا دینا کافی ہے۔
  - کپڑے پر مٹی لگی تو کھریق دینا کافی ہے۔
  - کنواں میں نجاست گڑھی ہو اور اس کے اندر چشمہ جاری ہو تو پانی کی ایک قطرہ کا نکال دینا کافی ہے اور اسی سے کنواں کی دیوار اور ڈول سمیت ہچہ پانی بھی پاک ہو جائے گا۔
  - مسک شافی کے مطابق چھوٹے بچے کے پیشاب پر پانی چھڑک دینا کافی ہے
- نجاست کا پا قاعدہ اخراج ضروری نہیں (شالہ ۱۰۷۷)۔

اس طرح کے بیسوں مساک کتب فقہ میں موجود ہیں جن میں نجاست اور گندگی کے باقی رہنے کے قوی امکانات موجود ہیں پھر بھی لوگوں کے اعتقاد عام کی بناء پر شریعت نے ان کو نکھر انداز کیا ہے اس سے سمجھا جاسکتا ہے کہ انقلاب ایسے کا مسئلہ بھی چونکہ اس قبیل سے ہے اور اس لئے فقہاء متنبہ نے انہی میں طہرات کے ذیل میں انقلاب عین کو بھی شمار کیا ہے اس کا نشانہ ہے کہ یہاں بھی تسامح اور چشم پوشی کا اصول کو نکھر انداز نہ کیا جائے اور اسی لئے یہ قول زیادہ قرین معلومت ہے کہ بنیادی حاسر کی کلی تبدیلی سے بجائے جزوی تبدیلی کا کافی ہے۔

## نام کی تبدیلی کا اثر

علامہ ابن حزم کاہری نے ”المحلی“ میں اس موضوع پر کافی مفصل کلام کیا ہے ان کی گفتگو کا حاصل یہ ہے کہ کسی چیز کی بنیادی صفات میں ایسی تبدیلی کس سے نام تبدیل ہو جائے، انقلاب ماہیت کے لئے کافی ہے، انہوں نے اس کی بہت سی مثالیں دی ہیں اور پھر کہا ہے:

”الاحکام للأسماء والأسماء تابعة للصفات التي هي حد ما هي فيه“

”لمعرف بين أنواعه“ (۳۸) (احکام اسماء پر مرتب ہوتے ہیں اور اسماء ان صفات کے تابع ہیں جو ان کی مختلف قسموں کے درمیان وجہ امتیاز ہیں)۔

انہوں نے اس کی مثال یہ دی ہے کہ اللہ نے ہمیں جس نام سے مخاطب کرتے ہوئے حکم دیا ہے اگر وہ نام باقی نہیں رہے تو حکم بھی باقی نہ رہے گا اور ہم اس کے مکلف نہ ہوں گے۔ (۱۶۹) نام کی تبدیلی سے مابیت اور حکم کی تبدیلی وقتبہاء حنفیہ نے بھی تسلیم کیا ہے (۱۷۰)۔

انقلاب ماہیت میں مادہ تبدیل نہیں ہوتا ہے

مگر ان حزم نے ذرا وضاحت کے ساتھ اس سے اگلی بات بھی تحریر کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جس کو ہم انقلاب کا ہیست کہتے ہیں اور جس کی بنیاد پر ہم علم کے تغیر کا فیصلہ کرتے ہیں اس میں عکس ذات تبدیلی نہیں ہوتی وہ قائم رہتی ہے اس کے صرف بنیادی عناصر تبدیل ہوتے ہیں (تفصیل کے لئے دیکھیے اگلی ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴ اور ۱۲۵ صفحہ ۱۲۲)۔

## انقلاب صورت کی شکلیں

یہ انقلاب صورت بالعموم ووطریقے پر ہوتا ہے، کبھی یہ ہوتا ہے کہ عناصر کی وعدت (جس سے صورت تیار ہوتی تھی) کسی خارجی سبب سے پار و پار ہو جاتی ہے اور اس تغریق سے نتیجہ میں نئی صورتیں اور نئے اطلاقات وجود میں آتے ہیں، مثلاً کسی غصہ نکلنے کو جلا یا جائے تو نکلنے کے عناصر جل کر بکھر جائیں گے اور راکھ، دھواں اور بھاپ میں تبدیل ہو جائیں گے جل کر بکھر جانے کی بناء پر متعدد صورتیں اور متعدد نام وجود میں آئیں گے مگر مادہ تو ایک ہی رہے گا۔

اور بھی ایسا ہوتا ہے کہ معاصرین وحدت تو ختم نہیں ہوتی مگر دوسری نوعیت میں تبدیلی ہو جاتی ہے مثلاً اگد خانہ میں میرزا رفیع بن جات (اولی امرہ) اور علی (۲۰۳۰ء تا ۲۰۳۲ء)





۱۔ انقلاب و ہیت کے لئے اصل مادہ اور حقیقت کی تبدیلی ضروری نہیں بلکہ طبعی خصوصیات اور بنیادی اوصاف کی تبدیلی کافی ہے۔

۲۔ طبعی خاصائیں اور بنیادی عناصر میں بھی تمام کا تبدیل ہونا ضروری نہیں بلکہ اس کے غالب عنصر کا تبدیل ہو جانا کافی ہے۔

۳۔ اس کا مطلب ہے کہ انقلاب و ہیت کے بعد سابقہ اصل کا جو نہ جو اثر باقی رہ سکتا ہے لیکن اس کے باوجود اس انقلاب و ہیت قرار دیا جائے گا۔

۴۔ خارجی یا غیر بنیادی اوصاف کے تغیر و تبدل کا اعتبار نہیں اور اس طرح کے تغیر سے انقلاب و ہیت کا تحقق نہیں ہوگا۔

۵۔ کسی چیز میں ایسی ضروری و حقیقی تبدیلی کہ اس سے اس کا نام بدل جائے اور کسی اور سے نام کا اس پر مطابق ہونے کے یہ بھی انقلاب و ہیت ہی کی ایک صورت ہے۔

۶۔ جو چیز کے طبعی خاصائیں مختلف ہوتے ہیں اس کا فیصلہ مفسرین کی اس کی خاصیت اور موقع استعمال کے لحاظ سے کسی ماہر شخص کے تجزیہ کے مطابق کیا جائے گا۔

۷۔ اندرونی کی رو سے انقلاب و ہیت کے مسئلے میں مختلف شخص اشیاء کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے، نجس العین اور غیر نجس العین، ہر دو کے مختلف اجزاء کا مجموعہ یاں ہے، فرق شافعی اور فقہ حنبلی میں اس ضمن میں ایک تفریق کی گئی ہے مگر وہ حقیقی بنیاد پر نہیں ہے۔

۸۔ فقہاء کے مختلف اہواب کے تحت قوب و ہیت کے ان اہواب کا تذکرہ یہ ہے کہ

درج ذیل ہیں

جہانگیر، اہواب احمدی، کسی شے کے تدریجی و تدریجی کا طبعی ہونا، بقاء، بقاء و وقت، بقاء و غیرہ و وقت کے ہر یہ تدریجی و تدریجی قوب و ہیت کے بہت سے اہواب ہوتے ہیں۔

آج کل کے پٹے اور دیگر استعمالی اشیاء میں طاعت سے ان قسم کے تغیرات ہوتے ہیں مثلاً

## مُسَدَّے پانی کو فطر کرنا

”مَن قُلَّ شَبْرُوں مِیں پانی کو فطر کرنے کے بعد اِن کے مَسَدَّے اور غلیظ پانی کو بھی فطر کرنے کے لئے اِس کے مُدَّے عن صِرْوَالِکَ کر دیا جاتا ہے اور اِس پانی کو استعمال کیا جاتا ہے، انقلابِ مَایَت کے مُضَابِک کے مطابق اِس کی مُجَافِشِ قُرْآنِی ہے بشرطِیکہ اِس میں مُسَدَّی کے اثرات محسوس نہ ہوں اور اِنشاء اللہ عام ہواں لئے کہ قوننِ اِمَامِ عَکَمَّ

”اِسبِ تَجَسُّتِ شَیْخِ زَوْجِے اور اِس کے اوصافِ اَمْعَانِی تَہْدِیْلِ زَوْجِے میں قوننِ تَجَسُّتِ ہَلِی نہیں رہتی، اِس لئے کہ تَجَسُّتِ اِیکِ عَامِلِ صَفَتِ ذَلِی جَزْأِ کَامِ ہے جب وہ اَصْفِ قُتْرِ زَوْجِے کو تَجَسُّتِ کَامِ بھی قُتْرِ زَوْجِے کا درجہ ہی طَرِیع ہے جیسے شَرِبِ رُبِکِ بِنِ جَاکے اُذْہَاقِ اَمْعَانِی ۱۰ (۳۳)۔

## نا پاک کو پاک کرنے کے چند فقہی نظائر

فَقْہ کے یہاں کئی ایسے نظائر ملتے ہیں جن میں نا پاک : شِیْءُ کو پاک کرنے کا ذکر ملتا ہے مثلاً : نا پاک تیل : نا پاک شہد کو پاک کرنے اور قابلِ استعمال بنانے کا طریقہ یہ بتایا گیا ہے کہ اِس کو ہاتھی کی کسی پُتھن میں رکھ کر اِس میں پانی ملا دیں اور اُنکے پرچے عادیں چر رہیں کہ تا جاکمیں کہ سارا پانی اُچل جائے اور تیل یا شہد اِصلِ مَقْدَارِ باقی رہ جائے، اِس طرح تین بار کریں تو شہد یا تیل پاک ہو جائے گا۔ یہ امام ابو یوسفؒ کی رائے ہے، امام محمدؒ کو اِس سے اختلاف ہے مگر اِجْمَاعِ طَرِیعِ شَیْءِ اَوْرِ دُخْرِ قُتْبِ غُفَوٰی، امام ابو جعفرؒ کے قونن پر ہے اِس کے کہ لوگوں کے لئے اِس میں مہولت ہے جو کچھ (در النکاح، ۲۳۰، ج ۱، ص ۱۰۳)۔

امام ابو یوسفؒ تو اِس مہولت کو بھی پاک بنانے کے قائل ہیں جس کو شراب میں جوش دے کر پکادیں، اِیسا ہی اِیسا ہی اِیسا ہو، زور و اِس پانی میں پھول دیا ہو یا اِیسا ہو

ناپاک تیل یا کسی ناپاک سیال مادے سے جو بنتا دیا گیا، ان صورتوں میں کہ محمد اور بعض روایات کے مطابق امام ابوحنیفہ کا خیال ہے کہ ان کو پاک کرنے کی کوئی صورت نہیں ہے، مگر امام ابو یوسف تیسوں اور حال کے بارے میں کہتے ہیں کہ تین بار پانی سے صاف کیا جائے اور ہر بار سلخایا جائے، گوشت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ پاک پانی میں تین بار پھایا جائے اور ہر بار خشک اور ٹھنڈا کیا جائے۔

علامہ کاسانی فرماتے ہیں

”وما قالہ محمد اقبیس وما قالہ ابو یوسف اوسع“ (بخاری، ج ۱، ص ۱۵۱) امام

محمد کا قول قیاس کے مطابق ہے لیکن امام ابو یوسف کے قول کی بنیاد توسع پر ہے۔

اس طرح کی اور بھی مثالیں ہیں جن میں عموم بلوی کے پیش نظر عام مضابطہ سے بہت تر لوگوں کی حاجات کا خیال رکھا گیا ہے، کنواں میں نجاست گر گئی، پورا کنواں ناپاک ہو گیا، بہر مختلف چیزوں کے تناسب سے مختلف مقدار مقرر کی گئی ہے کہ اتنے ذول پانی نکالنے سے کنواں پاک ہو جائے گا، حالانکہ آخری ذول سے قبل تک پورا پانی ناپاک تھا، اور آخری ذول نکلتے ہی پورا پانی پاک ہو گیا، اس ذول سے نچنے والے قطرات بھی ناپاک نہیں رہے۔

علامہ کاسانی امام محمد کے قول کی توجیہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں

”اس لئے کہ آخری ذول نجاست نے لئے شہ ما متعین ہے، اس دلیل سے کہ کنواں کے سرے پہ آخری ذول جو نمی نکل جاتا ہے، یعنی پانی پاک ہو جاتا ہے، اس ذول سے نچنے والے قطرات تو دفع حرج کے لئے شہ ما اس کی نجاست کا اعتبار ساقط ہے، اس لئے کہ ان قطرات پر نجاست کا حکم لگایا جائے تو کنواں بھی پاک نہ ہوگا، لوگوں کو نجاست کرنے کے بعد کنواں کی طہارت کی ضرورت ہے۔“

مذکورہ مسائل میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پانی بدہ عموم بلوی کے تمام مسائل



شاید یہ فہم اس حدت کے ساتھ خاص ہو جب کہ چرامر ہمہ میں سے پاداشی سے توریہ کیا ہو اور اس میں کوئی اور شئی نہ جانی تھی ہوا اس صورت میں باطن میں اتنا بے مایت و خلعت ہو گیا کہ

سبب (۱) بے مایتی تھی ۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔

انگریزی اور ہومیو پتھی دواؤں کا حکم

یہاں ایک اہم ترین مسئلہ ان وہاؤں کا ہے جن میں انکشافیہ وہابی نفس اشیاء (مثلاً مذہب و باغیہ) کا قانون و فیہ و الامالی باقی ہیں جو وہاؤں کے مختلف اجزاء سے مل کر ایک نئی صورت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اس نئے شکل زیادہ تر انگریزی دنیا میں اور یومیہ پتہ وہاؤں کا یہی حال ہے۔

اس مسئلہ پر ہم نئی اعتبار سے غور کر سکتے ہیں

۱- ۷- اہم چیزوں سے طلاق کا جواز یا نہیں۔

۲۔ انکشاف کی حقیقت یہ ہے: "اندر فضیلت کی رو سے یہ اس پر قرآنی غمخوار اطلاق ہوتا ہے۔"

## حرام چیزوں سے علاج کا مسئلہ

حرام اور مکاپک چیز سے طلاق کے باب میں فقہاء کا اختلاف ہے، جتنا بلکہ بعض مہم  
 ہذا کی طرف مائل ہیں، ان کے نزدیک نہ کسی حرام چیز سے طلاق جائز ہے اور نہ ایسی چیز سے  
 ہذا کے خلاف میں، لیکن یہ مکاپک چیز طلاق نہیں ہوا مگر جب بعد از اس میں ۹۰۰۰۰  
 ثانیہ کے برابر تک اس حرام یا نجس چیز سے طلاق درست نہیں، اسی طرح مسکرات  
 سے طلاق درست نہیں، لہذا اس بات کی جو زیادہ اہم اس طرح طلاق ہو جائے۔ وہ نامہ ایک  
 دوم کے سے متصور نہ ہے، اور بالکل محال ہو جائے جس وقت بھی اصطلاح میں استعمال کرتے ہیں،  
 تو اس سے طلاق درست ہے، بشرطیکہ یہ وہ اجوبہ پر کرنے والا نامہ نامہ ہو، اور اس عرض میں طلاق



عہد جواز کے دلائل

جو حضرات حرام چیزوں کو بطور طہارت استعمال کرنے کے قائل نہیں ہیں ان نے قرآن و حدیث کی روایات ہیں۔

۱- "قال رسول اللہ ﷺ ان الله أنزل الداء والدواء وحمل لكل داء دواء فندوا واولاد فندوا وبحرام" (ابو داؤد: ۴۷۷۰) (رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دیکھ شک اللہ نے مرض و درود دونوں نازل فرمائے ہیں، اس نے دوا و دوا کرنا حرام چیزوں سے خارج نہ کر دیا۔)

۲- "طہرت بن سويد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے بارے میں پوچھا تو آپ نے اس سے منع فرمایا یا آپ نے شراب پانے کو ناپسند فرمایا تو انہوں نے کہا اے اللہ کے نبی یہ میرا دوا ہے اس لئے پی رہا ہوں تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ دوا نہیں ہے یہ توبہ دہی ہے" (ابن جریر: ۵۰۰-۵۰۱، ابی داؤد: ۴۷۷۰)۔

حضرت احمد سنن کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بے شک اللہ نے حرام چیز میں تمہارے لئے شفا نہیں رکھی" (بخاری: ۵۷۷۰)

ابن ابی شیبہ: ۴۷۷۰

مذکورہ روایات میں حرام چیزوں کو بطور دوا استعمال کرنے سے روکا گیا ہے لیکن جو حضرات جواز کے قائل ہیں ان کے نزدیک یہ روایات حالت احتیاط سے متعلق ہیں یعنی اگر مریض کے پاس کوئی متبادل جائز دوا موجود ہو تو حرام یا ناپاک دوا استعمال کرنا جائز نہیں ہوگا (نورۃ قاری: ۴۷۷۰، بغیۃ: ۴۷۷۰، مجمع: ۴۷۷۰، معارف: ۴۷۷۰، ۴۷۷۱)۔

عمر کا اطلاق

دوسرا مسئلہ مکمل کا ہے کہ اس پر تعلق شراب کی کس قسم سے ہے اور فقہ حنفی کی رو سے

اس کی حرمت کا درجہ کیا ہے؟ دراصل شرع کے تعلق سے قرآن میں آیت آئی ہے۔

”إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَلْطَمُ وَالْأَزْلَامُ رَجَسٌ مِّثْلُ سَعَلٍ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ“ (سورہ نساء) (شراب، جو اُمدنی چیز اور شیطانی عمل ہے اس لئے اس سے پرہیز کرو)۔

مگر غرض قسم کی شراب کو کہتے ہیں، فقہاء کے درمیان اس امر میں اختلاف ہے، امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک شرع کا اطلاق حقیقی معنی میں صرف انگوڑی شرابوں پر ہوتا ہے بشرطیکہ اس کا دودھ نکٹ جلانہ دیا گیا ہو، دوسری شرابوں پر اس کا اطلاق مجازاً ہے یا بالواسطہ ہے، امام شافعیؒ (امام مالک، امام بیہقی، امام احمد بن حنبل) کے نزدیک غرض قسم کی شراب کو کہتے ہیں، صاحب قاموس نے لغوی طور پر شرع کا اطلاق ہر قسم کی شراب پر کیا ہے، مگر امام لغت علامہ زعفرانی نے اس کے معنی صحنی دیئے ہیں جو امام ابوحنیفہؒ کا بیان کرتے ہیں، اور ظاہر ہے کہ علامہ زعفرانی کا مقام صاحب القاموس سے مقدم ہے (العرف لغوی علی القرآن ۸، ۴)۔

دیکھ لے ان روایات سے استدلال کیا ہے جن میں مفسر نے ہر مسکر پر شرع کا اطلاق فرمایا ہے اور انگوڑی وغیرہ انگوڑی کی تفریق نہیں کی ہے، مثلاً مفسر علی بن ابی حمزہ نے ارشاد فرمایا: ”مسکر مسکر حمر و کل حمر حرام“ (مسلم ترمذی ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲)۔

مگر متنبہ اس طرح کی روایات کے بارے میں کہتے ہیں کہ شرع کا اطلاق تمام مسکرات پر حقیقی طور پر نہیں بلکہ معنوی طور پر ہے، اس لئے کہ لغت اور عربوں کے حقیقی اطلاق سے لفظ سے شرع کا اطلاق صرف انگوڑی شراب پر ہوتا ہے، یا دو تہائی سے کم چکی ہوئی انگوڑی شراب پر اور قرآن نے حرمت کا حکم فرما دیا ہے، اس لئے کہ یہ حکم صرف اس کے حقیقی معنی ہی پر عائد ہوگا، باقی شرابیں جو معنوی اشتراک کی بنا پر شرعی ذیل میں آتی ہیں وہ حلت مند سے ساتھ متعہ ہے، اس لئے کہ ان کی حرمت کا ثبوت اجتہاد یا اخباراً جاری ہے، اس لئے ان کو دو تعلیقات حاصل نہیں



نے جو یقینی ثمر و حاصل ہے اور جو مسئلہ اجتہاد اور قیاس سے ثابت نہ ہوا اپنی صحت کے ساتھ مردود ہوتا ہے۔ اگر کسی صورت میں وہ صحت ہو جو نہ ہو تو وہ حکم میں جائز نہ ہوگا مثلاً انہوں نے یہ روایت بیان کیا ہے کہ اس کا وہ تہابی بل ہے اور صرف ایک تہابی باقی رہا ہے یہ انہوں نے ۵۰۰ سال کی دورانیہ جن میں شراب اور اس کو قویٰ اپنے سے نہ کرنے کے علاوہ اہل خلیفہ اور اہل مہر و عیال کے نزدیک اس کے استعمال کی نجاست سے پیش کیلئے اس کا استعمال نیک و صالحہ مشائخ و حضرات و فقیہ و محدثین نے کیا ہے وہ محض یہ وہ جب مقصود نہ ہو اور صرف اتنی مقدار جس استعمال میں ہے جس سے دہرے میں یقین یا علم کا مکان ہو وہاں عام ہو کہ اس سے شریعت نہ ہوگا مگر اہل امام محمد اس رائے سے اختلاف سے (امام احمد ۳۳۰۰، شیخین ۳۰۰۰، مسلم ۱۰۰۰، ابوداؤد ۱۰۰۰)۔

### حنفیہ کے دلائل

ان حضرات کے سامنے ایک تو لغوی احوال سے ۱۱۰۰ کے بعض روایت و آثار سے ان کو قیوت ملتی ہے مثلاً: (نہی نہی) کے معنی نے مجاہد کے روایت اور انہوں نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔  
 فرمایا: "الحرم من ہائیں الشحونیں" (نہی نہی) ۳۰۰ سال سے ۱۰۰۰ سال سے ۱۰۰۰ سال سے  
 حضرت عبداللہ ابن عمر روایت کرتے ہیں

"ان السی علیہ اونی سید لشمہ لفظ وجہ لشدنہ نہ دعا لہما، قصہ علیہ شرب مہ" (نہی نہی) ۳۰۰ سال سے ۱۰۰۰ سال سے (نہی نہی) کے معنی نے چار ایک نیزہ کی نفی آپ نے اس کو سبھی قویہ و مبارک اس کی شدت کی وجہ سے شفیق ہو گیا، چھ آپ نے پانی منعوا اور اس میں ۱۱ اور پھر اس کا جو مہر و ش فرمایا)۔

### حضرت عائشہ روایت فرماتی ہیں

"تم رسول اللہ ﷺ کے ایک برتن میں نمیدہا تھے، تم ایک مٹی کی گھڑی اور

ایک صحیح کشتش اس میں ڈال دیتے تھے۔ پھر پانی دیتے تھے، اس طرح صبح صبح فیضانے تو حضور  
رات میں نوش فرماتے اور رات میں بناتے تو صبح میں نوش فرماتے تھے (ابن ماجہ ص ۱۲۰)۔

حضرت عمرؓ کے بارے میں مروی ہے انہوں نے حضرت عمار بن یاسرؓ کو خرید فرمایا۔  
”میرے پاس شام سے شراب آئی جس کو کچا کرو وٹکٹ جلا دیا گیا اور ایک ٹکٹ باقی رہا  
تو اس سے اس کے شیطانی اور جنونی اثرات ختم ہو گئے، اور لیب و حلال حصہ باقی رہ گیا، اپنی  
طرف مسلمانوں کو حکم دو کہ اپنے مشروبات میں تو مسیح سے کام لیں“ (ابن ماجہ ص ۱۸۷)۔

اس سے اشارہ ملتا ہے کہ جب تک شراب کا دھواں حصہ نہ جلا دیا گیا ہو اس کی توح  
مسکرو باقی رہتی ہے اور دھواں جل جانے کے بعد دھواں استعمال میں آ جاتی۔

### فخر اور دوسری شرابوں میں فرق

ان روایات سے امام ابو حنیفہ کے مسئلہ کی تائید ہوتی ہے کہ انگور کی مخصوص شرابوں  
کے علاوہ تمام شرابوں کی حرمت قطعی نہیں ہے، بلکہ اجتہادی ہے، یعنی اس کی حرمت مسکرو کے ساتھ  
مشروط ہے اور بہت تھوڑی مقدار جو کسی جائز مقصد کے لئے استعمال کی جائے اور مسکرو نہ ہو تو  
اس کی گنجائش ہے۔

انگوری کی حرمت چونکہ قرآن سے صاف طور پر ثابت ہے، اس لئے یہ شراب اپنے  
حقیقی مصداق میں بلا کسی طلب کے حرام ہے، اور اس کا گلیل اور کثیر دونوں حرام ہے، لیکن دوسری  
شرابیں حرام تو ہیں مگر اتنی تھوڑی مقدار جس سے نشہ پیدا نہ ہو (اس کا فیصلہ اکثر کی تجویز غلبہ  
مکان اور عادت سے کیا جائے گا) اس کی گنجائش ہے۔

### غیر انگوری شرابوں کی نجاست کا مسئلہ

یہیں پر اس کی نجاست کا مسئلہ بھی حل ہو جاتا ہے کہ غیر انگوری شرابوں کی جو مقدار

حلال ہے وہ پاک بھی ہے، اس لئے کہ اگر وہ ناپاک ہوتی تو اس کا استعمال بھی جائز نہ ہوتا۔ اللہ نے کسی لذتی اور ناپاک چیز کو انسانوں کے سے حلال نہیں کیا ہے، اس نے صرف پاکیزہ چیزوں کو حلال کیا ہے جس کا اشارہ قرآنی لفظ ”طیبات“ سے ملتا ہے۔ طیبات کا اطلاق بہت سی پاکیزہ چیزوں پر ہوتا ہے، لیکن حرمت کے لئے ناپاک ہونا ضروری نہیں، بعض پاک چیزیں بھی حرام ہیں، مثلاً ہر قاتل پاک ہے مگر حرام ہے۔

### الکحل کا مسئلہ

الکحل (جو کہ جوہر شراب ہے) اس کا استعمال آن کل عام ہے، الکحل سے پاک چیزوں کی کسی بنیاد پر آن لوگوں کے لئے کافی دقتوں کا سامنا ہے، الکحل کن چیزوں سے تیار ہوتا ہے، موادِ تقنی عثمانی صاحب نے محملہ فتح المہم میں اپنی تحقیق پیش کی ہے اور پھر حمد فتح المہم اور (۱۵۵)۔

تیسرا پہلو ہے انتھابِ مابیت، الکحل اسپرٹ یا خون یا اس طرح کی کوئی حرام اور ناپاک چیز کو دوا میں ڈال کر میاویٰ محل کے بعد ایک مرتبہ تیار کر لیا گیا، تو ان نجس اشیاء کی مابیت تبدیل ہوئی یا نہیں؟ اور تبدیل مابیت سے متعلق جو مباحث پیش کئے گئے ہیں، اس کی روشنی میں یہ بھی انتھابِ مابیت کی صورت معلوم ہوتی ہے، اس لئے کہ شراب میں بنیادی طور پر ایک ہی وصف ہوتا ہے، مرارہ (تکثیری) یا سکر، دوا میں ڈالنے کے بعد اس کی یہ کیفیت ختم ہو جاتی ہے، اس لئے کہ اگر بڑی دوائیں پینے سے سکر کی کیفیت پیدا نہیں ہوتی، ممکن ہے زیادہ مقدار استعمال کرنے پر غشی یا چکر کی کیفیت پیدا ہو، مگر یہ دوا کی قوت کا اثر بھی ہو سکتا ہے، سکر ہونا ضروری نہیں، البتہ الکحل کا نفس مادہ ختم نہیں ہوتا بلکہ صرف اس کی کیفیت سکر ختم ہو جاتی ہے، نفس مادہ اپنی دوسری خصوصیات اور قوت کے ساتھ دوا کے اندر موجود رہتا ہے، اس لئے کہ دوا میں

انگلز اس کے قاصد اور کائنات کا کھنڈہ بنا ہے، اس سے وہ ایک خاص حد تک مفلوج رہتی ہے۔  
خواب نہیں سوتی تو انگل کا رنج و غم تمام مہمات کے ساتھ تھا۔ تیرہ جون کو وہ اپنے قذوقی سے تیراں  
میں پھنسی نہ رہتی، مگر اس سے تنہم ہر کوئی فرق نہیں پڑے گا، اس لئے کہ وہ ہر دم وعدہ و قرار سے  
دیکھنے والے سے ثابت کر چکے ہیں کہ انقلاب مابینیت کے لئے تمام خصوصیات کا ختم ہونا  
نہ اس کی نہیں بلکہ بیرونی سلطنت کا زوالہ شدہ ہی ہے، اور کسی بھی مسئلہ میں بیادنی و غصہ نہ ہو  
مراہ و انکار ہو سکتا ہے، اور وہ باقی نہیں رہتا۔ اس لئے کہ اس کا مزاج بھی تبدیل ہو جاتا ہے، اور مسئلہ بھی  
ختم ہو جاتا ہے۔

یہی حال دوسری محبتوں کا بھی ہے کہ وہ اس میں ڈالنے کے بعد من میں بھی  
انقلاب مابینیت کا عمل ہوتا ہے، اس لئے کہ ان کا رنگ باقی رہتا ہے اور مزہ اور نہ ہر دو اس میں  
کمزور کیا مگر تیار ہوتا ہے، جس کا اپنا رنگ، ٹھہر، اور مزہ ہوتا ہے۔

بہت اس کی تاثیر (جس مقصد کے لئے ابھی ان کو لایا جا رہا ہے) اور باقی رہتی ہے مگر  
یہ جزوی بقا ہے جس سے انقلاب، مابینیت کے عمل پر اثر نہیں پڑتا۔

مذکورہ تینوں پہلوؤں پر ایک ساتھ غور کرنے سے انگریزی اور روسیہ پیچہ اور اس کا  
مسئلہ حل ہونے نظر آتا ہے، اس لئے کہ وہ انقلابی کے معمولی قول کے مطابق حرام ہو کر نہیں چیز سے  
حاجت درست ہے اور فتنہ شیعہ کی رو سے اگر فتنہ چیز کسی جائزہ و اس میں مزہ مستحکم ہو جائے اور  
ہر ایک چیز پر رہنے والی کا استعمال جائز ہے۔

دوسرے دو اس میں زیادہ تو انگل کا متعال ہونا ہے اور انگل کا قسط ایسی شاپ ہو  
ایسے مسئلہ سے ہے جو انکو یا مجبور سے تیرہ نہیں ہوتا بلکہ دوسری متفق چیزوں سے تیرہ ہوتا ہے، اور  
غیر انکوئی شاپ کا استعمال ضرورت کے تحت یا جائزہ و مقصد کے لئے درست ہے بشرطیکہ اس  
سے سکر پیدا نہ ہو، اور جائزہ و مقصد اور رنگ کوئی مباحثہ بھی باقی نہیں رہتی۔

تیسرے انگلی یا اس بھی کسی حرم یا غص چیز وہ اس ڈالنے کے بعد اپنی ماہیت تبدیل کر لیتی ہے، غرض ان تینوں پہلوؤں میں سے کوئی پہلو ایسا نہیں جس سے ان دواؤں کی حرمت یا نجاست ثابت ہو سکے، بالخصوص آج جب کہ ان دواؤں کے سوا کوئی اور تباہان طریقہ علاج سمجھنے میں آسانی کے دور میں ان دواؤں کے تحقق سے کوئی نئی بات ہو چلا تو کوئی کوہت میں ڈال ہے۔

### جلائین کا مسئلہ

آج کل جلائین کا معاملہ بھی بہت نام ہے اور اس کے سلسلہ میں بالخصوص مغربی ممالک میں بہت سوالات اٹھتے ہیں، جلائین سے میں صحیح طور پر واقف نہیں کہ کیا ہے اور کس چیز سے بنتا ہے لیکن جیسا کہ سرائیہ میں لکھا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قصب ماہیت ہی کی ایک صورت ہے، کہیں کوہ باغت دینے اور دواؤں کے ذریعہ تبدیل کرنے کا کس شری لحاظ سے بالکل درست ہے، اور اس عمل سے نہ پاک کمال پاک ہو جاتی ہے البتہ خنزیری کھان دباغت کے بعد بھی پاک نہیں ہوتی، اور اگر صرف خنزیری کھان یا بذی ہی سے کوئی چیز بذی ہائے خود پاک نہ ہوئی، اس لئے کہ یہ غص اعمین ہے، اور غص اعمین دباغت سے پاک نہیں ہوتا (درمی، ۱۹۹۲ء، ص ۱۷۵)۔

زیادہ سے زیادہ بوقت ضرورت خنزیر کا بال استعمال کرنے کی بعض فقہاء نے اجازت دیا ہے۔ اہم اگر کسی صورت ہو کہ خنزیری کھان یا بذی ریزہ ریزہ ہو کر دوسری چیز یا اشیا میں اس طرح لپ جائیں کہ بہم تغیر نہ ہو سکیں جس وقت فقہاء کی اصطلاح میں استہلاک عین کہتے ہیں، ایسی صورت میں منیال یہ ہوتا ہے کہ قصب ماہیت کی بنیاد پر اس کی جو نقش ہوئی چاہئے۔ لیکن یہ سارے مسائل اس وقت ہیں جب یقین سے معلوم ہو کہ قلاب چیز میں خنزیر کا بڑا نشان کیا گیا ہے، محض قلم ہو تو اس کا اہم نہیں۔



۷۔ دواؤں میں جو اشیاء کا اختلاط ہوتا ہے اگر وہ دوا کے دیگر اجزاء میں اس طرح مل جائے کہ یا جہر متعین نہ ہو سکے خواہ وہ آنکھیں ہو یا اور کوئی چیز، یہ قلب ماییت ہے در قلب ماییت کی بنیاد پر اس کا جواز فراہم ہوتا ہے۔

خواہ وہ ازین فائدہ شافعی اور فتنہ خفی کے معمول بہ قول کے مطابق نہ ہو بلکہ بالحرمان بھی درست ہے، نیز ان اہل کائنات کی شراب کی اس قسم سے ہے جو انکو اور تر سے نہیں بنتی۔

۸۔ مراد کی چھٹی جو صابن ہلکت، باوجود پیست میں ملائی جاتی ہے، وہ قلب

ماییت کی بنیاد پر پاک اور اس کا استعمال جائز ہے۔

۹۔ مذہب جالوروں کا خون یا اس کے دیگر اجزاء، انکو جالور میں ڈالنے کے بعد بانگل

خلط ہو گئے ہوں اور ان کا کھجواں مزاج تبدیل ہو گیا ہو تو یہ قلب ماییت ہے اور ان دواؤں کا بضرورت استعمال درست ہے۔

۱۰۔ جراثیم کا معاملہ بھی سونے کے مطابق قلب ماییت کا معلوم ہوتا ہے اور اس

بنیاد پر اس کے جواز کی گنجائش نظر آتی ہے، البتہ صرف خنزیر کے پمزے یا بڑی کود باغت اسے سرہ

مسالۃ ائی کر کوئی استعمال کی چیز بنائی جائے، اس میں دوسری جائز اشیاء کا اختلاط نہ کیا جائے تو

اس کے استعمال کا جواز نہیں ہے، اس لئے کہ نجس العین و باغت یا اس قسم کے کسی عمل تطہیر سے

پاک نہیں ہوتا، البتہ دوسری اشیاء میں، خلط لائے بعد وہ اپنی ہیئت کھو دے تو اس سے جواز کی

گنجائش ہے۔

## انقلابِ ماہیت اور اس کے احکام

مولانا مفتی حمید احمد ندوی

### انقلابِ ماہیت کا ثبوت و وجود

شیاء کی حقیقت و ماہیت کا بدل جانا ایک امرِ جدیدی ہے مختلف اوقات و زمان میں اس کا تصور ہوتا رہا ہے، ایڈیٹنگ بھی حالات و زمانہ بھی کسی دوسری شے کے خطا بھی کسی اور سبب سے کسی اور شے کا راسخ دھار لیتی ہے، پہلی حقیقت و ماہیت کو چھوڑ کر دوسری حقیقت و ماہیت اختیار کر لیتی ہے، نام، وصف، رنگ، بو، خواص و آثار سب بدل جاتے ہیں، ایسا تغیر ہوتا ہے کہ پیسے سے کوئی منہ بہت نہیں رہتی۔

طالعہ بین عاجزین شامی لکھتے ہیں:

”مذہبہ باتوں کا منتفی و بے کوہنی کی حقیقت کا بدل ہونا ثابت ہے جیسے تانبے کا مہر بن جانا، اور کہا گیا ہے کہ وہ ثابت نہیں، کیونکہ قسبِ حقانی خال ہے، نہ قدرتِ عالی کے ساتھ متعلق نہیں ہوتی، نہیں حق بات پہنچی ہی ہے اس معنی میں کہ اللہ تعالیٰ تحقیق کے راستے سے مایل نہ ہو، تاہن بدل کر سائنس دانوں کے کہنا ہے کہ اجزاء سے وہ وصف سب کو لیتا ہے جس کی وجہ سے وہ تانہا تھا اور اس میں وہ وصف پیدا کر دیتا ہے، کسی کی وجہ سے وہ دو دان بن جاتا ہے جیسے ماکہ جفت تکلیفین کی رائے ہے۔“ جواب آہیں میں متوجہ نہیں ہیں اور صفات کے قبول کرنے میں راہ



ہیں اور محال یہ ہے کہ تانا بولتے ہوئے سونا بن جائے، کیونکہ کسی شئی کا ہر زمانہ واحد میں تاجا اور سونا دونوں ہونے محال ہے، اور قلبِ حقیقت کا ثبوت ان دونوں اعتباروں میں سے کسی بھی ایک سے ہو جاتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: ”فَلَا خَا هِيَ حِجۃُ تَسْمٰی“ (حضرت موسیٰ کا منہ اچانک سانپ بن کر دوڑنے لگا) کے سلسلہ میں ائمہ تفسیر متفق ہیں، ورنہ اُتریت میں انقلابِ حقیقت نہ مایہ تو معجزہ باطل ہو جائے گا، اسی پر یہ بات بھی مبنی ہے کہ علمِ کیمیا جو قلبِ حقیقت تک پہنچتا ہے اس شخص کے لئے اسے سیکھنا اور اس پر عمل کرنا جائز ہے جو اس علم سے یقینی طور پر واقفیت رکھتا ہو اور دوسرے قول کے مطابق جو انقلابِ حقیقت کے عدم ثبوت کا ہے، علمِ کیمیا کا سیکھنا سکھانا اور اس پر عمل کرنا جائز نہیں، کیونکہ یہ محکوم ہے، پوری تفصیل ابنِ حجر کے تحت میں موجود ہے۔ جمع شریعہ کتاب میں اس سلسلے میں اس سے زائد تفصیلات پیش کر چکے ہیں (ذریعہ ۱، ص ۴۹)۔

آٹا، سنبھ کی جس عبرت کا حوالہ علامہ شامی نے یہاں دیا ہے اس نے ان کے ایسے ردِ الحاد اور (۳۳)۔

علامہ شامی ان تفصیلات کے بعد پھر لکھتے ہیں:

”وَالظَّاهِرُ أَنَّ مَذْهَبَ ثُبُوتِ انْقِلَابِ الْحَقَائِقِ بِدَلِيلٍ مَا ذَكَرَهُ فِي انْقِلَابِ

عَنِ النَّجَاسَةِ كَالْانْقِلَابِ الْخَمَرِ حَلَاً وَالْأَدَمِ مَسْكَوً وَمَحْرُكاً دَلِيلٌ وَاللَّهُ أَعْلَمُ“ (۱۳) (ظاہر یہ ہے کہ ہر (رائی) مذہب انقلابِ حقائق کے ثبوت کا ہے، اس کی دلیل ایسی ہے جو فقہاء کرام نے یقینِ نجاست کے ہر نئے میں ذکر کی ہے جیسے شراب کا مسرکہ بن جانا، خون کا منسک بن جانا اور اس کے شائبہ دوسری چیزیں، ورنہ اہم)۔

انقلابِ ماہیت سے حکم کی تبدیلی

جس کسی شئی کی حقیقت وہ میت بدل جاتی ہے تو اس کے اوصاف و آثار، امتیازات

و خاصاً کئی تبدیلیاں ہو جاتی ہیں، نام بدل جاتا ہے، صورت بدل جاتی ہے تو علم بھی بدل جاتا ہے۔  
 اگر آپ کو چیز آپ کی حقیقت، رہائش اختیار کرے تو آپ کی کس قسم حاصل کرنے کی، پاک بنی،  
 ناپاک بنی کی حقیقت، رہائش اختیار کرنے ناپاک کا علم پائے گی۔

انتخاب مابیت کے بعد علم کی تبدیلی کا ثبوت قرآن سے ملتا ہے، سورہ مومنوں میں  
 تخلیق انسانی کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ فرما دفر، ہے:

"وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلْطَانٍ مِنْ طِينٍ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نَفْلًا فِي فَرْجٍ مَكِينٍ  
 ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً وَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مَضْجَةً وَخَلَقْنَا الْمَضْجَةَ عِظًا فَكَسَوْنَاهُ لَحْمًا ثُمَّ  
 أُنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ" (سورہ مومن ۶-۱۰) (۱) ہم  
 نے انسان کو اپنی اولیٰ مٹی سے پیدا کیا ہے، اور اس کو ایک مضجع و مغلولہ میں نطفہ بنا کر رکھا، پھر  
 نطفہ کا توغز بنایا، پھر توغز سے لڑی بنائی، پھر لڑی کی جڑوں بنائیں، پھر جڑوں پر گوشت بنوایا  
 پھر اس کو کئی صورت میں بدلیا، و لہذا تعالیٰ جو سب سے بہتر بنانے والا ہے، یہاں ابرکت ہے۔  
 نطفہ بھی نہیں ہوتا ہے، نطفہ، معلقہ، (بندھ ہوا خون) ایسا ہے، وہ بھی نہیں ہوتا ہے، معلقہ  
 معلقہ (گوشت کا توغز) ہوتا ہے، وہ پاک ہوتا ہے۔

تنگور کا شیر، پاک ہوتا ہے، جب وہ شرب بن جاتا ہے تو ناپاک ہو جاتا ہے، وہی  
 شراب، سرکہ بن جائے تو پاک ہو جائے گا (انتظار ۳۶)۔

معصوم ہو کر نطفہ، رہائش و استقامت میں کئے نتیجہ میں وہ اوصاف جو زائل  
 ہو جاتے ہیں، جو پہلے موجود تھے۔

"فَلَمَّا نَسُوا مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ" (البقرہ ۲۵) (۲) ان سے معصوم ہو کر استقامت میں گئے، تو وہ نطفہ میں زائل ہو جاتے ہیں جن میں  
 مرتب ہوتا ہے۔

انقلابِ مابیت کا حکم کب لگے گا؟

کسی فنی کی حقیقت و مابیت کب بدلتی ہے؟ یا بالفاظ دیگر وہ کون بنیادی اور جوہری عناصر ہیں جن کے قائم رہتے ہوئے فنی کی حقیقت اور مابیت نہیں بدلتی؟ اگرچہ اس میں مختلف قسم کے تغیرات ہو گئے ہوں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ وہ بنیادی من ضرور رج ذیل ہیں:

۱- مذہم

۲- صورت و ہیئت

۳- رنگ

۴- بو

۵- مزہ

۶- امتیازات، خواص و آثار

جب یہ ساری چیزیں بدل جائیں گی تو کہا جائے گا کہ انقلابِ مابیت ہے، جیسے گوہرِ ولید کا جل کر راکھ بن جانا، شراب کا سرکہ بن جانا، ہرن کے خون کا مٹک بن جانا، کتا، خنزیر یا کسی مردار کا تمک کی کان میں گر کر تمک بن جانا، پاختہ کا کچھڑ بن جانا۔

”استعار یعنی عینِ نجاست کا بدل جانا، کبھی بذاتِ خود ہوتا ہے، کبھی کسی چیز کے واسطے سے، جیسے ہرن کے خون کا مٹک بن جانا، اور جیسے شراب کا خود بخود سرکہ بن جانا، یا کسی چیز کے واسطے سے سرکہ بن جانا، مردار کا تمک بن جانا، کتے کا تمک کی کان میں گر کر تمک بن جانا، اور گوہرِ ولید کا جل کر راکھ بن جانا، ناپاک تیل کا صاف تیل بن جانا، بالود (کھار کھوان) کی مٹی جب خشک ہو جائے اور اس کا اثر ختم ہو جائے، نجاست جب زمین میں دفن ہو جائے اور مردہ زمانہ سے اس کا اثر ختم ہو جائے، یہ امام محمد کے قول پر ہے، امام ابو یوسف کا اختلاف ہے۔ امام محمد کے قول



ہو جائیں تو اس پر انقلابِ مابیت صادق آئے گا اور کہا جائے گا کہ دو سابق کے مقابلہ میں ایک دوسری چیز بن چکی ہے۔

منفی نظامِ الدین صاحبِ مطلق کہتے ہیں:

”قلبِ مابیت تو یہ ہے کہ سابق حقیقت معدوم ہو کر نئی حقیقت دنی مابیت بن جائے، نہ پہلی حقیقت و مابیت باقی رہے، نہ اس کا نام باقی رہے، نہ اس کی صورت و کیفیت باقی رہے، نہ اس کے خواص و آثار و کمالات باقی رہیں، بلکہ سب چیزیں نئی ہو جائیں، نام بھی دوسرا صورت بھی دوسری، آثار و خواص میں دوسرے، اثرات و علامات اور امتیازات بھی دوسرے پیدا ہو جائیں“ (تنبیہات نظامِ الدینی، ص ۱۴۱)۔

منفی محمود حسن صاحبِ لنگوئی لکھتے ہیں:

”تبدیلِ حقیقت، صورت کے بدلنے سے ہوتا ہے، نہ کہ اصل ہو جانے سے، جیسا کہ پیٹاب کا قطرہ پانی میں مغلوب اور حل ہو جاتا ہے، مادہ نہ رہا جانے سے، جیسا کہ کپڑا کو شراب میں بہو کر دھوپ میں ڈال دینے سے شراب اڑ جاتی ہے، کوئی اثر نہیں رہتا ہے مگر کپڑا ناپاک اُڑ رہتا ہے“ (مادی محدود، ص ۱۴۲)۔

حضرت قمرانوی لکھتے ہیں:

”فقہاء کی تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ انقلابِ حقیقت مطہر ہے، لیکن انقلابِ وصف مطہر نہیں رہا لہذا ص ۱۳۵“ (ذوالفقاری، ص ۱۳۵)۔

مکمل انقلابِ مابیت اور اس کا حکم

اگر جس اشیاء مکمل انقلابِ مابیت کے مرحلہ سے گزر جائیں اور کسی ایسی چیز کا نام و حقیقت و مابیت اختیار کر لیں جو پاک ہو تو وہ جس اشیاء بھی انقلابِ مابیت کے بعد پاک مالی

جائیں گی۔ ردالمحتار میں ہے:

”بحور اكل ذلك الملح والصلوة على ذلك الرماد كما في المسألة  
وغيرها وما فيها من أنه لو وقع ذلك الرماد في الماء فالصحيح أنه يحس فليس  
بصحيح ۱۲ لا على قول أبي يوسف (رد المحتار ۱۰۳۹) (اس تک تو) جو پہلے گدھیا خذیر تھا  
کھاتا اور اس راگھ پر (جو پہلے پاخانہ یا گوبر و لید تھی) نذر پڑھنا جائز ہے، جیسا کہ منیہ وغیرہ میں  
ہے، اور جو اس میں یہ لکھا ہوا کہ اگر وہ راگھ پانی میں پڑ جائے تو صحیح مذہب کے مطابق پانی پاک  
ہو جائے گا، یہ صحیح نہیں ہے، البتہ امام ابو یوسف کے قول کے مطابق یہی بات ہے۔“

فتاویٰ مالکیری میں ہے:

”گوبر جب جلا دیا گیا اور اس میں کیا تو امام محمد کے نزدیک اس کی طہارت کا حکم دیا  
جائے گا، اسی پر فتویٰ ہے، ایسے ہی خلاصہ میں ہے، ایسے ہی پاخانہ بھی محل کر رہا ہو جانے پر  
پاک ہے، ایسے ہی البخر الرائق میں ہے، جب بکری کا خون سے لت پت بر آگ میں جوتا یا  
اور خون زائل ہو گیا تو اس کی طہارت کا حکم دیا جائے گا، نجس مٹی سے جب پیالہ یا بانڈی بن گئی  
اور پکا دی گئی تو پاک ہو گئی، ایسے ہی محیط میں ہے، جتنی اینٹ، نجس پانی سے بنائی گئی اور آگ  
میں پکائی گئی تو پاک ہو گئی، ایسے ہی فتاویٰ المذاہب میں ہے، کسی عورت نے تنویر بکایا، پھر اسے  
ایسے ترکیز سے پونچھ دیا جو نجس تھا، پھر اس میں روئی پھائی تو اگر تنویر میں روئی بانے سے  
پہلے آگ کی تیش سے ترنی ختم ہو چکی ہے تو روئی پاک نہ ہوگی، ایسے ہی ”محیط“ میں ہے، تنویر  
گوبر و لید سے دہکا کر اس میں روئی پکھا کر دھو دے، لیکن اگر اسی تنویر میں پانی کا پھینکا مار دے تو  
مکروہ نہیں، ایسے ہی ”تقدیہ“ میں ہے اور پانی کے طریقوں میں سے استعمال بھی ہے، نئے نئے  
میں شراب سرکہ بن گئی بالافتاق پاک ہے، ایسے ہی تقدیہ میں ہے۔ دھروئی بوٹا اب سے وندھمی  
کنی، دھونے سے پاک نہ ہوگی، اور اگر اس پر سرکہ بہایا گیا اور شراب کا اثر ختم ہو گیا تو پاک

ہے، ایسے ہی نمبر یہ میس ہے، جو روٹی شراب میں ڈال دی گئی پھر شراب سرکہ بن گئی تو اُس شراب کی تھک باقی نہ ہو تو صحیح یہ ہے کہ وہ پاک ہے، ایسے ہی پیاز جب شراب میں ڈالی گئی، پھر شراب، سرکہ بن گئی تو پیاز پاک ہے، کیونکہ اس میں شراب کے جو اجزاء ہیں وہ بھی سرکہ بن چکے ہیں، ایسے ہی قنادی قاضی خان میں ہے، اگر شراب پانی میں پڑی، یا پانی شراب میں پڑا اور شراب سرکہ بن گئی تو پاک ہے، ایسے ہی خالصہ میں ہے، جب شراب شوربے میں ڈالی گئی، پھر اسی میں سرکہ بھی ڈالا گیا، اگر شوربہ کھٹے پن میں سرکہ کی طرح ہو گیا تو پاک ہے، ایسے ہی ظہیر یہ میں ہے، جو یہاں شراب میں گری، پھر پھینے سے پہلے نکال لی گئی اور وہ شراب سرکہ بن گئی تو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں اور اگر وہ پوہیا شراب میں گرنے کے بعد پھین گئی، پھر نکالی گئی اور وہ شراب سرکہ بن گئی تو اس کا کھانا حلال نہیں، ایسے ہی اگر کتے نے انگو کے شیرہ میں منہ ڈال دیا پھر وہ شیرہ شراب بن گیا، پھر شراب، سرکہ بن گئی اس کا کھانا حلال نہیں، کیونکہ کتے کا لعاب اس میں موجود ہے، وہ سرکہ نہیں بنا، ایسے ہی قنادی قاضی خان میں ہے، اگر یہ شراب شراب میں پڑ جائے پھر شراب، سرکہ بن جائے تو پاک نہیں، ایسے ہی خالصہ میں ہے، انجس سرکہ شراب میں ڈال گیا، پھر سرکہ بن گیا، انجس بن رہے گا، کیونکہ انجس تغیر نہیں ہوا، ایسے ہی قنادی قاضی خان میں ہے، گندھاپتہ برنگ کی کان میں گر گئے اور نمک بن گئے، یا بر بالودہ (کھاز کنواں) مٹی بن گیا، طرفین کے نزدیک سب کے سب پاک ہو گئے، امام ابو جوسف کا اختلاف ہے، ان کے نزدیک پاک نہیں ہوئے، ایسے ہیچہ نلرسنسی میں ہے، انگو کے شیرہ کا مٹھا تھا اس نے جوش رلا اور شدت پیدا ہوئی اور جھامٹ سمیا (یعنی شراب بن گیا) پھر جوش ختم ہو گیا اور ساکن ہو گیا اور گھٹ گیا، پھر سرکہ بن گیا، سرکہ اسی کمرے میں پڑا رہ گیا اور مدت لمبی ہو گئی، گھڑا پاک ہو گیا، ایسے ہی وہ ڈرا جس میں شراب ٹپ گئی، اسے سرکہ سے محدود یا تیا تو پاک ہو گیا، ایسے ہی قنادی قاضی خان میں ہے، انجس تیل صابن میں ڈالا گیا تو اس کی طہارت کا نفی نہ آیا جائے گا

کیونکہ خیر ہو گیا، ایسے ہی زہابی میں ہے (نئی نئی، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰)۔

علامہ شامی کی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف وصف بدل ہوا انقلاب حقیقت نہیں ہے۔

ظاہر ہے کہ اشیاء کے اوصاف تمنی ہیں، رنگ، بو، مزہ اور گاڑھا دھلا ہونا، اشیاء کا حراج و طبیعت کہلاتا ہے، لہذا اگر اوصاف محاذ بھی بدل جائیں، طبیعت بھی بدل جائے، لیکن نام نہ بدلے، خواص نہ بدلیں، امتیازات نہ بدلیں، بکھرے کہ ایک نئی حقیقت و مابیت کے ساتھ اس کی تعبیر نہ ہو سکے، تو اسے قلب مابیت یا استواء نہیں کہہ سکتے، تاہم پاکیزہ پاکی کا حکم نہیں اختیار کر سکتی۔

چند گرم شراب میں چند کھوپانی یا عرق گلاب، عرق کیڑا ملا دیا جائے، ظاہر ہے کہ شراب کے اوصاف ملا کر رنگ، بو، مزہ، تہہ ملی ہو جائیں گے، پھر بھی اسے طہارت کا حکم نہ ملے گا، کیونکہ یہ تحلیل ہے، استواء یا انقلاب نہیں۔

### بعض صورتیں جن میں انقلاب مابیت مانی گئی

سابقہ تفصیلات سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ شراب، سرکہ بن جائے تو انقلاب مابیت ہے، اسی طرح گوبر و لید، پانخانہ جل کر راکھ ہو جائے تو انقلاب مابیت ہے، کتا و خنزیر وغیرہ نمک کی کان میں گر کر نمک بن جائیں، نجس مٹی کے برتن بنا کر پاک دئے گئے، اینٹ بنا کر پکائی گئی تو انقلاب مابیت ہے، نجس نخل سے صابن بن گیا تو انقلاب مابیت ہے، حتیٰ کہ مرد و عورتی جہلی اور خنزیری جہلی سے صابن بن گیا تو بھی انقلاب مابیت ہے (رد المحتار، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳،



## بعض صورتیں جن میں انقلاب مابیت نہیں مانی گئی

کتے نے انگوڑے شیر میں منڈ والا شیر و شراب بنا دیا گیا، پھر شراب سرکہ بن گئی تو یہ انقلاب مابیت نہیں ہے، کیونکہ کتے کا لعاب اس میں موجود ہے، وہ سرکہ نہیں بنا، پیشاب، شراب میں پڑ گیا۔ شراب کا سرکہ بن گیا، انقلاب مابیت نہیں ہوا، پیشاب اس میں موجود ہے، نجس سرکہ شراب میں ملا، شراب سرکہ بن گئی، پاک نہیں ہوئی، انقلاب مابیت نہیں ہے، تاہم پاک سرکہ اس میں موجود ہے (قادی مائلی، ص ۱۲۵)۔

تاہم خشک انگوڑا شیر و بن گیا، تاہم پاک دودھ کا گویا یا بن گیا، تاہم پاک یہ ہوں کا اتنا بن گیا، اتنے ہی روٹی پک گئی، قلب مابیت نہیں ہوا، سب تاہم پاک ہیں اور ص ۱۳۱۔  
پیشاب سے بنائے گئے نمک میں انقلاب مابیت نہیں، ہاں البتہ اگر پیشاب نمک میں نہ صرف بن جائے تو انقلاب مابیت ہے نہ عدم مابیت۔

پیشاب و قلندر کے اس و شش پانی اسی طرح بنایا گیا جس طرح سمندر کا صحرایہ پانی مٹھا دیا جاتا ہے تو انقلاب مابیت نہیں ہوا۔ پیشاب نجس اخص ہے جو پانی ہوا ہے، وہ بھی پیشاب ہی ہے (ایضاً ص ۱۳۱)۔

تازہ سکن میں ذالی گئی، قلب مابیت نہیں ہوا (ایضاً ص ۱۳۱)۔  
برش میں سور کے بال کا انقلاب مابیت نہیں ہے (ایضاً ص ۱۳۲)۔  
گندہ حلق و پیشاب میں اتنا پڑ گیا کہ پیشاب باقی نہیں رہا تو بھی گندہ حلق تاہم ہے، قلب مابیت نہیں ہوا (ایضاً ص ۱۳۲)۔  
وہاؤں اور مٹھوں وغیرہ میں نجس اشیاء کا استعمال انقلاب مابیت نہیں ہے، وہاؤں سے مجموعی اثر اور خاصیت و انقلاب صحت نہ رہا ہے (ایضاً ص ۱۳۲)۔

انقلابِ مابیت اور موروثی خصوصیات کا معاملہ

انقلابِ مابیت سے گزرنے والی چیز، خواہ نفسِ امین ہو (مثلاً شراب، گوہرِ دلیر، پاجان، خنزیر، مردار، بیہوشِ خون وغیرہ) یا غیرِ نفسِ امین (مثلاً آستہ، باغی، بغس تیل، بغس چربی، بغس پانی وغیرہ) سب کا حکم یکساں ہے، انقلاب کے بعد سب کو پاک قرار دیا جائے گا۔

خواجہ ہدلی کے بعد، جن اشیاء سے مل کر یہ نئی جوانی کا کوئی اثر اور کوئی خاصیت اس میں برقرار نہ ہو یا پختہ ہونے والی شے اپنی اصل سے موروثی طور پر کچھ خصوصیات اور کیفیات کو برقرار رکھتی ہو، دونوں صورتوں کا حکم یکساں ہوگا۔

لیکن خیال رہے کہ حکم کی یکسانیت اس وقت ہوگی جب اس پر احتمالِ امین یا انقلابِ مابیت پورے طور پر صادق آجائے، اس مفہوم کے صادق آ جانے کے بعد طہارت کے حکم میں دونوں کے مابین کوئی فرق نہ ہوگا۔

اس کی مزید وضاحت کے لئے ناپاک تیل سے بنے صابن کے مسئلہ کو لیجئے۔ صابن بنانے کے لئے تیل وچہ لپ کا استعمال ہوتا ہے، کسی بھی صابن میں پکنائٹ اور مھاگ تیل وچہ لپ کے ذریعہ پیدا ہوتی ہے، پھر الگ الگ تیلوں کی الگ الگ خصوصیات ہیں جو صابن بنانے میں اپنا اظہار کرتی ہیں۔ صابن بنانے والی کتابوں میں یہ تفصیلات موجود ہیں۔

جب کوئی تیل یا چربی صابن کی شکل اختیار کرے گی تو اس صابن میں تیل وچہ لپ کی موروثی خصوصیات (پکنائٹ، مھاگ اور پانی کو جذب کرنے کی صلاحیت) ضرور برقرار رہیں گی، اس وجہ سے کہ وہ بغسِ امین ہے یا غیرِ بغسِ امین ہے، صابن بن جانے کے باوجود موروثی خصوصیات ختم نہ ہوں گی۔

لہذا جب کب فقہ وائمائی میں ناپاک تیل کی طرح، مردار کی چربی اور خنزیری چربی، صابن بن جانے پر تحولِ امین قرار دے کر طہارت کا حکم رکھتی ہے جب کہ ایک (ناپاک تیل) غیر

نجس العین ہے، اور دوسرا (مردار کی چربی اور خنزیر کی چربی) نجس العین ہے اور موردیٰ خصوصیات (چکنہ ہٹ، جھاگ وغیرہ) دونوں میں برقرار ہے، اس سے معلوم ہوا کہ موردیٰ خصوصیات کی برقراری کے باوجود طہارت کا حکم نجس العین اور غیر نجس العین ہر ایک پر لگے گا۔

اسی طرح گو برالید اور پاخانہ کا معاملہ ہے دہر بالود ہے، منی بن جانے پر انقلاب ماہیت کی وجہ سے ظاہر قرار پاتے ہیں، جب کہ اس منی کو خالص منی نہیں کہا جاتا ہے بلکہ آملا کہا جاتا ہے، اور اس منی (آملا) میں موردیٰ خصوصیات (نباتات و کثوف نمودارینے کی صلاحیت) موجود ہوتی ہیں۔

ان تمام باتوں سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ ہر چیز میں دو طرح کے خواص ہوتے ہیں ظاہر کچھ اور باطنی کچھ تحول میں یا انقلاب ماہیت کے نتیجہ میں ظاہری خواص کا ختم ہو جانا ضروری ہے، باطنی خواص (موردیٰ خصوصیات) کا ختم ہونا ضروری نہیں ہے، اور اس معاملہ میں نجس العین وغیر نجس العین دونوں برابر ہیں۔

### قلب ماہیت کے اسباب

قلب ماہیت کبھی کبھی بذات خود ہو جاتی ہے، جیسے خون کا مٹک بن جانا، شراب کا سرکہ بن جانا، گو برالید کا منی بن جانا، کبھی کبھی کسی دوسری چیز کے واسطے سے ہوتی ہے، جیسے شراب میں کوئی ایسی چیز ڈال دی جائے جس سے دوسرے بن جائے، مثلاً پیاز ڈالنا، دھوپ یا دوا وغیرہ کے ذریعہ قلب ماہیت جیسے ہنرے کی دباغت، جلائی، جیسے نید و گو بر کا راہ بن جانا، غلط کے نتیجہ میں استہلاک میں جیسے ناپاک تیل کا صابن بن جانا، ناپاک چیز کا کسی پاک چیز میں پڑ کر وہی چیز بن جانا جیسے خنزیر کا نمک کی کان میں گر کر نمک بن جانا، وغیرہ وغیرہ۔

اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ کسی کیمیائی مٹل سے کوئی چیز اس طرح بدل دی جائے کہ وہ بالکل دوسری حقیقت و ماہیت بن جائے۔

## فلٹر کشید کرنے کا عمل

فلٹر کشید کرنے کے عمل کو غلابہایت نہیں کہہ سکتے، کیونکہ اس کے نتیجے میں ٹی کی خصوصیات، اثر انگیزی وغیرہ بدلتی ہیں، شئی کی حقیقت و ماہیت نہیں بدلتی۔ یہ صرف ایک تحلیل و تجزیہ کی عمل ہے، کسی شئی کے اجزاء اس سے بعض کو علاحدہ کر لینا ہے، تاہم پاک پانی کے ہر جز میں ناپائی اور نجاست صول کئے ہوئے ہوتی ہے، کسی تجزیاتی عمل سے اگر بظاہر پاک اجزاء نکال دیے جائیں تو بھی ان کا جو اثر پانی میں سرایت کر چکا ہے وہ پانی کو نہ پاک بنا چکا ہے، اس کے پاک ہونے کی اس کے ساتھ کوئی صورت نہیں کہ وہ ماکثیر میں ملا دیا جائے۔

اسامی فقہ ایدی جدو نے اپنے گیارہویں مینار منفقہ مکہ مکرمہ ۱۹۸۹ء میں ایسے پانی کے پاک ہونے کا جو فیصلہ کیا ہے (اسلامک فدا کیڈی انڈیا کے تیرہویں سیمینار کے عوض مسئلہ بابت انقلاب ماہیت، ۹ پر اس فیصلہ کا ذکر ہے) (افقری نقاد میں مل نظر ہے۔

اہت جہاں نجاست اور ٹی نجس، دونوں کا اتمہ ممکن ہو وہاں نجس کو انک کر دینا، اس بھی کو پاک نہ دے گا، جیسے ہڑے سے جب نجس رطوبت ختم کر دی جائے تو پھر پاک ہو جائے گا۔ خود و مرد و رک چڑا ہوا نہ ہو ماحولور کا۔

## مرکب وادوں اور مرکب اشیاء کا تقصیر

مرکب وادیں جو مختلف اجزاء و عناصر کو ملا کر تیار کی جاتی ہیں انخواہ جامد ہوں یا سیال، ان کے غلط و انفسط کو انقلاب حقیقت و استحال نہیں کہہ سکتے، کیوں کہ مجموعی تاثیر اگرچہ بدل جاتی ہے، مگر ہر جز اپنی جسم صفات و خواص کے ساتھ موجود رہتا ہے انہی صفات و خواص کے مجموعہ سے نئی تاثیر پیدا ہوتی ہے اسے قبول کہہ سکتے ہیں، یعنی مل ہو جانا، نجس قلب ماہیت نہیں کہہ سکتے۔

ادوں کے مجموعی اثر اور خاصیت کو انقلاب عین نہ کہا جائے گا (نقدی، درہائیں مختلف، ۱۷۲)۔

رواں کے علاوہ دیگر اشیاء میں نہیں ہیں یا مردار کی چربی یا خنزیر کی چربی سے بنے  
مصائب کی طہارت کا مسدہ مابعد ہمارے میں متعدد مقامات پر مذکور ہے۔ ایک میں ایک چربی  
مذکور ہے کہ یہ نہیں ہے، تو وہی گواہ یہ ۱۰۱۱ پر ایک مسدہ موجود ہے جس میں صحت میں  
تازی طہارت و قلب مابعد تسمیر نہیں کیا گیا، اس کے پیش نظر صحت میں خنزیر یا مردار کی چربی  
کے استعمال کو بھی قلب مابعد نہیں کہا جاسکتا۔

نوتھ پیسٹ یا نوتھ پاؤڈر وغیرہ میں چونکہ اجزاء کی صفات تکمیل ہوتی ہے، استعمال نہیں  
ہوتا، اس سے خنزیر کی چربی ہو تو حرام ہے، استعمال نہ کی جائے۔ دیگر جانوروں کی چربیوں میں  
خون جانوروں کی ہڈیاں تر و خشک دونوں کا استعمال جائز ہے، مردار کی چربی کا خشک ہونے  
پر استعمال جائز ہے۔ کتے کی خشک چربی بھی استعمال نہ کرتے ہی بہتر ہے، انسانی سببیہ اور  
کتاب الحکمہ ص ۱۰۰

## الکحل کی حقیقت

جو وہ نہ نہ میں بہت سی دواؤں اور بہت سی چیزوں میں الکحل استعمال ہوتا ہے۔  
جو یہ جو بھی کی گئی وہ الکحل سے بنی نہیں ہوتی، اسی طرح اسی طرح بھی اس کا استعمال ہے۔  
کھانے کی چیزوں کی صحت اور شربت میں بھی اسے استعمال کیا جاتا ہے، بعض بینٹ اور خوشبودار  
خاص طور سے اسپرے میں الکحل استعمال کیا جاتا ہے۔

ابنہ اسب سے پہلے اس کی حقیقت میڈیکل سائنس دانوں کے بیانات کی روشنی میں  
واضح کی جاتی ہے، اس کے بعد اس کا تعریف کیا جائے گا۔

ڈاکٹر محمد علی ہار کتے ہیں

”یہ دراصل عربی لفظ ”القول“ کی تحریف ہے، ”قول“ عربی میں نثر اور دوا کی اس

کیفیت کا نام ہے جو شراب سے پیدا ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ نے جنس کی شراب سے اس وصف کی نفی کرتے ہوئے فرمایا: "لَا يَهْبِطُ عُلُوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يَنْزِلُوْنَ" (سورہ صافات ۷۷: ۷۸) (اس میں درود بر ہو گا۔ اس سے عقل میں تورۂ نہ گے گا)۔

اہل مغرب نے اس الکل کو مری سے نقل کر کے "الکحل" بنا دیا۔  
الکحل کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے "الکحل ایک بے رنگ، بظاہر بن کر اڑ جاتے والا سیال ہے جو کاربن یا نیٹرورین و آکسیجن اور ہائیڈروجن کے ساتھ کاربن کے مرکب میں خمیر اٹھنے سے حاصل ہوتا ہے۔

الکحل ایک ایسا آلیاتی مرکب (Organic Compound) ہے جو تیس کی تین اقسام کاربن، ہائیڈروجن اور آکسیجن سے مل کر بنتا ہے۔ الکحل کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ میٹائل الکحل (Methyl Alcohol)

۲۔ میٹائل الکحل۔

الکحل کی عام خصوصیات میں سے یہ ہے کہ زیادہ تر الکحل بے رنگ اور رقیق ہوتے ہیں، اس میں ایک مخصوص قسم کی بو اور آتش فشاخ ہوتا ہے، عام الکحل پانی سے جکے ہوئے ہیں، اور پانی میں مکمل طور پر مل جاتے ہیں۔

میٹائل الکحل فوسیت کے اعتبار سے زہریلا اور نشہ آور ہوتا ہے، اگر اس کو پیئے میں استعمال کیا جائے تو اس سے اندھا بن، جگر موت واقع ہو سکتی ہے، یہ جکے شعلے کے ساتھ جلتا ہے اس کا استعمال غصہ اور فکری کمزوری پالش کو مل کرنے، مختلف عطریات اور دواؤں میں بھور کھلانے والے مادہ کے استعمال ہوتا ہے۔

میٹائل الکحل بھی نشہ آور ہوتا ہے، اور بھرت تیزی سے اڑ جانے والا مادہ ہوتا ہے، یہ شراب کی روح اور اس میں سکر پیدا کرنے کا سبب ہے۔

انکھل کی اقسام میں سب سے زیادہ استعمال دھماکے میں انکھل کی کا ہوتا ہے۔ اس دھماکے میں انکھل دو طرح سے بٹایا جاتا ہے:

۱۔ شکر یا نشاستہ کو غیر کر کے۔

۲۔ آئینہ میں پانی ملا کر (Hydrotion) زیادہ دھماکے میں انکھل دھماکے میں (Molasses) سے تیار کیا جاتا ہے، مولاسیس ایک گہرے رنگ کے کاربھے شربت کی طرح کا رقیق ہوتا ہے، جو گھنے کے رس سے شکر کے دانے بنانے کے دوران دانے بننے کے بعد پھیرا جاتا ہے (ہمارے علاقہ میں اسے "چونا" (داؤ جمبول کے ساتھ) کہتے ہیں)۔ مولاسیس کے اندر اس کے بعد بھی تقریباً ۳ فیصد شکر موجود ہوتی ہے جس دانوں کی شکل میں تبدیل نہیں کیا جاسکتا ہے، لہذا غیر کے عمل کے نتیجہ میں مولاسیس میں موجود شکر دھماکے میں تبدیل کر لیا جاتا ہے۔

دھماکے کا استعمال پینٹ، وارنش، دوا میں، رنگ، صابن اور مصنوعی ریشمانے میں ہوتا ہے، اس کے علاوہ دیگر مقاصد کے لئے بھی اس کا استعمال کیا جاتا ہے، جیسے پتوں کے بدلنے کے طور پر موٹر کار کو چلانے کے لئے بھی مستعمل ہے، دھماکے کو جراثیم کش کے طور پر زخموں کو صاف کرنے اور سرخ و غیرہ صاف کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

انکھل آمیز مشروبات میں دھماکے استعمال کیا جاتا ہے، دھماکے کو ٹھکڑوں کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے، نیز غیر نمکدہ آمیز مشروبات (Anti Freege Mixtures) بنانے کے لئے بھی اس کا استعمال ہوتا ہے، انکھل کا استعمال دواؤں کو پھیلانے میں بھی ہوتا ہے، کچھ دوسری دواؤں میں صرف ایک خاص لذت پیدا کرنے کی غرض سے طبعاً جاتا ہے مختلف قسم کے انکھشن میں دھماکے کا استعمال ہوتا ہے، صاف کیے شربت میں بھی استعمال ہوتا ہے، جب کہ ایلیو پیتھک دواؤں میں انکھل کا استعمال احساس کو دبانے کے لئے ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا تفصیلات کی روشنی میں انکھل کی بابت درج ذیل حقائق سامنے آتے ہیں

- انکامل ایک نشہ اور مرتب ہے۔

۲۔ یہ مختلف اقسام کی تیسوں سے مل کر بنتا ہے۔ نیز موالا جسکی سے بھی تیار کیا جاتا ہے۔

۳- مو|| سکر گئے کے رہا سے نکلے، ایک ہزار عمارتیں، وہ ہے۔

۴۔ اقل تک استعمال دواؤں کو چھلانے والے مادے کے محور پر نیچے ایک خاص لذت پیدا کرنے کے لئے جو تھامے۔

د- اکلعل احساسی و کوم کرنے کے لئے بھی دواؤں میں ملا دیا جاتا ہے۔ بعض مسہر بہت  
انتخاب ہایت ۶-۸ عرب کو ذہیم اختر ندان ۱۱۔

انکسار کا علم

ہاتھوں سے متعلق جو تفصیلات تحریر ہوئیں ان میں - ۱۔ غصہ و افسوس (تمہیل یا پاد : )  
خشب رمل جو پاؤں کی شکل میں ہو، حدیث اور معنوی ترجمانے میں اُصل کا استعمال استعمال میں  
اور قلب مابیت قرار دیا جاسکتا ہے۔

نہیں یہاں ماییت کی شکل والی (دائمی) سیال و پست کی شکل کے رحم، ہاتھ نہ دھونے یا کپڑا دھونے کے ایسے صوبے جو سیال یا پست کی شکل میں ہوں، ان میں اطفال کا استقبال قلب ماییت نہیں ہے۔

ان طرح جنت، اور نعم، فو تو جو پیست، غیر انھانے میں، اور جو ہر جنت میں انھانے کا استعمال قلب، ہر جنت میں قرار دیا جاتا تھا، جو ہر جنت میں قرار دیا جاتا تھا، کہہ سکتے ہیں۔

یونکہ مذکورہ استعمالات میں بالکل اپنی پوری خصوصیت کے ساتھ باقی رہتا ہے۔ البتہ جن کو: قلع پر بالکل کے استعمالات کو قلب مابین نہیں قرار دے دیا گیا وہاں بھی بعض صورتوں میں جواز کی شکل بنتی ہے۔ جب وہ انجور، کشمش یا کھجور سے تیار نہ کیا گیا ہو۔ ان کے علاوہ چیزوں



مثلاً جو، گندم، جوار، موالا بیس (چونا) وغیرہ سے بننا ہو۔

اس سلسلہ میں مولانا رشید احمد اور مفتی نظام الدین کے فتویٰ قابل توجہ اور اہم ہیں۔

جس دوا کے لئے حسن و غرضی ۶۵، غرضت عدم غرضی ۶۶، عدم غرضی ۶۷، عدم غرضی ۶۸۔

## دواؤں میں خون کا استعمال

بعض ادویات میں جانوروں کے خون کا استعمال ہوتا ہے، سمت اور زہر کو مختصر کرنے کے لئے جانوروں کے خون سے انٹی باڈی (Antibody) نیکے بنائے جاتے ہیں۔

مریض کے خون میں ہیموگلوبن (Hemoglobin) کی کمی دور کرنے کے لئے جانوروں کے خون سے نکالے گئے ہیموگلوبن کو ایک خاص شکل دے کر بعض ادویات بنائی جاتی ہیں، اور ایسے مریضوں کو استعمال کرائی جاتی ہیں۔

ان ادویات کے بنانے کی تفصیلات فراہم نہ ہوئیں اس لئے یہ بتانا مشکل ہے کہ خون کی صورت قلب ماہیت ہے، کون صرف تحلیل و تجزیہ ہے۔

خون، خواہ مذکور کا ہو یا غیر مذکور کا، نجس العین ہونے کی وجہ سے حرام ہے، جس دوا میں پڑا ہو وہ دوا بھی حرام ہے، خارجی و داخلی دونی استعمال پر ناجائز۔

البتہ اگر کسی دوا میں قلب ماہیت اور استعمال میں صادق توجہ سے تو پانی، حلال ہو جائے گا، لیکن صرف تحلیل و تجزیہ ہو تو نجس العین کا حکم باقی رہے گا، اور اسی صورت میں اجازت ہوگی جہاں حاجت و ضرورت کے تحت حرام و نجس اشیاء سے طہارت کی کھجائش ہو جاتی ہے۔

خیال رہے کہ جب حرمت ہوگی تو خارجی و داخلی ہر استعمال کی حرمت ہوگی اور جب اجازت و حلت ہوگی تو داخلی و خارجی ہر استعمال کی اجازت و حلت ہوگی۔



اشیا جو کھانا بنائے باعث ورج ذیل صنعتوں میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔

بونا (مضامین اور دودھ سے بننے والی اشیا گوشت کی مصنوعات وغیرہ)

بونا دواؤں کی صنعت

بونا فوڈز وغیرہ

بونا ہے شمار مختلف استعمالات (عطر، مسند، بات انتخاب، بیت۔)

ایک اور الف کاربوں نکلتے ہیں:

"میڈیکل میں جلائین عام طور پر کپسول بنانے میں استعمال ہوتا ہے، اس سے نرم

اور سخت دونوں قسم کے کپسول بنائے جاتے ہیں، ان کے علاوہ یہ پیسٹ مرکہ Passed

Coffee کے بنانے میں بھی استعمال ہوتا ہے، نیز مصنوعی جوس میں بھی استعمال ہوتا ہے (بونا

میں علی جاسم، دلی دلی کی پیش کردہ صنعت)۔

ایک اور وضاحت یہ ہے:

"بہترین کے مطابق سخت قسم کے کپسول عام طور پر بونا اور فزیر کے گوشت کی پرست

سے بنائے جاتے ہیں، کیونکہ فزیر کے گوشت سے بنا جلائین کپسول میں شفافیت اور چمک پیدا

کرتا ہے (محلیم، دلی عرض مسند، بات انتخاب، بیت۔)۔

یہ تو جلائین کے استعمال کی عمومی ہوئی، تاہم یہ کہ شاید ہی کوئی نیا جائے جسے

جلائین کسی نہ کسی طور پر استعمال کرنے کی تربیت نہ آئے، ورنہ ہر ایک کا سابقہ بونا ہے،

یا پڑ سکتا ہے۔

بہترین بتاتے ہیں کہ جلائین حاصل ہونے کے عام ذرائع جانوروں کی ہڈیاں اور

کھالیں ہیں، جن میں فزیر کی کھال بھی شامل ہے۔ اس کے خام مال میں گائے، بھینسوں

کی ہڈیاں، (سوفیہ) فزیر کی کھال، فیصد اور گائے بھینسوں کی کھال ۷۰ فیصد استعمال

ہوتی ہے۔

جلائین دوطرح سے پایا جاتا ہے، دونوں کی شکل میں اور ہارک ایک خوف کی شکل میں، یہ بے بو اور بے ذائقہ ہوتا ہے، یہ بہ آسانی ہضم ہو جاتا ہے، یہ خالص ایک پروٹینی غذا ہے، یہ جانوروں کے کولاجین (Collagen) سے حاصل کیا جاتا ہے، کولاجین جانوروں کی کھال اور ہڈیوں میں پایا جانے والا پروٹین ہوتا ہے، جلائین غیر ذریعہ ہوتا ہے، جلائین کی طبی خصوصیات بڑا اور است جانوروں، کے کولاجین اور اس میں استعمال کئے گئے کیمیاوی مادوں وغیرہ سے متعلق ہوتی ہیں (ملاحظہ فرما کر)۔

### جلائین کا حکم

جلائین سامنے کے جو طریقے ماہرین کی تحریروں سے معلوم ہوئے، ان میں سے کسی بھی طریقہ پر انقلاب مابیت اور استعمل میں کی تعریف صادق نہیں آتی ہے، کیونکہ ہر صورت میں میں یعنی اصل مادہ موجود ہے، خواہ اسے گوند کی شکل دیدی گئی ہو یا برادہ اور پاؤڈر کی، لیکن یہ برادہ اور پاؤڈر یا گوند لورلی اسی چمچے اور ہڈی یا گوشت کی بنا ہے، اس کے اوصاف بدلے ہیں، حقیقت نہیں بدلی۔

اسے تحلیل و تجزیہ کہہ سکتے ہیں، انقلاب مابیت و حقیقت نہیں تبدیل کئے، یا پیسے ہی ہے جیسے یہ کتاب کو فلز ترویا جائے، اس سے اس کی شوریہ و تیزابیت وغیرہ ختم ہو جائے گی۔ مثل پانی ہو جائے گا، جیسے سمندر کے کھارے پانی سے نمکینی ختم کر کے چھوٹا، پتے ہیں، اس میں اصل مادہ ختم نہیں ہوتا، نہ اس میں کوئی ایسا تغیر آتا ہے جسے انقلاب مابیت و حقیقت اور استعمل میں قرار دیا جائے۔ بعض ماہرین کا یہ جملہ:

”جلائین کثیف چیزوں سے حاصل کیا ہوا ایک (Product) ہے، جو کہ جانوروں کی

آنتوں، ہڈیوں اور کھالوں کو ایک خاص شکل میں دینے کے بعد حاصل ہوتا ہے جو کہ کبھی کبھی اپنی اصلی حالت میں واپس نہیں ہوتا۔

آنتوں کی جلائین کا طریقہ میں اندازہ یہ ہے کہ وہی ہوگا جو کھالوں اور ہڈیوں کا دور ہوا صرف تحلیل و تجزیہ ہی ہے، جب اصل مادہ ختم نہ ہوگا تو اسے انقلاب مابیت نہ کہہ سکیں گے۔ البتہ اگر آنتوں کی جلائین کا کوئی اور طریقہ ہو تو ماہرین کی وضاحت کے بعد اس پر بھی غور کیا جاسکتا ہے، فی الحال تو اسے بھی کلب مابیت قرار دینے کی گنجائش نظر نہیں آتی۔

اپنی اصل حالت میں واپس نہ ہونے سے کچھ فرق نہیں پڑتا، پیشاب فضلہ کرنے کے بعد اپنی اصل حالت میں واپس نہیں ہوگا، ناپاک خشک انکور کا شیر وین گیا تو انقلاب مابیت نہیں ہے۔ حالانکہ وہ خشک انکور اب اپنی اصل حالت میں واپس نہیں ہو سکتا، یا دودھ کا صوبیا بن گیا، ناپاک گندم کا آٹا نہیں گیا، آنے کی روٹی پک گئی، انقلاب مابیت نہیں ہوا، جب کہ دودھ اور گندم اب اصل حالت میں واپس نہیں ہو سکتے۔

لیکن بہر حال انقلاب مابیت و استعمال میں نہ ہونے کے باوجود جلائین کی بعض صورتیں جائز ہیں اور بعض ناجائز، تفصیل یہ ہے

۱۔ خشک ہڈی جو خوراک کی نہ ہو، خواہ کسی بھی مردار یا مذبح جانور کی ہواں کی جلائین استعمال کرتا جائز ہے (۱۔ تیمہ ۳، ۴، ۵) یا خدا تعالیٰ بندید (۲۔ ۳۵) اب انہما پر (۱۔ ۱۰)۔

۲۔ مذبح جانور کی تربہ کی اور اس کی کھال اور مردار جانور کی دباغت شدہ کھال کی جلائین استعمال کی جاسکتی ہے۔

۳۔ مائول اہم جانور کی آنت کی جلائین استعمال کی جاسکتی ہے۔

۴۔ خوراک کھال اور اس کی خشک و تربہ کی جلائین جائز نہیں، اسی طرح مردار جہاں

کی تربہ کی اور فیہ دباغت شدہ کھال اور اس کی آنت کی جلائین جائز نہیں ہے۔

کتنے کی خشک دھڑوں بڑی سے بنی جلا نہیں جا رہی ہیں۔

جلان میں سے خارجی و داخلی استعمال اور کھانے پینے کی اشیاء اور دیگر چیزوں میں برتنے کے سلسلے میں یہ خیال رکھنا بھی ضروری ہے کہ پاک ہو جانے سے اس کا حلال ہو گا یا نہیں؟ تاہم ہو مکتا ہے نہ کیا چیز کسی صورت حال کے نتیجے میں پاک قرار دی جائے مگر کھانا حلال نہ ہو۔  
 اور مختار میں ہے:

”دباغت کے بعد مردار کی کھال سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے کیونکہ وہ پائے ہو جاتی ہے لیکن کھانے کے علاوہ کاموں میں فائدہ اٹھایا جائے اگرچہ ماکول اللحم مردار جانور کی ہی کھال ہو۔“  
 صحیح مذہب بھی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تم پر مردہ حرام کیا گیا ہے، اور یہ کھال اسی مردار کا جزو ہے، جمع میں ہے کہ ہم نفس میں کو بیچتے اور کھانے کے علاوہ دوسرے کاموں میں اس سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دیتے ہیں لیکن مردار کی چربی بیچتے اور فائدہ اٹھانے کی اجازت نہیں دیتے۔“ (امداد اللہ، ج ۳، ص ۴۸)۔

علامہ ابن عابدین شامی اس کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”بعض فقہاء لکھتے ہیں کہ ماکول اللحم مردار جانور کی کھال دباغت کے بعد کھانا جائز ہے، کیونکہ وہ پاک ہے۔ لہذا غیر ماکول اللحم جانور کی کھال مثلاً گدھے کی کھال بالا جہاں دباغت کے بعد بھی کھانا جائز نہیں، اس لئے کہ اس میں دباغت، شرعی ذبیحہ سے زیادہ قوی نہیں، جب شرعی ذبیحہ اس کو مباح نہیں کرتا تو دباغت کیسے مباح کر دے گی“ (رد المحتار، ص ۴۸)۔

فصلیات سے جانوروں کی غذا تیار کرنا

اب تک مفتقوان چیزوں کے متعلق تھی جن میں نفس اشیاء کو مختلف مراحل سے گذر کر انسان اپنے استعمال میں لاتا ہے، لیکن اس طرح کی چیزیں انسان نے اپنے لئے ہی تیار نہیں کی

ہیں، جانوروں کے لئے بھی تیار کر رکھی ہیں، اسے جانوروں کی پرہیزی غذا کہا جاتا ہے۔ یہ نند  
 میہوں، مٹی کے چور، مختلف چھلوں اور سبز پودوں کے چٹکوں، جانوروں اور پھلیوں کی آواش،  
 فشنات، خون، نجاست، کھان، ہڈی، آنتوں وغیرہ کو شامل کرتے بنائی جاتی ہے۔

پہلے یہ ساری چیزیں بڑے ڈبوں میں پٹائی جاتی ہیں، اس مرحلے ان کے جراثیم ختم  
 ہو جاتے ہیں، پھر انہیں خشک کیا جاتا ہے، پھر جیسا جاتا ہے پھر اس میں وہاں دھن اشیاء، ملائی  
 جاتی ہیں ان مراحل سے گزرنے کے بعد۔

”سابق نجاست کے اوصاف بدل جاتے ہیں اور بہت کی جھڑبھڑکی آ جاتی ہے، رنگ  
 دوسرا ہو جاتا ہے اور دوسرے تصانیف مواد کے اضافہ کی وجہ سے نجاست کی خوشبو جاتی ہے، اب  
 اس کا نام بھی نیا ہوتا ہے اس طرح کہا جاتا ہے کہ ان اوصاف میں تبدیلی کی وجہ سے نجاست کی  
 حقیقت بدل گئی اور انقلاب مابیت ہو گیا“ (عرض مسکبات، ص ۱۲۰)۔

اس معاملے میں اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں کہ مذکورہ مراحل سے گزرنے  
 انقلاب، بہت ہے یا نہیں؟ کیونکہ معذ جانوروں کی غذا کا ہے، ان کی غذاؤں کے لئے صحت  
 و حرمت کے دو مسائل نہیں جو انسانوں کے لئے ہیں۔

اگر کوئی جانور (مرئی، بکری، گائے، بھینس) زمین نجاست کھالے یہ کھانا چرے اور اس  
 کے بعد گوشت و پوست میں نجاست کی بو نہ پید ہو، یا بدبو پید ہو جائے تو ہاتھ دھو کر  
 خصوصی گھبراہٹ کرے، بدبو کے ختم ہونے کا یقین ہونے پر خدا تعالیٰ بخواتین  
 (بخاری، ۵۰۳۰ کتاب الطہارۃ، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵،





ہے اور یہ بیماری کی کوئی نہ کوئی دوامانی ہے، لہذا وہ اطلاق کو بالکلین حرام سے طاعت نہ رہا۔  
یہ اور اس طاعت کی کوئی حدیث موجود نہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ بیماری کا علاج میں  
اللہ نے طاعت پیدا کر دیا ہے، یہ الگ بات ہے کہ مصلحتیں اس طاعت میں پہنچیں یا نہ پہنچیں، یہ تحقیق  
کرتے کرتے بعد میں پہنچیں۔

اس حدیث میں قابل غور پہلو یہ ہے کہ اس میں یہ بھی بتا دیا گیا کہ یہ بیماری کا طاعت  
موجود ہے، لہذا اطلاق کرنا، دوسری طرف حرام سے طاعت کرانے سے منع بھی کر دیا، اس سے  
ظاہر ہوا کہ علاج حلال سے بھی ہو سکتا ہے اور حرام سے بھی، لیکن طاعت صرف حلال چیزوں سے  
کرنا کرنا ہے، حرام سے نہیں۔

یہاں سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اگر کسی بیماری کا طاعت صرف حرام سے ہی  
دریافت ہوا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کا حلال طاعت موجود نہیں ہے، حلال طاعت تو  
موجود ہی ہے، یہ الگ بات ہے کہ مصلحتیں نہیں دریافت نہ کر سکے ہوں۔

جب یہ بیماری کا طاعت موجود ہے اور طاعت کرانے کا حکم بھی ہے اور حرام طاعت سے  
روک دیا گیا تو اگر اس بیماری کا حلال طاعت نہ ہو تو اس بات کی دلیل ہوگی اللہ تعالیٰ نے بندوں و  
اسے طاعت کا حکم دیا ہے جو موجود ہی نہیں، اور اسے طاعت سے روک دیا ہے جو موجود ہے، اس  
طاعت بندوں کو مشقت اور تکلیف میں ڈال دیا۔

حالانکہ ایسی بات نہیں، طاعت کا حکم اور حرام طاعت سے ممانعت، دونوں وایب دوسرے  
کے مقابل ذکر کرنا واضح دلیل ہے کہ حرام میں جس بیماری کا طاعت اٹھائی دے رہا ہے وہی طاعت  
حلال میں بھی موجود ہے، اور حلال کو ہی اختیار کرنا ہے، حرام کو نہیں، اور اطہر و مصلحتیں کی ذمہ  
داری ہے کہ وہ تحقیق و درستی سے فریجہ بیماری کا حلال طاعت تلاش کریں، اس میں اختلاف  
جدوجہد اوروشش کرے لوگوں کو حرام طاعت سے بچیں تاکہ وہ حدیث مذکور کے حکم پر عمل

کڑھیک۔ وہاں دوسری حدیث پر بھی جو حضرت زہریرؓ سے مروی ہے

”نہی رسول اللہ ﷺ عن الدواء الخبیث“ (ترمذی، دارالحدیث)

نے پاک دوا سے منع فرمایا ہے۔

غیر درجی دوا خصوصاً مغرب میں چونکہ طویل دوا کا کوئی تصور نہیں اس لئے وہ ہر چیز کو کھانے میں استعمال کر جاتے ہیں اور دوا میں بھی یہ استعمال خارجی و داخلی ہر طرح ہوتا ہے، خنزیر یا خنزیر کے اجزاء اور بھی کئے گئے دوسری چیزیں جن کے یہاں بڑے پانی و استعمال کی جاتی ہیں، لہذا انسانی نفس کی کوئی چیز نہیں تیار کرتی ہوتی ہے تو وہی اشیاء اور اجزاء بے خطر استعمال کریتے ہیں، لیکن مسلمان طبیب و معالج ایسے نہیں کر سکتا، اس سے ان اشیاء و اجزاء کا بدلہ تلاش کرتا ہے، اور وہ جس ای دنیا میں موجود ہے، بہتوں کا تلاش و دریافت چکا ہے، اور بہتوں کا تلاش کرنے کی ضرورت ہے، اس میں گریز و فرار کی محاش نہیں، انسانوں کو تمام طبیعت سے بچا کر حلا و طبیب کی طرف لانا بہت بڑا اسلامی و انسانی اور اخلاقی فریضہ ہے جو خاص طور پر مسلمان ڈاکٹرس، اطباء، سائنس دانوں اور محققین پر عائد ہوتا ہے۔

## استحاله کے بعد نجاست و طہارت کے احکام

سوانح ارشاد احمدی النعلی

یقیناً اسلام شہید و ان چیزوں سے احتساب کی تعلیم دیتا ہے، لیکن جادو و ہم جنس میلاد  
ہو، اور اللہ کی دی ہوئی نعمتوں سے محرومی اور نفس کو اذیت دینے کو تعوی اور رینداری کچھ لینا بھی  
اسلام کی نظر میں مذموم ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: "قل من حرم زینة الله التي اخرج  
نعباده والطيبات من الزواني" (الامرئ: ۲۶) (کہو کس نے حرام ٹھہرایا ہے اللہ کی اس زینت  
کو جو اس نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کی ہیں اور زانی کی پاکیزہ چیزوں کو)۔

دوسری جہاد ارشاد ہے

"يا ايها الذين آمنوا لا تحرموا طيبات ما احل الله لكم ولا تعصوا، ان  
الله لا يحب المعصين" (۲: ۱۷۱) (اے ایمان والو جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہارے لئے  
حلال کی ہیں ان کو حرام نہ ٹھہراؤ اور حد سے تجاوز نہ کرو، اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند  
نہیں کرتا)۔

حد سے تجاوز کرنا وسیع مفہوم کا حامل ہے، احلال کو حرام کرنا اور حد کی ٹھہرائی ہوئی پاک  
چیزوں سے اس طرح پرہیز کرنا کہ گویا وہ ناپاک ہیں یہ بجائے خود ایک زیادتی ہے، پھر پاک  
چیزوں کے استعمال میں اسراف و افراط بھی زیادتی ہے، پھر احلال کی سرحد سے باہر قدم نکال کر

ہر ایک کھدو میں داخل نہ بھی زیادتی ہے، اللہ کو یہ تینوں باتیں ناپسنہ ہیں، (تفسیر: قرآن، ص ۱۰۰)۔

### حلال و حرام اسلام میں

حلال و حرام کے بارے میں اسلام نے بہت واضح اصول متعین کئے ہیں، اللہ تعالیٰ نے صریحات کو حلال اور خبیات کو حرام قرار دیا ہے۔ قرآن میں ہے

"بَايِهٖ النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِى الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا حُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ" (بقرہ و ۱۶۹) (کو کھانا زمین کی چیزوں سے جو حلال و پاک ہیں ان کو کھاؤ اور شیطان کے نقش قدم کی پیروی نہ کرو)۔

دوسری جگہ ارشاد ہے

"بَايِهٖمُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ" (بقرہ ۱۷۲) (اے ایمان والو جو پاک چیزیں ہم نے تمہیں بخشی ہیں ان کو کھاؤ)۔  
ایک جگہ فرمایا:

"وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ (انعام ۱۱۵) (میں نے وہ چیزیں تفصیل سے بیان کر دی ہیں جو تم پر حرام ٹھہرائی ہیں)۔

نیک کریم ﷺ کی صفت میں ہے:

"وَيُحِلُّ لَكُمْ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْفَحْشٰتِ" (نساء ۷۵) (اور ان کے لئے پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام کرتے ہیں)۔

نچاست استعمال کے بعد

نچاست جس سے صیغت گراہت آتی ہے، بلاشبہ خبیات میں داخل ہے، اور اس کا

استعمالِ اسلام میں حرام ہے، لیکن نجاست کی ہیئت پس جانے کے بعد اس کا ضم بھی بدل جاتا ہے، خون مثلاً جن بوائے و شراب سرکہ جو پائے و غلات اور گوشتِ رانہ یا مٹی میں تبدیل ہو جائیں، ٹاپک مٹی سے برتن یا کرپکا دیا جائے، تو جوہر علماء کے یہاں ان کے استعمال سے روکا نہیں جاتا، اس کی گئی تو حیثیت ہی باقی ہیں، لیکن اس کو اتنا، امام کا نتیجہ قرار دیا جائے تو کبھی دفعِ حرج و جن کی جاتی ہے، اور کبھی استعمال کو اس کی بنیاد مانا گیا ہے، علماء فقہیہ نے اس میں اس مسئلے میں بڑا خطرہ ہے، لیکن اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں کہ بعض چیزیں جو اپنی اصل اور مادہ کے اعتبار سے نجس تھیں، کچھ تبدیلیوں کے بعد اب قابلِ استعمال ہیں، جس طرح کہ یہ حقیقت اپنی جگہ قارئین کے کلمات کی ہر ٹی قیصر تبدیل کی کے مرحلے سے گزرتی رہتی ہے، اور اس پر طرح طرح کے اوصاف جاری ہوئے رہتے ہیں، کسی مرحلہ میں وہ پُک ہو جاتی ہے اور کبھی ٹاپک قرار پاتی ہے، ہم اس کی موجودہ شکل دیکھ رہی ہیں، کوئی نیکو لگاتے ہیں، وہ اپنی اصل اور مادہ کے اعتبار سے کچھ بھی اس سے ہم دوسروں کا نہیں ہوتا، جو خدا میں جو استعمال میں آتی ہیں، ان میں کون کون سے اجزاء شامل ہوتے، جو وشت ہمہ جات ہیں وہ کیسے تیار ہوتے، جسٹش اور نوٹس و انتہ و وہ جو ہم پیتے ہیں وہ کیسے وجود میں آیا، اس کو ہم خاطر میں نہیں لاتے، لہذا ان عقلمین میں ایک اشتہار ہے، حوالہ کرنے والے نے جان کیا ہے کہ اگر انھوں نے جان کو کھانا کرنا بنایا جاتا ہے، ایسا نہ کہ اس میں کمر پیدا ہو جاتے ہیں، پھر صاف کر کے پھر مزید جاتا ہے، پھر کپڑے پڑتے ہیں، وہ انکار لگھا اس کا استعمال درست ہے، پھر اس میں کیا چاہے کے اس کی ضرورت تھی کا استعمال درست و جزو، اور جواب میں بتایا کہ اصل یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے اپنے رسول کے ذریعہ تو انھیں اس کو طہار فرمایا:

”لما روى مسلم في صحيحه عن جابر مرفوعاً، فعمد، لا دام للحل،

ولم يسن ابن حبان عن أم سعد: اللهم بارئ في الحل، ولم يفتقر بيت فيه

المنخل<sup>۱</sup> از ذوالنور<sup>۲</sup>۔

باقی عقلی حکمت سرود بھی باہلِ ظاہر ہے۔ وہ یہ کہ سرکہ پر جو مختلف قسم کے انگار ہوتے آتے ہیں ان سے اس میں انگارِ مہریت پیدا ہو جاتا ہے۔ تمام خواص و غار بدل جاتے ہیں۔ تو فہمِ شرعی بھی بدل جاتا ہے (دارالمنجد، ۱۹۷۱)۔

فرضیکہ استعمالِ ایک ایسی حقیقت ہے جس سے انکار ممکن ہے، مسئلہ صرف یہ ہے کہ اس دائرہ کو کتنی وسعت دی جائے، امام شافعیؒ اور دوسرے ائمہ کے یہاں استعمال کو دائرہ بہت محدود ہے، وہ خاص خاص حالتوں میں ہی پاک چیز کی ہریت نکالتے بدل جانے کے بعد اس کو پاک قرار دیتے ہیں، سرکہ جن جانے والی شراب ان میں سے ایک ہے، جس کی پاک اور توہم استعمال ہونے سے سبھی قائل ہیں۔

احناف میں امام ابو یوسفؒ کے اقوال سے پتہ چلتا ہے کہ اگر کوئی نئی نکلے ہوئی چیز بدل ہو جائے اور تحلیل ہونے کے بعد اس کا نام و نشان مٹ جائے تب تو دو طہارت کے قائل ہیں بصورت دیگر ان کے بعض وہ چیز جس باقی رہے مگر چڑا تھا عام اور رفعِ حرمت کی خاطر اس سے استعمال کی اجازت دے دیتے ہیں۔

امام محمدؒ کے یہاں استعمال کا دائرہ وسیع ہے اور اسی قسم کی ایک روایت امام ابو حنیفہؒ سے بھی ہے، ان کے یہاں ضابطہ ہے "الاستحالة تطهر لأعيان النجسة" استعمالِ نجس چیزوں کو پاک کر دیتا ہے۔

امام حنبلہؒ نے استعمال کے ذریعہ، لہجہ طہارت کی پرزور کالت کی ہے، وہ کہتے ہیں: "استند<sup>۳</sup>۔ ہم کو بتایا ہے کہ وہ ساری اشیاء جن کو اللہ نے خود پاک نہیں سے دوسری جنس میں تبدیل کر دیا ہے، ان سے نجاست کا حکم ختم ہو جاتا ہے، اور یہ چیز اتنی واضح ہے کہ اس سے انفاس کی مشبوہ نہیں ہے، کیوں کہ دنیا میں پائے جانے والے مارے اجسام کو اللہ تعالیٰ ایک سات سے

دوسری حالت میں تبدیل مرقا ہے، اور ایک شکل سے دوسری شکل میں منتقل ہو جاتا ہے، اس میں ان کے مبادیہ خاصہ کو نہیں دیکھا جاتا، البتہ وہ چیزیں جو انسان کی تدبیر سے تفسیر پذیر ہوتی ہیں جیسے گوشت جل کر رکھ دینا، یا خنزیر کو نمک کی کان میں ڈال کر نمک بن دینا، تو اس میں مشہور اختلاف ہے لیکن طہارت و ابقول نمویاں اور معقولیت پر مبنی ہے (نمودی ص ۱۰۰)۔

## استعمال کیا ہے

حلقہ میں علماء اپنی مہارت فہم پر اعتماد کرتے تھے۔ استعمال کیا فیصد کرتے تھے، ان کے اس سے معنی کو متعین کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی، لیکن معاخرین نے مختلف نظائر و مسائل کو جان استعمال کیسے ضابطہ مقرر کرنے کی کوشش کی ہے، اور یہ ماننا پڑے گا کہ ان کے درمیان اس مسئلے میں بڑا اختلاف ہے، اور بعض حضرات نے محض استعمال سے مطمئن نہ ہو کر پاؤں کے لئے اقدار و مامور بھی اس کے ساتھ جوڑ دیا ہے، فقہاء کی تشریحات سے یہ اندازہ لگاتا بھی مشکل ہے کہ استعمال میں کا ہونا چاہئے یا اس کے اوصاف کا یا اس کے حکم کا۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی ایک جگہ کہتے ہیں استعمال کے معنی کی چیز کا ایک حالت چھوڑ کر دوسری حالت اختیار کر لینے اور بدل جانے کے ہیں، اصول یہ ہے کہ جب کسی شے کی حقیقت بدل جائے تو اس کا حکم بھی بدل جاتا ہے (تواضع لفظ ۱)۔

دوسری جگہ کہتے ہیں جب کوئی نجاست اس طرح تحلیل ہو جائے کہ اس کی حقیقت اس کے اثرات، اس کے مقصد اور اس کے نام تک بدل جائے تو وہ بھی پاک ہو جاتی ہے (تواضع لفظ ۲) "آیات تفسیر نظام الصلوٰۃ (الہدیہ)۔"

کاشانی کی تفسیر ہے "و انما نسلت اوصالیہا و معنیہا لاجب ان کے اوصاف و مقاصد بدل جائیں)۔"

”امصارح المسیر“ میں ہے: ”استحصال الشبی نضر عن طبعه ووصفه“ (استحالة کا معنی ہے چیز کا اپنے مزاج اور وصف سے بدل جانا)؛ اکثر وجہ زحمت نے اقوال کی اصلاح کے معنی میں لیا ہے، اور علماء کی کثیر تعداد نے اقوال کی لطیفہ کے ساتھ تخریج کی ہے۔

پھر علماء نے استحالة کی جو مثالیں دی ہیں ان میں کہیں اصل تحلیل ہو گئی ہے لیکن وصف باقی ہے۔ کہیں مضاف جلا ہے اور اصل باقی، اور صفت باقی ہے جیسے شارب جب سرکہ بن جائے، کہیں صفت بدل گئی لیکن جوہر عنصری قائم ہے جیسے خاواکات بسبب مٹی یا کچر بن جائے۔

مفتی کفایت احمد صاحب نے اپنے فتاویٰ میں اس مسئلہ پر ایسا ہی تقریر بھی ہے، وہ بتلا رہے کہ استحالة اسی وقت ہوگا جب شیئی فی نفسه اپنی حقیقت چھوڑ کر کسی دوسری حقیقت میں تبدیل ہو جائے، درکنہ ہے کہ حقیقت بدل جانے کا حکم اسی وقت دیا جاسکتا ہے، کہ حقیقت اولیٰ منقذہ کے آثار خصوصاً اس میں باقی نہ رہیں، مفتی صاحب کی اس توضیح کی دیوبند کے دو مفتیان کرام نے تصدیق کی ہے، لیکن ”ولانا فیصل احمد صاحب سہارنپوری نے اس پر سخت تردد کا اظہار کیا ہے، اور یہ دہانے دی ہے کہ استحالة کے لئے ضرور زمان لازم ہے، نہ کہ یہ لفظ صرفاً ۱۸۳۰ء کی غلطیہ ۱۲۰۵ھ۔

ابن تیمیہ کا کہنا ہے کہ نجاست کے آثار رنگ، ذائقہ اور مزہ اب تک موجود ہیں، وہ چیز ضعیف اور حرام ہے، لیکن ان وصف کے بغیر ختم ہو جانے کے بعد وہ چیز طیب اور حلال قرار پائے گی (فتاویٰ مزنیہ ۱۲۰۵ھ)۔

ابو عبد اللہ غزالی کہتے ہیں: ”عصر اول نے لوگ نجاست انگھوں سے دیکھ لیئے تھے بعد ازیں اس سے اعتقاد کرتے تھے، اور ہر ایک اعتقالات کے پیچھے نہیں پڑتے تھے“ (ایضاً، ص ۱۰۲)۔

امام ابو حنیفہ کا معروف حریقہ ہے کہ وہ اس قسم کے مسائل کو مصلحت کی فہم پر چھوڑ دیتے



ہیں، اس لئے ان گتھوں میں الجھے بغیر کہ استعمال کے لئے صورت و کیفیت کا بدلنا بھی ضروری ہے یا صرف اوصاف کے بدلنے سے یہ عمل مکمل ہو جائے گا اور اوصاف میں بھی کبھی کا بدلنا ضروری ہے یا کچھ کا بدلنا کافی ہے اس چیز کو صالح معاشرہ اور طبع سلیم پر چھوڑ دینا چاہئے، شریعتی کہتے ہیں: "ولا تفسس النور بظلمو واللوث والعلی ۱۲ لا لی مستکثرہ النظار لا مروئی الظلار عند" (یعنی، گویر اور لید سے کنواں اس وقت تک ناپاک نہ ہوگا جب تک دیکھنے والا اسے زیادہ محسوس نہ کرے)۔

## استعمال کا عمل

اقتلاب ماہیت کے لئے ضرور دیا ہے کہ فی میں خود تخریبی صلاحیت ہو یا کسی مادہ کو اس میں شامل کر کے یہ صلاحیت پیدا کی جائے، فطری، اعتلاب ماہیت میں وقت و رکارہ ہوتا ہے، لیکن خارجی ذرائع کے استعمال سے اس عمل میں تیزی آ جاتی ہے، اور اس کے لئے کبھی کسی مادہ کی آمیزش کی جاتی ہے، اور کبھی حرارت شمس سے کام نکال لیا جاتا ہے، اور کبھی آگ کا استعمال کیا جاتا ہے، ملائی جانے والی چیزوں میں نمک، مچھلی، جہ، یا گھبوں کی روٹی قدیم زمانے سے متعارف ہے، لیکن آج اس قسم کے اور بھی ذرائع موجود ہیں اور کثرت سے ان کو استعمال میں لایا جاتا ہے، مثلاً ریت کے ڈمیر سے پانی کی صفائی، تیزاب اور دوسرے کیمیکل سے ٹی کی بیت بدل دیا، اور اس کے مختلف اجزاء و عناصر کو الگ کر دیا، مشینوں کے ذریعہ رطوبات کو جذب کر لیا یا اڑا دیا، اور ایک ہی چیز کو سائنسی طریقے سے الگ الگ اجزاء میں تقسیم کر کے محفوظ کر لیا۔

فطری طریقے سے استعمال کو ہر شخص تسلیم کرتا ہے، ورنہ خیمہ شراب کے معاملہ میں صرف طبعی استعمال کو روک دیتے ہیں، کسی خارجی تدبیر کی اس کے لئے اجازت نہیں دیتے، البتہ دوسری چیزوں میں کوئی قید نہیں لگاتے، وہ کہتے ہیں: "إذا زال الخبث بای طریق کلن حصل

المقصود" (مجموعہ الفتاویٰ النبیہ ۱۰، ۸۷) (جس طرح بھی خیانت و درہجہ کے مقصد حاصل ہو جائے ہے)۔

امام محمدؒ کے یہاں جن کے قول پر اکثر ائمہائے اہل بیتؑ میں اتفاق کوئی قید نہیں، چاہے احتمال شراب ہی کا کیوں نہ ہو، طحاوی کہتے ہیں: "الاستحالة نظهر الأعيان النجسة كالمجنبة إذا صلوات ملحاً والعذرة نوبها أو دماً أو والطة النجسة في الصور بالآ حرقاق وركس النجاسة إذا ران عنها الدماء والخمر إذا حلت كما لو تحللت والمنزلة النجسة صابوناً" (امام آل عثمان علی نور، ۱۱، ۱۲، ۹۱، ۹۲) (استحالة نجس شئی کو پاک کر دینا ہے، جیسے مردار جب نمک بن جائے اور خاک اعلت جب مٹی و راکھ بن جائے اور تودہ یا پاک مٹی جلانے سے، اور بکری کا سرا جب جلانے سے اس کا خون جاتا ہے، اور شراب جب کسی کو سرکہ بنا دیا جائے، جس طرح کہ وہ جب خود مر کر بن جائے اور جس قدر جب صابن بن جائے)۔  
غیۃ المستملی میں ہے:

"پاک مٹی سے جب پیالہ یا بانڈی بنا کر پکا دیا جائے تو وہ پاک ہو جائے گی، کیونکہ کہ آگ کی وجہ سے نجاست، اکل اور فحش ہو گئی" (غیۃ المستملی علی ص ۱۷۲، ۱۸۲)۔

نجس العین اور غیر نجس العین کا استحوالہ

استواء کے معانی میں نجس العین اور غیر نجس العین دونوں برابر ہیں، مولانا عبدالحی فرنگی مکی کہتے ہیں: "موند ہو جانے کے بعد خلق برائی بنی بھی، تقدیر ذات کی وجہ سے پاک ہو جاتی ہے" (مجموعہ الفتاویٰ، ۱۰، ۱۱)۔  
ابن قیم کہتے ہیں:

"جمل جانے والی چیز پاک ہو جاتی ہے، جیسے گوہر جو آگ میں دھنسا دیا جائے، کیوں کہ ذات نے بدل کر دوسری حقیقت کا روپ اختیار کر لیا ہے، اس لئے اس کا تقم بدل جائے گا۔ یہ امام محمد کا قول ہے، امام ابو یوسف ان کے مخالف ہیں، ان کا کہنا ہے کہ آگ جل جائے والی چیز کو پاک نہیں کرتی، کیوں کہ تغیر صرف وصف میں ہوا ہے، ذات برقرار ہے، اس لئے اس نجاست کا سابق حکم باقی رہے گا، یہی اختلاف اس صورت میں بھی ہے جب غرطہ کچڑا بنا جائے اور ذخیرہ نمک ہو جائے اور امام محمد نے جو رائے ظاہر کی ہے وہ مختار ہے" (از: فتاویٰ اظہار ص ۱۲۰)۔

مفتی کتبائے اللہ صاحب فرماتے ہیں: "فتناب میں سے پاک ہو جانا نجس العین اور غیر نجس العین دونوں میں یکساں ملاحظہ پر جاری ہوتا ہے، خون بھی نجس العین ہے، دھبہ بن جائے کے بعد پاک ہو جاتا ہے" (ذخیرۃ النفس ص ۱۸۱)۔

در مختار میں:

"ولا ملح مكان حماما او عتبراً ولا قذر وقع في بئر فصار حمأة لا تقلاب العين به یعنی اگر (۱) حمام (۲) عتبر (۳) قذر (۴) پاک (۵) ہے جو (۶) اس میں (۷) گدھایا خنزیر تھا اور نہ وہ گندگی جو کنوئیاں میں پڑ کر کچڑ بن جائے فتناب ذات آبیہ سے (۸) پاک (۹) ہے (۱۰) اسی پر فتویٰ دیا جاتا ہے۔"

### فہم کے بنیادی عناصر

کچھ چیزیں ایسی ہیں جو خشک ہونے کے بعد نظر نہیں آتیں ان کو غیر مرئی کہا جاتا ہے، ان کی کمی ان کے وجود کا ثبوت ہے، اور جو چیزیں خشک ہونے کے بعد بھی نظر آتی ہیں، ان میں سے کچھ جسم کے ساتھ ہوتی ہیں اور کچھ جسمائیت سے غاری ہوتی ہیں۔ جن کا جسم نہیں ہوتا، وہ اپنے اوصاف (رنگ، بو، مزہ) اور حیثیات سے پہچانی جاتی ہیں۔ اور جو جسم کے ساتھ ہیں صورت

بھی ان کے بنیادی عناصر میں شامل ہے۔

استعمال کے لئے کسی شے کا جس حد تک بدلتا مطلوب ہے؟ اس سلسلے میں علامہ کی عبارتیں مختلف ہیں، مولانا خالہ سیف اللہ رحمانی قادی ہندیہ کے حوالہ سے لکھتے ہیں: ”جب کوئی نجاست اس طرح تحلیل ہو جائے کہ اس کی حقیقت اس کے اثرات اس کے مقاصد اور اس کے نام تک بدل جائیں تو وہ بھی پاک ہو جاتی ہے“ (ذہن سوس لکھ، آوازِ قلم)۔

کا سائی کہتے ہیں:

”وقت گزرنے کے ساتھ نجاست جب خفیر ہو جاتی ہے، اور اس کے اوصاف بدل جاتے ہیں تو وہ امام محمد کے یہاں دوسری شے بن جاتی ہے، اور وہ پاک ہوتی ہے، امام ابو یوسف کے یہاں وہ دوسری شے نہیں بنسکتی رہتی ہے، امام محمد کے قول کی وجہ یہ ہے کہ نجاست جب خفیر ہوگئی اور اس کے اوصاف و مزاج میں تبدیلی آگئی تو اس کا نجاست ہو، ختم ہو گیا، کیوں کہ نجاست مخصوص صفات کی حامل شے کا نام ہے، اس لئے صفات کے منہم ہونے کے بعد وہ شے بھی منہم ہو جائے گی، اس کی مثال وہ خمر ہے جو سرکہ بن جائے“ (ہدایہ، ج ۱، ص ۷۵)۔

ابن عابدین تغیر وصف و مزاج کو انقلاب یمن اور انقلاب مابیت قرار دیتے ہوئے

”لما عینھا فلا تغیر الطہارۃ“ کے تحت لکھتے ہیں:

”شراب کے سرکہ بن جانے اور خون کے سفید بن جانے کے مسئلہ سے اشکال وارد

نہیں ہونا چاہئے، کیوں کہ کئی ذات کا مطلب ہے، اس کی حقیقت اور خرد خون کی حقیقت بدل چکی اور اس کی جگہ دوسری حقیقت نے لے لی“ (در البیان، ص ۳۸)۔

دوسری جگہ کہتے ہیں: ”یہ نہ سمجھ لو کہ وہ ساری چیزیں جو آگ سے گزریں گی پاک ہو

جائیں گی، بلکہ مراد یہ ہے کہ آگ سے نجاست کی شکل جب بدل جائے یا اس سے نجاست کے آثار ختم ہو جائیں تو وہ بھی پاک ہوگی، آگ کے کہتے ہیں: گاڑھے شیر و عسل انقلاب ذات نہیں ہے،

کیوں کہ دو معنی ہی ہے جو پکانے سے جاہد ہو گیا ہے، اس لئے اس میں صرف وصف جدا ہے، جیسے دودھ جب غلیظ ہو جاتا ہے اس میں صرف وصف کی تبدیلی نہیں ہے (۱۶۸)۔

اسی طرح نظریہ استسکی میں ایک جہد ہے، ناپاک تیل سے تیار صابن پاک ہے، تیلوں کہ وصف کے زوال کے نتیجے میں تحول میں ہو جاتا ہے، اور اس کے بعد میں ہے

”مٹی اور پانی آمیزل جائیں اور ان میں سے کوئی ناپاک ہو تو مٹی ناپاک ہے۔ تیل انسانی البہام نے کہا کہ اکثریت کا خیال ہے کہ اگر ان میں سے کوئی ایک پاک ہو تو انقلاب ذات کی بنا پر مٹی پاک ہوگی، لیکن یہ ضعیف توجیہ ہے، اس طرح تو ساری صفائی جانے والی چیزیں اگر ان کا پانی تیل وغیرہ ناپاک ہو تب بھی وہ پاک ہوں گی، کیوں کہ یہاں بھی ایک دوسری مٹی ظہور میں آچکی ہے اور یہی معاملہ ہو گا چاہے ان سارے مرکبات کا جن کے بعض مفردات نجس ہوں اور اس کا فساد ظاہر ہے“ (خداوند استسکی، ۱۶۹)۔

علماء کے گزشتہ اقوال سے یہ ضابطہ متعین کرنا بڑا مشکل ہے کہ احتمال کے لئے بعض صفات میں تغیر کافی ہے یا ساری صفات کا بدل جانا ضروری ہے یا اس کے ساتھ صورت و کیفیت میں بھی تبدیلی لازم ہے، البتہ مفتی کفایت اللہ صاحب کی وضاحت اس سلسلے میں دوسروں سے ممتاز ہے، مفتی صاحب کہتے ہیں کہ اگر مٹی نجس کے آثار مخلصہ بالکل بدل چکے ہوں تو انقلاب کی بنیاد پر احتمال مان لیا جائے گا، بعض کیفیات غیر مخلصہ کا باقی رہنا انقلاب مابیت میں ماننا نہیں ہوگا، لیکن اگر چھوٹا مخلصہ رائل ہوئے ہوں اور چھوٹی ہوں یہ وجہ قوت اس کے آثار مخلصہ نہ ہوئے ہوں تو انقلاب ذات نہیں ہوگا (کنز الدقائق، ۱۷۲)۔

مفتی صاحب کے تشریح میں مشکل یہ ہے کہ ہم اس کو مخلصہ مانیں اور اس کو کیفیات غیر مخلصہ قرار دیں اور پھر یہ فیصلہ کریں کہ اب آثار مخلصہ باقی نہیں رہے، اس لئے احتمال ہو گیا اور جو باقی ہیں وہ کیفیات غیر مخلصہ ہیں، ہمارے سامنے ایک ہی راستہ باقی رہ جاتا

ہے کہ ہم استحصال کا فیصلہ عقلی پر چھوڑ دیں۔ اگر اس کی طبیعت اس کو داور نہیں کرتی تو وہ نصیب ہے لیکن اگر جگہ، ہواد مراد بدل جانے کے بعد دو چیز عام استعمال میں آنے لگتی ہے تو وہ طیب و حلال ہے۔

صدیقین میں تیل اور چربی ایک خاص مقصد سے ڈالے جاتے ہیں، اور صابن بن جانے کے بعد ان کی خاصیت برقرار بھی رہتی ہے، اس کے ہاؤ جو علماء کی اکثریت نے اس کی طہارت کا فتویٰ دیا ہے، اس لئے محض کچھ کیفیات کے موجود رہنے سے تہیہ علی، ریت کو کھمرہ نہیں کیا جاسکتا۔

### فلز کا عمل

فلز کے عمل کو کچھ لوگوں نے اس بنیاد پر رد کر دیا ہے کہ یہ تجزیہ ہے نہ کہ استحصال، مجھے اس سے اتفاق نہیں، تجزیہ استحصال کا ضد نہیں ہے، بلکہ اس کا ایک ذریعہ ہے، جس طرح ہم آگ، تیزاب اور بخیر کو استحصال کے ذریعہ کے طور پر استعمال کرتے ہیں، تجزیہ بھی ایک بھڑین عمل ہے، اور نظیر اس کا ایک حصہ ہے، خوشبو کو عام طور پر ای طرح کشید کیا جاتا ہے۔

طحاوی کہتے ہیں: "و یخار الکیف والاصطبل اور حمام کی بھانپ اگر پانی بن کر نچے تو استحصال یسکون نجماً مستحلاً" (منذ اس، اصطبل اور حمام کی بھانپ اگر پانی بن کر نچے تو استحصال نجس نہیں ہے)۔

قرآن کہتا ہے: "تغلبکم مما فی بطونہ من بہن فرث و ہم لبناً خلصاً صافاً للشارب" (المن، ۶۶) (جاتے ہیں تم کو اس کے پیٹ کی چیزوں میں سے گوبر اور خون کے بچے صاف سحر اور وہ جو خوشگوار ہے، پینے والوں کے لئے)۔

چنانچہ ایک موقر اسلامی ملک کے کبار علماء کی پیریم کونسل نے بہت پہلے یہ فتویٰ صادر کیا

ہے، کہ نفس پانی غمر ہونے سے بعد پاک ہو جاتا ہے۔

### خلط و اختلاط اور استحالة

جو وہائیں مر سب ہوتی ہیں اور مختلف مفردات کو طہ کر بانی جاتی ہیں اگر اس سے سارے اجزاء اور عناصر پاک ہیں تو کوئی مسئلہ نہیں الحاق لیکن اگر چھ اجزاء نا پاک ہوں تو ناپا پاک اجزاء میں ملانے کے بعد وہ دوا پاک ہوئی، مدیہ المستملی میں اس خیال کو بالکل رد کر دیا ہے، جیسا کہ پہلے مذکور چکا لیکن مفتی کفایت اللہ صاحب کے بقول اگر نفس کے آثار مخلص بالکل بدل چکے ہوں تو انقلاب ذات کی بنیاد پر وہ مر سب دوا پاک ہوئی لیکن چھ ہی آثار زائل ہونے میں یا اس نفس ہی کے کم ہونے کی وجہ سے اس کے آثار محسوس نہیں ہوتے تو اس کو اختلاط کہا جائے گا، انقلاب ذات نہیں اور اس کی نجاست برقرار رہے گی، مولانا فیض احمد سہارنپوری کا کہنا ہے کہ انقلاب کی اکثر صورتوں میں انقلاب سے پہلے اختلاط ہوگا، خواہ یہ تیز اجزاء مخلص ہو یا بادل تیز، شراب اور سرکہ میں اول اختلاط ہوتا ہے، اس کے بعد وہ شراب اپنی حقیقت سے مستحیل ہو کر سرکہ بن جاتی ہے (ذی ظہیر، ص ۱۰۱)

میرے خیال میں ان دونوں بزرگوں کی رائے بہت دقیق ہے، اگر اختلاط کے بعد وہ مفردات ان مراحل سے گزر چکے ہیں جس سے تحول کامل حاصل ہوتا ہے، تو اس کے حلال و طیب ہونے میں کوئی تردد نہیں ہونا چاہئے اگرچہ ان مفردات کی کچھ خصوصیات باقی رہتی ہیں، انہیں خصوصیات کے لئے ان کو طایا جاتا ہے۔

لیکن اگر وہ مفردات پر دستک کے ضروری مراحل سے نہیں گزرے اور عینہ ان کے ساتھ آثار باقی ہیں یا کم مقدار میں ہونے کی وجہ سے ان کے آثار ظاہر نہیں ہوئے تو سوائے حالت اضطراب اور طیب ماہر کی تشخیص کے ان کا استعمال حرام ہوگا، تریاق کو شاید اسی کے لئے

نا پاک کہا گیا ہے۔

ایسا صورت یہ بھی ہے کہ ایسی چیزوں کا کھانا حرام ہے لیکن خارجی استعمال کی اجازت ہو۔ ابن عمرؓ، ابو حنیفہؒ، خذریؒ اور ابو موسیٰ اشعرؒ نے مردہ کی چربی کا کھانے میں استعمال حرام قرار دیا ہے، اور خارجی استعمال کی اجازت دی ہے، اس لئے اس کی خرید و فروخت کو بھی جائز رکھا جائے (معارف القرآن، ۲/۲۶۲، بحوالہ صاحب)۔

استعمال خنزیر کا بھی ہوتا ہے، جیسے نمک کی کالہ میں پڑ کر خنزیر نمک بن جائے تو اس کا استعمال جائز و صحیح ہوگا۔ مولانا عبدالحی صاحب فرنگی علی لکھتے ہیں: اور کوئلہ ہو جانے کے بعد خنزیر کی بدلتی بھی انتساب ذات کی وجہ سے پاک ہو جاتی ہے، پس شکر اور قند جو اس کو کھلے سے صاف کی جاتی ہے، ظاہر طوراً کھانا جائز ہے۔

لیکن خورد و پی اشیاء اور دواؤں میں خنزیر کے اجزاء کو کھلانے پر علماء کا موقف عموماً سخت ہے، اور یقین ہو جانے پر وہ اس کی اجازت بالکل ہی نہیں دیتے۔

اسجھلاک اور استعمال میں ضرر نہیں ہے، ہو سکتا ہے کہ اسجھلاک ہو لیکن استعمال نہ ہو، جیسے کہ یہ ممکن ہے کہ استعمال ہو لیکن اسجھلاک نہ ہو، اور بدن دونوں کا اجتماع بھی ہو سکتا ہے۔

### صابن کی طہارت

صابن کی صنعت میں بنیادی اہمیت ان اجزاء کو حاصل ہے جو صفائی اور ازالہ کی طاقت رکھتے ہیں، ان اجزاء کے ساتھ اگر دوسرے عناصر کو ملا دیا جائے تو وہ اپنی طاقت سے ان کی ہیئت بدل دیتے ہیں، جس طرح نمک اپنی طاقت سے ہر چیز میں اثر انداز ہوتا ہے، اس لئے نجس چیز ملنے کے باوجود بھی عموماً علماء نے قلبِ ماییت مان کر صابن کو پاک تسلیم کیا ہے، تو کچھ بیست بھی جو خارجی استعمال میں آئے ہیں اس قسم کے عناصر پر مشتمل ہوتے ہیں، اس لئے صابن کے ساتھ



اس کو قحی کرتے ہوئے اجنباب ماہیت کی بنیاد پر مطلقاً پاک قرار دیا جائے گا۔

تین تین ہفت اور دوسری خورانی اشیا میں یہ خاصیت نہیں ہوتی، اس سے یہ یقین ہو جائے کہ بعد کے ان میں کسی ناپاک چیز و شامل یا قیو ہے ان سے اجنباب نہ دیتی ہے، اہت امروہ چیز پہلے ہی استعمال کے مرحلے سے نذر پاک ہو چکی ہے تو اس کے استعمال میں کوئی مضرت نہیں، ایک جو مدھے یا خنزیر سے بنا ہے، اس کا نذر بار بار زود چکا ہے۔

بہاؤ الخون نجس ہے اور اس کی حرمت قرآن میں بیان کر دی گئی ہے، اس لئے اس کو بھی عام حالات میں استعمال کی اجازت نہیں، خون کا استعمال دو اس میں نہیں ہوتا، اہت اس سے زہر و فہم کرنے کے لئے چھوٹے بنائے جاتے ہیں، اور عام ہے کہ اس مصل میں خون استعمال سے نذر تا ہے کہ اس کی عیت باقی رہتی ہے اور نہ عیت اور نہ عام، اگر خون وشت کا قہقہہ این جائے کہ بعد پاک ہو جاتا ہے، تو بعد بننے کے بعد بھی پاک ہونا چاہئے۔

### جلائین

”المحالیس مادة شبه لزالہ لبہ لرحہ عبر فامہ للرومان فی الماء تسعوج من عظام الحیوان والسنبہ لا علانہ الطویل فی الماء“ (جلائین ایہ شفاف بقا، وہ ہے جو پانی میں مصل نہیں ہوتا اور جسے جانوروں کی حصوں اور شریکوں سے طویل مرصع پانی میں حل کرنا لازم ہے)۔

ڈاکٹر اصغر علی جامہ بھاروتی دہلی نے جو معلومات فراہم کی ہیں ان سے جلائین بنانے کی ترکیب اور اس کے استعمال پر کافی روشنی پڑتی ہے، امروہ و موہا پاک ہیں جن سے جلائین بنانی گئی ہے تو اس کی طہارت میں کوئی کلام نہیں، لیکن اگر جلائین نجس چیز جیسے مردار یا خنزیر سے بنانی گئی ہے، تو اس میں دو پہلو ہیں، اول یہ کہ جلائین اصل دو چھپ اور چھنا، وہ ہے جو زہر و قحی

خدا مت اور نجاست کا کل ہے، اور مخصوص جس سے صرف ان کو کھنکھ کر دیا گیا ہے، اور دوسرے جزاء کو خیر نہ کر دیا گیا ہے۔ اسی پہلو کو مد نظر رکھتے ہوئے انہیں اشیاء سے بنی جوشن مایا پاک ہوئی، اور اس کا استعمال بغیر منظر دار کے جائز نہیں ہوگا۔

لیکن اس کا رد براہیلو بھی ہے، وہ یہ کہ جلائین کی پوزیشن اس غلطی سے بہر جان زیادہ واضح ہے جو مٹی اور پانی میں چکر بکچر بن جائے، اس کچر پر علماء نے پانی کا قہم لگایا ہے، اس لئے یہ جلائین بھی پانی کے استعمال سے کھالی نہیں، ساتھ ہی عام انسانی ذوق لذت بھی اس سے کراہت نہیں کرتا اور نہ وہ جسمانی طور پر ضرور رسوں ہے، اور پھر اقلیاء عام کی شکل ہمارے سامنے ہے، اس لئے جہانگیر کے متحمل کے اجازت دی جا سکتی ہے، البتہ ایہ مسلمہ وہ اس کی اجازت نہیں ہوئی کہ وہ جلائین بنانے کے لئے خنزیر کی کھان کا استعمال کرے، لیکن بنی ہوئی جلائین کے متعلق کریہ کر، اور شبہ کی بنیاد پر اس کے استعمال سے منع کرنا سبب نہیں ہوگا۔

### الکحل یا الکحل

الکحل کی مختلف قسمیں ہیں، لیکن جب مطلق الکحل بولا جاتا ہے، تو مدحہ شری الکحل مراد ہوتا ہے۔ یہی کھانے پینے کی چیزوں میں استعمال ہوتا ہے، اور اسے چھپ دار اشیاء، انور، میوا، جامن، ہری بھگور، جو گیہوں، سکو اور گنے وغیرہ کے رسی کو خیر دے کر بنایا جاتا ہے، یہ پیرولی سے بھی بنتا ہے، الکحل شراب کی اصل ہے، اس لئے اس کا نہ نسی استعمال دوا کے طور پر کیوں نہ ہو با ضرورت حرام ہے، اور حقیقت تو یہ ہے کہ خالص شراب کو دوا سمجھنا غلط کام نہیں ہے، طبی تحقیق نے ثابت کر دیا ہے، کہ اس میں کوئی ملوث نہیں۔

نیمین بہت سی دواؤں میں کچھ جزاء کو کھلانے کے لئے الکحل کا استعمال ہوتا ہے، ہو یا پچھل دواؤں اور اسپرٹ میں اثرات سے اس کا استعمال ہوتا ہے، اسپرٹ بھی، مٹی کا ایک

حصہ ہے تو کیا ایسی دواؤں کا استعمال درست ہے؟

مذہب مالکی اس مسئلے میں بہت سخت ہے، وہ مطلقاً اس کی اجازت نہیں دیتا، لیکن اختلاف و شوافع کے یہاں کسی مبالغہ دوا کے نہ ہونے کی صورت میں انتہاء کی حالت میں پھر شرطوں کے ساتھ اس کی اجازت دی جاسکتی ہے، معمری مامہ قبیل محمد مبارک ایک دوسرے مامہ شربینی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ اختلاف دوا کے طور پر اس کے خالص استعمال میں ہے، لیکن وہ دوا میں جو اس سے ملا کر بنائی جاتی ہیں اور جس میں الکحل تحلیل ہو جاتا ہے، صحیح مبالغہ نہ ملنے کی صورت میں دوا کے طور پر اس کا استعمال جائز ہے۔

دائم محمد علی انبار کہتے ہیں جب ہرمان دواؤں پر نظر ڈالتے ہیں جن میں الکحل شامل ہوتا ہے، تو ہم نو ان کی دو قسمیں ملتی ہیں اول وہ دوا میں جن کی تیزابیت اور صلیف و طمانے کے لئے الکحل کا استعمال ہوتا ہے، دوسرے وہ دوا میں جن میں خاص ذائقہ پیدا کرنے کے لئے الکحل ملا یا جاتا ہے، پہلی قسم بوقت ضرورت مباح ہے، بشرطیکہ کوئی تجویز کا مسلمہ اس کو تجویز کرے اور دوسری دوا دستیاب نہ ہو، لیکن دوسری قسم کی اجازت نہیں دی جاسکتی، لہذا یہ ضرور الشرحہ ۴۳۲، ۴۳۳۔

مولانا مودودی نے ایک استفتاء کے جواب میں بڑی اچھی بات کہی ہے، مسائل نے ان سے دریافت کیا تھا کہ غیہ تو ذلیل روٹی میں بھی ہوتا ہے، باقی انکو میں الکحل موجود ہے، جو کل میں بند کچھ شرطوں میں خود بخود الکحل بن جاتا ہے، تو پھر دواؤں میں الکحل ملانے سے کیا فرق آجاتا ہے؟

مولانا مودودی کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ غم اگرچہ انکو ری شراب کہتے ہیں، لیکن اس سے مراد ہر نشہ آور چیز ہے، اور جس کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے اس کی کم مقدار بھی حرام ہے، یہ مقدار کی حرمت نشہ کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اس وجہ سے ہے کہ کم مقدار استعمال کر لینے

نفس کے اندر بھی وہ جگہ ڈھونڈ جاتی ہے اور نہرو پہ جاتی ہے جو چراغ چیز سے نفس میں موجود ہے۔ یہ ہے کہ وہ دواؤں میں انٹر کا سبب تکفل ہے اس لئے اس کو قدر اندر زونٹس یا چمکاتا رہتا ہے اور غصہ رکھتا ہے پر ان ابرائے میں قسمت کا سبب موجود ہوتا ہے تو نے بھی ان کو اپنی اذیت کی حقارت سے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ لیکن تمام مسلمانان بحیثیت کلموں اس وقت تک پہنچا کر دوسرے جب تک وہ اس بڑی کے عمل کو مدد ملتی تعلیمات کے موجد ہے میں نہ وہ حال میں نہ رہاں و سائنس و فائنٹ ۱۹۰۰

مورانا نامہ سینٹ قدس وہ روٹھان اور رگرس میں انفس ہے۔ وہ نے نے یہ بوداں کے استعمال سے دوزخی تو یہ کرتے ہوئے کہتے ہیں دوسرے پیرت روٹھانی وضع و میں پڑا ہے۔ کچھ دیا اپنی حقیقت ٹھوڑا ہے اور اس کا اسمی بدل باقی ہے اور وہ یاب چیز جب میں حد تک بدل جائے کہ اس کی پہلی حقیقت ان باقی نہ ہے تو اس کے بعد وہ کا یہ باقی نہیں رہتی اب یہ نفسی مسائل نہ ۱۹۰۰

تو کیا وہ کیا نہیں استقامت کے میں انرا یہ ہے تو پھر ان دوزخی اور مصورات میں بھی اس کے استعمال سے پانچ نہیں ہونا چاہئے۔ حالانکہ وہ سے موقع پر انہوں نے بغیر قصہ رکھنے کے استعمال سے منع کیا ہے۔

انکی مذہب میں مشرور ہے کہ میں نفس قدر فعلی ہے حالانکہ وہ ان قدر اعلیٰ کے مسئلہ میں شدت کا شکار ہیں پھر بھی انہوں نے کیا ہیں جن دواہات کی شکلی کا اس میں سے دیکھئے اور معنی ۱۹۰۰ ۱۹۰۰ ۱۹۰۰ ۱۹۰۰

## تبدیلی مابیت کے تدریجی مراحل

مولانا محمد خالد حسین قاسمی

دنیا میں جتنی بھی چیزیں پائی جاتی ہیں، پروردگار عالم نے انہیں ایک خاص حقیقت کے ساتھ پیدا فرمایا، ہر چیز کو ایک شکل و صورت بخشی، چنانچہ ہر شے کی حقیقت دوسرے سے مختلف ہے، شکل و صورت اور صفات و خصوصیات بھی مختلف ہیں اور عوارض و احوال بھی جدا گانہ ہیں۔

خلوقات میں سے جو حیوانات و نباتات ہیں، ان میں تخلیق کے ابتدائی مراحل و صورت بدلتی ہے، صفات و کیفیات بدلتی ہیں، وجود میں پہنچ کر پیدا ہوتی ہے، اور کبھی یہ حقیقت دوسری شکل اختیار کرتی ہے، اور مابیت پوری طرح بدل جاتی ہے، اس پرے ارتقائی عمل کا نقشہ قرآن کریم نے اس طرح کھینچا ہے۔

”يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَيْتِ الَّذِي كُنْتُمْ تُقَالُونَ أَنَّهُ زُنُورٌ مُّسْتَوْدَعٌ ۖ إِن كُنْتُمْ كَافِرِينَ ۖ لَّيْسَ بِهِ بَيْتٌ ۙ إِنَّمَا هُوَ دُخَانٌ مِّن دُونِ الْغَابِ ۚ وَهُوَ يُرْجَىٰ أَن يَكُونَ حَرَسًا ۚ وَمَذِئِبَةٌ لِّلْعِثَّةِ الْكَاثِرِينَ ۚ“ (الحج: ۱۷)

ماشاء اللہ! لی احل مسمی ثم بخروجكم طفلا ثم لئلا تعلموا أشدكم و مسكم من يتولى الحج (الحج: ۱۷) (اے لوگوں تم کو دھوکا ہے دوبارہ زندہ کئے جانے میں، تو ہم نے تم کو مٹی سے، پھر قطرہ سے، پھر بے بوئے خون سے، پھر گوشت کی بوئی، نقشہ بنی ہوئی سے اور بدہن نقشہ بنی ہوئی

سے تاکہ تم کو معلوم نہ ہو، اور تم غم نہ رکھتے ہو، چاہتے ہیں کہ اپنے میں جو چاہو ہو، یہ ایک متعین وقت میں،  
مقام کو نکالنا چاہتے ہیں، پھر جب میں کہ چاہو اپنی جوانی کے زور ہو، اور تم میں سے بعض و موت  
و سہوی جاتی ہے۔

تخلیجی مراحل کی مزید وضاحت سورۃ المؤمنین کی آیت ۱۲ تا ۱۴ سے ہوتی ہے۔

ای طرح انسانوں کی حاضر و غائب کی جو چیزیں ہیں، انہیں بھی تو وہ جس کا قوس  
استعمال کر رہا ہے، ابھی وہ انہیں دوسری چیزوں کے ساتھ ملا کر استعمال کرتا ہے، جس طرح میں سے  
نہر نے کے بعد بھی تو وہ چیز اپنی اس سابقہ حقیقت کو برقرار رکھتی ہے، جس پر اللہ تعالیٰ نے  
اسے پیدا کیا تھا اور اس کی بعض صفات و کیفیات میں تبدیلی ہوتی ہے، اور ابھی وہ چیز سرے سے  
اپنی ماہیت ہی کو ہوتی اور دوسری ماہیت سے بدل جاتی ہے۔

یہ سہ سو پندرہ سال بعد ہزاروں سال سے جاری ہے، مگر دوسرے اشیاء و ادویات کا استعمال  
معدیوں پرانا عمل ہے، لیکن موجود زمانے میں سائنس و ٹیکنالوجی نے اتنی ترقی کی کہ ترکیب و تخلیق  
کے عمل میں بے تحاشہ اضافہ ہو گیا، خاص طور پر طبی میدان میں سب ادویات کا اتنا زور بڑھا کہ  
مغزوہ افول کا استعمال تقریباً متروک ہو کر رہ گیا، دوسری استعمالی اشیاء بھی یہی حال ہو، ایسی  
صورت حال میں ضروری تھا کہ علماء اسلام ان سب اشیاء و ادویات کے حقائق دریافت کر کے  
اس سلسلے میں کسی واضح اثر کی تلاش نہ پہنچیں، ورنہ یہ صورتی سسٹم کی ایک حقیقی کوشش ہیں۔

انقلاب ماہیت کسے کہتے ہیں؟

استعمال میں کی تعریف کرتے ہوئے سعدی ابو حنیبلہ نے لکھا ہے ”تعبیر الشیء عن  
طبیعہ و وصفہ“ یعنی کسی چیز کی طبیعت اور صفات کا بدل جانا۔ اس میں بھی دو معنی ہیں،  
۱۔ اصل و وصفہ، ۲۔ ایک شے کو دوسری شے میں تبدیل کر دینا، ۳۔ طبع، ۴۔ جو شے طبیعت میں ہے، ۵۔

فہمہ فی اصطلاح سے مطابق استعمال کی تعریف ہے "تعبیر ماہیہ الشیء تعبر الّا بفعل الإعادة" (تعبیر لفظی، علامہ سید ابوالحسن علی Nadwi، ۱۳۰۵ھ-۱۳۹۵ھ)۔

یعنی کسی چیز کی ماہیت کا اس طرح بدل جانا کہ اپنی سابقہ حالت پر واپس نہ آسکے، ممکن نہ ہو، اس کی اور بھی تعریفیں کی گئی ہیں لیکن یہی تعریف زیادہ واضح ہے۔

دوسرے لفظ جو استعمال کے مرادف کے طور پر مستعمل ہے، وہ ہے "انقلاب" یہ قلب سے بنا ہے۔ اس کا مطلب معنی ہے اتحول (بدل جانا) اس کا انگریزی کی تبدل ہے Transfer، اس کا اصطلاحی مفہوم ہے "تحول ماہیہ الشیء الی ماہیہ أخرى" (تبدیل کی شے کی حقیقت کا متغیر ہو کر دوسری حقیقت بن جانا)، انقلاب ماہیت، استعمال میں اور تبدل حقیقت سب مفہوم کے اعتبار سے تقریباً مساوی ہیں جس کا حاصل ہے، ایک حقیقت کا دوسری حقیقت بن جانا (الموسمہ لکھنؤ، ۱۳۸۸ھ)۔

کیا انقلاب ماہیت ممکن ہے؟

انقلاب ماہیت کی جگہ پر تعریف کی گئی ہے، یا اس سے اعتبار سے انقلاب ماہیت کا وقوع ممکن ہے، اس سلسلے میں منطقی علماء کا خیال یہ ہے کہ کسی چیز کی حقیقت و ماہیت کا بدل جانا محال ہے، ان کے اس قول کی بنیاد یہ ہے کہ وہ کسی چیز کے خارجی عناصر اور مادہ سے بحث نہیں کرتے، بلکہ وہ مفہوم و معانی سے بحث کرتے ہیں اور یہ ہے کہ مفہوم میں تبدیلی نہیں ہوسکتی اور مفہوم کی قیوں نہیں (واجب ممکن اور محال) ہمیشہ اپنی حالت پر رہیں گی، ایسا نہیں ہوسکتا کہ جو واجب ہے، وہ ممکن یا محال ہو جائے، یا جو محال ہے وہ واجب یا ممکن ہو جائے۔

لیکن عقلی اور شرعی طور پر چیزوں کی حقیقت کا بدلنا یہ صرف یہ کہ ممکن ہے، بعد از ربی طور پر اس کا وقوع ہے، اور آتش اس کا مشاہدہ بھی ہوتا رہتا ہے، اسی کی بنیاد پر "مہم یہاں یا





اس کی تعبیر میں معامات مختلف ہیں، یہ ایک نازک مسئلہ ہے جس میں سخت احتیاط اور بہت زیادہ غور و فکر کی ضرورت ہے، فقہاء کی عبارتوں سے جو واضح تعبیر اخذ کی جاسکی، وہ یہ ہے کہ انقلاب مابیت سے مراد یہ ہے کہ وہی فی نفسہ اپنی حقیقت چھوڑ کر کسی دوسری حقیقت میں متبدل ہو جائے، سابق حقیقت معدوم ہو کر نئی حقیقت و مابیت بن جائے، نہ پہلی حقیقت و مابیت باقی رہے، نہ اس کا کام باقی رہے، نہ اس کی صورت و کیفیت باقی رہے، نہ اس میں اس کی صفات خاصہ، خواص و آثار پائے جائیں، بلکہ یہ سب چیزیں نئی ہو جائیں، نام بھی دوسرا ہو، صورت، شکل بھی دوسری ہو، آثار و خواص، صفات و تاثیرات اور علامات بھی دوسرے ہوں (ان میں سے بعض وضاحتیں "کلماتی الہی" ص ۷۷ سے ماخوذ ہیں)۔

جیسے شراب سے مراد کہ ہو جائے، خون سے متلک بن جائے، یا نطفہ گوشت کا لوتھرا بن جائے، یا گدھا متلک کی کان میں بُر کر متلک بن جائے یا پاخانہ اور گوبر محل بُر کر اکٹھ ہو جائے، تو ان تمام صورتوں میں فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ استعمال میں پایا گیا، اس لئے یہ چیزیں پاک ہوں گی۔  
مجمع الانہر میں ہے

"گوبر، پاخانہ یا اس طرح کی دوسری نجاستیں اگر محل بُر کر اکٹھ ہو جائیں تو امام محمد سے نزدیک پاک ہو جاتی ہیں، یہی قول مختار ہے اور اسی پر فتویٰ بھی ہے، اس لئے کہ شریعت نے وصف نجاست اس کی حقیقت پر مرتب کیا اور حقیقت مفہوم کے بعض اجزاء کے نہ پائے جانے کی وجہ سے منہی ہو جاتی ہے، تو اگر حقیقت نے تمام اجزاء، منہی ہو جائے تو حقیقت بدرجہ اولیٰ بدلے گی، اسی طرح وہ گدھا بھی پاک ہو جاتا ہے، جو متلک کی کان میں بُر کر متلک بن جائے، انقلاب مابیت کی وجہ سے جو کہ مطہرات میں سے ہے" (مجمع، ص ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵،

اپنی حقیقت منو یہ و مچوڑ دینے، اس کی وضاحت کے لئے دیکھتے رہا، اس طبع منہی  
زریہ دیو بند۔

نیکن اُرش کی حقیقت موجود ہے، صرف اس کی شکل بدل جائے اس کے بعض  
اوصاف بدل جائیں تو پھر انقلاب ماہیت کا عنصر نہیں لگا میں کے، اور بعض شکل و جزوی اوصاف  
کا بدل اس کے لئے موجب قبیح بھی نہ ہوگا، چنانچہ قوی بند یہ میں خانیہ کے حوالہ سے منقول ہے  
"تاپاک سرکہ کو اثر شراب میں ملا دیا جائے، تب بھی تاپاک ہی رہے گا، اس لئے کہ  
تاپاک چیز میں کوئی تبدیلی نہیں ہونی، اسی طرح اثر کشیر و میں منہ ڈال دے، پھر وہ شراب ہی نہ  
سرکہ بن جائے تو اس کا حان بھی درست نہیں ہوگا، اس کے کہتے کا احباب جو کہ نہیں ہے، اس  
میں موجود ہے اور دوسرے نہیں بنتا (الحق ہی سہ) ۱۳۔

البتہ شئی کی دو صفات جو اس کے ساتھ مختص نہ ہوں یا وہ کیفیات جو شئی کے لئے لازم نہ  
ہوں یا شئی کے وجود میں ان کا دخل نہ ہو تو ان کا زائل ہونا انقلاب ماہیت کے لئے ضروری نہیں  
ہے، ان کی وہ جو شئی میں بھی چیز کی حقیقت بدل سکتی ہے، چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ شراب سے سرکہ  
بننے کے باوجود اس میں ماہیت اور رقت و سیلانیت باقی رہتی ہے، اسی طرح، دھن میں جو دھن  
کے ساتھ مل کر اپنی حقیقت صوتی سے چرچم اس کی چٹنا ہوتی رہتی رہنا انقلاب میں کے لئے  
مضر نہیں ہے، اس کے کہ رقت و ماہیت حقیقت میں کے ساتھ اور صوت حقیقت دھن کے ساتھ  
مختص نہیں، اسی طرح کسی وجہ میں رکھ دیا ہوگا باقی رہنا بھی انقلاب میں کے لئے مضر نہیں،  
چنانچہ علامہ حاکم میٹھے ہیں "ولا یبصر لفظاً کلّوں و ربح" (۱۴) حق تعالیٰ (۱۵)۔

بعض آثار کا زوال انقلاب ماہیت کا سبب نہیں

جہاں صرف بعض آثار زائل ہوتے یا صفات غیر متحدہ نہ پیدا ہوتے، ماہیت سے باب

میں موثر نہیں ہے، ان کی عدم موجودگی کی وجہ سے شی کی حقیقت کے بدلنے کا علم نہیں لگا میں گئے، جس طرح کہ ماہِ مطلق کا منہ حقیقی جس پر پانی کا جوہر موقوف ہے، اور وقت و سیانیت ہے، ان دونوں کی موجودگی میں اگر کسی پاک چیز کے ذریعہ اس کے دو تمام اوصاف ختم ہو جائیں جو اس کے ساتھ مختص نہیں، تو بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جیسا کہ علامہ شہنائی نے لکھا ہے "والعلیہ فی محاطۃ الجملات باخراج الماء عن رفقہ وسبلانہ واما اذ بقی علی رفقہ وسبلانہ فبقہ لا یبصر ای لا یسمع جواز الوضوء بہ تعبر او صلاہ کلھا بحالہ" (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵۳۹) (۵۴۰) (۵۴۱) (۵۴۲) (۵۴۳) (۵۴۴) (۵۴۵) (۵۴۶) (۵۴۷) (۵۴۸) (۵۴۹) (۵۵۰) (۵۵۱) (۵۵۲) (۵۵۳) (۵۵۴) (۵۵۵) (۵۵۶) (۵۵۷) (۵۵۸) (۵۵۹) (۵۶۰) (۵۶۱) (۵۶۲) (۵۶۳) (۵۶۴) (۵۶۵) (۵۶۶) (۵۶۷) (۵۶۸) (۵۶۹) (۵۷۰) (۵۷۱) (۵۷۲) (۵۷۳) (۵۷۴) (۵۷۵) (۵۷۶) (۵۷۷) (۵۷۸) (۵۷۹) (۵۸۰) (۵۸۱) (۵۸۲) (۵۸۳) (۵۸۴) (۵۸۵) (۵۸۶) (۵۸۷) (۵۸۸) (۵۸۹) (۵۹۰) (۵۹۱) (۵۹۲) (۵۹۳) (۵۹۴) (۵۹۵) (۵۹۶) (۵۹۷) (۵۹۸) (۵۹۹) (۶۰۰) (۶۰۱) (۶۰۲) (۶۰۳) (۶۰۴) (۶۰۵) (۶۰۶) (۶۰۷) (۶۰۸) (۶۰۹) (۶۱۰) (۶۱۱) (۶۱۲) (۶۱۳) (۶۱۴) (۶۱۵) (۶۱۶) (۶۱۷) (۶۱۸) (۶۱۹) (۶۲۰) (۶۲۱) (۶۲۲) (۶۲۳) (۶۲۴) (۶۲۵) (۶۲۶) (۶۲۷) (۶۲۸) (۶۲۹) (۶۳۰) (۶۳۱) (۶۳۲) (۶۳۳) (۶۳۴) (۶۳۵) (۶۳۶) (۶۳۷) (۶۳۸) (۶۳۹) (۶۴۰) (۶۴۱) (۶۴۲) (۶۴۳) (۶۴۴) (۶۴۵) (۶۴۶) (۶۴۷) (۶۴۸) (۶۴۹) (۶۵۰) (۶۵۱) (۶۵۲) (۶۵۳) (۶۵۴) (۶۵۵) (۶۵۶) (۶۵۷) (۶۵۸) (۶۵۹) (۶۶۰) (۶۶۱) (۶۶۲) (۶۶۳) (۶۶۴) (۶۶۵) (۶۶۶) (۶۶۷) (۶۶۸) (۶۶۹) (۶۷۰) (۶۷۱) (۶۷۲) (۶۷۳) (۶۷۴) (۶۷۵) (۶۷۶) (۶۷۷) (۶۷۸) (۶۷۹) (۶۸۰) (۶۸۱) (۶۸۲) (۶۸۳) (۶۸۴) (۶۸۵) (۶۸۶) (۶۸۷) (۶۸۸) (۶۸۹) (۶۹۰) (۶۹۱) (۶۹۲) (۶۹۳) (۶۹۴) (۶۹۵) (۶۹۶) (۶۹۷) (۶۹۸) (۶۹۹) (۷۰۰) (۷۰۱) (۷۰۲) (۷۰۳) (۷۰۴) (۷۰۵) (۷۰۶) (۷۰۷) (۷۰۸) (۷۰۹) (۷۱۰) (۷۱۱) (۷۱۲) (۷۱۳) (۷۱۴) (۷۱۵) (۷۱۶) (۷۱۷) (۷۱۸) (۷۱۹) (۷۲۰) (۷۲۱) (۷۲۲) (۷۲۳) (۷۲۴) (۷۲۵) (۷۲۶) (۷۲۷) (۷۲۸) (۷۲۹) (۷۳۰) (۷۳۱) (۷۳۲) (۷۳۳) (۷۳۴) (۷۳۵) (۷۳۶) (۷۳۷) (۷۳۸) (۷۳۹) (۷۴۰) (۷۴۱) (۷۴۲) (۷۴۳) (۷۴۴) (۷۴۵) (۷۴۶) (۷۴۷) (۷۴۸) (۷۴۹) (۷۵۰) (۷۵۱) (۷۵۲) (۷۵۳) (۷۵۴) (۷۵۵) (۷۵۶) (۷۵۷) (۷۵۸) (۷۵۹) (۷۶۰) (۷۶۱) (۷۶۲) (۷۶۳) (۷۶۴) (۷۶۵) (۷۶۶) (۷۶۷) (۷۶۸) (۷۶۹) (۷۷۰) (۷۷۱) (۷۷۲) (۷۷۳) (۷۷۴) (۷۷۵) (۷۷۶) (۷۷۷) (۷۷۸) (۷۷۹) (۷۸۰) (۷۸۱) (۷۸۲) (۷۸۳) (۷۸۴) (۷۸۵) (۷۸۶) (۷۸۷) (۷۸۸) (۷۸۹) (۷۹۰) (۷۹۱) (۷۹۲) (۷۹۳) (۷۹۴) (۷۹۵) (۷۹۶) (۷۹۷) (۷۹۸) (۷۹۹) (۸۰۰) (۸۰۱) (۸۰۲) (۸۰۳) (۸۰۴) (۸۰۵) (۸۰۶) (۸۰۷) (۸۰۸) (۸۰۹) (۸۱۰) (۸۱۱) (۸۱۲) (۸۱۳) (۸۱۴) (۸۱۵) (۸۱۶) (۸۱۷) (۸۱۸) (۸۱۹) (۸۲۰) (۸۲۱) (۸۲۲) (۸۲۳) (۸۲۴) (۸۲۵) (۸۲۶) (۸۲۷) (۸۲۸) (۸۲۹) (۸۳۰) (۸۳۱) (۸۳۲) (۸۳۳) (۸۳۴) (۸۳۵) (۸۳۶) (۸۳۷) (۸۳۸) (۸۳۹) (۸۴۰) (۸۴۱) (۸۴۲) (۸۴۳) (۸۴۴) (۸۴۵) (۸۴۶) (۸۴۷) (۸۴۸) (۸۴۹) (۸۵۰) (۸۵۱) (۸۵۲) (۸۵۳) (۸۵۴) (۸۵۵) (۸۵۶) (۸۵۷) (۸۵۸) (۸۵۹) (۸۶۰) (۸۶۱) (۸۶۲) (۸۶۳) (۸۶۴) (۸۶۵) (۸۶۶) (۸۶۷) (۸۶۸) (۸۶۹) (۸۷۰) (۸۷۱) (۸۷۲) (۸۷۳) (۸۷۴) (۸۷۵) (۸۷۶) (۸۷۷) (۸۷۸) (۸۷۹) (۸۸۰) (۸۸۱) (۸۸۲) (۸۸۳) (۸۸۴) (۸۸۵) (۸۸۶) (۸۸۷) (۸۸۸) (۸۸۹) (۸۹۰) (۸۹۱) (۸۹۲) (۸۹۳) (۸۹۴) (۸۹۵) (۸۹۶) (۸۹۷) (۸۹۸) (۸۹۹) (۹۰۰) (۹۰۱) (۹۰۲) (۹۰۳) (۹۰۴) (۹۰۵) (۹۰۶) (۹۰۷) (۹۰۸) (۹۰۹) (۹۱۰) (۹۱۱) (۹۱۲) (۹۱۳) (۹۱۴) (۹۱۵) (۹۱۶) (۹۱۷) (۹۱۸) (۹۱۹) (۹۲۰) (۹۲۱) (۹۲۲) (۹۲۳) (۹۲۴) (۹۲۵) (۹۲۶) (۹۲۷) (۹۲۸) (۹۲۹) (۹۳۰) (۹۳۱) (۹۳۲) (۹۳۳) (۹۳۴) (۹۳۵) (۹۳۶) (۹۳۷) (۹۳۸) (۹۳۹) (۹۴۰) (۹۴۱) (۹۴۲) (۹۴۳) (۹۴۴) (۹۴۵) (۹۴۶) (۹۴۷) (۹۴۸) (۹۴۹) (۹۵۰) (۹۵۱) (۹۵۲) (۹۵۳) (۹۵۴) (۹۵۵) (۹۵۶) (۹۵۷) (۹۵۸) (۹۵۹) (۹۶۰) (۹۶۱) (۹۶۲) (۹۶۳) (۹۶۴) (۹۶۵) (۹۶۶) (۹۶۷) (۹۶۸) (۹۶۹) (۹۷۰) (۹۷۱) (۹۷۲) (۹۷۳) (۹۷۴) (۹۷۵) (۹۷۶) (۹۷۷) (۹۷۸) (۹۷۹) (۹۸۰) (۹۸۱) (۹۸۲) (۹۸۳) (۹۸۴) (۹۸۵) (۹۸۶) (۹۸۷) (۹۸۸) (۹۸۹) (۹۹۰) (۹۹۱) (۹۹۲) (۹۹۳) (۹۹۴) (۹۹۵) (۹۹۶) (۹۹۷) (۹۹۸) (۹۹۹) (۱۰۰۰)

## نجاست کی مختلف قسموں کے درمیان فرق

چونکہ استحالہ میں کے بعد چیز اپنی سابقہ حقیقت کو بالکل چھوڑ دیتی ہے، اور پہلی حقیقت کو چھوڑ کر دوسری حقیقت اختیار کر لیتی ہے، اس طرح پر کہ پہلی حقیقت کے بنیادی عناصر اور صفات بلکہ خلقی اسطلاح کے مطابق اس کے مفہوم کا فصل اور خاصہ سب چھوہل جاتا ہے، اس لئے اس میں نجاست کی مختلف قسموں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہوگا، اگر انقلاب حقیقت ظاہر کوئی جانب ہوا ہے تو یہ حال میں اسے پاک کہا جائے گا، نجس امین وغیرہ نجس امین میں کوئی فرق نہیں ہوگا، لہذا انسان جس کے اجزاء سے جوہر کرامت انتفاع حرام ہے، اور خبیثہ وسیعہ، جو کہ نجس امین ہیں اور پاخانہ، گوبر اور انگوڑی شراب جو کہ نجس امین، نجاست غلیظہ ہیں اور گندھا اور

کہتا جو نفس العین نہیں، استعمالہ عین کے بعد لان پر نجاست و حرمت کا حکم باقی نہیں رہے گا، بلکہ وہ پاک اور جائز الاختلاع ہو جائیں گے (دیکھئے خطہ المنسل رد ۱۸۸ طبع ۱۳۵۷)۔

علامہ ابن ہمام حنفی نے بھی فتح القدیر ۱/ ۳۲ میں اتز پر اجماعی بحث کی ہے، چنانچہ اس پر اور مذکور بالا عباراتوں پر غور کرنے سے ذیل کے امور سامنے آتے ہیں:

- ۱۔ گدھا، کتا، مینہ، خنزیر، گویہ، پاخانہ وغیرہ انقلاب مابیت کے حکم میں یکساں ہیں۔
- ۲۔ منہوم شے کے اجزاء میں سے بعض کے بدلے سے بھی بعض اوقات حکم بدل جاتا ہے، جیسا کہ ابن ہمام کی عبارت سے واضح ہے، منطلق امداد میں اس کو یوں سمجھ سکتے ہیں کہ اگر کسی کلی منہوم سے اس کے فصل یا نہ مرکب کو الگ کر لیا جائے، تو شے کی حقیقت ختم ہو جائے گی، مثلاً انسان، حیوان مطلق ہے، اگر اس سے صرف مطلق کو جو کہ فصل ہے، ختم کر دیا جائے تو انسان کی حقیقت منکسر ہو جائے گی۔

۳۔ مسئلہ استعمالہ میں نفس العین وغیرہ نفس العین کا حکم یکساں ہے، ان کے مابین کوئی فرق نہیں، بلکہ طائر، شتر، خالی کی عبارت اس سلسلے میں بالکل واضح ہے کہ آسمان کی وجہ سے غیر نفس العین تو پاک ہو گا ہی نفس العین بھی پاک ہو جائے گا۔

۴۔ مذکورہ چیزیں چاہے مرکب میں یا سری ہوئی حالت میں گریں، دونوں کا حکم یکساں ہے، جیسا کہ کبیری کی عبارت سے واضح ہے، یعنی مینہ جو نفس قرآنی حرام و نفس العین ہے وہ بھی اس حکم میں شامل ہے۔

۵۔ نفس العین وغیرہ نفس العین کے مختلف اجزاء کے درمیان کوئی تفصیل نہیں ہے۔

### قلب مابیت کے اسباب

قلب مابیت کے بعض اسباب تو وہ ہیں جن کی طرف سوال نامہ میں اشارہ کیا گیا

ہے، مثلاً

کسی شوریدہ دیر کھنی چیز کا لاج، مثلاً: لمیوں یا نمک کا لانا، جدا دینا، دھوپ دھونا، ان کے غلاوہ بھی بعض چیزیں ہیں جنہیں قلب مابیت کے اسباب میں شمار کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ کسی چیز کے زیر زمین دفن کرنے کی وجہ سے بھی ٹی کی حقیقت بدل جاتی ہے۔

پہنچے مجمع فلا تہر میں فتاویٰ تھیر یہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے: "العلوات اذا دفنت لمی موضع حتی صلوات تروا قبل تظہر" (مجمع الزہری: ۱۶۱، ۱۶۲)۔

یعنی پاخانہ یا گوبر کو اگر زیر زمین دفن کر دیا جائے یہاں تک کہ وہ مٹی بن جائے تو ایک قوت کہ مطابق وہ پاک ہو جائے گا۔ اس کی حرید و نہاحت خاصہ کا سانی کی عبارت سے ہوتی ہے وہ فرماتے ہیں:

زمین کی طبیعت و خاصیت یہ ہے کہ وہ اشیاء کو قلیل کر دیتی ہے، اور اس کی حقیقت کو بدل کر اپنی طبیعت میں ضم کر لیتی ہے، تو اگر زمین میں نجاست گر جائے تو سرور یاہر کی وجہ سے وہ مٹی بن جائے گی اور وہ پاک پائی نہیں رہے گی، (آگے لکھتے ہیں کہ) یہ امام محمد کا قول ہے، ان کی دلیل یہ ہے کہ نجاست جب زمانہ گزرنے کی وجہ سے خفیر ہوئی اور اس کے اوصاف مٹی بدل گئے تو وہ دوسری چیز بن گئی، لہذا وہ پاک ہوگی۔ اس اصل پر جو مسائل متفرع ہوتے ہیں، ان میں سے یہ مسئلہ بھی ہے کہ کتنا جب نمک کی کان میں گر جائے یا (شوریدہ) برف میں گر جائے اور پانہ جب آگ میں جل کر راکھ بن جائے یا نندہ کنواں جب کہ وہ خشک ہو جائے اور اس کے اثرات ختم ہو جائیں اور نجاست جب زمین میں دفن کر دی جائے اور اس کے اثرات زمانہ گزرنے کی وجہ سے باقی نہ رہیں تو ان تمام چیزوں کی پاکی کا حکم دیا جائے گا (وہ ان معانی کی ترتیب الفرائع: ۳۳، مہلومہ: ۱۵۷)، خاصہ کا سانی کی یہ عبارت خاص طور پر قابل توجہ ہے:

"والنجاسة اذا دلت فی الارض و ذهب النور ہا یعود فی الزمان"۔

۲۔ کبھی ماحولیاتی اثرات کی وجہ سے چیز کی حقیقت بدل جاتی ہے، جیسے کہ شراب کبھی تو دوسرے سے فعل یا کسی چیز کی آمیزش کی وجہ سے سرکہ بنتی ہے اور کبھی ماحولیاتی اثرات سے نتیجے میں خود بخود سرکہ بن جاتی ہے اور دوسرا ب کی صفت ٹھنڈے سرکہ یعنی اور مرارت زائل ہوتا اور دوسری صفت یعنی حلاوت (کھانپن) پیدا ہو جاتی ہے۔

یہ ماحولیاتی اثر بالعموم سردی اور گرمی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے، چنانچہ علامہ ذاکر مصطفیٰ وہب زحلی لکھتے ہیں کہ "شراب کبھی سرکہ اس طرح پڑ بھی بن جاتی ہے، کہ شراب کو گرمی پہنچائی گئی یا اس کو سایہ سے دھوپ میں لے جایا گیا دھوپ سے سائے میں لایا گیا" (مفتاح السعای، ص ۱۰۰)۔

۳۔ کبھی فطری اور قدرتی طور پر بھی اشیاء کی حقیقت بدلتی ہے، اس میں کسی انسان کے فعل کا دخل نہیں ہوتا ہے مثلاً مشک پاک ہے، لیکن وہ مشک بننے سے پہلے خون تھا، جو غلام سے کہ نجاست غلیظہ ہے، لیکن یہی خون تغیر ماہیت کی وجہ سے پاک ہو گیا، علامہ شامی قاضی خاں سے نقل کرتے ہیں "المسک طاهر حلال، لانه و ان کل دعاء فقد نعبیر طاهر کرماد العذرة، والمراد بالتغیر الاستحالة إلى الطيبة، وهي من المطهرات عدما" (الفتاویٰ مطبوعہ، ص ۲۳۰)۔

یعنی مشک پاک اور حلال ہے اس لئے کہ وہ اگرچہ پہلے خون تھا لیکن تغیر ماہیت سے بعد طاهر ہو گیا، جیسا کہ پاخانہ کی راہ (پاک ہوتی) اور تغیر سے پاک کی جانب بدلتا ہے اور "طہیبت" کی طرف استحال ہمارے نزدیک پانی کا سبب ہو گا ہے، معلوم ہوا کہ وہ در صورت میں وہ (خون) کی نجاست، مشک بننے کے بعد "طہیبت" اور پاکیزگی سے بدل گئی، نہ صرف یہ کہ بدل گئی بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پاکیزہ چیزوں میں سب سے پاکیزہ قرار دیا، چنانچہ مسلم شریف کی روایت ہے "المسک اطیب الطیب"

اس کی دوسری مثال لفظ ہے جسے قرآن نے "ماء مہیب" (قدرتی پانی) قرار دیا،

"اللہ مخلوقہم من ماء مہیب" اور حواہ اسے جس لبتے ہیں باب و دہانی وہ  
کے رحم میں جاتا ہے تو اس میں قدرتی طور پر انقلاب ہوتا ہے، اور دوا ملنے جاتا ہے، میں پر بھی وہ  
نفس ہی رہتا ہے، اس لئے کہ انقلاب حقیقت ظاہر کی طرف نہیں ہوتی، مگر اس کی ہدایت بدلتی  
ہے اور دماغ یعنی گوشت کے قعر کے کی شکل اختیار کر لیتی ہے، اور دوا پات ہو جاتا ہے، اس کی  
پانی میں کسی کا اختلاف نہیں، اسی وجہ سے فقہاء نے اس کو مسدا استعمال کے لئے نظیم بنایا ہے، علامہ  
ابن ہمام لکھے ہیں "و تطہرہ فی الشرع الطلعة بحسنہ و نصیر علقہ وہی بحسنہ  
نصیر مصعة لتطہر" (الفتح المبین، ۱۰۸۲، ص ۱۰۱)۔

۴- اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ نیمبہوشی میں سے ذریعہ کسی چیز کی مابیت حقیقت و  
بدل دیا جائے، یا کسی کیمیکل کے ذریعہ یا مشینی طور پر قلب مابیت آجائے۔ اگر اتفاقاً نیمبہوشی  
محل سے مرنے کے بعد میں متغیر ہو جاتا ہے، تو اس پر بھی استعمال کا حکم جاری کیا جائے گا، اور  
استعمال سے پہلے اگر دوا چھاپا گیا ہو، یا جراثیمی تو استعمال کے بعد پاک اور حلال ہو جائے گی، اس کی  
نظیم یہ مسئلہ ہے کہ اگر کوئی ناپاک چیز مسابین کی دیک میں نہ رہے اور مسابین کی صورت یا  
تیزابیت کی وجہ سے اپنا ہوا خود اسے مسابین کی حقیقت میں ضم ہو جائے تو استعمال میں کی وجہ  
سے اس کی پاک و صمدیہ ہو جائے گا۔ چنانچہ علامہ غفرلہ لکھتے ہیں "والویب المحسن اذا صار  
صاحباً و مثله اذا وقع فی المصعة و رالت الاحراء" (امجد میں درقی، ص ۱۰۱)۔

یعنی ناپاک تیل اگر مسابین بن جائے تو وہ پاک ہو جائے گا، اسی طرح اگر وہ روغن  
مسابین کی دیک میں نہ رہے اور اس سے اجزاء داخل ہو جائیں تب بھی پاک ہو جائے گا۔ نیز  
علامہ صبی لکھتے ہیں "و علیہ یترفع مالو وقع فی مسابین او کلب فی قدر الصابون لیسار  
صاحباً و یكون طاهر" (الفتح المبین، ۱۰۸۱)۔

معلوم ہوا کہ اگر شراب یہ اجزاء اور آئینہ والی کسی کیمیکل میں ملا کر شیشی کی حقیقت و بدل دیا  
جائے تو اس پر بھی استعمال کے احکام جاری ہوں گے۔

نا پاک چربی سے بنا ہوا صابن

علامہ طہیٰ وعلاء طہاویؒ کے حوالہ سے اور جوہر، نفس، نفس کی نفس اس سے یہ بات واضح ہو، یہ معلوم ہو چکی ہے کہ نہ نفس، نہ اُمر صابن مثلاً بل کہ صابن بن جائے یا آؤ کی یا گناہان نہ کیا دیکھ میں کر کہ صابن بن جائے تو اس کی حقیقت بھی بدل جائے گی درود پاک ہو جائے گا۔

اسی طرح اگر نا پاک چربی سے صابن بنایا جائے تو اس کی حقیقت بھی بدل جائے گی اور وہ پاک ہو جائے گا، صابن میں نفس چربی کے تعلق علامہ شامیؒ نے عجیبی سے نقل کیا ہے:

"جعل المذهب الحسنى صابون يغشى بظهوره لونه تعبيراً لئلا يظن ان له ابي الله (۱۰۹)۔"

یعنی اگر نا پاک چربی صابن میں ملا دی جائے تو اس کی حقیقت بدل جائے گی اس لئے اس کے پاک ہونے کا قوی دیا جائے گا۔ اس کے بعد شامیؒ لکھتے ہیں کہ مراد رکی چربی کا بھی وہی حکم ہے جو دھن وغیرہ کا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ چربی خواہ مردہ رکی ہو یا خنزیر کی دوصابن کے ساتھ نہ کر اپنی حقیقت کو، جی ہے، اور صابن کی حقیقت و اختیار کر لیتی ہے، اس طرح اگر کوئی دوسری استعمالی چیز نا پاک چربی سے بنائی جائے اور چربی اس چیز میں اپنی حقیقت کھو دے تو اسے بھی قابلِ مسیت کہا جائے گا اور اس کا حکم بھی بدل جائے گا۔

بہ یوں کے پاؤں کا حکم

نفس قرآنی سے صیہ (مردار)، دم (خون)، اور غمزہ (شراب)، نفس میں، مسیت علیکم۔ المہینۃ والدم والحمزہ الخنزیر (نامہ ۳)۔

البدن خنزیر کے علاوہ مردار چاندروں کے وہ اجزاء جن میں حیات اور دم سرایت نہیں کرتی ہے، شریعت نے انہیں اس حکم سے مستثنیٰ قرار دیا، اسی لئے فقہاء کرام مردار چاندروں کی



ہڈی و پاک قرار دیتے ہیں در مختار میں ہے: "شعر المینۃ غیر الحزیر و عظمہا و عصبہا طاهر" (در مختار: ۸۵۰)، خنزیر کے علاوہ دوسرے مردار کا بال، اس کی ہڈی اور اس کا چمچا پاک ہے، اسی طرح مراقی الفغان میں ہے "اکل شیء من اجزاء الحیوان غیر الحزیر لا یروی فیہ الدم لا ینجس"۔

لہذا ہڈی اگر خنزیر کے علاوہ کسی مردار کی ہے اور اس کے سٹوف کو تو تھ پیست وغیرہ میں استعمال کیا جاتا ہے، یا اسے کسی اور خارجی استعمال میں لایا جاتا ہے، تو اس کی نجاش ہے، اسی طرح بطور دوا کے بھی اس کا استعمال درست ہے، اس کی دلیل دو روایت ہیں، پہلی ہے، جو حضرت ابواہد مہمل بن حنیف سے مروی ہے "جنگ احد کے دن جب رسول اللہ ﷺ کا دہن مبارک زخمی ہو گیا تو اس حضور نے ایک بوسیدہ ہڈی اس کے لئے بطور دوا استعمال فرمایا"۔

اس روایت و نقل کرنے کے بعد امام محمد نے "انسیر النبیہ" میں لکھا ہے کہ اس حدیث میں دلیل ہے کہ ہڈیوں و بطور دوا استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور یہی ہمارا مسلک ہے (انسیر النبیہ: ۱۰۷)۔

## جانوروں کے خون کا حکم

ارشاد بانی "حرمت علیکم المینۃ والدم الح" کے بعد جب مذہبوں جانوروں کا دم مسنون یعنی بہتا ہو، خون حرام اور نجاست غلیظہ ہے، اسی طرح مردار جانور کے دودھ سے اجزا جن میں خون سمیت آرتا ہے، اس چیز کا بھی استعمال دواؤں میں درست نہیں، اور جس دوا میں بھی دم مسنون کا استعمال کیا جائے گا، دودھ و پاک ہوگی، اور بلا ضرورت شدیدہ و کفائی کے لئے اس کا استعمال درست نہ ہوگا، اس لئے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "إن اللہ لم یجعل شفاءکم فیما حرّم علیکم" (اللہ تعالیٰ نے حرام چیزوں میں تمہاری شفا نہیں رکھی) (ترمذی: ۱۸۷۰)۔

فقہ حنفی: حرام ہے۔ حدیث صحیحہ میں انسیر النبیہ: ۱۰۷ میں ہے۔

اسی طرح دوسری حدیث میں آنحضرت نے فرمایا: "الدم حرام کلمہ" خون ہینا حرام ہے۔

لیکن اگر بضرورت شدید ہوا اور خوف ہو کہ اگر اس کو دیا اس طرح کی سی دوسری سی دوا دیا تو اس سے نہیں یا جس میں حرام دوا کی آمیزش سے وہ جان بچے گی یا موت سے بچے پر پہنچے گا، اور کوئی مابین اس دوا کی تکمیل بھی کرے تو ایسی انصاف کی صورت میں خون کی آمیزش سے بنی ہوئی دوا استعمال کی نجاش بہ سستی سے پہنچانے کی قوی ممانعت میں ہے۔

"یہ دوا کے لئے خون اور پیشاب کا چنا اور دوا دھاتا دوا کے طور پر جاتا ہے اس شرط کے ساتھ کہ کوئی مسلم عیسائی یہ دوا کے اس کی غلط دوا میں سے دوا دھاتا چنا اس میں سے کوئی چیز اس کے خلاف مذہب بن سکے" (۱۳۵)۔

درمیان میں لکھا ہے کہ ضرور ناخوار کے قول پر فتویٰ سے اہل تائید بات دہرائی گئی تحقیق سے معلوم ہو جائے کہ دوا میں آمیزش سے پسے خون کی حقیقت و بیماری میں سے مزید باطل میں دیا جاتا ہے اور دوا کوئی بھی شارب دوا میں باقی نہیں رہتا تو اس صورت میں انقلاب وایت کا ضمیر کا کیا ہو سکتا ہے لیکن عام سے کہ اگر دوا میں کوئی مضافہ یا شے اتنی قدر ہی مزید جائے تو چرامی آمیزش کا فائدہ دوسری باقی رہ جائے گا بعد ازاں قوانین قیوں میں سے کہ دوا میں دھاتا صورت میں دم کی حقیقت نہیں بدلتی۔

## استحباب کا معنی

انقلاب حقیقت اور استحباب کا معنی وہ ایک ایک چیز میں انقلاب وایت میں قوی ہوتا ہے کہ چیز اپنے سابق وجود و کھواہی سے اور نیا وجود و کھواہی اختیار کرتی ہے اسی وجہ سے اس کا طبیعت میں شائبہ کیا ہے جب کہ استحباب کا معنی انقلاب وایت نہیں ہے بلکہ خودی خودی فعل ہوتی ہے۔ چیز اپنے وجود نہیں ہوتی میں دوسری چیز کے ساتھ اس طرح خودی

ہو جاتی ہے کہ اس کا دوسری چیز سے جدا کرنا مشکل ہوتا ہے، اس کا وجود بھی باقی ہوتا ہے اور اثر بھی، صرف خارجی ہیئت ہلتی ہے، لہذا استہلاک کے اس معنی کے اعتبار سے استہلاک عین کے بعد بھی چیز کا وہی حکم رہے گا جو پہلے تھا جیسا کہ فقہانے لکھا ہے کہ اگر روئی کو تھوڑی شراب میں ملا کر پٹایا جائے یا آلے کو خر سے گوندھا جائے تو وہ روئی بھی پاک نہیں ہوگی، بلکہ شراب کے اجزاء کی وجہ سے ناپاک رہے گی (الدر المختار مع الشامی ص ۵۳)۔

اسی طرح اگر عیہ شباب کے چند قطرے ملا کر کئی سو روئیاں بنائی جائیں، پھر بھی تمام روئیاں ناپاک رہیں گی، حالانکہ خود وہ دونوں صورتوں میں خراور ہول کا کوئی اثر نظر نہیں آ رہا ہے، لیکن حقیقتاً وہ موجود ہے، اور اس نے اپنا وجود بھی نہیں کھو یا ہے، بلکہ اس کا جدا کرنا مشکل ہے۔ اس وجہ سے استہلاک کی جو تعریف کی جاتی ہے، اس میں بھی اس کی جانب اشارہ ہے۔ ”هو نصير لشيء هائكا أو كالهالك أو اختلاطه بغيره بحيث لا يمكن إفراده بالصرف كاستهلاك السن على الخبز“ (نمبر ۱۴۹ ص ۲۴)۔

اور بعض فقہی جزئیات میں جو استہلاک کی وجہ سے حکم کے بدلنے کا اثر دیا گیا ہے، تو اس کی بنیاد استہلاک ہے ہی نہیں، بلکہ اس کی بنیاد ضرورت و حاجت یا کوئی اور چیز ہے، چنانچہ فقہ شافعی کی مشہور کتاب ”مقنی المحتاج“ میں کہا گیا ہے:

”أما التوقيف المعجون بها ونحوه مما تستهلك فيه فيجوز التداوى به

عند فقد ما يقوم به التداوى من الطاعونات، فحينئذ ينبع حكم التداوى بنجس

كالحم حية وبول، وكذا يجوز التداوى بذلك لتعجيل شفاء“ (مقنی المحتاج ص ۱۸۹)۔

تو یہاں پر ایسے تریاق کو نجس چیزوں سے ملا کر بنایا گیا ہو اور نجس اجزاء کا استہلاک بھی ہو گیا ہو، پاک قرار نہیں دیا گیا بلکہ ناپاک شمار کرتے ہوئے ضرورتاً اس کے استعمال کی اجازت دی گئی ہے۔

بھی استہلاک کو اس کے لغوی "ذاتہ الشیء" (شیء کا زائل کرنا) اور اخفاء الشیء (شیء کا ختم کرنا) کے معنی میں استعمال کر کے عدم نجاست کا فتویٰ دیا جاتا ہے، جیسا کہ شامی کی اس عبارت میں ہے "إذا جرى الماء على نحاسة فادھبها واستهلكها ولم يظهر أثرها فيه فلا يه لا نجس" (الکرمی الدرر: ۱۵۶)۔

تو یہاں پر استہلاک ازلفہ اشئی کے معنی میں ہے، اور یہی عدم نجاست کی بنیاد ہے اور بھی استہلاک کو فقہاء نے زوال اثر اور نخبوت اشئی کے مفہوم میں استعمال کیا ہے، جیسا کہ ابن ہمام کی عبارت ہے "بحلال قولهم في الطيب المعجون ينسئ محس بالطهارة، فيصلى في المكان المتطهر به لأن ذلك لا يدمر عین النجس لا إذا رويت، وعلله في التحميس بأن النجس مستهلك لا يدمر عین النجس" (۱۸۶)۔

اس مسئلہ میں عدم رویت نجاست و استہلاک قرار دے کر اسے مٹی کی پاکی کی وجہ بنایا گیا ہے، لیکن اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ مٹی کے پاک ہونے کی وجہ نہ پاک بھوسے کا مسجھلک ہونا نہیں بلکہ مٹی کا خشک ہونا ہے، اس لئے کہ علامہ تاجی نے "نہایۃ الدوا" میں اتنا اضافہ نقل کیا ہے "إذا نطسا نجسا یعنی اگر مٹی اور بھوسا دونوں بھیک گئے تو دونوں پاک ہو جائیں گے۔"

مذکورہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ استہلاک قلب مابیت سے عام ہے، اور آفتاب مابیت کے احکام اس پر نافذ نہیں ہوں گے۔

## مرکب ادویات

مرکب ادویات کے مسئلے میں کسی نتیجے تک پہنچنے سے پہلے ضروری ہے کہ ہم ترکیب و حقیقت جان لیں تاکہ یہ جاننا آسان ہو جائے کہ دواؤں کی ترکیب و استہلاک کین میں سے ہے۔

تبدیل میں آیا بعض غلط و تمیز؟ اس سوال سے ڈاکٹر وہب الدینی نے بڑی اچھی بحث کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

”جب ایک چیز ۱۰۰ سے ملتی ہے، اس طرح کہ بغیر یہودی چیز سے اس دوسرے اجزاء سے الگ نہ کیا جاسکے، اسے غلط کہتے ہیں ان دونوں چیزوں کے ملنے کی وجہ سے جو مرکب تیار ہوتا ہے، اسے مخلوط یا مخر کہہ سکتے ہیں، چہ یہ کہ ایک ٹکی کا دوسرے کے ساتھ اس طرح مل جاتا کہ دونوں اپنی حقیقت برقرار رکھیں اور ان کی صفات و تاثیرات بھی پوری طرح نہج میں جلد دونوں چیزیں متحد و متحدہ مل کر مرکب کا ایک نیا طراز پیدا کریں، تو یہ صورت تبدل ماہیت کی نہیں جلد وہ چیزوں کی تمیز میں ہے، جسے ہم غلط کہہ سکتے ہیں اللہ اعلم، ص ۱۰۰۔“

یہی معاملہ وہاں کا بھی ہے، کہ ایک دوا کے جو فوائد ۱۰۰ دواؤں میں ہیں وہ سب کے سب اپنی جزوی تاثیرات کے ساتھ موجود ہوتے ہیں، البتہ چوں کہ ظاہری طور پر بعض اجزاء کا وجود محسوس نہیں ہوتا اس لئے بعض اوقات فقہاء اس کو استعمال کے قرار دیتے ہیں، لیکن اس استعمال کو انقلاب ماہیت نہیں کہہ سکتے، (جیسا کہ اور پر تفصیل بیان ہوا) اسی وجہ سے تمام اجزاء کا قلم حسب سابق برقرار ہے، اور دواؤں کے گروہ بھی جزاؤں میں ہوتا، انھیں نہیں ہوگی۔

## الکحل۔ بعض اہم پہلو

اس ضمن میں یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ ”الکحل“ کی حقیقت کیا ہے بعض علماء اسے شراب جلدوں شراب قرار دے کر اسے حرام اور نجس اچھین کہتے ہیں اور بعض حضرات اس کو ابتلاء عام کی وجہ سے جائز، ”الانقار“ قرار دیتے ہیں لیکن اس کے صحیح اور واضح حکم تک اس وقت نہیں پہنچا جاسکتا ہے جب تک کہ ہم یہ نہ معلوم کریں کہ ”الکحل“ کون چیزوں سے بنتا ہے اور کون چیزوں سے بنتا ہے، اس میں اثر پرارجہ (محمد) بھی شامل ہے یا نہیں۔“



فلتر کرنے کا عمل

فلتر یا کشید کرنے کے عمل کو حاصل! بطور عام یہی ہوتا ہے کہ کسی چیز سے اس کے کسی خاص  
 عنصر کو الگ کر لیا جاتا ہے مثلاً پھل سے اس کے شیریں اجزاء تو بھول سے اس کے خوشبودار  
 اجزاء کو نکال لیا جاتا ہے، یا پیٹھ شاپ وغیرہ سے اس کے مستغن اور ضرر رساں اجزاء کو خارج کر دیا  
 جاتا ہے، لیکن ان اجزاء کے نکالنے کے بعد جو کچھ بچا ہوا ہے، وہ ظاہر ہے کہ وہ بھی پیٹھ شاپ کا جز  
 ہے، جب کہ پیٹھ شاپ بمعنی اجزاء مفصل ہے، اس لئے فلٹر نے بعد بھی وہ نفس ہی رہے گا۔ اسی  
 طرح دندے پانی کے فلٹر کا معادہ ہے کہ فلٹر کے ذریعہ صرف اس کے بدبودار اور ضرر رساں اجزاء  
 کو خارج کر دیا جاتا ہے، اس کے بعد جو کچھ بچ جاتا ہے، وہ بھی گندے پانی کا ہی ایک حصہ ہے،  
 اسے پاک اس لئے نہیں کہا جاسکتا کہ صرف بدبودار اور نقصان دہ عنصر کو الگ کر دینے سے ناپاک  
 چیز پاک نہیں ہو جاتی، اس کی نظیر یہ جزیئر ہے "وَكُنْطَلِكِ الْكَلْبُ إِذَا وَلَعَ فِي عَصِيرِ شَرِّهِ  
 فَيَحْمِلُ لَا يَحْمِلُ أَكْلَهُ لِأَنَّهُ لِعَالِمِ الْكَلْبِ لَقَعَهُ فِيهِ، كَذَا فِي الْحَقَائِقِ لِأَنَّ يَدَهُ" (۱۳)۔

البتہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ گندے پانی سے تمام تر ناپاک اجزاء کو الگ کر لیا گیا ہے،  
بیس طور پر نجاست کا پانی میں کوئی اثر باقی نہیں رہا، یا یہ کو گندے پانی کو صاف پانی (ماء کثیر) میں  
اس طرح پایا کریں کہ گندے پانی کا وجود کا اعداد ہو گیا اور اس کے بعد فطر کیا گیا، تو ایسی صورت میں  
پانی کی پائے کا حکم لگایا جائے گا، چنانچہ علامہ شامی نے عبدالحق ناہسی کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ  
"پانی بذات خود خالص ہونے سے پاک نہیں ہوتا، مگر یہ کہ گندہ پانی کسی صاف پانی پر سے گزرنے تو  
وہ پاک ہو جائے گا اور انکار ہے ۳۷ ثبوت بہت سے شرایع ہیں جن میں صرف گندے پانی سے فطر کیا ہو پانی ہی  
بہتر ہے اور کوئی اور اس پر ترجیح پالی کے صحت کا نہیں ہے، اس کے لئے قرطبی کے ہونے پانی میں جو ست کے ثبوت کے  
پانی رہنے کا وجہ سے پانی کو نہیں قرار دے دیا جائے تو ناگوں ہو کر حرج عظیم میں مبتلا ہو جائیں گے، ابنہ اشاعرہ فطری جودہ  
"المشقة نعلب: العیسر" اور "الغور" کی بنا پر فطر شدہ پانی کے پاک ہونے کا نظر لایا جائے گا، جیسا کہ  
پانی کے دیگر بہت سے مسائل میں مذکور ہے وصحت یہی ہے۔

پنچو غلام شرعی اپنے ٹومات کی ایک عادت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں، جو کہ  
 باد میں لھر تک پانی پہنچانے کے جو ٹامے بنے ہوئے ہیں، اس سلسلے میں لوگوں کی عادت یہ ہے  
 کہ وہ اس کی حدود کی نوٹی ہوئی مینڈھ اور دست کرتے لیکن اس پر گورہ ڈالتے ہیں، جن کا نام وہ  
 فاصلہ رکھتے ہیں جو گورہ ہوتا ہے وہ پانی اوپر سے بہتا ہے۔ تو ہم نجاست کی وجہ سے پانی کی  
 نجاست کا حکم نہیں لگائیں گے، اس لئے کہ اس کی وجہ سے حرج عظیم لازم آئے گا۔ جب کہ حرج  
 کو از روئے شرع دور کیا جاتا ہے۔ "وفی ذلك حرج عظیم اذا قلنا بانشجہ،  
 والحر ج مدھوع بالنص" (طبری ص ۱۳۰)۔

اسی قول میں ایک اور مسئلہ آتا ہے۔ نہ اجزاء کا یہ حکم ہوگا جنہیں کشیدہ کر کے یا عمل  
 تقطیر کے ذریعہ کسی دوسری چیز سے نکال دئے، فقہاء لکھتے ہیں "المستفطر من المجلسة  
 نجس" (ناپاک ہے کشیدہ ہونی چیز بھی ناپاک ہے) (دراتی ص ۱۱۸)۔

اسی طرح ملازمہ شامی نے تحریر فرمایا ہے "ناپاک چیز پر اگر عمل تقطیر کیا گیا تو اس سے  
 نکل ہو پانی ناپاک ہوگا... اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ ملک روم میں شراب کے کچرے سے ج  
 قطرات نکالتے ہیں، جس کا نام جوتی ہے وہ بھی خمر کی تمام قسموں کی حرج حرام ہے (درالمعجم ص ۱۸۷)  
 گزار ص ۱۵۰)۔

## جلالین کا حکم

کھان چاہے، گول، انجم جانور کی ہو یا غیر ماکول اہم جانور کی، اگر اسے شرعی طور پر  
 ذبح کیا گیا ہو تو اس کی کھال پاک ہو جائے گی یا جانور کو شرعی طور پر ذبح تو نہ کیا گیا ہو لیکن اس کی  
 کھال پر ذبح کا عمل جوئی کرنے اور اس میں پانی جانے والی پاک دھوا بات گودر آ رہی ہو، تو  
 بھی اس کی کھال پاک ہو جائے گی، لیکن خنزیر کی کھال اس حکم سے مستثنیٰ ہے، کیونکہ خنزیر مرنے



سے پہلے بھی اور مرنے کے بعد بھی جمیع اجزاء نجس ہے، اس کی نواست خون یا نجس رطوبت کی وجہ سے نہیں، لہذا دباغت کے ذریعہ بھی اسے پاک نہیں کیا جاسکتا ہے، اس سے کہ دباغت کے ذریعہ اس کھال کو پاک کیا جاسکتا ہے، جس کی ناپاکی خون کی وجہ سے ہو، جیسے مرنے والی صلیب ۹۸۔  
درالمنی، ۱/ ۱۳۵۔

چمڑے کے پاک کرنے کے دو طریقے ہیں، پہلا طریقہ ذبح شریعی ہے، اور دوسرا طریقہ دباغت ہے، ان دونوں طریقوں سے چمڑا اس لئے پاک ہوتا ہے کہ اس کی وجہ سے چمڑے میں پائی جانے والی نجس رطوبات اور خون زائل ہو جاتے ہیں، لہذا چمڑے یا تاجہ اب میں ڈال کر اگر مردار کے چمڑے کی نجس رطوبات کو زائل کر دیا جائے تو بھی کھال پاک ہو جائے گی، جیسا کہ علامہ طحاوی کی اس عبارت سے مفہوم ہے "من الداع الحقیقی الملع، و لشیہ کل ما یزیل الفتن والرطوبة" یعنی دباغت میں نمک ہی کی مانند ہر وہ چیز، جو بدبو کو دور کر دے اور ناپاک رطوبت کو زائل کر دے (طحاوی، ص ۹۰)۔

لیکن چمڑے کے پاک ہونے کے باوجود کیا اس کا اندرونی (یعنی کھانے کے طور پر) استعمال کرنا درست ہے؟ جواب میں ہے نہیں، اس مسئلہ کی حریہ وضاحت فرماتے ہوئے شیخ عبدالحق ناہلی تحریر فرماتے ہیں:

صیۃ (مردار) کی کھال دباغت دینے کے بعد ظاہر و باطن دونوں طرح پاک ہو جاتی ہے، (اور ہر طرح کا خارجی استعمال ہوتا ہے) لیکن اگر کھال ماکول اللحم جانور کی ہو تو کیا اس کا کھانا درست ہوگا؟ بعض حضرات کہتے ہیں کہ کھانا درست ہے جب کہ اکثر علماء کہتے ہیں کہ اسے کھانا جائز نہیں اور یہی صحیح ہے، اس لئے کہ کھال مردار کا ایک حصہ ہے اور مردار کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: "حرمت علیکم المبتۃ والدم" (۲، ص ۳)۔ اس قول کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ کی بکری کے بارے میں فرمایا "ابصا

یتحرم من العبثۃ اکلہا یعنی صیۃ کا کھانا حرام ہے، ساتھ ہی آنحضرتؐ نے حضرت میمونؓ کو اس کی کھال کی دباقت اور اس سے (تاریجی) انکار کا عظم فرمایا (نہیۃ المراد شرح یہ ابن عساکر ۳۳۱)۔  
گزشتہ تحقیقات سے یہ نتیجہ نکلا ہے کہ مردہ اگر غیر ماکول اللحم ہو تو اس کی کھال کو کھانے میں استعمال کرنا بالاتفاق درست ہے، اس لئے کہ جب ذبح کی وجہ سے اس کا کھانا درست نہیں ہوتا تو پھر دباقت کی وجہ سے کیسے جائز ہوگا؟ (رد المحتار ۱۱/۳۵۹)۔

جو حکم فرما دے بوج کی کھال کا ہے، وہی قسم اس کی ہڈی کا بھی ہے، کہ اس کا خارجی استعمال تو درست ہے، کھانے میں اس کا استعمال درست نہیں، اس لئے کہ عدم حلت کا حکم علم (گوشت) اور عظم (ہڈی) دونوں کو شامل ہے لیکن اگر چیز اور ہڈی نذریہ ہو تو اس کے بخش نہیں ہونے کی وجہ سے ہر طرح کا خارجی و داخلی استعمال حرام ہوگا۔

جلائین کو کھانا اس سے جو کھانے کی چیزیں تیار کی جاتی ہیں، اگر اس میں چیزے یہ ہڈی کی حقیقت و ماہیت نہیں بدلتی۔ جیسا کہ غالب گمان ہے، بلکہ صرف اس کی ظاہر شکل و صورت بدلتی ہے، اور وہ جلائین مردہ کی یا خنزیر کی ہے تو اس جلائین کا استعمال شرعاً جائز نہیں، اخلاص طور پر جب کہ اسے عذو اور حریدہ چیزوں میں صرف لذت پر حمانے اور ذائقہ پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا جائے، اور اگر جلائین ماکول اللحم نہ بوج جانور کی ہے تو بلاشبہ اس کا استعمال ہر طرح درست ہے۔

ابنہ اُمر یہ بات پر تحقیق کو پہنچ جائے کہ جلائین میں ہڈی اور چیزے کی حقیقت بالکل بدل جاتی ہے، تو احتمالہً عین کی وجہ سے اس کی محتاجات نکل سکتی ہے، لیکن ظاہر امکان کم ہی ہے کہ چیزے اور ہڈی کی حقیقت مکمل طور پر بدل گئی ہو، اس لئے کہ جلائین کی آمیزش صرف اس لئے کی جاتی ہے، کہ اس سے ذائقہ لذت اور داخلی ذائقہ حاصل کیا جائے، اور اگر حقیقت خفیہ ہو جائے گی تو یہ فائدہ فوت ہو جائے گا، (اس عظم کا ہر طعن غالب پر ہے ضرورت ہے کہ اس حوالے

سے ماہرین کی آراء فراہم کی جائے۔

انقلابِ مابیت، استعمارِ ممکن اور تبدلِ حقیقت کی بحث، مجر استعارہ صبر کی شکل میں ناپاک اشیاء کی پاکی اور طہارت کا حکم یہ سب اس موضوع سے ہے تاکہ اگر کسی چیز میں جن میں نہیں اشیاء کی آمیزش ہو اور غیر اختیار کی صورت پر، ریت وغیرہ میں کڑا سطر نور تک پہنچ جائیں تو اس کے متعلق مسلمان علیٰ وجہ البصیرت ہوں کہ اس چیز کا استعمال ہو رہے لئے درست ہے یہ نہیں، لیکن مسلمانوں کے لئے درست نہیں کہ وہ مردار یا خنزیر کی جہتی اور ہڈی کو یا قمر کو صابن دھو کر پیسٹ، ادویات یا خوردنی اشیاء میں استعمال کریں، قصداً ان چیزوں کا استعمال نہ کرنا ہی بات ہے، خدا ہمیں سہولت سے پہنچے کی توفیق عطا فرمائے (سمینا)

خلاصہ بحث

۱- کسی چیز کی حقیقت اس وقت بدلتی ہے جب کہ عینہ ثبات کا وجود ختم ہو جائے، یا اس کی صفات خاصہ (مطلق اصطلاحات میں فصل یہ خاصہ) زائل ہو جائیں۔

۲- تہذیبِ مابیت یا انقلابِ حقیقت کی وجہ سے بھی کا حکم بدل جاتا ہے، اثر انقلابِ حقیقت طہارت کی طرف آؤٹوئی پر پاکی کا حکم لگایا جائے گا۔

۳- حقیقت بدلنے کے بعد حقیقتِ مابیت کا کچھ بھی اعتبار نہیں کیا جائے گا، بلکہ موجودہ حقیقت کا کلی نظر کریں گے، ایسی نئی آگرتک نہیں جائے تو اس مسئلہ کا کچھ تا درست ہوگا۔

۴- بعض آج غیر خاصہ (مطلق اصطلاحات میں عرض عام) کا باقی رہنا تبدلِ حقیقت اور استعمار کے لئے، نہ نہیں، جیسے رقتِ سر کے لئے اور دوسرے صابن کے لئے۔

۵- تہذیبِ مابیت کی وجہ سے حکم کا بدلتا یہ امام محمد کا قول ہے، ایک قوس کے مطابق، امام محمد بھی، امام محمد کے ساتھ ہیں اور اس قوس پر فتویٰ ہے اور یہ احناف کے یہاں معمول ہے۔

۶- تبدیلیِ مابیت کے لئے شئی کے بنیادی عناصر سے کم از کم صورت، کیفیت، مزہ، بو اور خامیت کا بدلنا ضروری ہے، رنگ اور بو کا بدلنا چند ان ضروری نہیں۔

۷- انقلابِ مابیت کے بعد نجس العین اور غیر نجس العین کے درمیان فرق نہیں رہتا دونوں کا حکم یکساں ہے۔

۸- متعدد ذیلیا چیزیں قلبِ مابیت کے اسباب بن سکتی ہیں:

۱- جلّا

۲- دھوپ دھّا

۳- ایک چیز میں کوئی دوسری چیز ملا

۴- گرمی پہنچنا

۵- زبردست دھن کرنا

۶- سایہ میں رکھنا

۷- کیسیاوی یا مشینری طور پر حقیقت کو بدل دینا

۸- قدرتی اور فطری طور پر چیز کا بدلنا وغیرہ

۹- غلّہ یا شید کرنے کے عمل میں اشیاء کی حقیقت کو بدلنا نہیں جاتا، بلکہ اشیاء کا تجزیہ

ہوتا ہے، یعنی بنیادی عناصر میں سے بعض عناصر کو الگ کر کے نکال لیا جاتا ہے۔

۱۰- غلّہ کے عمل یا شید کرنے کے عمل کو انقلابِ مابیت نہیں کہیں گے۔

۱۱- مرکب اودیات میں ”اجزاء“ میں کی جو صورت حاصل ہوتی ہے، وہ

اجزاء کی حقیقی معنی میں نہیں بلکہ جوڑی معنی میں ہے، اور اس طرح اس کا اجزاء کا قلبِ مابیت کے ذیل میں نہیں آتا۔

۱۲- بالکل میں ممکن غالب یہ ہے کہ یہ اثر بار بار کے علاوہ سے جتا ہے، اس لئے جب

تک ثابت نہ ہو جائے کہ یہ اثر یہ اثر جو سے بنا ہے، اس وقت تک عمومِ بلوی کی وجہ سے امام و مہدی کے قول کے مطابق اس کی مقدار غیر منکر کے استعمال کی گنجائش نکالی جاسکتی ہے۔

۱۳۔ لکھل اور بات میں طر کر اپنا وجود نہیں کھوتا بلکہ اس کی اہمیت ذاتی رہتی ہے اور دوسروں کی حفاظت کرتی ہے، البتہ قلبِ عقدا کی وجہ سے ہمیں نظر نہیں آتا، اس لئے یہ استعمال کے ذیل میں نہیں آئے گا۔

۱۴۔ چربی صابن سے طر کر اپنا وجود کھودتی ہے، اس لئے اس پر اعتدال و اہمیت کا حکم لگایا جائے گا۔

۱۵۔ ہڈیوں کا پاؤں دوسری چیزوں سے طر کر ظن غالب کے مطابق اپنا وجود نہیں کھوتا بلکہ بسا اوقات ہڈی ہی دوسری چیزوں کا قوام بھی ہے۔

۱۶۔ جانوروں کا دم صفر بھی دواؤں سے طر کر اپنا وجود نہیں کھوتا۔ اور قلب و اہمیت کے تحت نہیں آتا۔

۱۷۔ جلین اگر غیر ماکولی اللہ نہ ہو جہ نور کا ہے تو جس کا استعمال درست نہیں ہے، اور چونکہ وہ دوسری چیزوں سے طر کر اپنا وجود نہیں کھوتا اس لئے قلب و اہمیت کے ذیل میں نہیں آئے گی۔

۱۸۔ ضرورت شدیدہ کے وقت (چند شرائط کے ساتھ جس کی تفصیل مقالہ میں موجود ہے) اولیٰ باہرہم کی نجائش نکالی جاسکتی ہے۔

۱۹۔ فلتر کیا ہوا پانی عمومِ بلوی کی وجہ سے پاک اور جائز نہ شمار ہے۔

۲۰۔ پیشاب سے فلتر کر کے نکالا ہوا پانی پاک ہے، اس کا استعمال درست نہیں۔

## قلب ماہیت کا معیار اور اس کے اسباب

مولانا محمد معینی مبراہندہ دہلویؒ:

ایک شئی کو اور کسی مائے سے یا ایک ہی شئی میں مولانا تغیر سے قیصری چیز کا وجود منع شہود پر آتا ہے ایسا حیوانات سے ہے مگر جمادات تک کیا جاتا ہے مگر یہ لے کر خشک اشیاء تک تجربہ کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے طلت و حرمت اور پاک و ناپاک کے مبالغہ پیدا ہوتے ہیں ان قوموں کے لئے کوئی حرج نہیں جن کے پاس حالت و حرمت اور طہارت و نجاست کا تصور نہیں لیکن مسلم قوم جس کے پاس حال و تر م کا فرق اور طہارت و نفاقت اور نجاست کا امتیاز ہے اور ان کو برائے کاروائے کی تعلیم بھی دی جاتی ہے ساتھ ہی یہ دعویٰ نہیں بلکہ حقیقت ہے کہ اسلام نہ کہ برق و قوت ہی کے ساتھ چلے کی استطاعت ہی نہیں بلکہ قیادت و سیادت اور زبانی کرنے کی عرصیت رکھتا ہے۔

### قلب ماہیت کا معیار

۱۔ خلقی نفس العین یعنی جس کی مکمل ذات پیدا نہیں ہو، جیسے چہشتاب، پانہ نہ درخزیر وغیرہ، یہ جزوی تبدیلی سے پاک نہیں ہیں گئے تا آنکہ پوری ذات بدل نہ جائے، بالفاظ دیگر انقلاب ماہیت سے پاک ہوں گے، جیسے انسانی خلقت میں گمراہی ہو جائے یا زمین









نا پاک رطوبت نہیں ہے بلکہ پاک رطوبت ہے جو کہ پانی سے پیدا ہوئی ہے، کیونکہ باغت کے بعد چھوڑا پاک ہو گیا تھا، اور پاک چھوڑا پانی میں ملنے سے ناپاک نہیں ہوتا اور نہ پانی ناپاک ہوتا اور اسے پانی (۳) کہہ رہے ہیں۔

## تحویل معین کا مطلب

۲۔ انقلاب ماہیت و حقیقت، استحالة معین اور تحویل معین سب باہم قریب المعنی الفاظ ہیں لغوی اعتبار سے تحویل مصدر ہے، یعنی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا۔ استحالة ایک حال سے دوسری حالت کی طرف بدلنا (تحوّل) معین، معنی فی حدّ، حصہ، سبب، و انوں، اس اعتبار سے دیکھا جائے تو فقہاء جس اصطلاحی معنی میں استحالة تحویل اور انقلاب کے الفاظ استعمال کرتے ہیں، وہ لغوی معنی سے مختلف نہیں ہے، یعنی شئی کا اپنی حقیقت، کیفیت، ہیئت اور وصف سے دوسری حقیقت، کیفیت، ہیئت اور وصف کی طرف منتقل ہونا، سبب شئی کی حقیقت و ماہیت بدلتی ہے تو اسے سمجھا اس کے اوصاف اور کیفیات بھی بدل جاتی ہیں، چنانچہ علامہ شافعی کا بیان ہے ”شریعت نے نجاست کی صفت کو اسی حقیقت کے ساتھ مربوط کیا ہے، اور یہ حقیقت نجاست کے بعض بنیادی اجزاء کے فوت ہونے سے فوت ہو جاتی ہے، تو کُل اجزاء کے فوت ہونے سے یہیے فوت نہیں ہوتی؟ اس سے کہ نمک ہڈی اور دشت کا فیہ ہے، جب نمک ہو گئے تو نمک کا عنصر تب ہو گا، اس کی فقیر شریعت میں اخذ کی ہے کہ وہ ناپاک ہے، یہی جماعہ خون بن جاتا ہے اور وہ بھی ناپاک ہے، اور یہ خون گوشت کا لؤلؤ بن جاتا ہے (اس طرح وہ قطعاً اس معدہ میں ناپاک ہو جاتا ہے، انگوٹھ) کا شیر ہو پاک ہے، شراب بنتے جتنا ناپاک ہو جاتا ہے، اور جب سرکہ بنتا ہے تو پاک ہو جاتا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ معین نجاست کا استحالة اس وصف کے درہاں مستلزم ہے، جو کہ اس معین پر مرتب ہوتا ہے“ اور علامہ شافعی کا بیان ہے

## تحويل عین کا اطلاق

گفتہ شدہ مباحث سے واضح ہے کہ ہمیں نجاست خود اولدہ نہ ہو یا غیر وہ اس کے پاک ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی پوری ذات تبدیل ہو جائے۔ یعنی رنگ، صورت اور کیفیت (مزہ، بو اور خاصیت) میں سے ہر ایک کا بدلنا جو ناظر وری ہے، یہی حقیقت، بالکل اور ایک قول اور امر احمد کا بھی ہے (رسول، ص ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳،

شوافع اور حنابلہ کا متبادل یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حلالہ کے گوشت کھانے اور دودھ پینے سے منع فرمایا (نزدکی حدیث) اور ابن عمر، امام نزدیکی کا بیان ہے، یہ حدیث حسن غریب ہے، ممانعت کی علت جانور کا تجاسست کھانا ہے، اگر استحالة سے پاک ہو جاتا ہے تو آپ منع نہیں فرماتے (دیکھئے نہج البلاغہ، ص ۳۰، کتاب الفتن، ص ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸)۔

احزاب اور مالکیہ کا استدلال یہ ہے کہ شریعت نے انقلاب واپسیت پر حکم دیا اور نہ کیا ہے، لہذا حقیقت بدلنے سے حکم میں جو ہے گا، جیسے کہ علامہ شاہ کی عبارت: "استدلال ابن پر گندہ چمک ہے، جہاں تک جلالہ والی حدیث کی بات ہے تو اس مسئلہ میں صحابہ کے آثار موجود ہیں کہ چاروں طرف کی جانب سے جہاں جلال ہو جائے گا، تو ایک متعین مدت تک جہاں گرنے سے روک ہو جاتے ہیں۔"

اُمرِ نجاست پاک ٹٹنی میں لگ جاسے، تو اس صورت میں اُمرِ نجاست مرلے ہے تو مین نجاست کا ازالہ ضروری ہے، اس میں دھبے کی خُدا دہ کی کوئی خُدا یہ نہیں ہے، مین نجاست : کان

ہوئی تو حلال کچرا پاک ہو جائے گا اور اگر زائل نہیں ہوئی تو کچرہ پاک رہے گا (دیکھئے برائن) ۱۹۳۱ء، ائمہ حنفیہ نجاست کے ازالہ کے بعد طعم باقی ہے تو کچرہ پاک نہیں ہوگا، بلکہ طعم کا ازالہ بھی ضروری ہے، یہی مالکیہ اور حنفیہ کا قول ہے، جہاں تک رنگ و بو کی بات ہے تو اگر ہوسوت زائل ہو جائے تو زائل کی جانتے گی، ورنہ چھوڑ دی جائے گی، جیسا کہ نذر پکا ہے، شوافع کے نزدیک نجاست کا اثر (رنگ و بو) زائل کرنا ضروری ہے، بغیر زائل کئے کچرا پاک نہیں ہوگا، بلکہ اگر زائل نہ ہو رہا ہو تو قہقی سے اس سے کوکھٹ دیا جائے گا، اس لئے کہ اثر کا بقیہ میں نجاست کے باقی پر دال ہے (دیکھئے مجموعہ ۲۲، ۲۳، ۲۴، احکام کی دلیل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "لا یضرون بقاء اثرہ" (مسند احمد ۲/۳۳۳) (خون کے اثر کا ہوتا تمہارے لئے مضر نہیں ہے)، ایک دوسری روایت میں ہے: "ولا یضر لہ اللہ" (بخاری، باب دم نہیں، طعم، باب بہت اللہ، مالکیہ، مسند بخاری، باب ما یضرون فی نفسہ من الخبث)۔

رحمۃ اللہ علیہم میں احکام کے مطابق مذہب نقل کیا گیا ہے (دیکھئے روشنی اٹھائیں، ۱۳۸۹ء) نیز وہی کتاب میں لکھا ہے:

"ان فعل ذلك و بقى طعمه لم یطهر" (نوالہ سابق) (اگر طعم (نذرہ) رنگ اور بو زائل کرنے کی کوشش کی لیکن طعم زائل نہیں ہوا تو پاک نہیں ہوگا)۔

۳- جہاں تک پہلی صورت کی بات ہے، بقا واضح ہے کہ مخلوط اشیاء پاک ہیں۔ کیونکہ نجس کا ناسخ کوئی اثر اور نہ کوئی خاصیت برقرار رہے، دوسری صورت جب کہ نجی پیدا ہونے والی نجی اپنی اصل سے موروٹی طور پر کچھ خصوصیات اور کیفیات برقرار رکھتی ہے، میں اگر نجاست کے بنیادی عناصر پیدا نہیں ہوئے تو پہلی صورت کے حکم کی طرح نجی پیدا ہونے والی شے پاک ہوگی، اور اگر بنیادی عناصر میں سے ایک بھی عنصر باقی رہے گا تو نجی پیدا ہونے والی شے پاک نہیں ہوگی۔

۴- انتخاب اہیت کے مسئلہ میں مختلف نجس اشیاء خواہ ان میں نجس العین ہوں یا غیر





## قلب ماہیت کے اسباب

### ۵- قلب ماہیت کے اسباب یہ ہیں

الف- مرد زمانہ مرد زمانہ سے شکی و شکیت و ماہیت جس جگہ ایسے فضا میں  
و غیر خواہش اعلیٰ ہو یا غیر نفس اعلیٰ نمک و جان میں یا برف کے حوض میں یا زمین میں اور  
مرد زمانہ سے نمک یا برف بن جائیں، ملک العلماء علامہ کاشانی نے اصول فرمایا ہے  
”النحلة ۱۱ دا تعبر بمصی الرمل و نسلت اوصافها تصویر شینا آخر عند محمد  
فیکون طاهر اذ من اربع ۳۳ یعنی جسے شہید محمد بن علی نے صاف کر دیا ۱۲۰

ب- مٹی اس میں تبدیلی کی صلاحیت ہے، اسی وجہ سے ہم دیکھتے ہیں کہ زمین اپنے  
بطن میں نہ جائے اتنی چیزیں و اوارس اس طرح کی اشیاء و جسمیں رہتی ہے اس لئے علامہ کاشانی  
نے لکھا ہے

”کیونکہ زمین کی فطرت ہے کہ اشیاء و جہل و قی سے اور اپنی طبیعت کی طرف متقل  
گردیتی ہے، اسی طرح مرد زمانہ سے مٹی ہو جاتی ہیں، اور جس باقی نہیں رہیں اور نہ رہتی ہے۔  
اسی وجہ سے انسانی خلقت اور مردار اندرون زمین میں دفن ہونے کے چھوٹے بعد  
مٹی بن جاتے ہیں، اور جب مٹی بن گئے تو پاک ہو گئے اس طرح اگر خواں میں کوئی جانور یا مردار  
نیچے کچڑ میں چلا گیا اور کچڑ بن گیا تو وہ پاک ہو گیا (مردار باقی نہ رہا، جسے زمین و آسمان سے دور کیا)۔

ج- دھوپ اور ہوا زمین پاک ہو جائے تو خشک ہونے کے بعد پاک ہو جاتی ہے،  
خواہ زمین دھوپ کی وجہ سے خشک ہوئی ہو یا ہوا سے۔ اسی طرح مردار کے پڑنے سے اس کی  
رطوبت دھوپ یا ہوا سے زائل ہو جی ہو تو چڑا پاک ہو جائے گا، کیونکہ دھوپ اور ہوا سے بھی  
دباغت ہو جاتی ہے (جیسے ناپا ۱۲۰) اور اس کے بعد صفات شہید محمد بن علی ص ۱۲۰  
کے بعد صفات جوائے ار ۳۵، کبریٰ ۵۳)۔







۷۔ چند چیزیں ایک دوسرے سے مل کر باہم تمیز باقی نہ رہیں اور نہ ممتاز کی جائیں تو فقہاء ایسے اختلافا کو استہلال کہتے ہیں، ان استہلال میں کو قلب ماییت نہیں کہا جاسکتا۔ کیونکہ اس میں ہر جز مایہ جملہ صفات و خواص کے ساتھ موجود ہوتا ہے، تاہم پاک مایہ ہونی میں اگر نظر نہ آئے، اور نہ ہی اس کے بنیادی عناصر موجود ہوں تو وہ مرکب پاک ہوگا۔ آج کل انگریزی دواؤں میں بکثرت الکحل کا استعمال ہے جو اصل شراب ہے، کا حکم یہ ہوگا کہ اگر ان دواؤں میں اسکارہ کی کیفیت نہ ہو اور نہ ہی شراب کی بو ہو تو پاک ہوں گی اور ان کا استعمال درست ہوگا، اور اگر ان میں اسکارہ کی کیفیت باقی ہو یا شراب کی بو محسوس ہو، تو عام حالات میں اس طرح کی دواؤں کا استعمال درست نہیں ہوگا، ہاں انگریزی دوائی علاج کے لئے مشعین ہو جائیں تو ازراہ ضرورت استعمال درست ہوگا۔ کچھ فقہاء کا اصول ہے: "الضرورات نیح المحظورات" (الاشیاء الذلہ فی نظم، ص ۵۷)۔

۸۔ فقہاء نے صابن کے پارے میں صریح جز یہ لکھا ہے:

"جعل الدهن النجس فی الصابون یعنی بظہارہم لکنہ تغیر کذا فی الفاہدی" (ہند پ ۱۵) (پاک تیل صابن میں ڈال دیا، صابن کے پاکی کا فتویٰ دیا جائے گا، اس لئے کہ اس تیل میں تبدیلی آچکی ہے)۔

اس جزئیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صابن میں کوئی پاک شئی ملائی جائے اور وہ اپنی حقیقت کو کھو دے تو صابن پاک ہوگا، جہاں تک صابن میں مردار کی چربی کی ملاوت کی بات ہے تو اگر چربی کی بنیادی عنصر دوست باقی رہتی ہے تو چربی ملی ہوئی فنی کا استعمال درست نہیں ہوگا، خواہ وہ صابن ہو یا تھہ پیسٹ ہو، یا سکٹ یا کوئی بھی فنی ہو، اس لئے کہ مردار کی چربی میں نجاست ہے، اس سے چڑے کی دباغت تک کو فقہاء نے نا درست قرار دیا ہے (درمقدور الکراہ، ص ۱۷)۔

اسی طرح تھہ پیسٹ وغیرہ میں ہڈیوں کے پاؤڈر کا مادہ ہونا جہاں مردار وغیرہ کی



## انقلاب ماہیت اور اس کا دائرہ

مباحثہ: اصول و معنی

### تمہیدی بحث

انقلاب ماہیت سے متعلق تمام سوالات کے جوابات - سے پہلے دراصل مباحثہ پر روشنی ڈال رہا ہوں۔ ان دونوں مباحث کی حیثیت تمہیدی بھی ہے۔ ان سے علاج و نفع و کم و بے میں کوئی تصور سمیٹنے میں مدد بھی ملے گی۔ مثلاً - بحث اول تمام اشیاء عامہ بہرہ ہیں، بحث دوم تدوینی (علاج کرنے) کا وجہ نہیں ہے۔

### بحث اول

کتاب و سنت کے مطالعہ - عائدہ اہم اصول یہ سامنے آتا ہے کہ تمام عبادات انسان تو قیاسی ہیں یعنی ان کا علم وحی الہی کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے عبادت کا وہی طریقہ درست ہو گا جو کتاب و سنت سے ثابت ہو ورنہ وہ درست نہ ہو گا۔ اس کے برخلاف مادّات و عمارت وغیرہ میں اصلاً بدعت ہے۔ ان میں وہی چیزیں حرام و مکروہ ہوں گی جنہیں قرآن و حدیث میں منع نہ قرار دیا گیا ہو۔

محقق اسلام بین تیرہ گئے اس سلسلہ میں بی بی فضل بحث کی ہے، جس سے یہاں بہت

اختصار سے نقل کر رہا ہوں، وہ لکھتے ہیں:

”اقوال و افعال میں بندوں کے تصرف کی دو قسمیں ہیں، ایک قسم عبادت کی ہے جن سے دینی حالت درست ہوتی ہے اور دوسری قسم عادات کی ہے جن کی ضرورت دعویٰ معارف میں ہوتی ہے، شریعت کے اصولوں کا مطالعہ کرنے سے یہ قاعدہ کلیہ انجمر کر سامنے آتا ہے کہ عبادات جن کو اللہ تعالیٰ نے واجب و مستحب ٹھہرایا ہے ان کی یہ حیثیت شریعت ہی سے ثابت ہو سکتی ہے، عادات تو دنیا کے معاملات میں لوگ ان کے عادی ہوتے ہیں اور وہ املاقیہ ممنوع ہیں، اس لئے جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نہ ممنوع قرار دیا ہے ان کے علاوہ کسی اور چیز کو ممنوع نہیں قرار دیا جاسکتا۔ امر دینی کا معاملہ درحقیقت قانون الہی سے متعلق ہے اور عبادت کا معاملہ بھی سراسر اسی کے حکم پر موقوف ہے، لہذا جس بات کا حکم اسی کے حرف سے نہیں ملا اس کی کمانعت کا حکم ایسے لگایا جاسکتا ہے۔“

اس نے امام احمد اور دیگر فقہاء اہل حدیث اس بات کے قائل ہیں کہ عبادات اصلاً توفیقی (جن کا حکم وحی سے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے) ہیں، لہذا مشروع وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مشروع کیا ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہم پر صادق آئے گا۔ اور ہم عقیم حرم کے مرتکب نہیں ہوں گے۔

”اَللّٰهُمَّ شَرِّكَاءَ شَرِّعُوا لَہُمْ مِنْ اَئِیْنِیْ مَا لَہُمْ بِاَیْنِیْہِ اللّٰہُ شَرِّی (۱)

(کیا ان کے لئے ایسے شریک ہیں جنہوں نے ان کے لئے دین کے دوطریقے مقرر کئے ہیں جن کو اللہ نے اجازت نہیں دی؟)

البتہ عادات کا معاملہ اسی سے مختلف ہے، وہ اصلاً مباح ہیں، اس لئے اس قبیل کی صرف ان چیزوں سے روکنا چاہئے جن کو اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے، بصورت دیگر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہم پر نہ وحی آئے گا:

”قُلْ اَوْ لَیْسَہُمْ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ لَکُمْ مِنْ رُزُقٍ فَجَعَلْتُمْ مِنْہُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا (۲۵)

(کہو اتم نے یہ بھی سوچ کر اللہ نے جو رزق تمہارے لئے مقرر فرمایا ہے اس میں سے کسی کو تم نے  
 کھانا اور پانی کو حلال ٹھہرایا۔)

یہ نہایت ہی اہم اور مفید اصول ہے اور اس اصول کے پیش نظر ہم کہتے ہیں کہ حج  
 بہرہ آورہ، وغیرہ عادات کے قبیل سے ہیں جن کے لوگ روزمرہ کی زندگی میں ضرورت مند  
 ہوتے ہیں۔ مثلاً کہ نہ چٹا اور لباس و شریعت نے ان عادات کو آدابِ حست سے منوا دیا ہے جن  
 عادات میں غریبی، حق، ان کو حرام ٹھہرایا اور جو ضرورت کے قبیل سے نہیں ان کو لازم کر دیا ہے، اس  
 طرح جو عادات نامناسب تھیں ان کو پسندیدہ ٹھہرایا اور جن باتوں میں مصلحت کا پہلو نہ لب تھا  
 ان کو مستحب قرار دیا۔

اس حقیقت کے پیش نظر لوگ اپنی مرضی کے مطابق لین دین اور اجرت پر معاوضہ کرنے  
 کے لئے سزاؤں میں جب تک کہ شریعت سے جہ کی حرمت ثابت نہ ہو جائے، اس کی مثال  
 خور و نوش ہے کہ لوگ محرمات کا لحاظ کرتے ہوئے اپنی مرضی کے مطابق کھانی پکھانی سکتے ہیں اگرچہ  
 بعض چیزیں احتساب اور بعض چیزیں کراہیت کے درجہ میں ہوتی ہیں، لیکن جب تک شریعت  
 پابندی عائد نہ کرے وہ اپنی اصل طہارت پر باقی رہتی ہیں اور خواہ اللہ اور خواہ اللہ ہو  
 اعلیٰ ۳۳۰ ص ۵۵۵ ضمیمہ ۱۰۰

بحث دوم

شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب نجدی نے "کتاب النوحید" میں ایک باب بذمہ  
 ہے "باب من حقق النوحید دخل الجنة بغیر حساب" اس کے تحت عبداللہ بن عباس  
 کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے، حدیث طویل ہے جس میں ذکر ہے کہ ایک بار رسول  
 اللہ ﷺ نے میہ ان قیامت کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا کہ میری امت میں ستر ہزار ایسے لوگ

ہوں گے جو با کسی حساب و عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے پھر آپ نے ان سے بارے میں فرمایا: "ہم الدین لما یستوفون ولا یکتفون ولا یستطرون وعلی رہبہ بنو کلون" (۱) ایسے وہ ہیں جو بھار چھوٹ نہیں سہاتے ہیں، (بلو، عذین) اٹھنے سے نہیں کہتے، ششمن نہیں لیتے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں (غیر انسانی وسمہ، تہذیبی و انسانی والفظ لسم)۔

حدیث مذکور میں بطور طلاق "کھتی" (دافنا) کا ذکر آیا ہے اس طرح کہ اس کے تارک کی تعریف کی گئی ہے، اس حدیث کی شرع کرتے ہوئے کتاب التوحید کے شارح شیخ عبد الرحمن بن حسن آل اشبح لکھتے ہیں:

"ملاء ابن القیم رحمہ اللہ نے فرمایا: "احادیث الحق" چار طرح کی ہیں

اول بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے خود کیا ہے۔

دوم بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اسے پسند نہیں کیا ہے۔

سوم بعض احادیث سے ترک اکتوا کی تعریف معلوم ہوتی ہے۔

چہارم بعض احادیث سے نبی من الکی معلوم ہوتی ہے۔

لحمہ اللہ ان احادیث میں کوئی تعارض نہیں، اس لئے کہ فعل نبوی اس کے جوازی دلیل

ہے، پسند نہ کرنا ممانعت کی دلیل نہیں، مثلاً علی ترک سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا ترک اولی و افضل

ہے اور نبی من الکی تزیید و کراہت کے طور پر ہے" (الحج الجدید، کتاب التعمید، ص ۱۰۰)۔

اس بحث کے ضمن میں شارح "کتاب التوحید" طلاق کے بارے میں امر و فقہاء کے

مذہب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"تد اوی (طلاق) کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے کہ کیا وہ مباح ہے اور اس کا

ترک افضل ہے یا مستحب ہے یا واجب ہے؟"

امام تہامک مشہور مذہب حدیث مذکورہ اور دوسری احادیث کے پیش نظر یہ ہے کہ تہامکی  
 مذہب ہے اور اس کا ترک افضل ہے، شوافع کا مشہور مذہب یہ ہے کہ وہ مستحب ہے، حنابلہ کوئی  
 نے شریعت مسلم میں ذکر کیا ہے کہ وہی جمہور سلف و خلف کا مذہب ہے، اسی کو وزیر ادا اخطاف نے  
 اختیار کیا ہے، امام ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ تہامکی مؤید ہے جو مذہب کے قریب ہے ماوراء  
 مالک کا مذہب یہ ہے کہ اس کا فعل در ترک دونوں برابر ہے، چنانچہ انہوں نے فرمایا: **"لَا بَأْسَ  
 بِالْعِدْوَالِ وَلَا بِالْأَسَنِ بَتْرِكِهِ"**

یعنی امام احمد ابن حنبلہ کہتے ہیں کہ جمہور عالم، دائرہ سے فریاد کیا کہ تہامکی مذہب نہیں ہے اس  
 اصحاب شافعی، احمدیوں سے چند لوگوں نے اسے واجب قرار دیا ہے (یعنی بے شرعیت)۔ امام احمد،  
 اس تفصیل سے معصوم ہو کہ تہامکی یا مکرانی، تہامکی یا طبرستان سے قطعاً مطلق تہامکی  
 کے بارے میں جمہور فقہاء کا مذہب یہ ہے کہ وہ جمہورانی واجب نہیں ہے، اولاً کی روایت میں یہی  
 رائے رائج معلوم ہوتی ہے، دراصل تمام چیزوں کے اسباب و وسائل پر اللہ تعالیٰ ہی کی مطلقیت  
 ہے، اس لئے مذہب اسلام یہ چاہتا ہے کہ فعل و وجہ کے لحاظ، نتیجہ و اسباب و وسائل کی  
 سطح سے بلند ہو کر زندگی گزاریں اور بلا حساب و کتاب و غول ہنست کے تقویٰ ہوں مگر غلط ہے کہ  
 تہامکی اور وسائل سید کا استعمال ایمان و توکل کے معنی نہیں ہے، اس لئے کہ قوی و قوی و قوی و قوی  
 سے معصوم ہوتا ہے کہ طمانہ و غیرہ درست ہے، اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو  
 کے لئے وہ پیدا کیا ہے۔

سوال ۲ کے جوابات

جب ہم انتخاب ماحیت سے متعلق تمام سوالات کے جوابات ترتیب سے اسے دے رہے  
 ہیں اور آخر میں ایک جمیع تجویز ذکر کریں گے۔



۱۔ جہاں تک کسی چیز کی فطری حقیقت و ماہیت کی بات ہے تو اس کا صحیح محمولہ فاعل اولیٰ و ہے، فاعل و مطلقہ نے مختلف اجناس و انواع کی جو ماہیات و حقائق بیان کئے ہیں وہ محمولہ پر یہ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: "ابن تیمیہ کی تصنیف" کتاب اربعہ اہل حقین ۱۔

اجتہادینی بشرطی طور پر ہمیں ایسے مزید اوصاف ہیں کہ ان میں سے اولیٰ بھی وصف بدل جائے تو کہا جائے گا کہ وہی بدل گئی اور اس کا حکم بدل گیا۔ وہ تو ان اوصاف میں سے (رحمہ) (ارتج) (جو) اور علم (ذات) ہمیں کہ پڑی۔ بارے میں سنسنی خیزی دینے میں یہ حدیث کافی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے: "الصار طہور الا ان تغیر ریحہ او طعمہ او لونه" (پانی پاک ہے البتہ کہ اس کے اوصاف ثلاثہ میں سے کوئی وصف بدل جائے)۔

فقیہ یہ کہ لکیر کے یہاں اس مسد میں، قلعہ، شیشہ کی ولی فرق نہیں، میں نے مجھ راہ،  
 قلعہ کے یہاں وہ رستے اہل کے پیش نظر، قلعہ، شیشہ کی ولی فرق ہے، یہی بات درست تھی کہ  
 اہل اسلام کو جو کچھ کہنا ہے کہ ۹۰۰ میں قلعہ کی راہ

۱۰۔ یعنی طور پر اس کی شئی سے تمہارا وصف و خواص بدل جائیں تو کجا جو سنا ہے کہ اس کی  
وہیت بدل گئی ورنہ انکسار ہے۔ وہیت کا حقیق نہ ہوگا۔

۲۔ انتخاب ہیئت کا یہ مطلب ہے "تو معصومینہ پر ہے۔ چوتھے مسئلہ پر اس میں  
میں شیخ نے قیام و انتخاب ہیئت کو جو بدعت ہے اسے ثابت کیا ہے کہ یہ بدعت ہے نہ بدعت  
نہ "حق الحائضہ مطہر خلاف للنسافۃ والحائضہ والمالکۃ" اور اس میں

نملک کی کان میں کسی چیز کا راز کب تک چھپا رہے گا؟ وہی وہ ظہور و اشیا میں ان سے تمام اوصاف و خصلت اس باطل پر دل بستے ہیں۔ یعنی یہ انقلاب دہشت ہے، اسی طرح انقلاب دہشت کی مثال میں جہان میں کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔

یہاں اصولی طور پر ایک بات جزو ضروری ہے، وہ یہ ہے کہ مختلف اشیاء میں جو تبدیلیاں کی جاتی ہیں یا خود بخود تغیرات ہوتے ہیں ان کی دو شکلیں ہیں۔  
 اول، کلی طور پر کسی چیز کی حقیقت و وحدیت کا بدل جانا یا اسے بدلنے اور اس کو نقصان دینا، ثانی، تحولات میں سے تغیرات ہوتے ہیں۔

دوسرا، ایک شے کے مختلف اجزاء کو کسی طرح سے الگ کر دینا اس کو ”تجزیہ“ کہا جاتا ہے۔  
 مظلوم ہونے پر نہ کہ اس کو اس شے سے بھی کسی انداز میں بدل جاتے ہیں، البتہ اگر صرف ”تجزیہ“ ہے تو احکام میں بدل سکتے، اس کی مثال وہ پیشاب ہے جسے لفظ ”تجزیہ“ جانتے تو اس سے پیشاب کی حقیقت نہیں بدلتی، محض اس کے بد و دار اجزاء نکال لئے جاتے ہیں، اس لئے اس سے پیشاب کو پاک ہی کہا جائے گا، اس کو پینا یا وضو غسل وغیرہ میں اسے استعمال کرنے کا نہ ہوگا۔  
 ”تجزیہ“ کی دوسری مثال پیشاب کا ٹمک بھی ہے، اور اصل یہ ہے کہ پیشاب کو پکا کر جاتا ہے اور اس کی ”ثوریث“ کو نکال کر ٹمک بنا دیا جاتا ہے، مگر ہر جگہ اس ٹمک کا کھانا درست ہرگز نہ ہوگا، اس لئے کہ پیشاب کے دو نصف دفعہ نقص میں سے ایک خاصیت ”ثوریث“ بھی ہے جسے ٹمک بنا دیا گیا ہے۔

۳۔ اگر کسی شے میں تبدیلی ہو جائے تو اس کی دوسری صورتیں ہوتی ہیں۔

اول، مٹی جیسا ان اشیاء کا کوئی بھی اثر اور اس کی کوئی بھی نہ سمیت ہر قرار نہ رہے جس سے وہ بنی ہوئی ہے۔

دوم، مٹی بد و میں ضروری طور پر کچھ خصوصیات اور کیفیات ہر قرار رہیں۔

ان دونوں صورتوں کا ایک ہی حکم نہیں ہونا چاہئے، کیسی صورت میں چونکہ انتخاب و حیات کا طور پر ہوا ہے اس لئے سابق حکم بدل جائے گا۔ اور دوسری صورت میں ضروری طور پر کچھ سابق خواص و کیفیات پائے جانے کی وجہ سے کہا جائے گا کہ اس میں کمال انقلاب ہے۔

نہیں ہوا ہے۔ لہذا احتیاط اس میں ہے کہ اس کا سابق قسم باقی رہ جاوے۔ مثال کے طور پر ایک دوا نئی چیزوں سے مل کر بنی ہے ان میں شراب بھی شامل ہے، اس دوا کے تمام سابق اجزاء میں انقلاب مابیت ہو گیا ہے مگر شراب کی بعض کیفیات و خصوصیات اس دوا میں اب بھی موجود محسوس ہیں، تو اس دوا کے استعمال کو خراب قرار دینا بہت ہوگا۔

۴۔ انقلاب مابیت کے مسئلہ کے تحت مختلف نجس اشیا کے درمیان تعین فوق و تحت چاہئے، جو اشیا نجس اعمین ہیں انقلاب مابیت کے بعد بھی نجس رہا ہے گا، جسے بدینہ متنی شامل ہوا ہے، مگر یہ تالیف مؤلف علامہ سیف اللہ رحمہ اللہ کی ہے۔

مگر یہ بات ملحوظ رہے کہ جانوروں میں کون نجس اعمین ہیں اور کون فیہ نجس اعمین ہیں اس میں اختلاف ہے، شوافع و متاقلہ کے نزدیک خنزیر اور کلب نجس اعمین ہیں، متاقلہ نے اس پر اضافہ یہ کیا ہے کہ جو فیہ مائول و ماضر جانور بھی سے بنا ہے جس کو بھی نجس اعمین ہیں، متاقلہ کے نزدیک صرف خنزیر نجس اعمین ہے اور مالکیہ کے نزدیک مطلق طور پر کوئی بھی جانور نجس اعمین نہیں ہے، ان کے نزدیک خنزیر اور کتا اور ان سے پیدا ہونے والی تمام چیزیں حرام ہیں (الکتاب للفقہ الامام ابی امامہ رحمہ اللہ ص ۱۱۱)۔

اس اختلاف میں رائج مسئلہ شوافع و متاقلہ کا ہے۔

۵۔ پوچھا گیا ہے کہ قب مابیت کے اسباب یہ ہیں "مگر یہاں قب مابیت کی تعبیر درست نہیں ہے، صحیح تعبیر یہ ہے کہ مختلف اشیا میں انقلاب (تغیر یا قب و تغیر کے اسباب یہ ہیں)" اس لئے کہ مثال میں جو چیزیں ذکر کی گئی ہیں ان میں بعض کے اندر قب مابیت پایا جاتا ہے، اور بعض کے اندر محض تغیر و اضافہ یا قب خواص پایا جاتا ہے، بہر حال انقلاب (تغیر کے اسباب اس طرح ہیں،

اولیٰ جلد ۱۔



۷۔ وہ ایم جو مرتب ہوتی ہیں اور مختلف اجزاء و عناصر سے مل کر تیار کی جاتی ہیں۔ وہ خواہ چادر ہوں یا سیال، انہیں وہ اجزاء و عناصر سے تیار نہیں ہوں تو ان کے استعمال کے لیے وہ تیار ہو کر آتے ہیں۔ ان اجزاء و عناصر سے ہوں تو ان کے استعمال کے لیے درست ہو کر۔

فقہاء ایسے اختلاط و سبب کہ چند چیزیں ایک دوسرے سے مل کر بہیم تیز و خروج میں  
یا نہی جاسکیں "استہلاک میں" آتے ہیں تو اس استہلاک و قوبہ بہیم نہیں ہو جاسکتا، یہی حکم  
ان انگریزی ۱۱ اقسام کے جن میں لافل کی آمیزش ہوتی ہے جو اصل شراب سے ملتی ہے۔  
وفاقیں میں شراب نے اختلاط سے "انکار" کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور جسے فواف  
تذریعہ ۲۴ (۱۱) میں مذکور ہے۔

میں یہ پوری بحث عام حالات سے متعلق ہے، انفرادی حالات سے متعلق نہیں ہے، تو معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی کو بین و مجبوری ہو، مافی شفا حاصل کرنے کے لئے کسی حرام چیز کا استعمال کرنا ضروری ہو جائے تو فقہ کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے، ایک یہ کہ اس مجبوری کا اعتبار نہیں کیا جائے، ان کا استدلال اس حدیث سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ لَكُمْ فِىْ سَاحِرِهِ عَنِكَمْ“۔ سورہ ابراہیم نے یہی  
جواز دیا ہے جس میں تیار ہے سے غنائیں بھی ہے۔

نہیں دوسرے فقہاء نے حدیث کی مجبوری کا غلط فہم کیا ہے اور طلاق کو خدائی امر یا ضروری قرار دیا ہے۔ کیونکہ دونوں ہی چیزیں زکوٰۃ کے لئے ضروری ہیں، اس پر وہاں متحدان یہ ہے کہ رسالہ المنہج<sup>(۱)</sup> نے مہذا المصنف بن حوف اور زیح بن حماد و خواتین میں سے رشتم پختیٰ کی اجازت دی تھی۔ حالانکہ رشتم پختیٰ منوط ہے اور اس پر ویدائی سے احادیث نصیحتیں —۔ ایسے کچھ اولو الامر ائمہ فی الاسلام (ع)۔

آخری شط کے سلسلے میں ایک بات کا اضافہ کرتا چلتا ہوں کہ جہاں مسلمانوں کی

ہوں، وہاں غیر مسلم طبیب پر اعتقاد کیا جاسکتا ہے، علامہ ابن قیمؒ اپنی کتاب ”الطریق النعمیہ“ میں لکھتے ہیں: ”وہم معجزون شہادۃ طبیین کما ظہر من حیث لا یؤحد طبیب مسلم“ (یعنی جہاں مسلم طبیب نہ مل سکے وہاں دو غیر مسلم طبیبوں کی شہادت جائز ہوگی) (مجموعہ فتاویٰ رضویہ، ۱/۳۸۸، تالیف مولانا محمد رفیع الدین منہجی)۔

۸۔ مرد اور جانوروں کے چربی سے جو صابن تیار کئے جاتے ہیں تو اس غسل سے چربی میں قلب اہیت نہیں ہوتا، اس لئے کہ چربی کے بعض اوصاف و خواص صابن میں پائے جاتے ہیں، لہذا اس صابن کا استعمال درست نہ ہوگا، اسی طرح سفرلی ممالک میں جس کھٹ میں چربی ملائی جاتی ہے اس کا استعمال بھی درست نہیں، یہ معاملہ ہم لوگوں کے پاؤں کے لئے تو تھ پیسٹ وغیرہ میں ملایا جاتا ہے تو اس کی رو سے ہمیں ہو سکتی ہیں:

اول: وہ ہڈیاں ماکول الہم جانوروں کی ہوں تو اس صورت میں اس تو تھ پیسٹ کا استعمال درست ہوگا۔

دوم: وہ ہڈیاں غیر ماکول الہم جانوروں کی ہوں، اس صورت میں اس تو تھ پیسٹ کا استعمال ناجائز ہوگا۔

در اصل صابن کھٹ اور تو تھ پیسٹ وغیرہ ایسی چیزیں ہیں کہ ان کے استعمال کے لئے ”الضرورات تبیح المحظورات“ کا اصولی قاعدہ دلیل نہیں بن سکتا اس لئے کہ وہ تمام چیزیں طہارت کی مجبوری اور اضطراری ضرورت کے دائرہ سے بالکل الگ تھلک ہیں، حالانکہ ہڈیوں کے پاؤں میں جراثیم کا عمل ہوتا ہے جس سے قلب اہیت ہو جاتا ہے، مگر چونکہ تو تھ پیسٹ اضطراری ضرورت نہیں ہے اس لئے ہم نے ماکول الہم وغیرہ ماکول الہم کا فرق کیا ہے۔

یہاں میں دوبارہ ذکر کرنا چاہتا ہوں جن سے اس مسئلہ میں فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے:

اول اٹھائے پینے وغیرہ کی وجہ سے شرعی و فرائضی امور میں وقت تک نہ پہنچے ہوں گے۔  
جب تک قطعی طور پر حرامت کی بات معلوم نہ ہو، جیسا کہ بہ تمییزی بحث میں ذکر ہے، تو اس  
بغیر پر ایک فقہی قاعدہ ہے کہ جو چیز نظروں سے غائب ہے اس کی تفتیش میں نہیں پہنچنا چاہئے، بلکہ  
یوسف قرضاوی جامع صحیح بخاری وغیرہ کی بعض احادیث کو ترجمہ کرتے ہیں

”ایک مسلمان کے لئے ضروری نہیں کہ جو چیز اس کی نظروں سے غائب ہو اس کے  
بارے میں تفتیش کرے کہ اس کو کس طرح اٹھائے یا کیسے تھامے؟“ ان کی شرائط چوری کی قسمیں یا نہیں؟  
اس پر اللہ کا تامل کیا تھا یا نہیں؟ بعد تو ہماری نظروں سے غائب ہوا، رافضی کہنے والا مسلمان ہو  
خواہ وہ جاہل ہو یا فاضل یا وہ اہل کتاب میں سے ہو تو اس کا حکم اطلاق ہے (اس کی ضرورت نہیں)۔  
باب الثانی، ۳۔ یہ وہاں ایک بحث میں مذکور ہے۔

دوسرے بعض فقہاء کا نقطہ نظر یہ ہے کہ مائولہ المملوہ وغیرہ مائولہ المملوہ مردار یا غلام کی  
کھال، بڑی اور بال وغیرہ سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے، ان کا خیال ہے کہ صحیح مسلم وغیرہ میں رسول  
التعالیٰ سے جو مروی ہے ”ایما ۱۱ ھب ذب ففقد طہرا“ (جس کھال کی بھی بابت کسی نے  
وہ پاک ہوئی) اس کا حکم عام ہے جس کا اطلاق تمام کھالوں پر ہوتا ہے، خواہ وہ ستی ہو یا غلام  
کی ہو، یہ اہل ظاہر کا قول ہے، امام ابو یوسف سے بھی یہی منقول ہے اور امام شوکانی اسے ترجیح  
دیتے ہیں (الکمال والرحمنی الاسلام ۵۷)۔

میں اس نقطہ نظر سے اتفاق نہیں کرتا، علامہ قرطبی نے اس نقطہ نظر کے اہل کا بھرچر  
جاڑ دیا ہے اور سخت تردید کی ہے، مگر جو جو حالات میں غور فرمائے بعد اس طرح نظر سے فائدہ اٹھایا  
جاسکتا ہے۔

۴۔ مذکورہ بالا جن جن کا خون جو مختلف صورتوں میں دواؤں میں استعمال کیا جاتا ہے تو  
چونکہ وہ ”مہم مسنون“ (بہایہ و انوائے) جو نفس قرآنی سے حرام ہے، اس نے آری یقین ہو جائے کہ

قزاق وہاں میں اس خون کا استعمال ہوا ہے تو ان کا استعمال حرام ہوگا۔ ایسے مذکورہ قزاق کے ساتھ علاج کی مجبوری میں ان کا استعمال درست ہوگا۔

ربا مذکور جانوروں کے دوسرے اجزاء کا معاملہ تو اگر وہ ماکول اللحم جانوروں کے اجزاء ہوں تو ان سے بنی ہوئی چیزوں کا استعمال درست ہوگا اور اگر غیر ماکول اللحم جانوروں کے اجزاء ہوں تو اکل و شرب اور بدن کے لئے ان کا استعمال ناجائز ہوگا دوسرے کاموں کے لئے ان کا استعمال درست ہوگا۔

۱۰- ذاکر اصغر علی جامعہ بھارتی دہلی کی تحریر سے مضمون ہوتا ہے کہ جلائن بننے سے جنم ملتے ہیں۔

اہل سنی ہوئی بڑی کھال و صاف کرتے اسے حیزاب، چونا اور دھوپ سے تیار کیا اور پھر چمکی کرپ ڈال دیتا

دوسرے چمکے کھال کو چونا اور کرپ چمکی سے تیار کیا جلائن بنا۔

سوم، خیر کی کھال کو حیزاب اور کرپ چمکی سے تیار کیا جلائن بنا۔

یعنی جلائن کا جمل ہے وہ کلب، میت کے تحت آنے کا، لیکن جلائن اگر غیر ماکول اللحم کی بڑی اور کھال اور غیر ماکول اللحم سے تیار کیا جائے تو اکل و شرب اور بدن کے علاوہ دوسرے کام میں اس سے بنی ہوئی چیز استعمال کر سکتے ہیں اور اگر وہ ماکول اللحم جانور کی بڑی اور کھال سے تیار کی جائے تو اسے ہر کام میں استعمال کر سکتے ہیں۔ اور اگر کسی کو چمکی جسم نہ ہو تو صابن اور قلعش کی ضرورت نہیں، اسے یہ صورت میں یہ کام کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔

میں نے اپنی یہ بات علامہ نووی کی ایسا تحقیق سے مستطاب کی ہے، انہوں نے لکھا ہے کہ مرد، چمکی وغیرہ غیر ماکول اللحم جانور کی بڑی استعمال کر سکتے ہیں، اس مسئلہ میں ذکر اختلاف کے بعد وہ لکھتے ہیں کہ مذکورہ نقطہ نظر بہت سے صحابہ، امام شافعی، امام حنفی، امام مالک وغیرہ اور



ان کے اصحاب اور لیف جن سعد و غیرہ کا مسلک ہے (صحیح مسلم مع شروک) بی تہہ میں ہے: یہ ترمذی  
اکبر الدیۃ ۱۔

### ایک تجویز

اس وقت عالمی طور پر جس انداز میں دواؤں کی کپسلیں پر غیر اسلامی ذبحن مسلط ہے  
اس کے پیش نظر میری تجویز ہے کہ مسلمانوں کو یونانی ادویہ کا استعمال کرنا چاہئے اور سرائف  
ایڈی کے سرکاری جرنل سے میری نذرشہ ہے کہ وہ عالم عرب کو اس طرف متوجہ کریں کیا ہاں  
انکی دوا ساز کمپنیاں قائم کی جائیں جن میں تمام سے اجتناب لیا جائے۔

## تبدیلی ادکام پر تبدیلی ماہیت کے اثرات

شیراز، ۱۳۸۵

خبرگزاری فارس

۱۔ کسی بھی شئی کے لیے ایسی صورت تک، یا اور الفاظ (طریقہ) ہیں، اگر کسی چیز میں یہ تصور  
وہفہ پائے جہ تحریر تو بہت بڑی شے ہے اور حقیقت و مابین کی تبدیلی نہیں نکھیں گے۔ اگرچہ اس میں  
مختلف قسم کے نظریات کیوں نہ کر دیئے جائیں، اب جو عکس نقیضہ، نے ان اصناف کو اندر لپائی گئے  
ماملہ میں دیوں فرمایا ہے مگر وہ حقیقت یہ ہے اصناف تو ماضی، کے لئے ہیں نہ کہ آئندہ تو ان میں  
اصناف سے سہرا میں نقیضہ و سہرا کے لحاظ سے تحریر کر رہے ہوئے سمجھے ہیں

“ن حاطت انماء شبي ماهر ولم يغبر لونه او فحمه او يبحه فيه ماء

مطلق مظہر: وإن غیر احد هذه الأوصاف عنى أحرازه الثلاثة فهو ظاهر عند  
الصائغ والناحية والحدیثہ غیر مظہر وعند انحنیة ظاهر مظہر مہم یطرح أو  
یغیب (المفہوم: ۱۰۰) (۱) اور پانی میں وحی پاک جزل جہ کے جس سے رنگ، ذائقہ اور بو نہ  
ہو سکتی یہ مطلق ہے، در پاک ہے اور اراغ اس وصف میں سے ایک وصف بھی بر جاے تو  
نہی، شرفیہ اور حدیثہ کے نزدیک پانی پاک ہے، پاک کرنے والا نہیں اور حدیثہ کے نزدیک طہر  
اور مظہر بھی ہے، یہ تکبر و پاکیزہ، ایسی فی کے حق میں کوئی چیز واجب نہ ہے۔

د. محمد باقر محمد زکی

علامہ ابن ائمہ نے فرمایا کہ اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ قبیلہ شیر پانی یہ ہے کہ جب اس میں کوئی نجاست پڑ جائے پھر پانی کا مزہ و رنگ یا بو بدل جائے تو وہ پانی ناپاک رہے گا، اس میں حال تک آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: "پانی پاک ہے، اس کو کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی مگر جب کہ وہ چیز پانی کے مزہ و رنگ و بو پر غالب آجائے" (حدیث ابوداؤد)۔

### حاصل کلام

کسی بھی چیز کے بنیادی عناصر میں ہیں، اگر تغیرات کے وجود اوصاف مذکورہ میں سے کوئی وصف ملے گا۔ باقی رہتا ہے تو درحقیقت یہ شکل تبدیل ماہیت کی نہ ہوگی۔

### تبدیل ماہیت کی صورت

۱: الف - حضرات فقہاء نے تبدیل ماہیت کی صورت میں مختلف اشیاء کا مختلف قسم بیان فرمایا ہے مثلاً اگر کوئی چیز ہے جس کا کوئی وصف ہی نہیں ہے تو وہاں تبدیل ماہیت و اعتبار قلت و کثرت یا اعتبار اوزان ہوگی۔

ب - اور اگر کوئی ایسی چیز ہے جس میں تین اوصاف ہوں اور ان اوصاف میں سے دو وصف بدل جائے تو یہ تبدیل ماہیت کی صورت ہوگی۔

ج - اور اگر اوصاف ثلاثہ میں سے صرف ایک وصف بدلا ہو تو یہ تبدیل ماہیت نہ ہوگی۔

د - اور اگر کوئی ایسی چیز ہے جس میں دو وصف ہیں دو میں سے ایک بدل گیا تو یہ تبدیل ماہیت ہوگی۔

و - اور اگر دو اوصاف بدل گئے تو تبدیل ماہیت کی یہ صورت بدوہ اتم ہے۔

۱۔ اور اگر کوئی ایسی چیز ہے کہ جس میں ایک ہی وصف ہو، اور وہ وصف ختم ہو گیا تو یہ بھی تبدیل مابہیت کی صورت ہے (دیکھئے، علم الاسماء، ج ۱، ص ۲۰)۔

### قلب مابہیت جائز ہے

۳۔ اگر کسی میں ایسی تبدیلی ہوئی جس کی وجہ سے اس کے جوہری عناصر ختم ہو گئے مام بھی بدل گئے اور مجموعی طور پر مزاج بھی بدل گیا اور جن اشیاء سے مل کر یہ چیز وجود میں آئی ہے اگر ان کا کوئی بھی اثر اور خصوصیت برقرار نہیں رہی تو تبدیل مابہیت ہوگی اور یہ شکل جائز ہے۔

لیکن اگر ایسی تبدیلی مابہیت ہو کہ جو، جزاؤں چیز میں چرے ہوئے ہیں ان میں سے کسی جزء کے مثلاً دو وصف ہیں یا تین وصف یا ایک وصف ہے، اگر ایک وصف والے کا نہ کوہ وصف اور دو وصف والے کا دونوں وصف اور تین وصف والے کا صرف دو وصف بدل گئے تو یہ بھی صورت تبدیل مابہیت کی ہے، مگر کوئی چیز ایسی ہے کہ جس کا ایک وصف تھا اور وہ تبدیل کی صورت میں ختم نہیں ہوا تو یہ صورت تبدیل مابہیت کی نہیں ہوئی۔

### اشیاء نفس کا استعمال

۴۔ انقلاب مابہیت کے مسئلہ کے تحت مختلف اشیاء نفس کے مابین فرق نہیں ہوگا اور نفس العین غیر نفس العین کے درمیان بھی تفریق نہیں ہوگی، کیونکہ انقلاب مابہیت یہ ہے کہ سابق حقیقت معدوم ہو کر نئی حقیقت مابہیت بن جائے، اس کا نام کیفیت اور صورت ہوتی رہے۔ اس کے آثار و امتیازات باقی رہیں، بلکہ سب چیزیں نئی ہو جائیں، نام بھی دوسرا، صورت بھی دوسری، آثار و خواص بھی دوسرے، اثرات و طوابعات و امتیازات بھی دوسرے پیدا ہو جائیں جیسے شراب سے مرہ کہ بنالیا جائے، موجودہ دوز میں قلب مابہیت کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ خالص ناؤں (مفر) کے پانی سے بزیوں کی کاشت ہوتی ہے، مٹھا پالک وغیرہ اور ان بزیوں کی

نزہۃ الی میں کوئی فرق نہیں آیا یا وہ جن کے چودوں کی جڑ میں یہ خانہ لاتے ہیں یا انھوں کے پودوں میں خوں ۱۱۹ء ہے، کیونکہ ان جو ستون سے ٹکڑے ہوئے ہیں، ہند اقدیب، بیت یمن ہے کہ چیز پہلے تھی اب وہ ہنسنا، حلیفہ اور شکلا شمس ہے یا۔ سنانی مادہ وہ بنگ ہے جب تک وہ اپنی اصل پر ہے مگر جب وہ وحشت کی شکل یا انسانی صورت میں ہو گیا تو وہ ظاہر ہو گا۔

طہارۃ ابن عابدین شامی اور حارس ابن حجر نے تحفہ کے باب الاموال میں فرمایا کہ فقہاء نے کسی چیز کے حلیفہ بدلنے میں اختلاف کیا ہے، کیا جھٹس کا سونا بننا ثابت ہے؟ ایک جواز مت کے نزدیک یہ تہرہ علی حلیفہ ثابت ہے، اس لئے کہ لاشی کا سر پہ بنایا حلیفہ ثابت ہے، ورنہ مجزہ کا بیٹاں لازم ہو گا اور فقہاء کی ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ کسی چیز کا حلیفہ بدلنا ناممکن ہے۔

حاصل اس کا یہ ہے کہ حقائق کا جہاں جادو ثابت ہے جیسا کہ ہم نے پہلا اور دوسرا بیان کیا ہے اور سب پر عمل بھی جائز ہے، اس حقیقت میں تہرہ علی کا ممبر بھی ہو، ورنہ یہ دھوکا ہو گا، کیونکہ دھوکا کو سونا یا حلیفہ چاندنی بنانا، اور اگر ہم یہ کہیں کہ یہ شکل جائز نہیں، کیونکہ اس میں خداع ہے تو یہ عدم جواز کا قلم اس کے لئے ہے جو تہرہ علی کا حریف نہیں چاہتا، کیونکہ اس میں نیابت ہے اور اس مسلمانوں کو دھوکا دینا ہے اور ہمارا نہ وہ بپ خونی انتخاب کے ثبوت میں ظاہر ہے، اس لئے اس سے جس کو فقہاء نے یمن نجاست کی تہذیب کے سلسلہ میں فرمایا ہے، جیسے شراب کا سر کرنا، ہونا اور خوں کا مشک بننا، (جیسے روز بخار ۱۰۴)۔

طہارۃ ابن عابدین نے "لا تھم لھم لا یغیر" کے ذریعہ میں فرمایا ہے اور یہ ابو مسعود میں ایک جزیہ ہے کہ جس پانی سے کھیتیں کی جینا کی کر: اکثر فقہاء کے نزدیک حرام ہے اور نہ مکروہ (دیکھئے رد المحتار ۵۰۵)۔

### اسباب قلب ماہیت

۵- فقہاء احناف نے نجاست کو دور کرنے یعنی زالہ سے لئے دلی سے زائد اسباب

تقریر فرماتے ہیں۔

۱۔ "مطلق پاکائی، مگر چودہ مستعمل ہوا اس سے طہارت حقیقی اور نسبی ہو جائے گی۔" الماء المطلق ولو كان مستعملاً تحصل به الطهارة الحقيقية والحكمية"

۲۔ "پہلے دلی پاک چیزیں یعنی سیال طہارہ: "المتنوعات الطاهرة وهي التي تنعصر بالمعصر أو تزيل النجاسة"

۳۔ "رُزنا یعنی پاک چیز کو زمین پر زور سے رُزنا دینا تاکہ اثر نجاست یا عین نجاست ختم ہو جائے: "الملك وهو مسح المتنجسة على الأرض مسحاً قوياً بحيث يزيل به أثر أو عين النجاسة"

۴۔ "پاک چیز کو صاف کر دینا تاکہ اثر نجاست ختم ہو جائے اور اسکی ثقل چیز کو صاف کرنا جس میں سہاگت نہ ہو: "المسح الذي يزول به أثر النجاسة بظهر به الشيء ثقل الذي لا مقام له كالصيف والنعراة والرجاج"

۵۔ "دھوپ یا برائے کھانا تاکہ اثر نجاست ختم ہو جائے: "الجفاف بالشمس أو لهراء والذوالة أثر النجاسة"

۶۔ "یسے لمبے کپڑے میں چٹنا جو پاک اور نا پاک زمین سے رُڑتے ہوں: "تكرار المشي في الثوب الطويل الذي يمس الأرض النجسة والطاهرة يظهر الثوب"

۷۔ "کرچہ: "الفرث يظهر به مبي الا: نسان اذا أصاب الثوب وجف"

۸۔ "جھٹا: "الندف ويظهر به الغطن اذا ندف وذهب أثر النجاسة إذا كانت قليلة"

۹۔ "نجاست اور اطراف نجاست کو قوی طہارہ سے طہر کرنا: "الغوبور أي غول العترة المتجسس عن غيره"

۱۰- ناپاکی و پاکی سے تعلق نہ رکھنا "قسمۃ المنحی بفصل الاحراء"

المنحی عن الطہرۃ"

۱۱- اصل چیز کو بدلتا۔ یعنی میں نجاست خود یا واسطہ سے بدل جاتا جیسے ہاتھ کے نوں

کا ٹھک اور شراب کا از خود نہ بننا یا شراب کا کسی چیز سے نہ کہ بننا اور مردار کا ٹھک ہو جاتا ہے کہ ٹھک کی کان میں نہ کر ٹھک بننا اور گوبر جب کہ جل کر راکھ ہو جائے اور ناپاک تیل کا مہین بننا اور کٹہری مٹی کا ٹھک اور اثر نجاست کا ختم ہونا اور جب زمین میں نجاست دفن کی گئی اور اس کا اثر مرد و زمانہ سے ختم ہو گیا تو یہ تمام صورتیں امام محمد کے فتوے کے مطابق پاک ہیں۔

سیدنا امام ابو یوسف کا اختلاف ہے، کیونکہ جب نجاست اپنے اوصاف اور معانی کے ساتھ بدل جائے تو وہ نجاست من حیث التجار ہونے سے خارج ہوئی، کیونکہ اسم ذات موصوف کا ہوتا ہے لہذا اوصاف کا نہ ہونا ہی نجاست کا ختم ہوتا ہے۔ اور شراب کا از خود نہ کہ بننا وہ تمام مذاہب کے مطابق پاک ہے۔

۱۲- ناپاک اور مرداری حال دہشت سے پاک ہوئی "الدماغ للجلود"

الحیۃ أو المینۃ بطہرہا کلہا إلا حلدہ الإنسان والحریر"

۱۳- شرعی طریقہ پر ذبح کرنا اگر ذائقہ مسلم یا کتبائی ہو، نہ بوجہ ماکول اللحم یہ غیر

ماکول اللحم ہو "الزکۃ الشرعیۃ (الدمع) فی تطہیر الذبیح وهو أن یدبح مسلمہ أو کتبائی حیواناً ولو غیر ماکول اللحم"

۱۴- جلا کر پاک کرنا یعنی ناپاکی کو آگ میں جلا دینا "الساہ تطہر فی مواضع ہی

إذا استحللت بہا النجسۃ أو رال أثرہا بہا کحرق الفحار الجدید وتحول الروث من رباط و ۱۱ حرق مواضع الدم من رأس الشاة"

۱۵- کتوں سے نجاست کا نکالنا "نزع الشر المنحی أو غوران ماء الشر

لقد ما نوحہ منہا مطہر لہا کائناتج“

۱۶- ایک جانب سے پانی کا جانا اور دوسری طرف لٹکا "دخول الماء من جانب  
وخرج الماء من الآخر من حوض صغير مسلماً كان فيه ثلاث مراب فیصیر  
ذلك بمنزلة غسلہ ثلاثاً“

۷۔ ”لما کھودا جی زمین سے اوپر والے دھڑ کو نیچے در نیچے والے کو اوپر کرنا  
”الحجر (قلب الارض) یجعل لأعلى أسفل یطہرہ“

۱۸- کپڑے یا بدن کے کنارے کو دھل دینا، یہ کھس دھلنے کے برابر ہوگا جب کہ نشان  
نہیست کی جگہ کو دھلنا بھول جائے: ”غسل طرف الخوب أو البدن یجزئ عن غسلہ  
كلہ إذا نسی المراء محل النجاسة“ (فتاویٰ رضویہ ۱۰۶-۱۰۷)

نقشہ ۱ کے اسباب بالا کو قلب ماہیت کی بنیاد قرار دیا ہے اس دور جدید میں اسباب  
مذکورہ کے علاوہ اور بھی سبب بن سکتے ہیں کیونکہ قلب ماہیت کی حقیقت صرف یہ ہے کہ پہلے جو  
۱. اثر اور رنگ وغیرہ تھا وہ بدل کر اب دوسرا نام، دوسرا اثر اور دوسری شکل ہو جائے۔  
ابن اسباب قلب ماہیت یہ کوئی حتمی اور یقینی نہیں ہے۔

### قلب ماہیت کی روشنی

۲- اگر نجاست کا زمی اور جسم دار ہے تو چہ وہ مٹی ہے تو جھاڑو دینے سے پاک  
ہو جائے گی۔ (نقشہ ۱ کا اس پر اجراء ہے) اور اگر مٹی کے طور پر جیسے پانچ شاہد جما ہوا خوان، تو ہر  
ہو تو وہ بھی امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک جھاڑنے سے پاک ہو جاتا ہے اور، عرغہ  
کے نزدیک دھلنے سے پاک ہوگی (بدلتھنا ۱۲۴)

یہیں سے یہ بات بھی نکلی کہ اگر کوئی شخص تاپاک پہننے کو دھلا اور دھلائی کی شکل



یہ ہے کہ کپڑا اور پتروں کو شیش میں یا بالائی میں ڈال کر جھنڈو، یا کپڑوں کے دانوں سے خواہ  
نوجو مت کے ہوں یا کسی اور چیز سے وہ زائل ہو گئے تو کپڑا پاک ہو گیا، کیونکہ کپڑے میں پتہ زائل  
جذب ہو کر اڑ جاتا ہے اور انے کے بعد اثر نوجو مت باقی نہیں رہتا بلکہ زائل ہو جاتا ہے تو کہن  
پڑے گا کہ پتہ زائل ہی سے ازل ہوا اور قطعی عام ہے اسی ازلہ نجاست کا خواہ قلب مابیت کی وجہ  
سے ہو یا بیسے شراب کا سرکہ بنا کر سرکہ کا پاک بن کر نیا بنا، یا کھنڈ روئی سے دھننے سے روئی کا پاک  
ہو جائے یا غسل ہاما، کے ذریعہ یا کسی بھی سیال طہرشی سے غسل کے ذریعہ ہو اور یہ صورت یہاں  
بھی حاصل ہے۔

### اسلوبک نہیں

۷۔ نہائی پینے پر عموماً دوا نہیں مرکب تیار ہوتی تیسرا جب یہ دوا نہیں مرکب تیسرا تو  
ان کی ترکیب مختلف اجزاء اور عناصر سے ہوں گی ان میں جاہ اور سیال اجزاء بھی ہوں گے حلال  
و حرام بھی ہوں گے، حرام عناصر سے بارے میں عرض ہے کہ اگر یہ سیال جس کے بعد وہ جز دانی  
اصل دینت پر قرار رہے تو پھر وہ حرام ہوں گی، ان کا استعمال جائز نہیں لیکن عموماً دوا میں ہے  
کہ حرام عناصر کو جب مختلف اجزاء میں ملا یا جاتا ہے تو ملائے کی شکل تبدیل ہوتی ہے۔ یعنی دوا اجزاء  
ایک دوسرے میں ایسے خلط ملط ہوتے ہیں کہ ان کا متبرک ہونا ناممکن ہوتا ہے۔

۸۔ اظہار کے پاس دو کوئی کوئلے کے لئے کھول ڈالی ایک برتن ہوتا تھا، اس میں  
دواؤں کو اس قدر گھٹتے تھے کہ مل جانے کے بعد اجزاء کا متبرک نہ ہو، عموماً ناممکن ہوتا ہے، عام قوی یہ  
بتانے سے بھی قاصر ہوتا ہے کہ ان میں کن چیزوں کا جز شامل ہے مگر طبیب حاذق چکر کر عموماً  
بتا دے، اس مشینری دور میں ایک عنصر کا دوسرے عنصر سے ملنے کے بعد طہرشی ناممکن ہے، اور یہ بھی  
قلب مابیت کی شکل ہے اور استعمال ناممکن، میں اسلوبک میں ہے۔





کسی حرام چیز کے بطور دوا استعمال کرنے کا جواز بھی دلالت ثابت ہوتا ہے لہذا بغیر قلب مابیت کے دواؤں میں خون کا استعمال بحالت عذر ہی جائز ہے، لیکن عموماً آج کی دواؤں میں خون قلب مابیت کے بعد ہی استعمال ہوتا ہے، لہذا حقیقت اور مابیت کے بدل جانے کی صورت میں خون کا استعمال جائز ہے۔

### الکحل

۱۰- دواؤں میں الکحل کا استعمال عالمی بیان پر اس وقت ہو رہا ہے، فقہاء برصغیر علامہ رشید احمد لدھیانوی، مولانا مفتی نظام الدین، مولانا برہان الدین سنہلی وغیرہم کی الکحل سے سلسلہ میں تحقیق یہ ہے کہ الکحل نیک منصر ہے جو بہت سی بیماریوں مثلاً پھلوں، ترکابوں کے اندر قدرۃً موجود رہتا ہے، اسی منصر کو بعض تداویہ سے ملکھ کر کے بہت سے اغراض کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، مثلاً خوشبو، زائچہ بڑھانا، کسی چیز کو جلد خراب ہونے سے بچانا اور اس کا ایک خاص وصف یہ ہے کہ اس کے اندر ایسی بہت سی اشیاء بھی تحلیل ہو جاتی ہے جو کسی اور طرح نہیں ہو سکتی، اس میں ہلاکت فیڑ حد تک سکر اور نشہ ہوتا ہے یعنی اگر کوئی شخص خالص الکحل استعمال کرے تو نشہ کے ساتھ ہلاک بھی ہو سکتا ہے (تہذیب نظام انہدی، ۳۱، تقریباً ۱۹۹۰ء)۔

اگر الکحل حقیقت بالاعی پر پایا جاتا ہے تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس مسئلہ کا حل آسان ہے، کیونکہ امام ابوحنیفہؒ کو امام ابو یوسفؒ کے نزدیک انگور اور کھجور کے علاوہ دوسری اشیاء سے بنی ہوئی شراب کو بطور دوا کے یا حصول طاقت کے لئے اتنی مقدار میں استعمال کرنا جائز ہے جس مقدار سے نشہ نہ پیدا ہوتا ہو (الحق، ۱۹، ۱۶۰)۔

الکحل کی ایک تحقیق یہ بھی ہے کہ جو الکحل دواؤں میں ملایا جاتا ہے اس کی ایک بڑی مقدار انگور اور کھجور کے علاوہ دوسری اشیاء مثلاً چھو، گندھک، شہد، شیر، دانہ، جو وغیرہ سے حاصل

کی جاتی ہے (فتاویٰ علامہ ۱/ ۵۲)۔

لہذا دواؤں میں استعمال ہونے والا بالکل اگر انجور اور کھجور کے علاوہ دوسری اشیاء سے حاصل کیا گیا ہے تو امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اس دوا کا حصول جائز ہے بشرطے کہ وہ حد تک نہ پیئے اور ضرورت علاج بن دوں اور اس کے مقصد پر عمل کی گنجائش ہے۔

اور اگر وہ انجور اور کھجور ہی سے حاصل کیا گیا تو اس دوا کا استعمال ناجائز ہے، البتہ اگر طبیب عاقل کہے کہ اس مرض کی اس کے علاوہ کوئی اور دوا نہیں ہے تو اس صورت میں اس کے استعمال کی گنجائش ہے، اس لئے کہ ایسی حالت میں فقہائے احناف کے نزدیک بھی تدویٰ بالمحرم جائز ہے (بخاری ۱/ ۲۹)۔

امام شافعیؒ کے نزدیک خاص اثر پر مکرر مد و بطور دوا، استعمال کرنا کسی حال میں جائز نہیں لیکن اگر شراب کو کسی طرح حل کیا جائے کہ اس کے ذریعہ شراب کا ذاتی وجود ختم ہو جائے اور اس دوا سے ایسا نفع حاصل کرنا مقصود ہو جو دوسری پاک دواؤں سے حاصل نہ ہو سکتا ہو تو اس صورت میں بطور علاج ایسی دوا کا استعمال جائز ہے جیسا کہ خاصہ مدیٰ نہیں اٹھاتی میں فرماتے ہیں:

"لما سئل عن دواء آخر فوجد تدویٰ بها کصرف بقية النجاص

إلى عرقه أو أخبره طيب عليل ينفعه و تصبها يان لا يمس بها ظهرك (نہایت لجز ۱/ ۲۹) ایسی شراب جو دوسری دواؤں میں حاصل ہو کر اپنا ذاتی وجود ختم کر دے اس کے ذریعہ علاج کرنا جائز ہے، جیسا کہ دوسری نجس اشیاء کا بھی یہی حکم ہے بشرطیکہ طبیب کے ذریعہ اس کا مفید ہونا بہت ہو یا کوئی عادل طبیب اس کے نافع اور مفید ہونے کی خبر دے اور اس کے مقابل میں کوئی ایسی پاک چیز بھی موجود ہو جو اس سے بے نیاز کر دے)۔

جیسا کہ عرض کیا گیا کہ خالص کفای کا استعمال بطور دوا کے نہیں کیا جاتا بلکہ ہمیشہ دوسری دواؤں کے ساتھ ملا کر ہی استعمال کیا جاتا ہے، لہذا فقہ یہ نکلا کہ امام شافعی کے نزدیک بھی اگر مکمل ملی ہوئی دواؤں کو بطور علاج استعمال کرنا جائز ہے، بہر حال موجودہ دور میں چونکہ ان دواؤں کا استعمال بہت عام ہو چکا ہے، اس لئے اس مسئلہ میں احناف یا عتوٰف کے مسئلہ کو اختیار کرتے ہوئے ان کے مسئلہ کے مطابق محتجّات دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

### جلانین استعمال کرنے کا حکم

اگر جلانین مردار یا خنزیر سے حاصل شدہ عنصر کی حقیقت و مابیت کی یاد دہانی عمل کے ذریعہ بالکل بدل چکی ہو تو اس صورت میں جس کی خواست اور حرمت کا حکم بھی ختم ہو جائے گا، جیسا کہ سوال ۸ میں امام محمدؒ کی علقہ تعلیم یعنی انقلاب مابیت و حقیقت کی تبدیلی کے سلسلہ میں عرض کیا گیا ہے اور بطور مثال کے یہ بات بھی آئی ہے کہ اگر کوئی میں پاخانہ کر گیا اور وہ کنوئیا کی منی کے ساتھ کچھ ہو گیا تو وہ پاک ہے، اس لئے کہ حقیقت اور مابیت کی تبدیلی نام ہے اسی عمل کا کہ جو چیز پہلے حقیقی وہ اب اپنے نام اور اثر سے باقی نہیں ہے، بلکہ دوسرا نام اور اثر اور خاصیت اس کے اندر پیدا ہو گئی ہے، لہذا جلانین کا استعمال کرنا جائز ہے اور اگر کی یاد دہانی عمل کے بعد حقیقت اور مابیت نہیں بدلتی، یوں کہئے کہ کی یاد دہانی عمل غیر مؤثر ہو تو پھر وہ عنصر نفس اور حرام ہے اور جلانین کا استعمال کرنا جائز نہیں ہوگا۔

## انقلاب ماہیت کے اسباب اور انکحل کی حقیقت

مولانا محمد ارشد اللہ آبادی

۱- کسی بھی شے کے بنیادی عناصر اور مادہ ماہیت وہ ہے جس کے ذریعہ سے وہ شے قائم ہو، جسے عموماً یقون بہ الشئ، کہا جاتا ہے، جیسے بذی، اس کی جسامت، اس کی تختی اور خصوصیت، اس کا گندارنگ وغیرہ، اب اوراق بالہار کی وجہ سے اس کی جسامت و خصوصیت اس کا ایک خاص وصف قائم ہو کر اس کا دوسرا رنگ، دوسرا جسم اب سوف کی شکل میں بھر بھرا بن گیا، تاہم بھی بدل گیا، یہی انقلاب ہے، اگرچہ یہ انقلاب اس میں انقلاب ماہیت نہ کہا جائے گا۔

### استحالة کا مطلب

۲- اس شے کی ماہیت، ذات، اس کی بنیادی اساس جس ہیئت و حالت پر اس کا قیام ہو، اور جس وصف کی وجہ سے اس کا وہ خاص حکم ہو، بدل کر اس کی ذات، جہیت و نوعیت کی حقیقت اور اس کا وہ وصف بدل جائے جس کی بنیاد پر سابقہ حکم تھا، اس کا نام بھی عرف میں بدل جائے، یہی انقلاب کا مفہوم ہے۔

الف- "حکم بظہور المسک لانها استحوالت عن جميع صفات

العدم و خرجت عن اسم الی صفات واسم يخص بها و ظهرت لذلك كما

يستحيل الدم وسائر ما يتغذى به الحيوان من النجاسات ٦ لى النجس فيكون  
طاهر<sup>۱</sup> (مسودۃ لفظ الامامی ۱۶، ۱۷)۔

ب۔ "ہی تہمل حقیقۃ النشی وصورۃ النوعیۃ الی صورۃ أخرى"  
(مسودۃ لفظ الامامی ۱۶، ۱۷)۔

ج۔ "متحالت صفات عین النجس۔ أو الحرام فمطل عنه الاسم الذي  
ورد ذلك الحكم فيه وانتقل الی اسم آخر وارد علی مثل طاهر فیس ہو  
ذلك النجس ولا الحرام بل قد صار شيئاً آخر دا حکم آخر" (مکمل ۱، ۳۸)۔  
یعنی اس کا وہ وصف جس کی وجہ سے حکم لگایا گیا تھا وہ بدل جائے لہذا وہ بعض بنیادی  
وصف کا بدلہ بنی کافی ہے۔

"كذا في الفتح والبحر ونسفي الحقيقة بانتفاء بعض أجزاء مفهوما"  
(فتح القدير ۱۰، ۱۱، بحر الرقي ۱۳۷)۔

معلوم ہوا کہ حقیقت و ماہیت کا انقضاء بعض بنیادی وصف کے زوال سے بھی ہو سکتا ہے۔  
۳۔ "موردی طور پر کچھ خصوصیات کو باقی رہا جائے مگر بنیادی وصف رخص ہو اور حیثیت  
نوسرہ میں تبدیلی ہو کر عام بنی بدل جائے تو یہ انقلاب ماہیت میں داخل رہے گا۔ جسے شراب اور  
سرکہ میں موردی اثر سیال ہونا باقی ہے مگر تمام اوصاف بدل گئے۔ لہذا انقلاب میں دخل ہو کر  
پاک و اسی طرح نجس کے کچھ بننے سے یہاں بھی کچھ موردی اثر باقی ہے مگر وہیت بدل گئی لہذا  
تغیر میں داخل ہو کر پاک، اسی طرح علحدہ سے مفرد کا تغیر۔

۴۔ انقلاب میں نجس اور نجس اصین کے درمیان جہود علماء کے درمیان کوئی  
فرق نہیں۔

ابن ہمام کی فتح القدر میں ہے۔ "کالخنزیر والمیتۃ تقع فی المملحۃ



فصبر ملحاً لکل (ص ۲۰۰)۔

اسی طرح شرن منیہ میں ہے۔ "وکذا الکلب والخنزیر لو وقع لہما فصار ملحاً أو وقع الروث وحموہ فی البئر فصار حملاً" (ص ۱۸۸)۔

معلوم ہوا کہ کتا جو بعض قول میں نجس العین ہے اور خنزیر جو بالاجماع نجس العین ہے قلب ماہیت سے پاک ہو جائے گا، البتہ طامعہ بدائی ذہنی محکم نے حاشیہ شرن و قایہ میں نجس العین و انقلاب ماہیت پر پاک ماننے سے انکار کیا ہے۔ "وکذا ملح کان حصاراً عبیرہ من الحيونات لو وقع فی المملحة فقلبت ملحاً طاهرًا بشرط ان لا یکون نجس العین" (مردۃ الرماح، ص ۲۳)۔

اس قول کے اعتبار سے نجس العین میں انقلاب کا اثر نہ ہوگا، بخلاف جمہور طامعہ بلکہ قریب قریب تمام اصحاب شران وار باب قنونی کے نزدیک ہو جائے گا۔

۵- قلب ماہیت کے بہت اسباب ہیں

الف- تظہیر "جعل الدهن النجس فی صلبون یفتی بظہارہ لانیہ نعیہ" (مردۃ الرماح، ص ۳۵)۔

ب- تدفین "العدرات" فادفنت فی موضع حتی صارت تراباً قبل نظہر

ث- بروج الآبار "کذا فی البحر والعاشر روح الآبار"۔

۱۰- تدفین یا آئیس بن ہانیہ "دخان المحنة طاهرًا" (ص ۱۸۸)۔ "اما

الوشادر المجتمع من دخان المحنة فهو طاهر" (ص ۱۳۴)۔

۱۱- الاستہلاک "الانفعال بالاسهلاک وهو حار فی نجس العین" (ص ۱۸۸)۔

۱۲- الحرق بالانار "ولو أحرقت العذرة أو الروث فصار کل منهما

وملأ" (کبیری، ص ۱۸۸) ابن ہمام نے فتح القدیر میں "النار" کو مطہر قرار دیا ہے۔

”وَأَدْخَلَ فِي فَتْحِ الْقَدِيرِ الطَّهْرَ بِالنَّارِ فِي الْمَسْجِدَةِ .... فَإِنَّهُ نُو أَحَقُّ مَوْضِعَ الْمَمْنِ وَأَمَّا الْمَسْجِدَةُ فَطَهْرٌ“ (بخاری، ۱۳۹)۔

”وَمَنْ طَهَّرَ النَّجَسَ إِذَا جَعَلَ مِنْهُ الْكَوْزُ أَوْ الْقَلْبَرُ وَجَعَلَ فِي الْمَاءِ يَكُونُ طَاهِرًا“ (بخاری، ۱۳۹)۔

۶۔ کیفیت اور خاصیت کو بدل ڈالنا جو در حکم تھا قسب نامیت میں داخل ہے: ”فَعَرَفْنَا أَنَّ اسْتِحَالَهَ الْعَيْنِ تَسْتَعِيعُ زَوَّلَ لَوْ صَفَ الْمَرْتَبَ عَلَيْهِمَا“ (۱۳۰)۔

”اِذَا اسْتَحَالَتْ صَفَةُ عَيْنِ النَّجَسِ أَوْ الْحَرَامِ بَطُلَ عَنْهُ الْأَسْمُ الَّذِي وَرَدَ ذَلِكَ الْحُكْمَ فِيهِ وَانْفَصَلَ إِلَى اسْمِ آخَرَ وَإِنْ عَنِيَ مَالٌ طَاهِرٌ فَلَيْسَ هُوَ ذَلِكَ النَّجَسُ“ (بخاری، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱)۔

۷۔ استیلاک بھی معمرات میں ہے، الخمر المرائق میں ہے: ”الِانْتِفَاعُ بِالِاسْتِهْلَاكِ وَهُوَ جَائِزٌ فِي نَجَسِ الْعَيْنِ“ (۱۳۰)۔

”إِذَا حَوَى عَلَى نَجَاسَةٍ فَانْتَعَبَهَا وَاسْتَهْلَكَهَا وَلَمْ يَظْهَرْ أَنُوهَا فَتَنْهَى لَا يَنْجُسُ“ (بخاری، ۱۳۹)۔

فلوکل کا استعمال دواؤں میں اور دیر شربیات وغیرہ میں شکر رنگ وغیرہ میں جائز ہے، کذا فی الحسن التناوؤن ”آج کی ضرورت تھوڑی دور مہوم بلوی کی رعایت کے پیش نظر شہین کے قوس پر فتویٰ دیا جاتا ہے۔“

۸۔ قلب نامیت میں داخل ہو کر پاک ہے بخیرینی جلی بڑی کا پانی، قلاب نامیت کی وجہ سے پاک ہے: ”لَوْ وَقَعَ فِي سَائِلٍ أَوْ كَلْبٍ فِي قَدْرِ الصَّابُونِ قَصَارٍ صَاعِدًا يَكُونُ طَاهِرًا“ (بخاری، ۱۳۹)۔

جی جو بر میں ہے، رکھ ہر چیز کی پاک ہے ... انسان کی ہڈی کی رکھ اور سور کی ہڈی کی رکھ بھی پاک طہر ہے (ص ۱۰۹)۔

۹- خونِ خواہ مذہبوں جانور کا ہو یا پاک ہے، سوائے انقلابِ مابیت کے پاک کی صورت متصور نہیں "والمسلک طاهر حلال لایہ ۱۱" کان دماً فقد نغیر فبصیر طاهرأ کو صلا العنقرۃ" (شامی ر ۳۹)۔

یاس خون کا استعمال قلیل مقدار میں کسی چیز کے اندر کیا گیا ہو جس سے استعمالِ یافن ہو گیا ہو۔

۱۰- جلائین کی مختلف صورتیں تبدیلِ مابیت، انقلابِ مابیت کے ذیل میں داخل ہو کر پاک اور مباح للاستعمال ہو جائے گی، اس لئے کہ جس طرح اہراقِ بالناز سے قلبِ مابیت ہوتی ہے، اسی طرح تیزاب میں ڈالنے اور کیمیائی عمل سے انقلاب ہو کر پاک ہو جاتا ہے اور جس طرح کتاسابن کے دیک میں گر کر انقلابِ مابیت سے پاک ہو جاتا ہے، اسی طرح کیمیائی اور تیزابی عمل جو اس سے بھی زائد قوی اور مؤثر ہے، پاک ہو جائے گا۔ "وعلیہ یمنوع ملو وقع ۱۱ انسان او کلب فی قدر الصلوان لصلار صابوناً بکون طاهرأ لاشی ۱۲"۔

یہ انقلابِ مابیت کے موضوع پر مختلف جوابات تھے لیکن درج ذیل دو اہم اور نئے موضوعات پر ہم مزید تحقیق پیش کریں گے، تاکہ ان کے تمام پہلو ہمارے سامنے آجائیں، ان میں سے ایک اٹکل اور دوسرے جلائین ہے۔

### اٹکل کی تعریف

یہ شراب کا جوہ ہے (معروضہ کے فقہی مسائل ر ۳۵)۔

اچریت میں سے ہم کیمیا کے ذریعہ خاص فنی چیز متعدد نکال لیتے ہیں، اسی کا نام اٹکل ہے (طیعی ج ۲، صفحہ ۸۸)۔

یہ موجودہ دور کا ایک نہایت ہی مشہور سیال چیز ہے جس کا استعمال کھانے پینے کی چیزوں کے علاوہ رنگ و غیرہ میں بکثرت استعمال ہوتا ہے، عموماً اس کا استعمال سفائی، جراثیم کشی،

دریغ کی چیز کے رکھے کے لئے ہوتا ہے۔

الکحل کا مادہ اور اس کے اجزاء ترکیبی

جیسا کہ معلوم ہوا الکحل ایک تیز قسم کی شراب ہے، یا شراب کا جوہر ہے۔

اب اگر یہ اثر یہ محرم میں سے ہے تو یہ بالکل حرام ہوگا، اور اس کا استعمال مسبب بیان فقہاء ناجائز ہوگا، ہاں مگر جہاں استعمال خطر ارشہ کی سطح کی بنا پر ہو، یا اجنبات یا اختلاب مابیت میں داخل ہو کر مباح الاستعمال ہوگا۔

اگر اثر یہ اربو (انگور کی کچی شراب، انگور کی پکی شراب، خنی کی شراب، بھجور کی شراب) سے نہ بنائی گئی ہو، جیسا کہ درباب تحقیق نے لکھا ہے کہ یہ بہت ہی گراں پڑتا ہے، اس لئے اس کے علاوہ کی شراب سے اسپرٹ اور الکحل بناتے ہیں، جیسا کہ نظام التعدادی کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے تو اس کا حکم یہ ہے کہ شیخین کے نزدیک جائز ہے۔

اور اب ضرورت اور علوم بلوکی کی وجہ سے مصالح زمانہ کے پیش نظر اسی قول پر جواز کا

قولی ہے۔

"فذا حقی الامر ان مع لاشی"۔

خیال رہے کہ حضرات شیخین کے قول پر ضرورت کی وجہ سے فتویٰ ہے، خواہ داخلی

استعمال ہو یا خارجی استعمال، لہذا اچھا ضرورت نہ ہوگی مثلاً نہ کھینے اس کے چند قطرے پانی میں ڈال کر پیئے تو یہ ناجائز ہوگا۔

اسی طرح اگر ضرر ہو، نقصان کا باعث ہو، صحت جسمانی پر استعمال نقصان دہ ہو، یا ہوتو بھی اس مقدمہ میں اس کا استعمال ناجائز ہوگا، مستقل الکحل کا استعمال تو سخت نقصان دہ ہے اور شراب سے زیادہ اس کے صغر اثرات صحت جسمانی پر نمودار ہوتے ہیں، لہذا اس کی جتنی قسمیں اور شکلیں ہوں گی ان سب کا استعمال پیئے کے طور پر ناجائز ہوگا۔

البتہ دواؤں کے ذیل میں اس کے تابع رہ کر یا رنگ وغیرہ میں دیر پائیش اور نہ نئے  
گھنے سے کچھ عرصہ تک محفوظ رکھنے کی غرض سے مندرجہ ذیل اسباب جواز کی وجہ سے جائز ہوگا۔

## ۱- استحلاک

کوئی نجس شے پاک شے میں اس طرح ملائی جائے کہ اس کی مقدار قلیل اس میں ضم اور  
مکمل مل جائے کہ اس کا اثر رنگ، بولور احساس وغیرہ نہ ہو، اسے استحلاک کہتے ہیں، تو وہ پاک  
کے حکم میں ہو جاتی ہے، جیسا کہ البحر الرائق میں ہے۔

"الانتفاع بالاستهلاك وهو جاوز في نجس العين" (ص ۱۱۰) (پاک  
شے کی (مقدار قلیل) بالکل مل کر ختم ہو جائے تو اس سے نفع جائز ہے)۔ اسی طرح نفع المصلحة  
والسائل میں ہے۔ "الانتفاع بالنجس بالاستهلاك حاتز" (ص ۱۳۶)۔

تا تک اور دواؤں میں، اسی طرح رنگ وغیرہ میں بالکل کی مقدار قلیل ڈالی جاتی ہے جو  
مستحکم ہو جاتی ہے، لہذا ایسی دواؤں اور ماکولات و مشروبات اور اشیاء مستعملہ کا استعمال جائز  
درست ہوگا، چنانچہ مصر حاضر کے فقہی مسائل میں ہے

"عام طور پر دواؤں میں استعمال شدہ بالکل کی مقدار بہت کم ہوتی ہے جس میں نشہ پیدا  
کرنے کی قوت نہیں ہوتی اور اس کی حیثیت دوا کے اور دوسرے اجزاء کے مقابلہ میں نہ ہونے  
کے برابر ہوتی ہے (مصر حاضر کے فقہی مسائل، ص ۲۰)۔

## ۲- تبدیل ماہیت

بعض محققین کی رائے یہ ہے کہ بالکل شراب نہیں رہا، بیماری و تغیرات اور انقلاب  
ماہیت کی وجہ سے شراب سے نکل کر مثل سرکہ ہو گیا، چنانچہ مولانا عبد الرحمن صاحب مصر حاضر  
کے فقہی مسائل میں لکھتے ہیں:

کیمیائی تبدیلیوں کی وجہ سے شراب ہونے کی اصل، ہیئت اس میں باقی نہیں رہتی اور جس طرح شراب سرکہ بن جانے کے بعد اپنی ماہیت کھو دینے کی وجہ سے پاک اور طاف ہو جاتی ہے (ص ۱۰)۔

## تحقیق

مگر عاجز کے نزدیک یہ تحقیق درست نہیں کہ اعلیٰ وصف نقہ اور دیگر اوصاف خمر سے اس میں پائے جائیں۔ اگر انقلاب، ہیئت کے قوانین میں یہ آتا تو پھر بلا کسی طریقہ تحقیق کے انقلاب کے مظہر ہونے پر مہلتا جائز الاستعمال قرار دے دیا جاتا، حالانکہ اگر باب قنونی اسے دوا ضرورۃً یا ضروری قرار دے رہے ہیں۔

## ۴- الضرورات تبیح المحظورات

علامہ شافعیؒ اس ضرورت پر کہ ”ضرورت کی وجہ سے ناپاکی پر پاکی کا حکم لگایا جاتا ہے“ فرماتے ہیں: ”قال شمس الألفہ نحس الا لا أنه جمل عفو فی اللوب والسن للضرورة“ (نیز ص ۳۹)۔

دیکھتے ہیں کہ ضرورت کی وجہ سے مباح الاستعمال اور معمولی ضروریہ کیو ہے۔ موضوع ضرورۃ میں نفی کو تیسیر اور تسہیل کا حکم ہے شدت کا نہیں، چنانچہ شافعیؒ میں ہے: ”لو اثنی مفرق متی من هذه الأقوال فی مواضع الضرورة طبعاً لتیسر کما حسن“ (نیز ص ۳۹)۔

یہاں پر موضوع ضرورت میں نفی کو تیسیر کا حکم ہے: اب الکمل کی ضرورت کو دیکھا جائے، عصر حاضر کے فقہی مسائل میں ضرورت پر تبہرہ ہے: ”اب صورت حال یہ ہے کہ تلفک“ دوا اک فاضل کرنا کھوں میں اور بعض غذاؤں میں الکحل کا استعمال بے حد مہم ہو گیا ہے، بلکہ بعض دوا اس

کی تیاری ہی اسی کے ذریعہ ہوتی ہے، یا ان کی حفاظت کا کام لیا جاتا ہے، دوسری طرف پرفیوضی مختلف دستیاب قسموں پر اسپتال کا استعمال عام ہے جو انکسلی ہی کی طرف کا دوا ہے (۱۵۵)۔

فی زمانہ اس کی ضرورت بہت زیادہ ہوئی، ایک طلاق سے دوسرے طلاق میں لے جانے میں بھی وقت لگتا ہے، اس وقت کے لگنے سے دوائیں خراب اور ضائع ہوتی ہیں، لہذا ضرورت کی وجہ اس کے استعمال کی اجازت دی جاتی ہے، مگر اس کا چنانہ ضرورت کے درجہ میں داخل نہیں، اس لئے خالص انکسلی کو ہی اثر انداز پیدا کرنا، اور نشہ کی جگہ کا لینا، امام محمد رحمہ اللہ علیہ کے فتویٰ کی بنیاد پر ناجائز ہوگا۔

### ۳۔ عموم بلوی

خیال رہے کہ عموم بلوی ایک ایسی حالت ہے جس کی وجہ سے ممنوع مہنی مہان اور نجس چیز پاک ہو جاتی ہے، چنانچہ انقلاب ماہیت سے پانی اور طہارت کا حکم عموم بلوی کی بنیاد پر ہے، عموم بلوی کی بنیاد پر پانی کا ضرورتاً متبہ بھیہ میں ہے۔

فقہاء اس امر کے قائل ہیں کہ ضرورت اور بلوی کی وجہ سے ناپاک نہ ہوگا، نہ تو ناپاک رہے گا، جس کا حاصل یہ ہے کہ طہارت کا قول عموم بلوی کے پیش نظر اٹھتا ہے۔ یہ کیا ہے، اسی طرح موجودہ دور کے محققین مولانا محمد تقی عثمانی اور مولانا رشید احمد صاحب نے انکسلی سے جواز اور مہان ہونے کا فتویٰ اسی عموم بلوی کی بنیاد پر دیا ہے (۱۵۶)۔

لہذا ضرورت کے تمام موقعوں پر ۱۰۰۰۰۰، پرفیوض میں، اسی طرح رنگ وغیرہ میں انکسلی کا استعمال جائز و مباح ہے۔

جلالین بنانے کے مختلف طریقے اور اس کا شرعی حکم

حاصل اس کا یہ ہے کہ نہی کو صاف کرنے کے بعد اور حال کو دباغت کے بعد تیزاب

میں ۱۰ سالہ مرد رکھتے ہیں۔ پھر چھ ماہ میں ۴-۸ گھنٹے رکھتے ہیں، پھر گرم پانی میں، ٹھنڈے پانی میں ڈال کر پیستے ہیں، یہاں تک کہ مٹو کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

جلائن جانے کے جو یہ تینوں طریقے سوال میں مذکور ہیں، یہ فقہی اصول اور جزئیات اور تعریف انقلاب کے پائے جانے کی وجہ سے انقلاب مابیت میں داخل ہیں۔

ان احوال غلطہ کے انقلاب مابیت میں داخل ہونے کی دلیل

الف- فقہاء کرام کا اتفاق ہے کہ کتے اور خنزیر کا نمک کی کان میں گر کر یا جا کر نمک میں جاؤ، یہ انقلاب مابیت ہے: "و کذا الکلب والخنزیر لو وقع فیہا فصار ملحاً فاما صلات الملحة فترقب علیہ حکمہ الملح"۔

اب یہ ضرور کر: ہے کہ جلائن جانے کی صورتوں میں اس سے کم تہریلی مابیت کے سہا ب اختیار ہوئے ہیں یا اس سے زائد۔

نمک کی کان میں صرف نمک کے ذریعہ میں تبدیلی کا عمل ہوتا ہے، اور یہاں تیزاب کے ذریعہ تبدیلی کا عمل ہوتا ہے، اور نمک کے مقابلہ میں تیزاب کے اندر مڑانے جلائے اور گھاسنے کی زیادہ طاقت ہے، لہذا نمک کی کان میں نمک کے ذریعہ سے جس طرح تبدیلی مابیت کا عمل ہوتا ہے، اس سے بدتر ذائقہ تبدیلی مابیت کا عمل یہاں ہو رہا ہے، کہ تیزاب کا جلا کر مابیت کے وصف کو بدل دیتا ہے۔

ب- فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر اکھ، بوم، تو یہ بھی انقلاب مابیت سے پائے ہو جانے کی صورت ہے "ولو حولت العنبرة أو الروث فصار کل مہما رما دۃ"۔

ذکیری، ۸۸، مطبوعہ پاکستان، انجمن اہل حق، ۱۹۳۱ء۔

یہاں کیمیکل اور تیزاب کے ذریعہ جذبات سے مٹو بنایا جاتا ہے، پینے سے وہ راکھ



اور بھر بھرا ہو جاتا ہے، ”رماد“ میں صرف آگ کے ذریعہ جل کر رکھ کا مکمل ہے، یہاں اس سے زیادہ قوت حرکہ استعمال کر کے، اس کی ماہیت، حیثیت اور وقت بدلی جا رہی ہے، لہذا اس اعتبار سے بھی اس میں انقلاب ماہیت کا عمل پایا جا رہا ہے، کہ کہاں کہاں ہڈی سخت مرطوب بدبو دار اور اب ایک ”رماد“ اور سفوف کی شکل۔

دم کا مشک بن جانا، علقہ کا مضغہ بن جانا

ج۔ ”یہ نہ کہا جائے کہ مشک تو خون ہے، وہ خون تھا مگر متغیر ہو گیا اور پاک ہو گیا، نفع، علقہ، ناپاک ہے، یہ مضغہ بن جاتا ہے تو پاک ہو جاتا ہے“ (البحر الرائق)۔

اب یہاں غور کیجئے، دم اور مضغہ میں صرف یہی انقلاب ہوا ہے، وسعت ختم ہو کر تنجید میں تبدیل قدرتی طور پر ہوا ہے، اس کی صورت اور رنگ تھوڑی سی تبدیل ہوئی اور تبدیل ماہیت میں بعض وصف خاص کا بدل ہانا جس پر ہمارے حکم تھا کافی ہے، اب جو تبدیلی دم سے مشک اور نانہ بننے میں اور علقہ سے مضغہ بننے میں ہوئی اس سے کہیں زیادہ عمل اور تبدیل ماہیت کے اسباب جلائن کے بنانے کے عمل میں جاری ہو رہے ہیں، کہ ماہیت کا رنگ، وصف، حیثیت، بو، مزہ سب متغیر اور متبدل ہو گئے ہیں، لہذا اس اعتبار سے بھی جلائن انقلاب ماہیت میں داخل ہے۔

شراب میں نمک ڈال کر سرکہ بنا دینا۔

د۔ شامی میں ہے: ”المصیر طاهر لمصیر خمرًا فينجس ويصير حلاً

فيطهر“ (۱۷۷)۔

یہاں شراب حرام، اور ناپاک ہے، اس میں نمک ڈال کر چھوڑ دیا جاتا ہے، تو سرکہ بن جانے کی وجہ سے وہ پاک ہو جاتا ہے، جو فقہاء کے یہاں انقلاب ماہیت کے ذیل میں داخل ہے۔

اب جلاٹین پر غور کیجئے سرک بنانے سے زایع متحمل اور متغیر کرنے والی تو تھوڑے پائی جاتی ہے اور یہاں تو سرک میں بعض نئی صفت نشا و عزہ کی تبدیلی ہوئی ہے، درجہ بہت سیالیت وغیرہ میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی ہے، بخلاف جلاٹین کے عمل کے، اسباب ماییت کے اسباب بھی زائد اور تغیرات بھی زیادہ کہ اصل کا کوئی وصف باقی نہیں رہا۔

صاہن کے دیگ میں کتے کا گر کر مر جانا

۰- شامی میں مذکور ہے: ”وعلیہ ینفزع مالو ولع ۱۱ انسان اور کتبھی قسر الصابون فصا صابونا یکون طاهر“ (۱-۱۱۶)۔

یہاں صابن کے دیگ میں کتہ کر کر صابن میں گھلوا ہونے سے انقلاب کے ذیل میں داخل ہو کر پاک ہو رہا ہے، جلاٹین میں تو صابن کے دیگ سے زائد تبدیلی ماییت اور تغیرات کے اسباب اختیار رکھے جا رہے ہیں۔

صابن میں گانے اور طانے اور پکانے کا عمل تو ۲۴ گھنٹہ بھی نہیں ہوتا، اور یہاں جلاٹین بنانے میں ۱۴-۱۵ دن رکھا جاتا ہے، جس سے حقیقی ہو گیا کہ صابن کے دیگ سے زیادہ گانے اور تبدیلی، بہت دانتا، بہ کا عمل ہوتا ہے۔

معموم بلوی

۰- دواؤں اور معالجات کی دنیا میں اس کا اس قدر راہی استعانت ہے، روزمرہ کی زندگی میں اس کا اس قدر استعمال ہے کہ اصول فقہ کے قاعدہ ”معموم بلوی“ کے تحت داخل ہو کر یہ صبح ۱۱ استعمال ہو جائے گا، چنانچہ انتخاب ماییت و طاموشی نے معموم بلوی کے تحت داخل کر کے پاک اور مباح قرار دیا ہے۔

”و مقصدہ عدم اختصاص نلک الحکم بالصلیون لیدخل کن ما کان

فہ تغیر و انقلاب حقیقہ و کان فیہ بلوی عامہ“ (ثانی، ۳۵)۔

اس طرح اس انقلاب میں کوہم بلوی کی وجہ سے طہر قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

”لکن قنعنا عن المجتبیٰ ان العلاء ہنہ وان الغروی علی ہذا القول

للبلوی، مفادہ ان عموم البلوی علہ، اختیار القول بالطہارۃ بغقلاب العین“

(ثانی، ۳۶)۔

بعضوں نے اس کی سخت ضرورت، بعضوں نے اس کی علت انقلاب قرار دیا تو اس پر

علامہ شامی لکھتے ہیں:

”میں نے تجھ کے خوالہ سے پہلے ہی بیان کیا کہ اس کی وجہ یہ بھی ہے مگر انقلاب پر

طہارت کا فوئی عموم بلوی کی وجہ سے ہے۔“

خلاصہ

جلائین بتانے کی یہ تینوں شکلیں انقلاب ماہیت میں داخل ہیں، اور ضرورت عامہ اور

عموم بلوی کے پیش نظر اس کی نوعیت، شکل، بر، مزہ، حالت اور کیفیت بدل جائے گی وجہ سے جائز

اور مباح الاستعمال ہے۔

## تبدیلی ماہیت اور اس سے متعلق مسائل کا شرعی حکم

مولانا ابوبکر قاسمی

تمہید

مذہب اسلام نے جہاں طہارت و نفاذ کی اہمیت و ضرورت اور اس سے متعلق مسائل و احکام کو تفصیل سے بیان فرمایا ہے، وہیں نجاست کی اقسام، اس کی معفو غلبہ مقدمہ، نیز نجاستوں کی تطہیر کے طریقوں کو بھی مفصل بیان کیا گیا ہے۔

نجاستوں کی تطہیر کے طریقوں کے ضمن میں ان کا ایک طریقہ انقلاب و ہیت بھی ہے، جس کے سبب بہت سی جگہوں میں نجاست کا حکم طہارت سے بدل جاتا ہے اور مندرجہ ذیل طور میں انقلاب و ہیت ہی سے متعلق مسائل و ردائل کا ذکر کرنا مقصود ہے: "الہیہ ولفنی لما یحب وترضی"۔

انقلاب و ہیت کا مطلب

۲۰۱- انقلاب و ہیت کا لغوی معنی ہے۔ کس ماہیت کی حقیقت کا بدل جانا، رہا اس کا

اسطفاقی مفہوم قاسمی و صاحت است بولے عقلی فی مبدیٰ من صاحب کے قیاسات سے  
 القیاس بعد اہل میں لکھتے نقاب و ہیئت قیاس کے باریقیات و مہمہ ہونی قیاسات و  
 و ہیئت ہونی بولے اندر باریقیات و ہیئت ہونی بولے اندر اس کا نام باریقیات ہونی و صاحت  
 و ہیئت ہونی بولے اندر اس کے نام و قیاسات و قیاسات ہونی بولے اندر اس کے نام و قیاسات  
 ہونی بولے اندر اس کے نام و قیاسات ہونی بولے اندر اس کے نام و قیاسات ہونی بولے  
 اندر اس کے نام و قیاسات ہونی بولے اندر اس کے نام و قیاسات ہونی بولے اندر اس کے  
 نام و قیاسات ہونی بولے اندر اس کے نام و قیاسات ہونی بولے اندر اس کے نام و قیاسات

عقلمندی مفہوم قاسمی و صاحت است بولے عقلی فی مبدیٰ من صاحب کے قیاسات سے  
 روشنی ہونی بولے اندر اس کے نام و قیاسات ہونی بولے اندر اس کے نام و قیاسات

عقلمندی مفہوم قاسمی و صاحت است بولے عقلی فی مبدیٰ من صاحب کے قیاسات سے  
 اندر اس کے نام و قیاسات ہونی بولے اندر اس کے نام و قیاسات ہونی بولے اندر اس کے

عقلمندی مفہوم قاسمی و صاحت است بولے عقلی فی مبدیٰ من صاحب کے قیاسات سے  
 اندر اس کے نام و قیاسات ہونی بولے اندر اس کے نام و قیاسات ہونی بولے اندر اس کے

عقلمندی مفہوم قاسمی و صاحت است بولے عقلی فی مبدیٰ من صاحب کے قیاسات سے  
 اندر اس کے نام و قیاسات ہونی بولے اندر اس کے نام و قیاسات ہونی بولے اندر اس کے

عقلمندی مفہوم قاسمی و صاحت است بولے عقلی فی مبدیٰ من صاحب کے قیاسات سے  
 اندر اس کے نام و قیاسات ہونی بولے اندر اس کے نام و قیاسات ہونی بولے اندر اس کے

عقلمندی مفہوم قاسمی و صاحت است بولے عقلی فی مبدیٰ من صاحب کے قیاسات سے  
 اندر اس کے نام و قیاسات ہونی بولے اندر اس کے نام و قیاسات ہونی بولے اندر اس کے

عقلمندی مفہوم قاسمی و صاحت است بولے عقلی فی مبدیٰ من صاحب کے قیاسات سے  
 اندر اس کے نام و قیاسات ہونی بولے اندر اس کے نام و قیاسات ہونی بولے اندر اس کے

یہ! اوساتہ انگریہ جس پر ہمیں ہے کہ ان میں افسانہ، کے پہلے قسم سے اس  
 جیسے اس کی ایک، مانا، ہے ان کے یہ اس اثر کے کہ فیق نرالی، مصلحت کے حق، ہو، ہے۔

"فسي بحكمه يظهر لنا بقوته سبحانه العيس تمتع دون توصف  
الحرب عليه عباد بعض القديس ١٠٠٠ ١٢٥

اللہ مولا و محبوب میں اعتماد کے معنی یہ ہیں کہ اسے کسی حیثیت کے بغیر مانے  
 جس چیز کے لئے اللہ کے بقا و تعلق ہو اور اللہ کو حق ہو "جا" ہے۔

”و بتغی انحصافہ نہتہء حق، احرار، عیسویہا و کفر بانگی۔ ۱۰۰۲۔“

بہین اپنی بات حاسر شاہی کے چہنی دہاکارنے کے ساتھ کہتی ہے: انجانوں میں تعذیب میں  
 تو حقیقت یہ ہے کہ مرنے والے کے گناہوں کے پتھر شرفی دھار کو چھین کر لیا گیا ہے۔ چنانچہ

”انتخاب میں فیض شریعت اور فتنہ ہے جو کون ہے اور کچھ یہ اس نعت (خونِ امانہ) جاتا ہے اور وہ بھی نہیں ہے، پھر وہ غوغا (شوشت کا ٹھکانا) کو گر پاتا ہے اور جاتا ہے اور انھوں کا شہرہ پاک ہے پھر وہ شہرہ کو کھینچ لے گا ہے۔ اور پھر اس کو کو گر پاتا ہے اور جاتا ہے اس سے کسی یہ بات معلوم نہ کی کہ یہ کیا بات کی تھی لیکن وہاں وہ غوغا کے لئے ہے جس کی نیت پرانہ تھی جو اسے تار و تار اور ہر ایک اور ہر ایک کے لئے ہے۔“

زورِ تحصیل سے جہاں قلبِ ماہیت کی یہ تحقیقات واضح ہو رہی ہیں، وہاں اس کے لئے کئی چیزیں اس حد تک تغیر و تبدیلی واقع ہو چکی ہیں کہ ان کے آثار و خواص، علامت اور خفیہ اثرات، تصور و انبیات یہاں تک کہ نام بھی بدل جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ بعض جہات پر جو نئے و سرخ فانیات برپا ہوئے ہیں، ان سے کمالِ ماہیت نہ کہ کمالِ کائنات کی یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ تبدیلی جو قلبِ ماہیت سے ہو رہی ہے، کمالِ

انقلاب مابیت کے معتبر ہونے کا شرک و پیار

۳۔ اگر کسی مٹی میں ایسی تہہ فیہ نہ ہو جس کی وجہ سے مٹی سے جو پانی نکلا جائے، لکھنم ہو جائے، تاہم بھی جسا جائے، اور اس کا مجموعی مزاج بھی تبدیل ہو جائے یہاں تک کہ جن اشیاء سے وہ ڈنک بنے، ان کا کوئی بھی اثر اور کوئی بھی خاصیت باقی نہ رہے، تو اسے خاصے تہہ فیہ کا ہیست قرار دیا جائے، جیسے گدھا، ٹھک کی کان میں اگر ٹھک ہو جائے، وہ پیشاب ٹھک کی کان میں پڑ کر ٹھک بن جائے، اور غیر تہہ فیہ ہو جائے، تو اسے اس کا ہیست کہیں کی وجہ سے اس پر پانی کا تھمٹے گا۔

لیکن اگر صرف مادی تہذیب ہو، اور وہ اپنی چیز اپنی اصل سے مصروف ہو، تو خصوصیات اور کیفیات کو برقرار رکھے، تو اثر غالباً اسے تہذیبی مہمیت نہیں قرار دیا جائے گا۔ مثلاً پیشاب جو نجس العین ہے، اگر قطع کر کے اس کے متعین اور مضرب رسائل اجزاء نکال دیا جائے اور باقی اجزاء پیشاب کے باقی رہیں تو یہ قلب مہمیت نہیں ہے بلکہ وہ اپنے مصلح اجزاء کے نجس العین ہونے کے سبب خالصتہً غلط اور نجس العین رہیں گے (ستہذہ نام اعلا ص ۱۰۷)۔

انقلاب ماسیت کے بعد مختلف قسم کی بحس، شہر، کاظم

۴۴۔ انقلاب مابینیت کے مسئلہ میں مختلف قسم کی غلط فہمیاں اور مبینہ کوئی فرق نہیں ہے، اور ان کا انقلاب حقیقت کی طرف ہوا ہے تو بلاشبہ انقلاب حقیقت کے بعد وہ پاک اور جائز انقلاب ہوں گے اور ان کو اسلام حکم میں غلط نہیں سمجھیں گے اور مبینہ کوئی فرق نہیں ہے، اسی طرح انقلاب حقیقت کے بعد دونوں قسم کی چیزیں کے مختلف انداز، یا ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔

چنانچہ حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب نے لکھا ہے

۱۔ گدھا، شیر، کتا، انسان، انقلابِ حقیقت کے قلم میں سب برابر ہیں، نہ تو

انتفاع سے نہیں۔

(۲) یہ نیک کی کمان میں گر کر مرے یا مرنے والے کے زیرِ دو قلوب مالتوں میں یکساں حکم ہے۔ یعنی سود جو غرض قرصی حرام اور نجس ہے وہ بھی اسی حکم میں شامل ہے۔

(۳) انسان جس کے اجزاء سے بعدِ نراست انتفاع حاصل ہے، اور خنزیر و مینہ میں سے بعدِ نجاست انتفاع حرام ہے، انتسابِ ماہیت سے بعد ان پر انسان اور خنزیر و مینہ کا حکم باقی نہیں رہتا، بلکہ بعد انتسابِ حقیقت پاک اور جائز الاطعمہ بن جاتے ہیں۔ جب کہ انتسابِ حقیقت ظاہر و قری طرف ہو۔

(۴) نیک کی کمان میں مرنے اور ممان کی دیکھ میں مرنے کا حکم یکساں ہے، کہ یہ دونوں صورتیں موجب انتسابِ حقیقت ہیں، ان امور کے ثبوت سے بعد قری وجہ نہیں کہ خنزیر و مینہ پائے گئے ہیں یا نہ ہیں۔ ان امور کے ثبوت سے بعد قری وجہ نہیں کہ خنزیر و مینہ ہر نیک کی چربی سے بنے ہوئے صافی کے جواز استعمال میں قرار دے دیے جائے (حقیقت انتفاع)۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ہر قسم کی نجاست کا انتساب اگر حقیقت ظاہر و قری طرف ہو جائے تو وہ شرعاً پاک نہ کر جائز الاطعمہ ہو جاتی ہے۔ البتہ یہ بات اچھی طرح یاد رہے کہ کسی چیز کی طہارت جو زائل و مستحکم نہیں ہے، بلکہ جواز اکل سے لئے ہوئی کے ضرور سبب چیلہ کو بھی ممان سے دھنا ضروری ہے، چنانچہ دورِ حاضر میں اسی اصول کو ملحوظ رکھنے کی وجہ سے کھانے پینے کی اشیاء اپنے اندر مضرت اثرات رکھنے سے سبب مختلف قسم کے امراض کو منظرِ عام پر لارہی ہیں۔

قلبِ ماہیت کے مختلف اسباب و لاکھ و تقاضا کی روشنی میں

د - مختلف قسم کی اشیاء میں قلبِ ماہیت یا استحکام نہیں۔ کے لئے حضراتِ فقہاء نے



مختلف اسباب کو مؤثر مانتا ہے جن میں سے چند کا اہل و عیال و رشتہ میں تقاریر میں مذکور ہے۔  
 (۱) احرار (جلائے راکھ وایت)، مالک کا معتقد قول اور فقہاء حنفیہ میں امام محمد بن اسحاق  
 شیبانی کا ملحق قول اور حنابلہ کی غیر ظاہر الروایت کے مطابق جب ولی نفس چیز انجمن میں  
 جلائے سے اپنی نایبیت و اوصاف و خصوصیات اور ولی چیز بن جائے، مثلاً مرد و عورت، چیز میں مرد و عورت  
 جائے تو شرعاً اس راکھ کو پاک مانتا جائے گا، جیسے شراب نہ کہ بن جائے، یہ جتنی حال و عورت سے  
 پاک ہو جاتی ہے۔ اور حضرات شافعی، فقہاء حنفیہ میں سے امام ابو حنیفہ، مالک کا غیر معتقد  
 قول اور حنابلہ کا ظاہر مذہب یہ ہے کہ جلائے سے بعد بھی نفس اشیاء کے اجزاء باقی رہتے ہیں اس  
 لئے نجاست علی حال باقی رہتی ہے، اور بعض فقہاء مالکیہ نے یہ تفصیل بیان کی ہے کہ اگر ایک  
 نجاست کو پورے طور پر جلا کر راکھ بنائے تو وہ راکھ شرعاً پاک ہوگی، ورنہ نہیں (استاذ، ص ۲۰۰)  
 اٹھارہ اصحاب احرار (۲۵۵)۔

الموسوۃ الفقہیہ میں رہا، بمعنی راکھ کی بحث میں جلائے سے متعلق حضرات فقہاء، سے  
 مذاہب و اقوال نقل کیا گیا ہے، جس میں حضرت امام ابو حنیفہ کا مذہب امام محمد کے مطابق بیان  
 کیا گیا ہے (مادہ ۱۰۵۵۵۵۵۵ اٹھارہ ۳۸)۔

لفظ احرار اور راد کے لغوی و عرفی معنی کو سامنے رکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جلائے سے  
 سے قلب دایت والا قول ہی صحیح ہے، "لان معنی الإحراق، إذهب النار النسي بالكلية  
 او دائرہ ہافہ مع بقاءہ" (۱۰۵۵۵۵۵۵ اٹھارہ ۲۵۵) (جلائے کا مفہوم یہ ہے کہ آگ کی چیز کو  
 بالکل ختم کر دے یا وہ چیز تو باقی رہے لیکن اس کی تاثیر ختم ہو جائے)۔

اور راد بمعنی راکھ یہ آگ کے جلائے کے بعد کوئلے کے برادہ کو کہا جاتا ہے، اس لفظ  
 (راد) کے مادہ میں بھی ہلاک ہو جانے اور مٹ جانے کا مفہوم پایا جاتا ہے، چنانچہ الموسوۃ  
 اٹھارہ میں ہے۔

”تَصْنَعُ الْمَدَّةَ يَنْبَغِي عَنِ الْهَلَاكِ وَالْمَحَقِّ - بِقَوْلِ رِجَالٍ وَصَادَأُ وَرِوَاةُ  
وَرِوَاةُ هَذَا وَلَمْ يَبْقَ فِيهِ شَيْءٌ“ (مسند النبی ۳ - ۴)۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے کافروں کے اعمال کی مثال دیا ہے کہ دیتے ہوئے  
ارٹھافر دیتے ہیں۔ ”مثل اندین کفروا مرو بہم اعمالہم کفرہا“ شتعت بہ لغویع فی  
یوہ عاصف“ (کافروں نے تمہاری مثال میں، کھوئی طرح سے پس دیتا ہوا  
کوہ میں، اگر بھیج دے)۔

مذکورہ تفصیل کو ہم شعرِ حق سے صرف معلوم ہوتا ہے کہ ہلاکت کے ساتھ قلب  
بہت کاٹکتی ہو جاوے اور ہلاکت کے بعد پاک پنیز پاک ہو جائے گی۔

(۲) قلنس (شراب کا زخوہہ کہ بنیام) اور قلنس (شراب کا مرکب یا لینا)، اگر وہ اب  
نور ہو نہ کہ بن جائے، شراب و حویپ میں رکھی ہوئی تھی، ان کو مرکب بنانے کا روئے بغیر سیر  
میں لے کر جاتے، اور ان کا زخوہا بن لیا، ان میں خلل ہو جاتا، تو شراب یہ تہرہ مابیت  
ہے، ورنہ صورت میں وہ مرکب شرابا حلال اور پاک ہوگا، یہ تہہ حدیث پاک میں وارد ہے  
”لَعْنَةُ الْاَلْحَمْدِ الْحَقِّ عَلَى مَن مِّنْ ذٰلِكَ“ (۱۸)۔

نیز شراب کی حرمت سکر تھی جو زائل ہوئی، ”الان عذۃ العجۃ والندویر  
الاسکر و قد زالت والحکم بدور مع عمنہ و حوداً و عنماً“ (امروہ لقا ۲، ۳۵)۔  
البتہ شراب میں نمک، چوڑا نہ کہ وغیرہ ان کو یہ شراب ہوا ہے پر ان کو بالقصہ نہ  
کہہ دیا جائے تو اس صارت میں فقہ، طوائف، حذاب اور فقہاء، لایہ میں سے اس کا صحت  
روایت کے مطابق وہ مرکب حلال و طہیر ہوگا، چونکہ مسلم شریف کی حدیث میں وارد ہے ”تسئل  
المی، یسئل عن لعنہ فتخف حلالاً لا“ (صحیح مسلم ۲، ۶۲) (مفسر ائمہ علیہ السلام)  
سے شراب و سکر نہ بننے کی بات پوچھائی تو مفسر پاک نے فرمایا کہ اس کی اجازت نہ دی،

نیز شہر میں جو چیز اڑی جائے، وہ اولیٰ ملاقات میں میں ناپاک ہو جائے گی، شہر  
ظاہر ہے کہ جو چیز ناپاک ہو وہ کیونکر مفید طبابت ہوگی۔

”وما يلقى في الخمرينجس بأول الملاقة وما يكون نجساً لا يفيد الطهارة“ (المواشيء: ١٢١).

لیکن فقہاء مختلف اور مالک کے کا رائے قول یہ ہے کہ شراب کو سرکہ بنانا جائز ہے، یہی فکر یہ اصلاح ہے جیسا کہ مراد کی جتنی کھال کو دباغت دینا جائز ہے، اور دباغت کے بعد طہارت کا حصول ہو جائے ہے، اس لئے حدیث میں وارد ہے: ”ابعدا ما ھب دبیغ فقد طہر“ (اور، اگر کسی نے دباغت کر کے دھو لیا تو وہ پاک ہو جاتا ہے)۔

نیز ایک حدیث میں وارد ہے کہ مرداء بھری کی کھال کے متعلق حضور کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا "إِنَّ دُبَاغَهَا يَحِلُّ كَمَا يَحِلُّ خَلِّ الْخَمْرِ" (اعرجہ الدارقطنی نعوذ بہ لرح من فضائہ و هو صعیف کما فی ہامش المصححۃ الفقہیہ ص ۳۷)۔

(۳) شمیس (دھوپ دھانا)۔ مہرور قمار، لہذا، منافعہ اور حائل سے یہاں باعث  
ایسے کے لئے دھوپ دھانا کافی نہیں ہے۔ "صرح جمهور الفقهاء (المانکیہ والشافعیہ  
والحنبلہ) بلذ لا یکن فی الدباغۃ الشمیس ولا التریب" (المہرور لکھ ۴۸ ص ۱۰۸)۔

نہیں فقہاء حنفیہ نے تقییس کو بافت مکعبہ کی ایک قسم قرار دیا ہے، لہذا اگر کچھ کھان کی رطوبت و بدبو خوب دھوپ و کھانے سے ہٹا کر ازل ہو جائے تو وہ کھل شرعی پاک بنی جائے گی، اور مفتی بہ قول کے مطابق وہ کھان تر ہونے کے چند بھی ٹاپک نہ ہوگی، چنانچہ شرح وقایہ کے حاشیہ میں خیسو کے حوالہ سے حضرت مولانا ابوالحسن علی فرنگی نے کھان کے پانی سے بیٹھنے سے بدوہود منع فرماتے ہوئے کقول نقل فرمایا ہے (شرح وقایہ ص ۱۱۲ ج ۱) کہ

۹) کسی شے کے اندر دوسری شیا کے دینے سے، سیت کا انقلاب ہوتا ہے، بعض اہل کو سمجھتے کے لئے یہ بات: ہمیں بھی رکھنا۔ رہتی ہے کہ مذہب اسلام نے پانی کو بدلانی اور اردو بنے اپنا فیچہ جس طرح پانی کا بنی، اسی طرح مٹی بھی شہنا چاہتے، پاک کر کے اہل اور طہور ہے، اور پانی سے جس طرح مٹی کی دھکی، وہی قسم کی ٹھانوں سے طہارت حاصل کی جاتی ہے، اسی طرح مٹی سے بھی وہی قسم کے ٹھانوں سے پاک حاصل کی جاتی ہے، چنانچہ تھری مشروعتِ نباست بھی سے پاک کر کے لئے ہے، اور تھری کو شریعت نے وضو اور غسل، دونوں کا غنیف قرار دیا ہے، نہ شایعہ اندکی ہے، "فان لهم نجسوا ماءً فليموا صعباً طيباً" (حد ۶)۔

مذکورہ تفصیلات میں غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مٹی میں ازالہ نجاست کی تاثیر رکھی ہے، اسی لئے فقہاء احناف نے بھی کھال کی دپاعت کے لئے مٹی سے استعمال کو جو عزت اور بابت دی ہوئی کھال کو پاک، اس سے جب کہ اس سے مٹی کھال کی برہ اور رجوبت کا بالکل ازالہ ہو جائے، نیز صابن نے نجاست کی تھری کے طریقوں کے بیان میں لکھا ہے:

"زمین حیدر پاک ہوتی ہے، کیونکہ زمین میں یہ تاثیر ہوتی ہے کہ اچھڑاؤں کو بدن کر اپنے سطح کی کر کے ایک ذرہ نہ گرنے کے بعد مٹی ہلائی ہے اور پاکی بالکل ہوتی نہیں رہتی ہے، نیز نجاست کو جب زمین میں دفن کر دیا جائے، اور ایک زمانہ گزرنے کے بعد اس کا اثر ختم ہو جانے والا ہوتا ہے"۔ ہوجائی ہے" صاحب بدائع نے یہ تفصیل امام محمد کے حوالے سے لکھی ہے۔

## ۵۔ فلتر کرنا

پانی صاف کرنے کے لئے کے ذریعہ کسی پینے والی چیز کو جس میں نجاست مٹی ہو کر اس کے نجاست اجزاء کو الگ کر دیا جائے، اور اکثر مقدار میں عود شریعت وہ چیز پاک ہو جائے گی، کیونکہ



سے پاک ہو جاتی ہے، چنانچہ حدیث نبوی ہے: ”ایسا ۱۱ حباب دبیغ فقد طهر“ (مسند احمد ۴: ۱۸۹۵۰، ۲۷۷)۔

نیز بخاری شریف کا حدیث میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونؓ کی مردار بکری کی کھال کو دباغت دیکر اس سے نقل اٹھانے کے متعلق فرمایا تھا تو سکا بے کہا کہ وہ تو مردار ہے تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا: ”صرف اس کا کھانا حرام ہے (بخاری، بحوالہ نصب الراية ۱: ۱۶)۔“

مطلب یہ ہے کہ مردار جو نور کی کھال سے دباغت کے بعد کھانے کے علاوہ دوسرا فائدہ اٹھا سکتے ہیں، حضرات شوافع کے یہاں خنزیر کی طرح کتا بھی احسن ہے۔ اس لئے کتا کی کھال دباغت دینے سے پاک نہ ہوگی، امام طحاویؒ نے مختصر اختلاف العلماء شریکھا ہے: ”امام شافعیؒ خبیہ الرحمہ کا قول ہے کہ کتا اور خنزیر کی کھال کے علاوہ دیگر مردار جانوروں کی کھال سے صرف فائدہ اٹھا سکتے ہیں، لیکن مردار جانور کی ہڈیوں، بالوں اور اوتوں سے فائدہ نہیں اٹھایا سکتا“ (مختصر اختلاف احمد اور ۱: ۷۱۱ مسند ۷۷)۔

اور امام ابو یوسفؒ کی ایک روایت میں خنزیر کی کھال دباغت دینے سے پاک ہو جائے گی۔

خاصہ میں امام ابو یوسفؒ کی یہ روایت ذکر کی گئی ہے کہ خنزیر جب شرعی طریقے سے ذبح کیا جائے تو اس کی کھال دباغت دینے سے پاک ہو جائے گی (حاشیہ البحر الرائق ۱: ۱۰۶)۔ مندرجہ تفصیلات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مختلف اشیاء میں مختلف طریقے سے اظہاب یقین ہوتا ہے۔ اس لئے اظہاب یقین جہاں ایک مسلمہ حقیقت بھی ہے، وہیں اس کے فیصلے کے لئے وقت فکر کی ضرورت ہے، لہذا اس سلسلہ میں انفرادی رائے پر عمل کرنے کے بجائے فقہاء عابدین کی طرف مراجعت کیا جائے، اور ان کی موافقت کے بعد کسی پیلو کو اختیار کیا

جائے ساتھ ہی انقلابِ مابیت کے سبب کسی نجس چیز کے پاک ہونے کا فیصلہ کرنے سے قبل حسب ذیل پانچ امور کا لحاظ رکھنا ضروری ہے

۱۔ پہلی بات یہ ملحوظ رہے کہ عمومِ ہونی یعنی اہتمامِ ہونا اور مدت و مہارت کا فائز ہونا واجب ہے۔ تو حرج و دشواری واقع ہو، چنانچہ ناپاک تھیل سے بنے ہوئے صابن کی طہارت کا اہتمام کرتے ہوئے جہاں صاحبِ درختار نے یہ لکھا ہے "و یطہر ریمت تجس محلہ صابوناً بہ یغنی للسلوی" (رد المحتار، ج ۱، ص ۳۱) تو وہیں علامہ ابن عابدین شامی نے درختاری مہارت کے ذیل میں رد المحتار میں لکھا ہے

"انقلابِ مابیت کے سبب نجس چیز کی طہارت کا حکم صابن کے ساتھ خاص نہیں ہے، بلکہ اس میں ہر وہ چیز داخل ہے جس میں تغیر اور انقلابِ حقیقت ہو جائے اور ساتھ ہی عمومِ ہونی ہونا" (رد المحتار، ج ۱، ص ۳۱)۔

۲۔ دوسری چیز یہاں یہ ملحوظ رہے کہ انقلابِ مابیت کے سبب طہارت کا حکم حضرت امام محمدؒ کے قول کے مطابق ہے۔ جس کو اکثر مشائخ نے عمومِ ہونی کے سبب اختیار کیا ہے، لیکن امام ابو جعفرؒ کے یہاں انقلابِ مابیت کے سبب حرمت علی حالہ باقی رہتی ہے۔

یہاں یہ بات بھی مد نظر رہے کہ کسی شئی میں تغیر و تبدل کے سبب قلبِ مابیت ہوتی ہے یا نہیں؟ تو امام ابو جعفرؒ نے قلبِ مابیت کے وقوع کا انکار کیا ہے، لیکن کچھ قس یہ کہ قلبِ مابیت ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے، چنانچہ علامہ شامی نے ہم یہاں سے متعلق بحث کرتے ہوئے درختار کے مقدمہ کے حاشیہ میں اس کی صراحت کی ہے۔

۳۔ یہاں تیسری بات یہ ملحوظ رہے کہ نجاست کی غلیظہ و خفیفہ والی قسم اور اس کی معلوم مقدار کپڑے و بدن کے ساتھ مخصوص ہے، اگر پہنے والی کسی بھی چیز میں نجاست واقع ہو جائے اور وہ قلیل مقدار میں ہو (جس کی تعین مقدار احناف کے یہاں یہ ہے کہ دو درود سے کم

ہو اور قہار شافع کے بقول قلعی سے تم ہو (تو وہ قلیل مقدار نجاست کے وقوع سے پاک نہ ہو جائے گی، چنانچہ در مختار میں ہے: "لقد الحقیقة لہما تطہر فی غیر الماء فربحفظ" (در مختار، ۱/۳۶)۔

نجمت کے حنفیہ نوئے کا قاعدہ پانی کے طہرہ میں خالص ہونا ہے، علامہ شامی نے در مختار کی مذکورہ عبارت کی شرح میں لکھا ہے کہ مذکورہ مسئلہ میں صرف پانی ہی نہیں بلکہ تمام ہلکے پانی چیزوں سے امر از مقصود ہے، مہذا اگر کسی ہلکے چیز میں نجاست واقع ہو جائے خواہ نجاست ظریف ہو یا خفیف اور خواہ قلیل ہو یا کثیر، وہ چیز پاک ہو جائے گی لہذا اس میں جو حوائی مقدار یا بقدر درہم کے معصوم ہونے کا اعتبار نہیں ہے، ہاں اگر گیزے، لہ، بدین وغیرہ میں کوئی نجاست لگے جائے تو وہیں جو حوائی وغیرہ کا اعتبار ہو گا (در مختار، ۱/۳۶)۔

۴- یہاں پر چونکہ بات یہ یاد رکھنے کی ہے کہ کسی چیز کا نجس ہونا یہ غیر ماکول البصم ہونا اس کی خرید و فروخت یا اس کے ذریعہ منافع حاصل کرنے کے معافی نہیں ہے، چنانچہ لکھا: جائز نہیں ہے۔ تاہم اس کی بیخ، اس پر سواری جائز ہے، واللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَالْعِیْل وَالْبُلْعَل وَالْحَمِیْر لَمْ یَنْکِیْھَا وَزَیْنَةُ" (سورۃ النمل ۸) (گھوڑے، غمراہ و گدھا ان کے لئے ہیں تاکہ تم ان پر سواری ہو)۔

اسی طرح اگر پانی میں نجاست کے ٹرنے سے پانی کا رنگ، حرہ یا بو نہ بدلا تو اس پانی امر پر آدمی کے لئے پینا جائز نہیں ہے، تاہم ایسے پانی سے کئی بھلائی جا سکتی ہے، اسی طرح جو پایوں کو طہارہ جاسکتا ہے (در المختار، ۱/۳۸)۔

۵- پانچویں بات یہ یاد رکھنے کی ہے کہ انسان جو کسا دکام شرع کا مکلف ہے، اس لئے طاعت و حرمت اور طہارت و نجاست کے احکام و حقیقت انسانوں ہی کے لئے ہیں، چنانچہ قرآن و سنت میں جہاں تک کسی چیز کی طہارت و حرمت کا بیان یا کیا ہے، وہاں اس کا مخالف



انسان ہی ہے، مثلاً "إباحا حرم علیکم" (۱۳۳۰ھ، ص ۱۲۳)۔ بعد نعرہ ما حل اللہ  
لک "۱۳۳۰ھ، ص ۱۲۳" والا حل لکم بعض الذی حرم علیکم (۱۳۳۰ھ، ص ۱۲۳)  
نے اثرات اجسام پر مہم جوئے میں، اس سے قرآن پاک میں انبیاء و اہل بیت علیہم السلام  
خصوصی تکریم کی گئی ہے، یہ یونین میں اور ایک اہل نبوہ اور شہرہ اور ذی حواء انبا ایہ  
الذہب أموا کلوا من طیبات ما رزقناکم واشکروا للما ۱۳۳۰ھ، ص ۱۲۳۔

مندرجہ ذیل کچھ نکات کو سامنے رکھنے سے یہ بات میں ہرگز گھٹانے کی ہے۔  
 قلب ماہیت سے بالمشابہت کے حکم میں تبدیل ہو جاتی ہے، تاہم کسی چیز کے عام ہونے سے  
 اس کے صفات کا جزا ثابت نہیں ہوتا، چنانچہ مٹی پاگل ہونے کے باوجود اس کے مضبوط ہونے  
 کی وجہ سے اس کا ٹھکانا جائز نہیں ہے، اس لئے کسی خاص چیز کے قلب و ہیت کے بعد جو ازاں  
 کے لئے اس کے مضبوطی والے یہاں بھی پس نظر رہنا ضروری ہے۔

قلب مابیت کے مشابہ صورتوں کا حکم

[illegible]

رباگندہ پانی سے گندمی کے محارہ و ایک برکے صاف ستھرے پانی نکالنا تو اگر پانی شیخ  
ہو اور زمین سے صاف ستھرے پانی نکالنے کا کوئی آسان ذریعہ نہ ہو تو یہ حالت مجبوراً پانی کے فضلہ  
برکے و قلب و ہیئت تعمیر برکے اس پانی واسطہ عمل سے حاصل ہو گا، اور یہی وہی مسئلہ ہے، ذریعہ ہو

کسی چیز کے اجزاء کو الگ کیا جاتا ہے تو اگر اس سے نام و خواص کی تبدیلی ہو جاتی ہے تو شرعاً اس عمل کو قلب ماییت قرار دیکر اقلیاء عام کے موقع پر اس سے احتیاط کیا جاسکتا ہے، لیکن یاد رہے کہ کلیات کو جزئیات پر منطبق کر کے بھی نتیجہ تک پہنچنا ہر شخص کا کام نہیں ہے، بلکہ ایسے موقعوں پر جزئیات پر غور کر کے لئے فقہاء، عابدین کے مشوروں کی ضرورت ہے۔

### الکحل وغیرہ ملی ہوئی دواؤں کا حکم

۷۔ دوائیں جو مختلف عناصر و اجزاء کو ملا کر تیار کی جاتی ہیں، خواہ جہ ہوں یا سیال ان میں کسی شے کا خلل و اختلاط شرعاً قلب ماییت کے دائرہ میں نہیں آتا، کیونکہ ہر چیز اپنی جملہ صفات و خواص کے ساتھ موجود رہتا ہے، چنانچہ اسی کے مطابق دوا مؤثر ہوتی ہے، البتہ سوال کہ فقہاء مختلف اشیاء کے ان جسم کے خلل کو جو جدا ہو سکیں سہل یا کھین کہتے ہیں، تو پھر اسے قلب ماییت کہنا چاہئے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ صورت احتیاط کہہ سکتے ہیں، یہ دور نہ پہنچتا ہے۔ یہ احتیاط کہہ سکتے ہیں، اور نہ ہی قلب ماییت ہے، بلکہ یہ احتیاط، مین بصورت اختلاط مین ہے، چنانچہ اگر بڑی دواؤں میں الکحل کی ملاوٹ اسی غرض سے ہوتی ہے، اب وہی یہ بات کہ الکحل تو اصل شراب ہوتی ہے، اور اس میں اس کا رکی کیفیت بھی باقی رہتی ہے تو پھر ایسی دوا کے استعمال کا شرعاً کیا حکم ہوگا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک انگوڑ و کھجور کے علاوہ دیگر اشیاء سے تیار کی ہوئی شراب اگر بطور دوا کے بطور تقویٰ کے اتنی مقدار میں پی جائے جس مقدار کے پینے سے نشہ پیدا نہ ہوتا، تو یہ جائز ہے، بلکہ اگر انگوڑ و کھجور کی فیذا میں اس کے شراب کو گٹ پر قہ دے پکا دیا جائے تو حنفیہ متحققین کے نزدیک اس کی بھی اتنی مقدار کا استعمال کرنا بطور تقویٰ یا بطور مداوی کے جائز ہے، جس سے نشہ پیدا نہ ہو (الموسمہ اربعہ ۲، ج ۱، ص ۱۰۹)۔

بلکہ فقہاء احناف کے نزدیک حرام دوا سے بھی عین جان سے وجہ کرنا دوا سے استعمال کا مکر ہو (مخزن غائب ہو) اور دوا دینی دوا سے واقفیت نہ ہو (مخزن غائب ہو)۔  
 اور شافعی کے نزدیک اگرچہ کسی قسم کی خاص شرب و بطور دوا کے استعمال کو کسی بھی حال میں جائز نہیں ہے تاہم اگر شرب و دیگر دواؤں کے ساتھ اس طرح ملا دیا جائے کہ احتیاجات میں ہو جائے اور دوا کا ذاتی وجود ختم ہو جائے تو ایسی دواؤں کا استعمال اور شافعی کے نزدیک بھی جائز ہے بشرطیکہ کسی ماهر یا کس کے بقول دنی دوا اس مرض کے سے متعلق ہو (الموسم الکبیر اصطلاح الدینی بالحرام ص ۵۹)۔

۷۔ لید اور حبابہ کے یہاں ایسی دواؤں کا چیتا تو جائز نہیں، بہت حد تک چینے کے علاوہ نکانے میں اس کا استعمال جائز ہے بشرطیکہ لید کے بقول اس دوا کے ترک سے موت کا خوف ہو (الموسم الکبیر اصطلاح الدینی بالحرام ص ۵۹)۔

دور حاضر میں چونکہ الکحل ملی ہوئی دواؤں کا استعمال بہت عام ہو چکا ہے اس لئے مسئلے میں احناف یا شوافع کے مسلک کو اختیار کرتے ہوئے اس کے مطبوع لوگوں کو متنبہ کرنا مناسب ہے اس واسطے کہ یہ دوا کے ترکوں کی تحریروں سے بھی ہوتی ہے (اسیے صفحات ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱

مردار یا خیر میں جی جی یہ بڑی سے بے ہوئے صاحب بن بست اور پٹو کا شرعی حکم  
 ۸۔ جی جی کو دوسری اشیاء کے ساتھ ملا کر جو صاف بنایا جاتا ہے وہ وہ۔ ثانی فقہاء قلب  
 ماسیت میں داخل ہے، لہذا وہ جی جی عام مردار کی ہو، یا خیر میں ہو، یا کسی اور مثال جی جی کوئی نہ ہو  
 سے بنایا گیا صاف شرعاً قلب ماسیت کے حسب پاک ہے، اور اس میں سے پڑاویہ وہ جو ناجائز  
 ہے، چنانچہ غیر ملتکی، کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کفایت ملتکی میں مردار جی جی کوئی  
 جی جی سے بنائے گئے صاف کی طہارت اور اس کے استعمال کے جواز پر حارہ حق پر مشتمل ایک  
 طویل فتویٰ لکھا ہے، جسے وہاں، صحابہ مکہ سے (کفایت ملتکی ۱۰، ۲۷۷)۔

غلام صلی اللہ علیہ وسلم نے درختاؤں میں کھاتا ہے

”وَيُطْهَرُ زَيْتُ تَمْرٍ يَحْمِلُهُ صَابُونًا بِهِ يَغْتَنِي لِلْمَلُوحِ لَا يَرْتَدُّ فِي مِثْلِهِ“  
 ابن ابی شیبہ (۱۱۱) (روم میں) پاک ہو جائے تو صاف بنالینے کے بعد پاک ہو جاتا ہے، اس پر موم ہونی  
 کی وجہ سے نفی دیا جاتا ہے)۔

غلام ابن عباس رضی اللہ عنہما اور علامہ ابراہیم کی تشریحات کے لئے دیکھئے، ۱۰، ۱۱۱۔  
 ۱۱۔ ۱۲۔ خیر بن شریف صلی اللہ علیہ وسلم ۱۱۶۔

۱۲۔ ذکر و تفصیل کا حاصل یہ ہے کہ پاک جی جی وغیرہ سے بنائے ہوئے صاف کا استعمال  
 جائز ہے، اور ویشہ پاک ہے، صاف سے ملو اور مغربی ماسک میں نہرت وغیرہ جس جی جی طافی  
 ہائی جو تم گھس اس شبہ کی بنا پر کہ اس میں مردار کی جی جی مرئی ہائی ہو، اس ماسک کا استعمال جائز  
 نہیں ہے، البتہ تقری کا تقاضا یہ ہے کہ ایسے سنگ کا استعمال نہ کیا جائے، اور اگر موم ہائی کی وجہ  
 سے ایسے سنگ کے استعمال کرنے اور کھانے کا سابقہ نہ جائے تو اگر وہ ۱۰، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳



نہذا اکثر کئی شخص ہڈیوں سے بٹے ہوئے تو تیرہ بیٹ کو استعمال کرنے کو قلب ماییت کے سبب فتنی کی رہے۔ یہ عمل جائز و درست ہوگا۔

مذکورہ جانوروں کے خون اور دیگر اجزاء کا دواؤں میں استعمال کرنا

۵۔ خون مذکور جانور کا، جو غیر غذائی جانور کا کسی طرح، کوئی اہم جانور کا جو غیر مالک اہم کا شرفاً پاک اور نجس پر جو مست تلیخ ہے، وہ اس کا حنا جائز ہے، اور سنی اس سے غیر نفع، حنا جائز ہے، ورنہ اس مسئلہ میں تم فقہاء کا اتفاق ہے، چنانچہ الموسویٰ القلیبیہ میں ہے

”اتفق الفقهاء علی ان الدم حرام نجس لا یؤکل ولا یشفع“ (الموسویٰ القلیبیہ ج ۱ ص ۱۰۷)

خون کی حرمت خود قرآن پاک میں مخصوص و مصرح ہے، ”انما حرم علیکم الحیة والدم ولحم الخنزیر“ (البقرہ ۱۷۳) (اے لوگو!) تم پر لہو، تعالیٰ نے مردار جانور، خون و خنزیر کے گوشت کو حرام کیا ہے)

لہذا خون کا دواؤں میں استعمال کرنا خواہ وہ مذکور جانور کا یا غیر مذکور جانور کا جائز نہیں ہے، حالیکہ فطرار میں خون چھڑا یا خون سے بنی ہوئی دواؤں کا استعمال کرنے کو ای باغرام کی شرائط کے ساتھ جائز ہے، حالت اختیار میں اس کا استعمال برگز جائز نہیں ہے، امام زکریا اگر یہ مشورہ دے کہ مریض کو ای دوا سے فائدہ ہوگا، اس دوا کا بدلہ نہیں ہے تو صرف انکی مسودت میں خون سے بنی ہوئی دوا کا استعمال جائز ہوگا۔

جوانین کا شرعی حکم

جوانین ایک لیہہ اور مادہ ہے جو جانوروں کی ہڈی، کھان وغیرہ سے نکلتا ہے (نیزہ

مفاد ۵۵)۔ جلائین کا شرعی حکم دینا یہ رہتا ہے ایک نے اس کا بیان کیا۔ وہ اس کا اقرار کیا۔  
 جہاں تک بدن کے حلق سے تو اس کا حکم اس کے اجزاء کے تابع ہے اور اس کا حکم بدن پر ہے  
 کہ جو اس اجزاء میں لیں، اسی طرح ان کو شکوے اور آفتوں میں دے دیا جائے تو بدن کے اسی طرح  
 اختلاف کے یہاں مردار جانور کی بدلیوں سے بھی جلائین کا حکم بدن پر ہے۔ یہاں تک کہ اختلاف  
 مردار جانوروں کی بدلیوں کی پہچان کے قابل ہیں، (موسمہ فقہ ۳۰، ۱۸۰) اور فیہ و قول یہ  
 ماکول الکھم فیہ مذکور بدن جانور کے اجزاء سے جلائین تیار کرنا شرعی جائز نہیں ہے، اسی طرح ذخیر  
 کے اجزاء سے جلائین تیار کرنا بدن پر نہیں ہے، خواہ بدن بدن یا فیہ بدن ہو، کیونکہ ذخیر نہیں اخص  
 ہے، نیز تا جائز چیزوں سے جلائین بنانے میں انھوں نے علی الاثر بھی ہے، مگر جلائین کا استعمال نہایت  
 قوی و ماکول الکھم فیہ بدن جانور کے ممنوع اجزاء کے علاوہ تیار کیا جائے تو اس کا استعمال بہ  
 طرح جائز ہے، خواہ غذا کے طور پر استعمال کیا جائے یا دوا کے طور پر، یا دیگر امور میں یہ جائز ہے،  
 اور اگر ذخیر کے اجزاء سے یا فیہ ماکول الکھم فیہ بدن جانور یا ماکول الکھم فیہ بدن جانور کے اجزاء سے  
 تیار کیا جائے تو کھانے کے علاوہ دیگر ضرورتوں میں اس کا استعمال جائز ہے۔

اور اگر یہ معلوم نہ ہو کہ جلائین کس طرح تیار کی گئی ہے، تو اصل اشیاء میں اجابت کے  
 اصول کے مطابق یا قلب مابیت کے ضابطہ و ملحوظہ کو تمام ضروریات میں اس کا استعمال جائز  
 ہوگا، ذخیر کے اجزاء سے بنی ہوئی جلائین سے متعلق سوال کے جواب میں حضرت مولانا محمد تقی  
 عثمانی مدظلہ نے تہذیل مابیت کی تقدیر رفع نجاست و حرمت اور تہذیل مابیت کی تقدیر پر  
 حرام ہونے کا فتویٰ دیا ہے (فتاویٰ ج ۱، ص ۵۵) لیکن مفتی رشید احمد مدظلہ فتاویٰ مدظلہ نے حرام  
 جانور کی حال سے بنی ہوئی جیلی و جسے ذیل روٹی پر لگا کر کھایا جاتا ہے، تہذیل مابیت کے احوال  
 پر حلال لکھا ہے (امین الفتاویٰ ۱۴۸/۸)۔

## انقلاب ماہیت کا شرعی جائزہ

مولانا سید امجد علی سمیعی

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جتنی چیزیں بھی پیدا کی ہیں، سب میں کچھ نہ کچھ مفید اثرات ضرور ہیں، کسی چیز کو ہم بے کار نہیں کہہ سکتے، لیکن کچھ چیزوں میں صرف مفید اثرات ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو انسان کے لئے حلال قرار دیا ہے، اور جن چیزوں میں مفید اثرات کے ساتھ مضر اثرات بھی ہیں، ان کو حرام قرار دیا ہے، چنانچہ قرآن کا بیان ہے:

”يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ . قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنْفَعَةٌ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا“ (البقرہ ۲۱۹) (لوگ آپ سے شراب اور جوئے کا حکم دریافت کرتے ہیں، کہہ دیجئے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کیلئے کچھ فائدے بھی ہیں، مگر ان کا گناہ اور نقصان ان کے فائدے سے کہیں بڑا ہے)۔

اور فرمایا: ”يَحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتُ وَبِحْرَمِ عَلَيْهِمُ الطَّيِّبَاتُ“ (۱۵۷) (پاک چیزوں کو ان کیلئے حلال کرتے ہیں اور گندمی چیزوں کو ان پر حرام ٹھہراتے ہیں)۔

یہ حلال و حرام کی پابندی ان ہی لوگوں کیلئے ہے جو اللہ کے فرمان پر دادر ہیں، اور ہر معاملے میں اللہ کی حاکمیت کو تسلیم کرتے ہیں، لیکن جن لوگوں کی زندگی کا مقصد صرف لذت اندوزی اور سرمایہ اندوزی ہے، ان کے لئے حلال و حرام کی سرحدیں کوئی معنی نہیں رکھتیں، موجودہ



سربایہ دارانہ نظام میں یہی سب کچھ جو رہا ہے، بدقسمتی سے ان کے معاشی، طبی اور سیاسی نقطہ پر ایسے ہی لوگوں کا قبضہ ہے، معیشت اور طب کے میدان میں انہیں حلال و حرام کی ولی قرار نہیں، مسلمانوں کے لئے جیسے بھی حالات ہوں، انہیں شریعت پر ہی عمل کرنا ہے، اور شرعی حدود میں رو کر ہی زندگی گزارنی ہے، کھانے پینے اور دوا، علاج وغیرہ کی چیزوں میں حرام و حلال کی تمیز نہ کرنے کی بناء پر ہم مسلمانوں کے لئے جو مسائل پیدا ہوئے ہیں، ان کا ہمیں تجزیہ کرنا ہے۔  
لینے کی ضرورت ہے اور عوام کو جاننا چیزوں سے بچنے، جاننا چیزوں کا اختیار کرنے اور جاننا دانا جاننا میں فرق بتانے کی ضرورت ہے، تاکہ نہ تو وہ چیز کو جاننا سمجھ میں، اور اباحت پسندی کی زد میں آجائیں، اور نہ ہی خواہ مخواہ کسی چیز کو حرام سمجھ کر تکلیف میں مبتلا ہو جائیں۔

### بنیادی عناصر

۱۔ کسی بھی چیز میں بنیادی عناصر دو ہوتے ہیں، وصف اور طبیعت، وصف اس کی ظاہری علامت کو کہیں گے، یا جس کا احساس ظاہری حواس سے ہوتا ہے، جیسے کسی چیز کی صورت، شکل، رنگ، بو، چابھ، بو اور حر و غیرہ۔ طبیعت سے مراد اس میں باطنی کیفیات و اثرات ہیں، مثلاً پانی کی طبیعت میں پتلا پن، بہاؤ اور یہ اپنی کی صلاحیت ہے، اسی طرح کسی چیز کی باطنی تاثیر جیسے سردی، گرمی، دہانی، سلا، زہر، ہضم ہونہ وغیرہ طبیعت میں داخل ہے۔

### انقلاب ماہیت کا مطلب

۲۔ انقلاب ماہیت، استحالہ، حین اور تعویل حقیقت کی واضح تعریف فقہاء کے یہاں نہیں ملتی ہے، البتہ الموسوعۃ المتبحرۃ میں المصنفان امیر کے حوالہ سے یہ تعریف لکھی گئی ہے  
”تغیر شئی عن طبعہ و وضعہ او علی الامکن“ (الموسوعۃ المتبحرۃ ۳: ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲)

( کسی چیز کی حیثیت اور وصف کا جس پر ناپ بچھلی حالت پر ہونے کا امکان نہ ہو )۔

اس تعریف سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی چیز کی حقیقت تبدیل ہونے سے لے کر اس کی خاصیت، کیفیت، اثر و صورت اور جمہ و بول و مرد و نر و کجاہ و خاندان و بی بی و بچہ ہائے خاندان اس کی تعریف اس لئے نہیں کی ہے کہ انہوں نے انتخاب میں اس کے لغوی معنی میں لیا ہے کہ کسی چیز کی پوری حقیقت بدل جائے، یعنی اس کے پچھلے تمام اثرات، بول و بیعتان سے متعلق ہوں تبدیل ہو جائیں۔ یہاں تک کہ اس کا نام بھی تبدیل ہو جائے، جب ہی "استحالة حقیقت" ہوا ہے، مگر اس کے پیچھے اثرات پائی رہے، صرف ظاہر میں تبدیلی آئی تو تحمل حقیقت نہیں سمجھی جائے گی۔ علامہ شری فی اس تحریر سے اس پر کچھ رہنمائی ملتی ہے، مردہ جانور کے ٹکڑے میں ٹکڑے پر انتخاب حقیقت کو ثابت کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"فإن الملعح غیر العظم واللحم، فإذا حصل ملحاً قرب حکم الملعح، عرفنا أن استحالة العين تستلزم زوال الوصف المعترب عنہا" (۱)۔ (۲)۔ (۳)۔  
( کیونکہ ٹکڑے ہڈی اور گوشت کے علاوہ چیز ہے، اگر وہ ٹکڑے ہو جائے تو ٹکڑے کا حکم نکال دیا جائے گا۔  
اس سے معلوم ہوا کہ استولاء میں پورے وصف کے زائل ہونے کے بعد واقع ہوا ہے )۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ استولاء حقیقت کے لئے پورے اوصاف اور طبیعت کا بدلہ ضروری ہے، نہ کہ تبدیلی کے بعد وہ بالکل دوسری چیز سمجھی جائے۔

۳۔ ہذا اگر ایسی تبدیلی ہوئی کہ پہلے کا کوئی بھی اثر اور خاصیت باقی نہیں ہے تو اس کا حکم بدل جائے گا، پہلے وہ چیز پاک تھی، اب ناپاک ہو جائے گی، اور پہلے پاک تھی تو تحمل حقیقت کی بنا پر پاک ہو جائے گی، جیسے دس پاک ہے، شراب بن جانے پر ناپاک ہو جائے گی، اور شراب ناپاک ہے، مگر کہ بن جانے پر پاک ہو جائے گا۔

لیکن اگر تحمل سے پہلے اوصاف کا اثر تحمل کے بعد بھی باقی رہے تو اس کا ساتھ ضم

بہ قرار رہے گا، کیوں کہ دراصل یہ انقلاب نہیں ہے، بلکہ اپنی پہلی شکل کی ہی ایک دوسری صورت ہے۔ انقلاب کی تحریروں سے محصور ہوتا ہے کہ انہوں نے قوم کی حقیقت کے سے عمل تبدیل کیا ضروری قرار دیا ہے، کہ کبھی کیفیت و خصوصیات کا نام و نشان دیتی نہ ہے، وہ بدستوری نے انقلاب حقیقت کے زوئیں میں کانسر کے موافق تبدیل ہونے پر بھی بحث کی ہے اور یہ صحت ہے۔ یہ بات محال ہے کہ انقلاب ہیئت کے بعد وہ ہونے کے ساتھ کانسر بھی ہو، اور اس پر اسے قرآنی آیت: ”فَإِذَا هِيَ حَيْةٌ نَسَمٌ“ پر اثر تفسیر کا اتفاق رائے کیا ہے۔ ”وہ چونچ دیں میں۔“ کسی ایکہ کا ہی اعتبار ہوگا، اور نہ مچڑا دیتی نہیں رہے گا۔ ”مفصلی ص مریوث انقلاب انسی عن حقیقہ کالمناس ابی النہب والمحل ایما هو انقلابہ مع کونہ نہاسا ۶ مشاع کون الشی فی الزمن الواحد لعلنا وذهب، ویل علی ثبوتہ بأحد ہذین الا اعتبارین، کما اتفق علیہ أئمة التفسیر قوله تعالیٰ: ”فَإِذَا هِيَ حَيْةٌ نَسَمٌ“ و ۱۶ لا یبطل الا عجزاً لا یلزم۔“

تجزو الکون کے مصنف علامہ ابن جریر طبری نے بھی لکھا ہے:

”سونا میں تبدیل ہونے کے بعد اس کا کانسر باقی رہنا محال ہے، کیوں کہ ایک ہی وقت میں ایک چیز کا کانسر و دوسرا بننا ممکن نہیں، اسی بنا پر ائمہ تفسیر حصا سونی کے بارے میں متفق ہیں۔ ان دونوں میں سے کسی ایک کا ہی اعتبار ہوگا، اس سے یہ قیہ نکلتا ہے کہ مثال کے طور پر کتا ٹک کی کون میں گر کر ٹک بن جائے تو وہ اپنی ناپاکی پر باقی رہے۔“ (تجزو الکون ص ۱۶)

### نجس العین اور غیر نجس العین کا فرق

۴۔ دیکھا جائے تو فقہاء کے نزدیک نجس العین اور غیر نجس العین کا فرق نہیں ہے۔ یہ



## گندے پانی سے سُندگی دور کرنا

۶۔ پاک اور گندے پانی میں کیمیائی ذرات گندے اور ناپاک اجزاء نکال دیتے ہیں، اور ان کو بالکل صاف و شفاف شکل میں پیش کیا جاتے، اسی طرح شرابوں سے ان کے جوہری اجزاء نکال لئے جاتے ہیں، تو یہ عمل قلب ماہیت نہیں بھلائے گا، بلکہ دراصل یہ تجزیہ (Decompose) ہے، اس طرح شفاف پانی اور شراب کا جوہر جزو پاک ہی سمجھے جاتے ہیں۔ شروع میں انقلاب ماہیت کی تعریف کرتے ہوئے یہ بات بتائی تھی ہے کہ انقلاب ماہیت کے لئے طبیعت کا ازالہ ضروری ہے، جب کہ پانی کی طبیعت رقت، بہاؤ اور سیالیت، سب یہاں پائے جا رہے ہیں، علامہ شامی لکھتے ہیں

”اگر ناپاک چیزوں کے قطرات حاصل کئے گئے، تو اس کا پانی پاک ہوگا، کیونکہ اس کی ضرورت نہیں ہے، تو قیاس یا تعارض کے باقی رہا، اس سے معلوم ہوا کہ تہہ میں بھی پانی شراب کے جو قطرات حاصل کئے جاتے ہیں، جس کو ملک روم میں ”عرقی“ کہا جاتا ہے، تمام شرابوں کی طرح ناپاک اور حرام ہے“ (المختار از مسند)

## کیا استہلاک مین قلب ماہیت ہے؟

۷۔ آج کل بعض دواؤں میں مختلف چیزوں کے ساتھ الکحل کا بھی کچھ حصہ ملا دیا جاتا ہے، اس طرح مختلف چیزوں کے مل جانے سے ”استہلاک مین“ پایا جاتا ہے، کہ کسی ایک چیز کی شناخت نہیں ہو سکتی، یہ مختلف تاثیروں کا مجموعہ ہو جاتی ہے، ہر جزو جملہ صفات و خواص کے ساتھ موجود رہتا ہے، اس لئے اس استہلاک مین کو انقلاب مین کا درجہ نہیں دیا جاسکتا ہے، انقلاب مین کے لئے ایسی تبدیلی ضروری ہے کہ پچھا اثر، کیفیت اور خاصیت بالکل بدل جائے، جب کہ دواؤں میں الکحل ملانے کا مقصد ہی الکحل کے اثرات سے فائدہ اٹھانا ہوتا ہے، یہ ایک بات

ہے کہ اگر لکھ لکھ کر آئینہ شمس کے بغیر روانہ کرنے پر مائل ملی وہ لوگوں کا استعمال جائز ہے (۱۔ میں نے دیکھا، فتاویٰ، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳)۔

### صاحبین اور دست میں حرام چربی ملانا

۸۔ صاحبین میں حرام اور مردار جانوروں کی چربی ملانا جائز ہوگا، صاحبین میں چربی ملانے سے چربی اپنی اصلی حالت و کیفیت میں باقی نہیں رہتی ہے، بلکہ اپنی حقیقت کو کھو کر صاحبین کا حصہ بن جاتی ہے، چربی کی غایت چکنائیت ہے، صاحبین میں کائنات کو سوڈا وغیرہ ڈالنے سے چکنائیت بالکل ختم ہو جاتی ہے، ہاتھ میں چربی لگ جانے سے چربی کی چکنائیت دور کی جاتی ہے، بخار شامی کھینچے ہیں:

”ناپاک تیل کو صاحبین میں ڈال دیا جائے تو اس کے پاک ہونے کا فتویٰ دیا جائے گا، کیوں کہ یہ تغیر ہے، امام محمدؒ کے نزدیک تغیر سے پاکی حاصل ہو جاتی ہے، ابتداء عام کی بناء پر اس کا فتویٰ دیا جاتا ہے، معلوم ہونا چاہئے کہ امام محمدؒ کے نزدیک علت یہی تغیر دور انقلاب حقیقت ہے، جیسا کہ ما قبل میں معلوم ہو چکا، اس کا تقاضا یہ ہے کہ یہ حکم صاحبین کے ساتھ خاص نہ ہو، اس میں ہر ادھر داخل ہو جس میں تغیر اور انقلاب حقیقت واقع ہوا ہو، اور اس میں ابتداء عام ہو“ (درالمختار، ۱، ۵۹)۔

ابو یوسفؒ میں حرام چربی ڈالنے سے اس کی حقیقت نہیں بدلے گی، نہکے تیار ہونے کے بعد اس میں چربی اور تیل بھرنے سے جو دور ہے میں اس میں معمولی تغیر واقع ہو رہے۔

”ایسی طرح جب تیل ناپاک ہو جائے، پھر اس کو چھین دیا جائے تو وہ پاک ہو جائے گا، خصوصاً جب کہ اس میں ابتداء عام ہو..... لیکن میرا خیال ہے کہ تل کو جب گلابا جائے تو اس میں صرف ایک وصف کا تغیر ہوا، جیسے کہ دودھ شیر بن جائے، گے ہوں آٹا بن جائے، آٹا روٹی بن

جائے، برخلاف شراب کے، جب وہ سرکہ بن جائے، اور گدھا ٹھک کی کان میں نہ کر ٹھک بن جائے، کیونکہ یہ تمام ایک حقیقت سے دوسری حقیقت میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ نہ کہ ایک ایک وصف تبدیل ہوا ہے۔ (رد المحتار، ۱۱-۱۲-۱۳)۔

نوٹ: پیسٹ میں مردار جانوروں کی ہڈیاں استعمال کرتا

حنفیہ کے نزدیک خنزیر کے علاوہ دوسرے مردار جانوروں کی ہڈیاں پاک ہیں، امام مالکؒ اور امام احمدؒ کا ایک قول بھی یہی ہے، امام ابن تیمیہؒ نے دلائل کی روشنی میں اسی قول کو درست قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ اس کے ناپاک ہونے پر کوئی دلیل نہیں ہے (مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ، ۱۱-۱۲-۱۳)۔

لہذا خنزیر کے علاوہ کسی جانور کی ہڈی کا پاؤڈر پیسٹ میں حلایا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور خنزیر کی ہڈی کا پاؤڈر بھی اگر پیسٹ میں حلایا جائے، تو اعتکاف و مسیت کی بناء پر ایسے پیسٹ کو پاک ہی سمجھنا چاہئے، کیوں کہ ہڈی کے اجزاء کیمیائی میں تحلیل ہو کر صابان کی طرح نوٹھ پیسٹ میں تبدیل ہو گئے ہیں، (مطالعہ صابان، ص ۱۸۱) قلمیہ ہیں۔

”امام محمدؒ کے قول کے مطابق صابن کے پاک ہونے کا حکم لگایا جائے، جس کو ناپاک تیل سے تیار کیا گیا ہو بعض حضرات نے اس کے مطابق اس مسئلہ کا بھی حکم لگایا ہے کہ جب ناپاک پانی اور منی آگس میں مل جائیں، اور گارہن جاتے تو گارہن پاک سمجھ جائے۔ مجھ کیوں کہ یہ دوسری چیز بن گئی، یہ بعید بات ہے۔ جب کہ اس بارے میں اختلاف ہے کہ اگر ان میں سے ایک پاک ہو، تو کہا گیا ہے کہ اعتبار پانی کا ہے، اگر وہ ناپاک ہے تو منی بھی ناپاک ہوئی، ورنہ پاک ہوئی، اور یہ بھی کہا گیا ہے، کہ اعتبار مٹی کا ہوگا، ایک قول یہ ہے کہ اعتبار غلبہ کا ہوگا، اکثر حضرات کا خیال ہے کہ ان میں سے جو بھی پاک ہو، منی پاک بھی جائے گی۔“ (فتح مقدبرہ، ص ۸۲، مجمع دارالفتاویٰ، ص ۱۸۱)۔

اس لحاظ سے کہا جاسکتا ہے کہ اگر پاؤں کی مقدار غالب نہ ہو، بلکہ بہت معمولی ہو، تو ایسے تو کھ پیسٹ کو پاک سمجھ جائے۔

### دواؤں میں خون کا استعمال

۹- ڈاکٹر (صغریٰ صاحبہ) (جو صدر روزنی دہلی) نے صراحت کی ہے کہ دواؤں میں خون کا استعمال نہیں ہونا، صرف سمیت اور زہر کو ختم کرنے کیلئے جانوروں کا خون لے کر کر body نیکے بنائے جاتے ہیں، خون چھانچا جائے تو ایسے نیکے لینا بھی جائز ہونا چاہئے۔

البتہ حرام جانوروں کے دوسرے اجزاء دواؤں میں استعمال کئے جاسکتے ہیں، جیسے کتے کی زبان کا مرہم بنایا جاتا ہے تو یہ ناپاک حتیٰ ثناء کیا جائے گا، کیوں کہ خنزیر کی طرح کتے کا گوشت بھی ناپاک ہے۔ ”ولا خلاف فی نجاسة لحمه“ (ریئز، ۱۳۳)۔

مگر دوسرے جانور کو ذبح کرنے کے بعد اس کے اجزاء دواؤں میں ڈالے جائیں تو ایسے دواؤں کا بیرونی استعمال (External use) جائز ہوگا مگر ایسی دواؤں کا کھانا جائز نہیں ہوگا۔

”گوشت اور جربلی کے پاک ہونے میں اختلاف ہے، امام کرخی نے فرمایا ہے کہ بردہ جانور جو بافت کی بنا پر پاک ہو جاتا ہے اس کی کھال ذبح کرنے سے پاک ہو جائے گی، یہ بات پر دلیل ہے کہ اس کا گوشت، جربلی اور تمام اجزاء پاک ہو جاتے ہیں، کیونکہ جانور اجزاء کا مجموعہ ہے۔ ہرے مشائخ اور بلی کے مشائخ نے فرمایا ہے کہ بردہ جانور جس کا جزا بافت سے پاک ہو جاتا ہے، ذبح کرنے پر بھی اس کا جزا پاک ہو جائے گا، البتہ گوشت اور جربلی وغیرہ پاک نہیں ہوگی، پہلا قول زیادہ درست ہے، کیوں کہ یہ بات گزر چکی ہے کہ ناپاکی کی وجہ سے بنا خون ہے ذبح کرنے سے وہ نکل چکا ہے“ (ریئز، ۱۳۵)۔

آخر میں مذکور علل سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اس کے لئے ذبح شرعی کی بھی



فہرست نہ ہو، چنانچہ فقہاء کی رائے اس بارے میں مختلف ہے

”یہ اس کی مثال کے پانچ ہونے کے سے ذنن شرعی کی مثال کے ساتھ شرعی کا اصل  
ہو اور ہم اللہ پر حاکم ہو“ ایک قول ہے کہ ہاں اور ایک قول ہے کہ نہیں، پہلا قول زیادہ صحیح  
ہے کیوں کہ مجوسی اور ہانبرہم اللہ چھوڑنے والے کا ذنن صرف ذنن ہے اور چھوڑ دینا اور قول بھی  
صحیح ہے، تاہم یہی نے قنویہ اور مجوسی میں اس کو صحیح قرار دیا ہے اور دوسری میں اس کو برقرار رکھا ہے  
(الدر المنثور، ۳۵۸، ۳۵۹)۔

طاہر شرعی اس کے ذیل میں صاحب بحر کے حوالے سے لکھتے ہیں

”وبدل علی أن هذا هو الأصح أن صاحب السبابة ذكر هذا الشرط  
أي كون الذكوة شرعية بصيغة قبل معربا إلى الحبية الزكية ۱۳۵۹ یا اس بات  
کی دلیل ہے کہ یہ قول ہی زیادہ صحیح ہے کہ صاحب نہایت نے یہ شرط یعنی ذنن شرعی کے ہونے و  
صیغہ مجہول (قبل معربا) کے ساتھ ذکر کیا ہے، اور اس وقت وہی خانیہ کی طرف منسوب کیا  
ہے۔“

اس سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ اگر تہ اور خیر کے ساتھ دو جہوں کو ذنن کیا جائے، چاہے  
ذنن کرنے والا غیر مسلم ہی ہو، تو نہ ہونے کا فوراً کے اجزاء پاک ہو جائیں گے، اور مرتد وغیرہ  
یہ وہی استعمال کی دواؤں میں یہ اجزاء، اسے جہ میں تو ان کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

## جلانین کا حکم

۱۰۔ جلانین کا عمل قلب ماہیت قرار نہیں دیا جاسکتا ہے، اس میں تہ اب کا استعمال  
ایک سے تکرار پانچ فی صد تک ہوتا ہے، جس سے مردار اور خیر وغیرہ کا ہر ذرا ان کی جہوں کی  
حقیقت تہ دینی ہو جائے، ممکن نہیں، نیز ہرگز یہ جہوں کو ہونے میں رہنے اور جہوں میں ڈالنے اور

بچہ ان کو پیسنے سے حقیقت تبدیل نہیں ہوتی ہے، طائر شاکی کی اس تحریر سے سر کا موازنہ کیا جاسکتا ہے۔

”جب گل پاپاٹ ہو جائے، پھر اس کو جس درجہ کے موزوں پاپ ہو جائے گا۔ خصوصاً جب کہ اس میں ہمارے، عام ہے۔ لیکن یہ اخیال ہے کہ تم کو جب دیا جائے اور اس کا جس اس نے اجزاء سے مل جائے، تو اس میں صرف ایک صنف کا تغیر ہوگا، جیسے کہ وہ دیکھ رہی ہے۔ یہ خلاف شراب وغیرہ کے جب وہ سرکہ بن جائے۔۔۔ کیوں کہ یہ تمام ایسی حقیقت سے دوسری حقیقت میں تبدیل ہو گئے، نہ کہ صرف ایک صنف تبدیل ہوگا“ (راولپنڈی، ۱۹۵۰، ص ۱۰۰)۔

بہذا مقررہ خبر پر اکتے کے چمڑے اور ان کی ہڈیوں اور مردار کے چمڑوں سے جل جنت کا صلی کیا جائے تو یہ پاپاٹ ہوگا، لکھنے کی چیزوں میں اس کا استعمال جائز نہیں ہوگا، البتہ ضرورت کی بناء پر کچھ محل میں اس کا استعمال جائز ہوگا۔

نثر اور کہنے کے علاوہ جانور کی ہڈیوں سے بھڑ نہیں صلی کیا جائے تو وہ پاپ نہ سمجھا جائے گا، اس سے بڑیا ہوا کونہ (Sum) استعمال کرتا جائز ہوگا، لیکن کھانے کی چیزوں میں یہ جائز استعمال نہیں کیا جاسکتا ہے۔ البتہ اگر حلال نہ ہو ج جانور، لکھنے کے چیزے یا ان کی ہڈیوں سے بھڑ نہیں حاصل کیا گیا ہو تو وہ پاپ نہ ہوگا، کھانے کی چیزوں میں اس کو ملایا جائے تو اس کا کھانا جائز ہوگا۔

### خلاصہ جوابات

۱۔ کسی بھی چیز سے حیوانی عناصر درجہ صنف اور طہارت

۲۔ انقلاب ماہیت کے لئے مکمل اوصاف، حیثیت، کیفیت اور خاصیت کا ہر پاپا

ضروری ہوگا۔

ۛۛ۔ اگر پہلے کا کوئی بھی شر اور خاصیت ہتی نہ ہو تو قسم بدل جائے گا۔ پہلے نا پاک ہو تو اب پاک سمجھا جائے گا، اور پہلے پاک ہو تو اب نا پاک سمجھا جائے گا۔ نقن اگر پہلے کا کچھ شر، خصوصیت اور کیفیت ہتی رہے، اس کا سابقہ قسم ہتی رہے گا۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی، اور یہ انقلاب حقیقت نہیں سمجھا جائے گا۔

ۛۛ انقلاب ماہیت کے مسئلہ میں نقن العین اور غیر نقن العین کا کوئی فرق نہیں ہے۔

ۛۛ انقلاب حقیقت کے اسر ب حسب ذیل ہیں:

ۛۛ۔ جلاۛۛ

ب۔ کسی چیز کی آمیزش

ج۔ ایک زمانہ تک یونہی چڑ رہنا

د۔ دھوپ میں رکھنا

ہ۔ زمین میں دفن کرنا

و۔ کافی مقدار میں چیز اب ڈالنا، یا تیزاب میں رکھنا

ز۔ گندے پانی سے گندگی دور کرنا، یا شراب سے اس کے جوہری جز کو نکالنا

۔ بیت نہیں، بلکہ یہ صرف تجربہ ہے۔

ۛۛ۔ اجلاک عین کو استعمال میں کا درجہ نہیں دیا جاسکتا۔

ۛۛ۔ ماہین میں نا پاک چڑنا لانے سے اس کی حقیقت تبدیل ہو جتی ہے، لیکن صفت

میں لانے سے حوئل حقیقت نہیں سمجھی جائے گی۔ نو تھ پیٹ میں نا پاک جانور کی ہڈیوں کے پاؤڈر اپنی حقیقت کھود دیتے ہیں۔

ۛۛ۔ جانوروں کے خون سے بننے نیکے کا استعمال چڑ ہے، کتا اور خنزیر کے اجزاء سے

نی دوائیں نا پاک ہوں گی، ان دونوں کے علاوہ تمام جانور کو ذبح کے بعد ان کے اجزاء دوا میں

مرنے کا وقت جس امر پر پہنچ کر مرنے والا نہیں سمجھتا تو ان دونوں کا بیرونی اشتہار ہونا لازم ہے۔  
 کھانے کی وہ اشیاء جن کا استعمال کو حلال ہے انہیں حلال۔

۱۰۔ جراثیم کا جس قلب و دیریت قرائن میں وہ جراثیم کے بدن کو کھانے کے لئے حلال اور  
 کی چیزوں اور چیزوں سے حاصل ہونے والے جراثیم کو کھانے کی چیزوں میں استعمال کرنا اور  
 ان کو حلال جاننا نہیں ہوگا۔





ہے۔ نتیجہ ہے اس کا کہ مضمون پر نہیں ہے اس کی طرف سے پیشاب دہشت اور وحشی سر یہ کہ اس کے لئے  
 ۱۹۸۱ء کا اس لئے چاہیے جس سے ہاتھ جو اس کے سامنے ہے یہ کہ وہ یہ کہ یہ ہے۔

پیشہ ذرا غور کرنے کی وجہ سے مذکورہ اپنی حقیقت میں کھوج دینے میں سب سے پہلے  
اجزاء نکال لئے جاتے ہیں، اس سے وہ نکال پائے جاتی ریت کا اس کا پینہ وغیرہ اور فضل وغیرہ دے  
لئے استعمال ہرگز نہ ہوگا، اور وہ انھیں کے لئے تو کتب جائے آستانہ ناپ۔ مہاجر کے کا: درختوں میں  
موجود ہے۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔

۲- اتحادِ بیتِ انجیل، بیتِ انجیل میں، اتحاد کا مطلب صاف ظاہر ہو جائے گا کہ کوئی چیز اپنی اس حالت کو چھوڑ کر اور کسی حالت پر جانے ایک بے حقیقت کا ہر جا، جس کو فقہاء، اصنام، انجیل، بیت، انجیل میں اور انجیل کو غیر حقیقت کہتے ہیں، دوسرے ایک طرف کے مختلف جزاء کو ایک دوسرے سے علاحدہ کر دینا، "انجیل" سے کسی شے کی حقیقت بدل جانے کو ادا مہر چاہتے ہیں، مگر حقیقت "انجیل" سے ادا مہر میں بدلنے والے انکو ہر جگہ، راز، کر دیا جائے، یہ گدھا قلم کی کان میں گر جائے اور گر جائے وہ اس طرح سناتا ہو، کر جائے اور نمک بن جائے تو وہ نمک کے نزدیک پاک ہو جاتا ہے اور اس طرح سننے کا مقصد کے قوس والہ اختیار کیا ہے اور ایسی چٹائی ہے، کیونکہ شریعت نے قیامت کا قلم ایسی حقیقت پر لگا دیا جو ہر حکم، رائل ہو گئی۔ کیونکہ نمک اور چیز ہے، اپنی گوشت دار چیز ہے، جس کا جب حقیقت نمک بن گئی تو نمک کا نظارہ اس پر لگ گیا، یہاں تک کہ اس کا خاتمہ بھی جائز ہو گیا اور اس کی نظیر لفظ ہے کہ وہ تپا پاک ہے، اپنی خون بہہ بن جاتا ہے اور وہی ناپاک ہے، پھر گوشت کا قلم بن جاتا ہے اور پاک ہو جاتا ہے، اسی طرح شراب کو شربت، مہر کہ جس کو پاک ہو جائے اور وہ احمد کے اس قول پر اس حد تک مہارت بھی متفرغ ہے جو نہ تک تیل سے لگا جائے اور ایسی قول پر یہ مسئلہ

بھی مضرع ہوا ہے کہ انسان یا تمام انسان کی ایک مہر و صائن میں جاننے والا وہی ہے جو کے کما۔  
کیونکہ حقیقت بدل گئی (یعنی استثنیٰ کو کلیت یعنی ۸۰: ۸۰)۔

ان کلیات منقولہ سے امور ذیل بصر احاطہ ثابت ہو گئے:

۱۔ انقلاب حقیقت سے طہارت و نیا ست کا قسم بدل جاتا ہے۔

۲۔ یہ حکم طہارت بدل انقلاب حقیقت امام محمد کا قول ہے اور اسی پر فتویٰ ہے اور اکثر  
مشرکین نے ہی کو اختیار کیا ہے۔

۳۔ صابن میں روغن غص یا جے بی کی حقیقت بدل جاتی ہے اور انتخاب میں حاصل  
ہو جاتا ہے۔

پانی کے بنیادی عن صمدیہ جوہرہ میں سے یہ آئین کا بدل جاتا ضروری ہے یا بعض کا۔  
اس کے لئے قسمی اصول کا جاننا ضروری ہے اپنی دوسری کا ہوتا ہے:

۱۔ برہم ہوا پانی کا جاری نہ۔

۲۔ ٹھہر ہوا پانی کا مارا نہ۔

پھر یہ ٹھہرا ہوا پانی بھی یا تو زیادہ مقدار میں ہو کا یا کم، اگر کم سے تو تھوڑی سی بھی نجاست  
ٹر جائے پانی نہ پائے ہو جائے گا، چاہے اس نے پانی کے اوصاف بھلائے رکھے، جو درحود میں  
سے کوئی تبدیلی پیدا کی ہو یا نہ کی ہو اور اگر پانی جاری یا کثیف مقدار میں ہے تو تھوڑی بہت نجاست  
ٹرے سے پانی نہ پائے نہیں ہوتا، ہاں اتنی مقدار میں نجاست ٹرے کہ پانی کے اوصاف ہی  
بدل جائیں تو اب پانی کا کہہ سکتے ہیں۔

پھر پانی کے سیر یا تحلیل مقدار کا تعین ایک مشکل بات تھی، اس نے فقہاء احناف  
نے اس کے لئے ایک مخصوص اور واضح حد متعین کر دی کہ اگر حوض میں ہاتھ دھوا اور جن ہاتھ  
چوڑا یا یہ دوسرے نغلوں میں وہ وہ دورا ہو تو یہ کثیر ہوگا اور اتنی مقدار میں نہ ہو تو قلیل، اسی پر



فتویٰ ہے (ملفوظات، ۲۵۴۳)۔

۳۔ اگر کسی شے میں یعنی ناپاک تیل چربی میں ایسی تبدیلی ہو جس کی وجہ سے اس کے جوہری عناصر ختم ہو جائیں نام بدل جائے اور مجموعی میزان میں تبدیلی آجائے، لیکن اس تبدیلی کے بعد بھی دوسورتمیں ہو سکتی ہیں۔ جن اشیاء سے مل کر یہ شے بنی ہے ان کا کوئی بھی اثر اور ان کی کوئی بھی خاصیت اس شے میں برقرار نہ رہے، جیسے ناپاک تیل و چربی یا دیگر ناپاک اجزاء سے مل کر صابن بنایا جائے تو یہ ناپاک اجزاء صابن میں مل کر اپنی اصل حقیقت کو خود دیتے ہیں، اور وہی ناپاک شے جب اس حد تک بدل جائے کہ اپنی اصل حقیقت ہی خود دے تو اس کے استعمال میں کوئی مفید فائدہ نہیں، صابن بن جانے کے بعد وہ ناپاک ہو جاتا ہے، اور اس کا استعمال جائز ہے، کیونکہ انقلاب حقیقت کی وجہ سے وہ چربی چربی اور روغن روغن نہ رہا، جلد صابن ہو چکا ہے، جیسے مشک اصل میں خون ناپاک ہوتا ہے، لیکن مشک بن جانے کے بعد وہ ناپاک اور جائز الاستعمال ہو جاتا ہے، زیادہ اصل میں نر بلکا کا مادہ منویہ ہے جو ناپاک ہے مگر جب یہ خوشبو میں تبدیل ہو جاتا ہے تو ناپاک اور اس کا استعمال کرنا جائز ہو جاتا ہے، خون حرام ہے مگر جب وہی خون بستہ ہو کر کبھی کی شکل میں تبدیل ہو جاتا ہے تو ناپاک اور اس کا صاف طاس نہ جاتا ہے، انقلاب میں ہو جانے کی بنا پر، لیکن امام محمد کا مسلک ہے اور اسی پر فتویٰ ہے (امامی مسائل، ۱۳۹)۔

۴۔ پہلی صورت کا ذکر اوپر ہو چکا ہے، اب یہاں سے دوسری صورت کا ذکر کیا جا رہا ہے، دوسری صورت یہ ہے کہ یہ نئی پیدا ہونے والی شے اپنی اصل سے موروثی طور پر چند خصوصیات اور کیفیات کو برقرار رکھتی ہے، اس لئے دونوں صورتوں کا ایک ہی حکم نہیں ہوگا، نیز سابق خصوصیات و کیفیات کے باوجود چند نچھو بنیادی عناصر میں تبدیلی ہوتی ہے، مگر اس سے، اور جو اسے تبدیلی دیتا ہے، درج نہیں دیا جاسکتا ہے، کیونکہ یہاں پر انقلاب بہت نہیں پانی پانی ہے۔



خدا اور اس کے ایقان میں اہمیت ہے۔

قرآن مجید کا جواب یہ ہے کہ انقلاب میں سے پاک ہو جانا نہیں اہمیت اور غیر اہمیت  
اہمیت دونوں میں یکساں طور پر جاری ہوتا ہے، خون بھی نہیں اہمیت ہے، غلبہ ہونے سے پاک  
ہو جاتا ہے، خود خیر کا انقلاب حقیقت کے بعد پاک ہو جانا نہیں روایات میں سے ثابت ہے۔

"ولا ملح کلک حمداً او خسراً ولا فداً وقع فی ستر لصار حمداً  
لانقلاب العین بہ یشی" (۱۴۰۰)۔

یعنی وہ وقت نہ پاک نہیں جو برائے عمل مدد دے، اور وہ چیز بھی جو کونوں میں ناز  
کچھ بن جائے، یہ کہ انقلاب حقیقت ہو گیا، اس پر توفیق ہے۔ "قرآن لانقلاب العین علیہ  
للکحل وهذا قول محمداً واکرم معہ فی الذخیر ذوالمحبط لہا حبیبہ" (حبیبہ  
الکرام ۱۴۰۰)، یعنی مصنف کا قول کہ انقلاب میں موجب طہارت ہے، یہ حدیث ہے اور خیر سے  
نکلنے کا یہ بھی کہ کچھ بن جانے کے بعد پاک ہو جانے کی اہمیت ہے، اور یہ امام محمد کا قول ہے  
اور الذخیرہ اور المحیط میں امام ابوحنیفہ کو بھی امام محمد کے ساتھ ذکر کیا ہے (۱۴۰۰)۔

الحمد للہ ۱۴۰۰ھ، ۲۰۱۹ء، ۱۴۰۰ھ

اف - گدھا، خنزیر، کتا، انسان انقلاب حقیقت کے حکم میں سب برابر ہیں، کچھ  
تفاوت نہیں۔

ب - یہ ممکن ہے کہ ان میں فرق ہو، یا سب کے لئے نہیں، دونوں حالتوں میں یکساں  
حکم ہے۔ یعنی میں نے قرآنی حرام اور نجس ہے، وہ بھی اسی قسم میں شامل ہے۔

ج - انسان جس کے جزاء سے بچ کر امت افتخار حاصل ہے، اور خیر و برکت میں سے  
بچ کر نجاست افتخار حاصل ہے، انقلاب حقیقت کے بعد ان پر انسان اور خیر و برکت کا حکم جاری نہیں  
رہتا، بلکہ بعد انقلاب حقیقت پاک اور جائز افتخار ہو جاتا ہے، جب کہ انقلاب حقیقت



آمیزش کر کے مطہر شدہ کا عمل کرتے ہیں تو پھر اس کے اوپر ہر دم جواز کا قلم لگے گا، کیونکہ یہ اختلاط ہے۔ نہ کہ انقلاب، گندہ پانی سے گندنی کے جن سے لوگ انکار کے صاف ستھرے پانی کا نام، پیشاب و فلفلہ کر کے پانی بنانا، پیشاب پاک کرنا کہ بنانا، پاخانہ و جوش کے ترکیب سے ذریعہ اس سے تعفن و دور برد، مختلف قسم کی شرابیوں سے ان کے جوہری جز کو نکالنا اور کوکا کو کوکا، دھکا دھکی وغیرہ مار کر نکال کر پلائی کرنا، سیسائی عمل کے ذریعہ کسی شے کے اجزاء کو متحد و کر دینا، اس کی نیابت اور خاصیت کو بدل ڈالنا، یہ سب تجزیہ ہے، انقلاب و استحالات نہیں ہے، انقلاب حقیقت سے طہارت و نجاست کا قلم بدل جاتا ہے، تجزیہ سے احکام میں تبدیلی نہیں ہوتی ہے، شراب و پیشاب اور گندہ پانی وغیرہ و فلفلہ کر کے پانی اور مشروبات بنانا، سیسائی عمل کے ذریعہ اس کے متعفن اور نجاست رساں اجزاء کو نکال دیا گیا ہو تو بھی یہ سب حلال و جائز نہیں ہوں گے، کیونکہ باقی جو اجزاء ہیں وہ بھی اسی شراب اور پیشاب و گندہ پانی کے اجزاء ہیں اور شراب و پیشاب اور پاخانہ و گندہ پانی مجموعی اجزاء، نجس العین اور نجاست غلیظہ ہے، اس لئے یہ باقی ماندہ اجزاء بھی نجس العین اور نجاست غلیظہ بنی رہیں گے، کیونکہ اس میں انقلاب ماہیت کی کوئی صورت نہیں پائی تھی، اس لئے اس و انقلاب ماہیت اور استحالات نہیں کہہ سکتے جس جلد یہ تجزیہ ہوا (مسودہ جلد ۵، باب نہایت غلام خدا، ص ۵۰-۱۰۷)۔

”انکھل“ علی ہوئی دواؤں کا حکم

۷۔ انگل علی بنوفی واداس کا مسئلہ اب صرف مغربی ممالک تک محدود نہیں رہا، بلکہ اسلامی ممالک سمیت دنیا کے تمام ممالک میں آج یہ پیش آرہا ہے، امام ابوحنیفہ کے نزدیک تو اس مسئلہ کا حل آسان ہے، اس لئے کہ امام ابوحنیفہ اور امام ابووسف کے نزدیک انحرور اور مجبور کے ملکہ وودہ مرضی اشیاء سے بنتی ہوئی شراب کو بطور وادہ کے یا حصول طاعت کے لئے اتنی مقدار میں استعمال کرنا جائز ہے جس مقدار سے نشہ پیدا نہ ہوگا (الحق احمد: ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵،



کے ساتھ ملا کر ہی استعمال کیا جاتا ہے، نیز نتیجہ یہ نکلا کہ نہ شافعی کے نزدیک بھی "اکمل" صحیح ہوئی وہ اس کو بطور علاج استعمال کرنا جائز ہے۔

۷۔ قہر اور خطاب کے نزدیک میرے علم کے مطابق نہ وہی بالحریم حالت شرط رکھنے والا کوئی عامل بھی جائز نہیں، بہر حال موجودہ دور میں چونکہ ان دواؤں کا استعمال بہت عام ہو چکا ہے، اس لئے اس مسئلہ میں احناف یا شوافع کے مسلک کو اختیار کرتے ہوئے "نہ" کے مسلک کے مطابق گنجائش دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ واخذہ اہل

پھر اس مسئلہ کے حل کی ایک صورت اور یہی ہے جس کے بارے میں دواؤں کے ماہرین سے پوچھ کر اس کو حل کیا جاسکتا ہے۔ دوسرے کہ جب "اکمل" دواؤں میں ملایا جاتا ہے تو کیا اس عمل کے بعد "اکمل" کی حقیقت اور ماہیت باقی رہتی ہے؟ یا اس کی کیا وہی اصل کے بعد اس کی ذیلی حقیقت اور ماہیت ختم ہو جاتی ہے؟ اگر "اکمل" کی حقیقت اور ماہیت ختم ہو جاتی ہے اور اس کی یہی اصل کے بعد وہ "اکمل" نہیں رہتا بلکہ دوسری شے میں تبدیل ہو جاتا ہے تو اس صورت میں تمام ائمہ کے نزدیک بالاتفاق اس کا استعمال جائز ہے اس لئے کہ شراب جب سرکہ میں تبدیل ہو جائے اس وقت تمام ائمہ کے نزدیک حقیقت اور ماہیت کی تبدیلی کی وجہ سے اس کا استعمال جائز ہے (فتاویٰ مملکت، ۱: ۵۳-۵۵، حرم لینڈ پبلیکیشنز، بیروت، ۱۹۸۵ء، الموصوفیہ، ۱: ۱۸-۱۹، رد المحتار، ۱: ۵۳، فتاویٰ منبر، ۴: ۴۵۵، حسن الفتاویٰ، ۸: ۶۳-۶۴، ج ۱۰، فیصل کے لئے دیکھئے) نتیجہ: عام الفتاویٰ، ۱: ۴۵۳، ۴۹۶، ۴۵۳، بدعتیں، سائل، ۱: ۳۵، ۲۳۰، ۲۳۱۔

تاچک اشیاء سے تیار ہونے کا شرعی حکم

۸۔ مگر فی مالک سے آئے ہوئے صاحبوں میں جب تک حرام چیز یا سورجی چیز کی بنا ہو، ہونا داخل شرمیہ سے ثابت دھننی نہ ہو جائے اس وقت تک ان کا استعمال کو ناجائز نہیں کہہ

سمتے ہیں، کیونکہ اشیاء میں اصل حلت و پااحت ہے، البتہ اس کے استعمال کرنے سے ان حالات میں اجتناب کرنا نقلی و احتیاط کہا جاسکتا ہے (تمکات کلام اختاری، ۱، ۳۰)۔

"وفی شرح المنار للمصنف: الأصل في الأشياء إلا باحة عند بعض المحتصة ومنهم المكرخي (الاشياء: لا تترك، ۲۳) قاعدة: على الأصل في الأشياء إلا باحة (مجاہد، ۲، ۱۰۰) معید کتب کراچی)۔

(اور مصنف کی کتاب شرح المنار میں بقول ہے کہ اشیاء میں اصل حلت و پااحت ہے، بعض خفیہ کے نزدیک اور ان میں امام کرنفی شامل ہیں)۔

"و عبارة المجتبى جعل المهن النجس في صابون بغني بظهاره لانه تغير والمغير يظهر عند محمد و بغني به للبلوى (الانوار، ۱، ۳۶)۔

(اور تبصر کی عبارت یہ ہے کہ ناپاک تیل صابن میں ذالاجائے تو اس کے پاک ہونے کا فتویٰ دیا جائے گا، اس لئے کہ وہ تغیر و تبدل ہو گیا اور تغیر و استعمال سے امام محمدؒ کے نزدیک پاک ہو جاتا ہے، اور محرم بلوی کی بناء پر اسی قول پر فتویٰ دیا جاتا ہے)۔

حضرت مولانا مفتی کنایت اللہ رحمہ اللہ کا موقف :- یہ ایک قاعدہ کلیہ ہے جس پر بہت سے جزئیات کا حکم متفرع ہوتا ہے اور نہ صرف صابن بلکہ یورپ کی تمام مصنوعات کی طہارت و نجاست اسی قاعدے کے نیچے داخل ہے، ولایتی کپڑے اور بالخصوص رنگین کپڑے جو مسلمان عموماً استعمال کرتے ہیں، گئے خبر ہے کہ ان رنگوں میں کیا چیزیں ملائی جاتی ہیں اور کن پاک یا ناپاک اشیاء کی آمیزش ہوتی ہے، لیکن قاعدہ مذکورہ ہی بناء پر ان چیزوں کا حکم بھی یہی ہے کہ جب تک یقینی طور پر یا بہ گمان غالب یہ ثابت نہ ہو جائے کہ کوئی ناپاک چیز ملائی جاتی ہے، ناپاکی کا حکم نہیں دیا جاسکتا۔

طہارت و نجاست کے باب میں کتب فقہیہ میں بہت سی ایسی تفصیلات موجود ہیں جن



میں محض گمان اور شک کا کوئی اعتبار نہیں کیا گیا، ماہرین کتب فقہ پر یا مبرا واضح ہے۔

ثانیاً۔ اگر اس امر کا ثبوت اور کوئی دلیل بھی موجود ہو کہ صابن میں خنزیر کی چربی پڑتی ہے، ہم صابن کا استعمال جائز ہے، کیونکہ صابن میں جو ناپاک تیل یا چربی پڑتی ہے وہ صابن بن جانے کے بعد پاک ہو جاتی ہے۔

"(و یطهر زیت نجس بجعله صابوناً یا بغسله بالماء) (یعنی روغن ناپاک ہو جائے تو صابن بنا لینے سے پاک ہو جاتا ہے، اسی پر عموم بلوی کی وجہ سے فتویٰ دیا جاتا ہے، جیسے خود میں ناپاک پانی چھڑک دیا جائے تو اس میں روئی پکانے میں مضائقہ نہیں) (نیز: کہتے: "واللہ اعلم" ص ۳۱) کہ ماہرین کوئی شک نہ ہو، ۱۳۹۹ھ، فتح محمدیہ، ۱، ۹۰-۲۰۱، الفکر، دست بیان، انجم الرافعی، ۱، ۳۹، دار المعرفۃ، ۱، طبع سہ ۱۴۱۳ھ۔

مغربی ممالک میں سنکٹ وغیرہ میں غیر ماکول اہم جانوروں کی جو چربی ملائی جاتی ہے، جس میں خنزیر اور غیر خنزیر دونوں کی چربی ہوتی ہے، اسی طرح تو تھ پیسٹ وغیرہ میں بڑیوں کا پاؤڈر مل ہوتا ہے، یہ بنیاں مراد اور خنزیر دونوں کی ہوتی ہے، مراد اور خنزیر مجموعہ اجزاء نجس ہیں اور غیر صابح الاکل ہے، اس لئے استعمال کا جائز ہی رہے گا، ہاں اگر جھکری اور تو تھ پیسٹ کے دھبے میں ان دونوں کی چربی ذیل دی جائے اور غیر تمیز ہو جائے اور اپنی اصلی حقیقت کو چھوڑ کر دوسری حقیقت میں تبدیل ہو جائے تو "الخلط: استہلاک" کے مطابق مراد اور خنزیر کی چربی کا حکم جاتی نہ رہے گا، انقلاب، ہیئت و حقیقت سے طہارت و نجاست کا حکم بدل جاتا ہے، اور اختلاف اور تجزیہ کی صورت میں انقلاب، ہیئت و حقیقت کسی بھی حال میں متحقق نہیں ہوتا ہے، اصولی اعتبار سے جب تک سنکٹ اور تو تھ پیسٹ میں حرام چربی یا سور کی چربی ملا ہوا ہوتا دلائل شرعی سے ثابت و یقینی نہ ہو جائے اس وقت تک ان کے استعمال کو ناجائز نہیں کہہ سکتے ہیں، کیونکہ۔

اٹلیا۔ میں اصل صحت و اہانت ہے، البتہ بلتھما و اٹکلہ کی وجہ سے اس نے استعمال کرنے سے اپنے مواقع پر جتنا کہ نرمانتھی و قصہ طبعی جاسگاتا ہے اور سبب غلو کی شہان سے بے اثر رہی ہے۔

اکمشاف

[illegible]

ان مذکورہ اشیا پر تحقیق و تفتیش اور دیکھ بھال کرنے والے منہ ریدہ طوائف ظلمات ہیں۔  
 پروفیسر امجد مصطفیٰ بیروت لیکھنا، ڈاکٹر محمد حسن رضا پاکستان ماہر نفس دان، تفتیش کے محقق۔  
 سید عارف علی رضوی، ریاضی، انسانی کیمیا، وغیرہ پر مشتمل۔

مقالہ نگار کی رائے مندرجہ ذیل ہے

فخری کی جہ پناہ میں پڑنے کے بعد اس کی ذات اور حقیقت بدل جاتی ہے۔ اس میں عموماً بلونی بھی ہے۔ اس لئے جائز الاستعمال ہے۔ اسی طرح انگریزی سنت اور تو کھ پیسے میں حرام جو غارت خانہ، رینڈر، پچھو، باگھی، ہالز، شیر، چیت، کینڈا، برون، این ماس، شمارک، آئینہ، وہاب وغیرہ کی خرید و فروخت سے تو اس کی ذات اور حقیقت بدل جاتی ہے۔ اس لئے یہ طہرہ

جائز الاستعمال ہے۔ اگر وہ چاہے: خشاک اور تجزیہ کی صورت میں ملائی جاتی ہے تو ہر شہرہ اس کا استعمال منوع و حرام ہوگا۔

مذہب جالوروں کے خون کی خرید و فروخت اور دوا میں ڈالنے کا شرعی حکم

۹- وہ مسطور خواہ حیوان یا مقل کا ہو، خولہ حیوان غیر باطن کا ہو، اس کی خرید و فروخت قطعی حرام ہے اور اس کی قیمت سے انتفاع حاصل کرنا بھی مسلمانوں کے لئے حرام ہے اور اس کی حرمت نفس قطعی سے ثابت ہے:

"إنما حرم علیکم البیعة والدم ولحم الخنزیر (سورۃ بقرہ ۱۷۳)۔

وحی غیر منقول سے بھی حرمت ثابت ہے "ان الله ورسوله حرم بيع الخمر والمیعة والخنزیر والأصنام" (یٰٰزق ۱۰۸) (جنگ اللہ پاک و تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے شراب، مردار، سور اور بیت کی خرید و فروخت کو حرام قرار دیا ہے)۔

فقہاء فرماتے ہیں: "إذا کلن احد العوضین أو کلاهما محرما فلیبیع فلیسد کلّیج بالبیعة أو بالدم أو بالخمر أو بالخنزیر" (قد برقی، ۱۸۹، ۱۸۸، ص ۳۰۳، ۳۰۴) (جب عوضین میں سے کوئی ایک یا دونوں حرام اشیاء ہو تو بیع کا سہ ہے جیسے مردار یا خون یا شراب یا سور کی بیع)۔

مذہب جالوروں کا خون اور اس کے دیگر اجزاء مختلف صورتوں میں دواؤں میں استعمال ہوتا ہے تو اتنی دفر مقدار میں خون کی خرید و فروخت و تجارت وقت سہم قوم قصابی سے کرے گی اور مسلمانوں کے لئے خون کی خرید و فروخت قلعاً حرام ہے، فی الواقع اصل کے اعتبار سے خون فی بیع باطل ہے اور بیع باطل سے حاصل شدہ رقم کا استعمال بائع سے لئے جائز نہیں ہے، سب سے بہتر طریقہ یہی ہے کہ خون کی رقم کو اپنے فریب و نادر مسلم مفلس بھائیوں پر بلائیت ثواب سے



(حضرت علقمہ بن اسعد کی ناک زمانہ جاہلیت میں کلاب بن جحک میں استغنیٰ تھی تا انہوں نے چاندی کی ناک بنوائی اور کلاب کی تھی لیکن جس اس میں بدبو پیدا ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے ان کو اس کی ناک ہٹا کر کلاب نے کاٹھن فرمایا)۔

حرام جانوروں کے چربی و روغن اور مرہم کا شرعی حکم

غیر ماکول المہم جانور جن کا کھانا حرام ہے یا نیزے کھونڈے ایسے ہوتے ہیں ان کی چربی یا کسی اور چیز کا روغن، مرہم، طلاء وغیرہ استعمال کیا جاتا ہے اس سلسلہ میں اصولی طور پر یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جو اشیاء "نفس جیمہ" یعنی اپنے پورے وجود سمیت ناپاک ہیں، ان کو نہ کھانا درست ہے اور نہ ان کا خارجی استعمال یعنی جسم پر لگانا بھی جائز نہیں، جیسے خون، مردار کا گوشت جس میں بہتا ہوا خون مکی پایا جاتا ہو، سور، شراب، پیشاب اور پاخانہ وغیرہ۔

بعض اشیاء وہ ہیں جن کو فقہاء، مکارم نفس لغیر و قرار دیتے ہیں، جیسے سارے طلاء..... جانور جن کا کھانا حلال نہیں ہے، ایسے نیزے کھونڈے جن میں بہتا ہوا خون نہیں ہے، ان کا خارجی استعمال جائز ہے۔

خلاصہ بحث

بیشک فقہاء کے نزدیک حالت اضطراری میں مردات کا استعمال جائزی نہیں فرض ہو جاتا ہے، اضطرار میں کسی نے ان کے استعمال سے اعتنا کیا اور جان چلی گئی تو یہ خود غشی سے مترادف ہوگا۔

طلاء ابو جہر حسام منگی فرماتے ہیں

"مطلبتے لئے مردار کا کھانا فرض ہو جاتا ہے، اور اضطرار میں لغت و ختم کر دیتا ہے۔"

اس لئے غلط اثر اسے نہ کھائے اور اس کی موت واقع ہو جائے تو وہ خود اپنا قاتل نہ کہ اس شخص کی طرح جس نے مکان میں روٹی اور پانی پر درود کھانا پینا پھوڑ بیٹھے اور مر جائے تو انہ تعالیٰ کا نافرمان اور خود کشی کرنے والا ہو جاتا ہے اور وہ ہم انسان نہ ہو۔ ۱۳۹۔

خارج جانور کے خون دواؤں میں ملانا اور بلی بولی دونوں کا استعمال کرنا حالتِ غلط ہے جس میں بڑے نزدیکِ حاجت و مراد سے کٹے جاتا ہے۔

### جلاتین استعمال کرنے کا شرعی حکم

۱۰۔ جلاتین (Gelatin) ایک لیسن دار مادہ ہے جو بہ طور دس کی بڑی کھال وغیرہ سے نکالتا ہے (سلیڈ روٹھمن، روز نشہ، ۶۹، زیر ملاحظات: ۷۷)۔

جلاتین کا معامہ آج کل بہت عام ہے، اور اس کی بابت بالخصوص مغربی ممالک میں بہت حائل ہو گیا ہے۔ اس کا قلم لیا ہے، چیز اور بھڑکی سے حاصل شدہ جلاتین کا قلم اور اس کی تفصیل یہ ہے

۱۔ چیز اور بھڑکی اگر ماحول، لیسن جانور کا ہو اور شرقی قاعدے میں کچھ ہو تو جلاتین نکالنا اور کھانا یا استعمال کرنا اور سباز ہے، کیونکہ حلال جانوروں کا چیز احلال ہے، اگر کوئی شخص صرف حلال ہی چاہے کہ کھانا ہے تو کھ سکتا ہے، کچھ نہ کھ سکتا ہے، چند چیز اگر بافت اور نہیں اکی میں کئے ذریعہ کھال کی حقیقت و ماہیت بالکل ہی تھری ہو جائے اور اس کا نہ بھی بدل کر جلاتین ہو، تو اس کا کھانا شرعی نہیں، نہ کھ سکتا ہے۔

۲۔ چیز اور بھڑکی اگر غیر، کول، لیسن جانور نہیں لیکن بالخصوص لیسن کا ہو اور شرقی قاعدہ سے نکالنا کیا ہو، یا غیر مذہبوں کے قاعدہ و بافت اور کسی دوسری شے سے کھن اور بھڑکی میں شکل و صورت کو چھو، تو اس میں بدل بھی تو اس صورت میں اس کی نہایت ضرورت ہے۔

وہ صحت میں تبدیل ہو جائے گی، باارباب اس کی خرید و فروخت اور اطلاق و ثواب حاصل ہوگی، اور اس کی وجہ سے حقیقت نہیں بدلتی تو چھ برس کی قس رکنی، یعنی اہل بدست و بدست برآورد رکنی۔ جس چیز میں اس کی آمیزش کی جائے گی وہ بھی کس و حرام ہوگی۔

۳- سوال نمبر ۱۱ میں جلالین کی یہی تصویر کشی کی گئی ہے اور واقعی یہ وہی ہے جو جلالین نے انقلاب زمین اور قلب مابین کے تحت سے لیا اور اس کی خرید و فروخت اور اطلاق و ثواب حاصل ہوا۔

۴- جلالین کی یہ دانش بجائے انقلاب زمین کے اختلاط اور آج کی روپ میں ہوئی ہے۔ یہ مدد ہوا کے تحت نہیں ہے کیونکہ انقلاب حقیقت سے مہارت و بدست کا علم بدست جاتا ہے۔ اور اختلاط اور تجربہ سے مہارت و بدست کا علم نہیں بدست کا استہدائے رکنی ۱۴۳۳ھ، المعروف بروت بیان ۱۴۹۳ھ، ۱۴۳۳ھ۔

اس مسئلہ میں مفتی رشید احمد مدظلہ العالی اور مولانا محمد تقی عثمانی کے موقف و جاننے کے لئے دیکھئے (۱) مرقاۃ المفاتیح ۶/۱۸۱، (۲) فتاویٰ رضویہ ۱۰/۱۸۱، (۳) فتاویٰ رضویہ ۱۰/۱۸۱۔

## ماہیت کی تبدیلی اور فقہی احکام پر اس کا اثر

مولانا ابوالفضل محمد الدین ندوی <sup>رحمۃ اللہ علیہ</sup>

مقدمہ جدید دور کی پیش کردہ اولیٰ فقہی کتابوں میں ماہیت کی تبدیلی اور فقہی احکام پر اس کے اثر کا مسئلہ زیر بحث آ رہا ہے۔ یہ موضوع طہارت و نجاست اور غلال و حرام کے باب سے متعلق ہے۔ اسی سے یہ حکم بھی متفرع ہوتا ہے کہ کیا مختلف طریقوں سے اشیاء سے استفادہ اور ان کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟ اس سوال کا حاصل یہ ہے کہ کیا کسی شئی کی تبدیلی اس سے متعلق احکام میں مؤثر ہے اور کیا اس کی ماہیت کے بدل جانے سے اس کا حکم بدل جائے گا یا نہیں بدلے گا؟

بعض فقہاء نے ماہیت کی تبدیلی اور اس کے تغیر کو اشیاء کی طہارت و نجاست سے متعلق احکام اور تمام احکام میں اسے مؤثر مانا ہے اور بعض نے اسے مطلقاً طہارت و نجاست سے وابستہ اور انہوں نے اپنے پاس موجود دلائل کی وجہ سے بعض اشیاء میں اس طہارت کی حد پر حکم کی تبدیلی کو راجح قرار دیا ہے اور بعض میں اس سے اختلاف کیا ہے۔

تمام مشہور دائرہ اور بڑے فقہاء ایک مسئلہ پر متفق ہیں اور وہ یہ کہ شراب کا قسم ماہیت کی تبدیلی سے بدل پانے کا لہذا اگر شراب سرکہ میں تبدیل ہو جائے تو وہ تمام ائمہ کے نزدیک پاک ہوگی (چشمِ صورت میں ہے بہر شراب خود تبدیل ہو جائے نہیں)۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

نیز جو کچھ مذکور ہے، یہ دیکھنا کہ شراب کو شراب ہی کہتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔



سے اس کا استعمال کرتا، اس کے ذریعہ معاملہ کرنا اور اس سے استفادہ کرنا غیر تمام قیمتی اموال کی طرح جائز ہوگا۔ اسی طرح اگر جوئی یا سرکہ شراب بن جائے تو وہ تمام ائمہ کے نزدیک پاک ہوگا۔ سرکہ کے پاک ہونے سے متعلق آپ ﷺ کا صریح ارشاد ہے "لعمد الا فام الحلی" (بہترین سالن سرکہ ہے) اور شراب کی نجاست آیات و احادیث سے ثابت ہے۔

سرکہ کے علاوہ دیگر تمام اشیاء میں قلب مابیت کے مؤثر ہونے میں فقہاء نے درمیان اختلاف ہے، اس موضوع پر بحث اس لئے بھی ضروری ہے کہ سن ۱۰۰۰ء میں ایسی چیزیں تسلسل کے ساتھ عام ہو رہی ہیں جن کے احکام اس موضوع سے متعلق ہیں یہاں تک کہ ان میں سے بعض چیزیں تو روزمرہ زندگی کے لوازمات میں شامل ہو چکی ہیں۔ ہم سب سے پہلے کتب فتویٰ عبارتیں فقہاء کے اقوال اور مذاہب اربعہ کی آراء اور ان کے دلائل نقل کریں گے، اس کے بعد ہم موضوع سے متعلق متون اشیاء کے حکم کے بارے میں اپنی رائے مع احوال و فرائض بیان کریں گے۔

ابن قدامہ کی کتاب "المغنی" میں ہے،

"غالب مذہب یہ ہے کہ کوئی نجاست تبدیلی سے پاک نہیں ہوگی سوائے شراب کے جو خود بخود پاک بن جائے۔ اس کے علاوہ دوسری نجس چیزیں پاک نہیں ہوں گی جیسے دوا نجس چیزیں جو اصل کرار آجہ بن جانے یا خنیر جو نمک کی کان میں کرکڑ نمک بن جائے۔

اس سے یہ مسئلہ خارج کیا جائے گا کہ تبدیلی شدہ شراب، بافت و بیانی میں مرادنی حال اور روئے کر رہے گئے حالت حالے والے باقورہ پرقیوں راستہ سے تبدیلی سے ذریعہ تمام پاک چیزیں پاک ہو جائیں گی۔ پہلا قول غالب مذہب سے اور ہمارے اہم ذمہ اندھی نے ہمیں اس طور میں روٹی پکانے سے منع فرمایا ہے جس میں کوئی سار جھونٹیا یا دھنسی نہ ہو۔

الوسوۃ الطیبہ میں ہے



کی نئی سے ایک حقیقت کی نئی ہو جاتی ہے تو پھر یہ مجموعہ کی نئی سے اس کی نئی یوں نہ ہوتی اس کی  
 نظیر لفظ سے جو نجس ہوتا ہے، یہ حلقہ ہونے کی صورت میں بھی نجس ہوتا ہے مگر جب مفرد ہو جاتا  
 ہے تو پاک ہو جاتا ہے۔ جو پاک ہے تو شراب ہو جائے تو پاک ہے جو پاک ہے تو شراب ہو جائے  
 بن جائے تو پاک ہو جائے گا۔ اس سے ہمیں یہ معلوم ہوا کہ میں کی تبدیلی کے نتیجہ میں اس پر  
 مرتب ہونے والا وصف بھی زائل ہو جاتا ہے اس طرح کی صورت میں اس میں کوئی شک نہ رہتا ہے  
 ہے کہ حنفیہ نے اس کی صراحت کی ہے جس چیز کی نجاست یا نجس چیز کا اثر آگ سے ذریعہ تبدیل  
 ہو جائے وہ پاک ہو جائے کی جیسا کہ ان کے نزدیک میں کی تبدیلی سے نجاست دور ہو جاتی ہے۔  
 یہ امام ابو حنیفہ اور امام محمد کا قول ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔ بیشتر مشائخ نے اسی کا اختیار کیا ہے اور  
 امام ابو یوسف نے اس سے اختلاف کیا ہے۔ اس سے قطع ہونے والے مسائل میں سے ایک  
 وہ مسئلہ بھی ہے جسے ابن ماجہ نے "انجمنی" کے نواسے نقل کیا ہے کہ اگر پاک روغن کی  
 صابن میں ڈال دیا جائے تو اس کے پاک ہونے کا فتویٰ دیا جائے گا، کیونکہ اس میں قلیہ واقع  
 ہو گیا جو امام محمد کے نزدیک پاک کرنے کا ذریعہ ہے اور عموم بلوی کی صورت میں اسی پر فتویٰ دیا  
 جائے گا۔ اس سے یہ مسئلہ بھی متفق ہوتا ہے کہ اگر کوئی انسان یا کتا صابن کی مٹائی میں دھو  
 صابن بن جائے تو حقیقت کے تبدیل ہو جانے کی وجہ سے وہ مٹائی پاک ہوگی۔ ابن ماجہ نے  
 کہتے ہیں صحت امام محمد کے نزدیک تغیر اور حقیقت کی تبدیلی سے اور عموم ہوئی کے پیش نظر فتویٰ  
 اسی پر دیا جائے گا۔ اس مسئلہ کا تقاضا یہ ہے کہ اس صمد و صابن کے ساتھ خاص نہ رہے اس میں  
 ہر اس چیز کو شامل کیا جائے جس میں حقیقت بدل جاتی ہو اور جس میں ابتلا عام ہو جیسا کہ ہالیدیہ  
 نے صراحت کی ہے کہ اگر شراب بمقدور ہو جائے تو وہ نشہ زائل ہو جانے کی بنا پر پاک ہوگی اسی  
 طرح ان کے نزدیک پاک چیز کی رائیہ پاک ہے، کیونکہ آگ اسے پاک کر دیتی ہے۔ سو فتویٰ  
 کہتے ہیں اس حکم میں دونوں صورتیں برابر ہیں خواہ آگ نے نجاست و چوری طرح بدل دیا ہو یا

اسے چربی حرج نہ چلایا ہو، لہذا انہیں لید سے پکائی گئی روٹی پاک سے کھائے اور چائے سے چھرا کھ چکی ہوئی ہو، ایسی روٹی کے کھانے کی صورت میں منہ دھونے سے پہلے نماز پڑھنا درست ہے نیز نماز کی حالت میں اسے نمازی اپنے ساتھ رکھ بھی سکتا ہے۔ ابن ماجہ بنی مبارک فخر ہوئی (امام احمد بن حنبلہ ۱۰۰، ۹۸، ۹۷، صحیحہ السنن ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰۳، ۱۰۲، ۱۰۱، ۱۰۰، ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱)۔

### طعام جسکی الدرہ القمار میں کہتے ہیں

”کامیاب تیل اور صابن بن جائے تو دو پاک سے (اچھا)۔ عام کی صورت میں اسی پر فتویٰ دیا جائے گا جیسے اس خور میں روٹی پکانے میں کوئی حرج نہیں جس پر پاک پانی پھڑکا گیا ہو، اسی طرح دو ناپاک مٹی جس کو آگ میں ڈال کر اس سے پیالہ بنایا جائے، پاک ہوگی بڑے طے پکانے کے بعد اس میں نجاست کا اثر ظاہر نہ ہو۔ گندمی را کھ پاک نہیں ہوگی ورنہ تمام شہروں میں روٹی کا ناپاک ہونا لازم آئے گا۔ نہ وہ تک کی کان ناپاک ہوگی جس میں گندھایا خیر کر جائے۔ نہ وہ طعامت کا پاک ہوگی جو کسی کنوئیں میں نہ نہ کالی بد بو دار مٹی بن جائے، کیونکہ اس صورت میں مین بدل چکا ہے (طعامتہ الدرہ القمار بنی مبارک فخر ہوئی)۔“

### محقق ابن ماجہ بن کہتے ہیں

”یہ جان لو کہ امام محمد کے نزاکت طے اور حقیقت کی تبدیلی ہے، نیز یہ کہ اچھا، عام کے پیش نظر فتویٰ اسی پر دیا جائے گا، لہذا اجمور کا شیر و جو اس کے حجب ہونے کی صورت میں ناپاک تھا، اگر پکایا جائے تو پاک ہوگا، اسی طرح اگر ناپاک تیل آٹا بن جائے تو دو پاک ہوگی۔ میں کہتا ہوں، جمور کے شیر و مین حقیقت تبدیل نہیں ہوتی، البتہ وہ ایسا ہوں سے جو پکانے کی وجہ سے تبدیل ہو، یہی حال تیل کا ہے جب وہ پراٹا ہو جاتا ہے اور اس کا روغن اس کے اجزاء میں مل جاتا ہے تو اس کے صرف وصف میں تغیر واقع ہوتا ہے جیسے دودھ جو پیچ بن جائے، مٹیوں جو آٹا بن جائے، آٹا جو روٹی بن جائے، بر خلاف اس شراب کے جو سرکہ میں تبدیل ہو جائے یا اس گدھے

کے جو تک کی کان میں گر کر ٹک بن جائے یا پھر خانہ کے جو راتھ یا کان پر وار مٹی میں تہہ میں ہو جائے۔ ان مثالوں میں ایک حقیقت دوسری حقیقت میں تبدیلی ہوئی صرف وصف نہیں ہے۔  
انتلا کے عام ہی دو سلسلے ہیں جس کی بنا پر مین کی تبدیلی کی وجہ سے کسی چیز کے پات ہونے کے قول کو اختیار کیا جاتا ہے“ (لاحظہ ہو راجنر، ۱۸۶۶، ۴۶)۔

ابن عابدین کہتے ہیں:

”یہ خیال نہ کرو کہ ہر دو چیز جسے تم آگ میں ڈال دو، پاک ہو جائے گی جیسا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض لوگ یہی سمجھتے ہیں۔ ایسا نہیں ہے، بلکہ مقصود یہ ہے کہ جس چیز کی تپان یا اس کا اثر آگ کے ذریعہ تبدیل ہو جائے وہ پاک ہو جائے گی، اسی لئے ”منیہ“ وغیرہ میں ”پند مقامات“ کی قید ہے“ (راجنر، ۱۸۶۵، ۴۶)۔ مجھے شریعت پر مبنی معلوم ہے۔

معاصر علماء میں سے شیخ ذاکر و بیہ زحلی فرماتے ہیں:

”خلاصہ یہ ہے کہ شافعیہ اور حنابلہ نے پاک کرنے والی اشیاء میں اس پہلو پر غور کیا کہ شارع کا مقصود زیادہ مکمل طریقہ پر کس چیز سے پورا ہوتا ہے جب کہ حنفیہ نے ان اشیاء کے سلسلہ میں توسیع سے کام لیا اور بعض اوقات مالکیہ بھی ان کے ہم خیال ہو گئے۔ عملی صورت حال، لوگوں کی ضرورت اور ان کا دستور یہ سب کے سب حنفیہ کے مسلک پر عمل کی تائید دیتے ہیں“ (الفتاویٰ اسلامیہ دار الفکر، بیروت، ۱۹۳۷)۔

شیخ ابن تیمیہ نے اپنے فتاویٰ میں اسے ثابت کیا ہے کہ نجاست کی تبدیلی سے اس کی ناپاکی اور اس کی حقیقت زائل ہو جاتی ہے، لہذا تبدیلی کے بعد اس کی نجاست کا عدم باقی نہیں رہے گا اور وہ پاک ہو جائے گی (حوالہ مذکور، ۱۲)۔

فقہاء کی مذکورہ بالا عبارتوں سے مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوں

اول تمام علماء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ اگر شراب سرکہ میں تبدیل ہو جائے تو وہ



ہدایہ میں مقرر ہوئی۔ یہ ایک ہی قول ہے جو طہرہ مذہب نے تصرف ہے۔ طہرہ مذہب ان کے  
ازدیک پہلا قول ہے۔ وہ کہہ دیت کی حد طہرہ کے ضمن میں مقرر نہیں ہے۔ نیز یہ کہ ہر  
ہر شخص نے اسے تصور میں روٹی پکانے سے متعلق فرمایا جس میں خرابی جھانپا ہو۔

### فقہاء کی حیرات پر تبصرہ

اپنی رائے کا ذکر کرنے سے پہلے ہم فقہاء کے استدلال سے اور ان کی حد و دائرہ پر  
ایک سرسری نظر ڈالنا چاہیں گے کہ ان مختلف آراء اور استدلال سے درمیان موازنہ کر سکیں اور  
بیسرویسوں سے متعلق مختلف اشیاء کے قسم کے ہرے میں اپنی رائے طہرہ کرنے میں رسائی ہو  
جو کہتے ہیں شراب اور سرکہ ایک جیسی چیزیں ہیں، ان کا تخم لٹہ سے وصف کے  
بدلتے بدل جانے کا۔ علامہ کالاس امر پر اتفاق ہے کہ اگر شراب سرکہ میں تبدیل ہو جائے تو وہ  
پاک ہو جائے گی۔ شہید اگر سرکہ کی پاک سے حقائق حدیث مذکورہ ہوئی تو اس میں بھی اختلاف  
واقع ہوتا، اس لئے کہ شراب اور سرکہ میں فرق (و نہ اسم) صرف تشبیہ کرنے کی قوت ہی ہے،  
اس کے علاوہ ان دونوں کے درمیان کون دیا، و فرق نہیں ہے۔ لہذا مذہب بھی ایک ہی جیسی  
چیزوں میں تغیر واقع ہو اور ان کی حقیقت تبدیل ہو تو نہ مذہب یہ ہے کہ ان کا ٹکڑا بھی تبدیل ہو۔  
نظاہر یہ ہے کہ سرکہ ایک سیال چیز ہے، لوگ اسے جی ایک مشروب کے طور پر پیتے ہیں اور کئی چیز  
کا سیال ہونا اور بطور خاص اس کا مشروب ہونا احتیاط کا مقتضی ہے۔ قرین سوابق کو مدنظر  
ہوتا ہے۔ اس کے باوجود ان کے پاک ہونے اور وصف کی تبدیلی سے اس کے ختم کے بدلنے  
کے بعد میں نہیں اور ہے، نا، و اقرب یہ حدیث اعتبار نہ ملتی ہے اس کے پاس۔ سوئے کے  
سلسلہ میں اور نہیں ہوئی ہے، کیونکہ ظاہر یہ ہے کہ اگر کسی چیز میں طہرہ نام ہو تو اس کے بارے  
میں تخم خفیف اور رسائی کا ہوگا بشرطیکہ وہ کسی واضح شرعی دلیل سے مستحکم نہ ہو۔ یہاں شراب

سے متعلق حدیث ذریعہ بحث موضوع کے سلسلہ میں صریح اور واضح دلیل شرعی جاننے کی خصوصاً اس دور میں جب کہ اس طرح کی اشیاء میں ابتلاء عام ہی صورت پیدا ہوتی ہے۔

ہماری ہر بات کی تائید ابن قدامہ ضلی کی متعدد جہات سے ہوتی ہے۔

”اس سے یہ مسئلہ ختم کیا جائے گا کہ تہذیب شدہ شراب و بخت و بی عی مردار کی کھان اور دہ کر رکھے گئے تہذیب کھانے والے جانور پر قیاس کرتے ہوئے تہذیب کے ذریعہ تمام ناپاک چیزیں پاک ہو جائیں گی۔“

ہم یہ کہتے ہیں کہ اس عبارت میں مذکور صحت غذا، عام کی صورت میں معتدل قرار پا سکتی ہے اور یہ بات کہ امام احمد نے ایسے خورد میں روٹی پکانے سے منع فرمایا ہے جس میں سورجھونا گھیا ہو، شیخ ابن قدامہ کی اس صریح عبارت کے بعد عمومی احوال کے لئے دلیل نہیں بن سکتی ہے کیونکہ امام احمد کا یہ قول اس غم کے بارے میں صریح نہیں ہے اور دونوں احکام میں کھان منہ بہت بھی نہیں پالی جاتی بطور خاص اس میں ابتلاء عام کا تحقق نہیں ہوتا۔

اسی طرح قتالہ علقہ کے مضمون میں تبدیلی ہونے کی صورت میں حنفیہ اور مالکیہ کے ہم خیال ہیں، البتہ ان کے نزدیک علت حنفیہ اور مالکیہ کی ذکر کردہ علت سے مختلف ہے، نیز ہمارے نزدیک واضح یہی ہے کہ علقہ میں موثر علت ہمہ اسی علت ہے جس کا ذکر حنفیہ اور مالکیہ نے کیا ہے، قتالہ علقہ کے جو پہلو ذکر کیا ہے اس طرح کی چیز صحت شراب میں کھانے میں ایک مستقل علت کے ذکر کی ضرورت باقی رہتی ہے اور یہ وہی علت ہے جس کا ذکر حنفیہ اور مالکیہ نے کیا ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو؟ پاک مضمون ہمہ اسی علقہ ہے جو پاک ہے وہی طرح اگر کہ ہمہ اسی شراب تو ہے جو بہت کی تبدیلی کے بعد پاک ہوگئی ہے۔ علوہذا نیز منہ بہت نے جو نیک پیش کی ہے وہ علقہ کے مسئلہ سے کلی طور پر ہم آہنگ بھی نہیں ہے۔

یہاں ہم یہ بھی ذکر کر رہے ہیں کہ شافعی نے نفاخت کھانے والے جانور کے گوشت



کھانے کی ممانعت سے متعلق حدیث سے جواب پنے مسلک پر دینا قیام کی ہے وہ ان کی رائے کی دلیل بننے کے کافی نہیں ہے۔ اس طرح کے نظریہ اور دلیل اس کے برعکس صورتوں میں بھی پائے جاتے ہیں، کیونکہ خلعت کھانے والے جانور و اگرچہ دونوں کے لئے روک لیا جائے تو وہ اپنی اصل یعنی حلت کی طرف لوٹ آتا ہے۔

جہاں تک حلالہ مضیہ اور مالکیہ کے اس قول کا تعلق ہے کہ خنزیر اور کتا اگر نمک کی کان یا صابن کی قینچی میں گر جائیں تو ان کا حکم تبدیل ہو جائے گا اور بغیر کسی قید کے ان دونوں کو پاک نمک یا پاک صابن کے حکم میں شمار کیا جائے گا تو یہ محض نثر ہے (واللہ اعلم)۔

یہ قول نہ کہ مضیہ اور بافت شدہ و حال میں ہو جو حلت سے جڑ جڑ تک نہیں ہے۔ کیونکہ شراب اور نہ کہ میں تبدیل ہونے والا جو پانی میں تبدیل ہونے والا پاک و حال روکنے کے بعد حلت کی اصل کی طرف لوٹ آئے والا وہ جانور جو خلعت کا جانا، اسی طرح مضیہ میں تبدیل ہونے والا حلالہ تمام اشیاء میں ایک حقیقت دوسری حقیقت میں تبدیل ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ہی ان میں ایک نیا وصف بھی پیدا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جبکہ وہ چیز اس کے بعد بافت شدہ و حال کے بارے میں شرعی نص بھی وارد ہوئی ہے۔ حلالہ مضیہ اور مالکیہ کے اس قول کے محض نثر ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ مثال کے طور پر خنزیر یا کتا یا انسان کے نمک کی کان یا صابن کی قینچی میں گرنے میں اتنا عام من شدت متصور نہیں ہے، کیونکہ اگر نمک کی کان میں گرنے یا گدھے یا خنزیر کے گرنے کے بعد وہ اگر نمک کے پائے ہونے کی رائے اختیار کریں تو اشیاء کو پاک قرار دینے کا رد و ازوبند ہو جائے گا اور وہی چیز ممنوع نہیں ہو جائے گی، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ نمک کی کان میں اس طرح کے جانوروں کے گرنے سے نمک کے پائے کو پاک قرار دینا حلالہ مضیہ ہی ہوگا کہ اس نمک کا صاف باقی باقی رہ جائے۔ یہ بات معلوم ہے کہ نمک ۱۰۰ اونس کے باب سے ہے۔ ہمیں یہ بات بہت پسند ہے کہ تحقیق ان صاحبین علمی رحمۃ اللہ علیہ

نے اسے لکھا کہ ادا کیا ہے کہ مجھ کو پکا جائے والا شہر و خوشی کی حالت میں چاک ہو چکا ہے  
نے بعد پاک ہو جائے جو ورافوں نے میرا نہ عاجزی کے کچھ دے شہرہ میں حقیقت تبدیلی نہیں  
ہوتی اور یہ کہ وہ ایک جوس ہے جو پکے کی جہ سے جاتا ہے۔ یہ بات صاف ہے کہ ملک بھی  
ایک ایسی ہی چیز ہے جس میں ایک ناپاک چیز مل جاتی ہے جس سے کوئی اختلاف نہیں کرے گا و  
اس میں کوئی تبدیلی نہیں پائی جاتی۔

ہمارے نزدیک (واللہ اعلم) اس پر یہ ہے کہ ملک میں تبدیلی حقیقت میں ہوتی اگرچہ مثال  
میں طور پر خیر کی مابیت تبدیل ہو جائے اور ملک خیر کے کرنے کے بعد بھی ناپاک ہی رہتا  
ہے۔ ہاں اگر مثال سے صورت پر خیر صاف کی قیصری میں کر صاف بن جائے تو وہ صاف پاک  
ہوگا۔ کیونکہ صاف کے اصل اجزاء اور دوسری بات میں تبدیل ہوئے والی چیز اس  
میں خود خیر پر بھی شامل ہے۔ مثلاً وہ ناپاک صاف کھانے اور پینے سے متعلق بھی نہیں ہے اور صاف  
مثال ان شیرازی ہی ہے جس سے اختلاف فی رائے میں ممکن نہیں ہے۔ ہذا ملک اور صاف  
دونوں کا قسم مختلف ہوا۔

اس تفصیل سے واضح ہوا کہ خیر اور لکیر کی اس واسطے کے پس پشت کہ ابیت کی  
تبدیلی احکام میں صاف ہے اور ابیت کی تبدیلی سے حکم بالیہ ہے۔ متعدد شرعی دلائل ہیں۔ اسی  
طریقہ دلائل اور حقائق میں یہ بھی لکھا اس حقیقت کو سمجھایا ہے، ہذا اس میں چیز کی  
ابیت میں تبدیلی واقع ہوا اور اتنا، حاکم کی صورت پیدا ہو جائے اور یہ بھی واضح شرعی دلائل سے  
متنبہ ہو کر اس تفصیل کے مطابق جس کو ذکر ہم آج کر رہے ہیں اس پر یقین ہو جائے گا۔

خداوند بخت اور مسئلہ سے متعلق ہمارے

اس مضمون سے متعلق اشیا، ہے شمار ہیں ان کا اس مضمون میں، ان میں سے بعض

بعض انواع واقسام اور ان کے احکام کا ذکر کریں گے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس طرح کی اشیاء کی دو قسمیں ہیں۔

اول۔ جاہ اور غیر سیال اشیاء۔

دوم۔ سیال اور غیر جاہ اشیاء۔

ان میں سے ہر ایک قسم یا تو انسان کے کھانے اور پینے سے متعلق ہے یا اس کا تعلق کھانے اور پینے کے علاوہ دیگر استعمالات سے ہے، پھر ان میں سے ہر چیز یا تو انسانی زندگی کا لازمہ ہے اور اس میں اتلاہ عام کی صورت سے یا صورت حال ایسی نہیں ہے

۱۔ جاہ اور غیر سیال اشیاء جن کا تعلق کھانے سے نہ ہو بلکہ ان کا استعمال خارجی ہو اور ان میں اتلاہ عام ہو، ہر حال میں بلاشبہ پاک ہیں جیسے کہ اُمرتا پاک مٹی سے تیار کئے گئے برتن پاک جائیں وہ تو تغیر ماہیت کی وجہ سے پاک ہیں، ان کا معاملہ کرنا جائز ہے اور اُمر پانی ان چیزوں میں مل جائے تو پاک نہ ہوگا، دباغت شدہ کھالوں اور حالوں سے تیار کئے گئے موزوں اور مٹکیزوں کا بھی یہی حکم ہوگا۔

۲۔ وہ جاہ اشیاء جو کھانی نہ جاتی ہوں اور پانی میں مٹنے سے سیال ہو جاتی ہوں اور ان میں عموم بلوئی کی صورت ہو جیسے صابن تو اُمران میں نجس اشیاء کے مل جانے کا یقین ہو تو یہ ہر حال میں تغیر ماہیت کی وجہ سے پاک ہیں اور ان کا معاملہ کرنا جائز ہے۔ اس صورت میں صابن سے نکلنے والا پانی اسی طرح اس سے مٹنے والا پانی بھی ہر صورت پاک ہے۔ یہی حکم ان نجس چیزوں کی راہ کا بھی ہوگا جن کی ماہیت آگ کے ذریعہ تبدیل ہو جائے۔ لہذا اگر اُمر پانی میں مل جائے تو وہ پاک نہیں ہوگی اور اسی راہ کا اور اس سے تیار کی گئی اشیاء کا بیچنا اور خریدنا بلاشبہ جائز ہوگا۔

۳۔ کھانی جانے والی پاک چیزوں کا قطعاً خواہ وہ جاہ ہوں یا غیر جاہ جیسے نمک وغیرہ، اسی طرح اُمر یہ ہوں میں چوبائز برسر جانے اور تبدیل ہو جانے۔ یہ ہے کہ اُمران میں مٹی نجس چیز

اُتر جائے جیسے جانور اور اس کی حقیقت تبدیل ہو جائے تو وہ پاک ہیں لیکن نمک اور آٹے میں ماہیت کی تبدیلی متحقق نہیں ہوتی۔ بلکہ ایہ دونوں چیزیں پاک نہیں ہوں گی۔ ان کا کھانا اور ان کا معادلہ نہ جائز ہوگا کیونکہ ان کے اصل اجزاء جیسا کہ ہم نے اسباب سے ملے ہوئے ہیں اور یہ دوسری ماہیت میں تبدیل نہیں ہوئے ہیں۔ اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ اس طرح کی اشیاء میں عموم جوی متحقق نہیں ہے، البتہ اُتر چوہے کی ایک یا دو جگہیاں یہوں میں پڑ جائیں۔ اسی طرح اُتر کوئی معمولی چیز نمک میں اُتر جائے اور عام حالات میں اس سے احتیاط ممکن نہ ہو اور وہ تبدیل ہو جائے تو ایسے نمک اور آٹے کے کھانے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ اس میں عموم جوی متحقق ہے۔

۴۔ کھائی جانے والی جامہ اشیاء جیسے چائے کے ٹکڑے اور وہ طے کھانے کے مختلف اشیاء کے آٹے، دودھ اور چربی سے تیار کئے جاتے ہیں اور مائعی مندرجی میں دستیاب ہیں جیسے چاکلیٹ (Chocolate) اور چوگم (Chungum) اُتران میں پاک اجزاء مل جائیں تو یہ اشیاء عام حالات میں پاک ہیں، البتہ اُتران اشیاء میں سے کسی متعین مٹی کے برتنے میں چینی طور پر یہ ثابت ہو جائے کہ اس میں نجس اجزاء ملے ہوئے ہیں تو ایسی صورت میں اس انتظامیہ سے یہ چیزیں پاک نہ ہوں گی۔ کیونکہ عام حالات میں ان اشیاء کا پاک ہونا غیر ماہیت کے متحقق ہونے کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اپنی اصل یعنی اُتران کے صم پر باقی رہنے کی وجہ سے ہے اور یقیناً نمک کی بنا پر زائل نہیں ہوتا۔

۵۔ جامہ اشیاء جن میں تغیر متصور ہے جیسے صابن ان میں عموم فی تغیر واقع ہوتا ہے اور کوئی بڑی تبدیلی نہیں ہوتی، لہذا یہ ہے کہ اُتر اس طرح کی چیزوں میں نجس اجزاء مل جائیں اور ان کے برتنے میں چینی صم حاصل ہو جائے تو وہ پاک ہوں گی اور احتیاط صحت کی وجہ سے ان کا کھانا اور ان کا معادلہ نہ جائز ہوگا۔ جہاں تک سیال وادیاں کا تعلق ہے تو اُتر وادیاں اور شراب شراب کی طرح ہوں تو ان کا پینا اور معادلہ نہ جائز نہیں، ان لئے کہ یہ مائع ہے اور شراب کے

ذریعہ طلاق کرنے سے منع فرمایا ہے، آپ ﷺ کا ارشاد ہے: ”نہا فاء ایس بعدوا لا تمتر بخاری، کتاب النہای، ص ۶۸۴ (۱) یہ پناہ کی ہے نہ کہ طلاق، البتہ اگر قعودی نشاء اور دیگر پاک سیال چیزوں سے مل جائے اور ان کی دوا تیار نہ کر لی جائے نیز دیکھ، پاکستان اجزاء کے منہائی وجہ سے نشاء پیدا کرنے کی قوت زائل ہو جائے تو ایسی صورت میں ان دواؤں کے استعمال کی تنبیہ نہیں ہے بشرطیکہ دوسری پاک دواؤں کے حصول میں کامیابی نہ ملے۔ یہ جواز اجزاء عام نشاء اس وجہ سے ہے کہ ماہیت میں معمولی تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ امی دوا کا معاملہ کرنا جائز ہے، لیکن دوا کے طور پر ان کے استعمال کی حد سے آگے بڑھ کر ایسی امی دوا کا کھانا اور پینا عام حالات میں جائز نہیں ہوگا اور ان کا استعمال کرنا ہی درست ہوگا، لہذا ہمارے نزدیک طلاق اور حاملہ سے ہٹ کر ان کے خارجی استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے، یہ الگ بات ہے کہ زیادہ بھجے استعمال ہی ہے۔

۶۔ پاک سیال اشیاء یا مشروبات جو پکی میں تبدیل ہو جائیں، جیسے شراب مرکہ بن جائے، یہ ماہیت ماہیت کی تبدیلی کی بنا پر پاک ہیں، اس کی دلیل صریح حدیث ہے، ان کا پینا، معلول کرنا اور مختلف طریقوں سے ان سے استفادہ کرنا جائز ہے۔

۷۔ جو مشروبات اصلاً پاک اور غیر نشاء آور ہیں مگر ان میں پاک اجزاء کے مل جانے کا ملک ہو جائے جیسے خالی منہ کی میں رائج مشروبات تو ان میں بھی تغیر ماہیت متحقق نہیں ہوتا ہے لیکن ماحولات میں ان اشیاء کے پاک ہونے، ان کے جائز ہونے اور ان سے ماحولات کے درست ہونے کی کاکلم لکھ کر جائے گا، کیونکہ قاعدہ ہے: ”البقین لا یزول بالنت“ (البقین شمس کی بنا پر ازل نہیں ہوتا)۔



## مختصر مقالات :

## استہلاکِ عین کے بعد مرتب ہونے والے احکام

مسوۃ محمد پر بان لدرین سہمی

۲۱- حقیقت کا بدن، آپ معروف تجرباتی، محبوبِ بدینی اور مشہداتی تھے۔ جس سے کئی چیز کی اصل خاصیت و تاثیر میں بسا اوقات رنگ و بو اور اس سے پہلے بھی بہت نمایاں فرق ہو جاتا ہے جسے جاننے اور اس کے اور اس کے نئے پس حواس کی روشنی اور ذوقِ سلیم کی موجودگی کی ضرورت ہے۔

صرف رنگ و بو میں بان عینے دوسرے حواس میں تبدیلی آج، حقیقت کا بدن نہیں ہے۔ ملاحظہ فرمایا، جو گوشت پوست وغیرہ کا خوبہ ہوتا ہے، کا بدن کو تمک یا سامان بن جاتا یعنی بنا ہو چکا۔ ظاہر ہے کہ یہ تبدیلی ہر صبح حواس و طبع عقل و قلب کی پچھلی محسوس کر رہا ہے۔ اسے فقہی زبان میں "اغلاب العین" کہا جاتا ہے، علامہ شاہی نے "تن کے قول" انتخاب العین کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے "لأن المنوع ونه وصف التجاسه علی تلك

الحقیقة و تستفی الحقیقة بالظہاء بعض احزاء معہوہا لکیف بالکل فان المنع غیر العظم والذبح فان ذہار ملحق ترئب حکم المنع، ونظرة فی الشرع النطقة نحۃ... و تصیر مصفاة فنظہر والعصیر طامیر فیصیر حیرا فیجس

و یصیر خلا فیطہر عرفنا ان الاسحالة تستبح زوال الوصف العرب علیہا" (۱) علامہ موقوف نے اسی کو "الوصف العربی" کہا ہے۔

۳- اوپر (نمبر ۱) کے تحت مذکورہ تعلیقات سے ان سوال (نمبر ۳) کا جواب بھی نکل آتا ہے، وہ یہ کہ صرف کچھ خصوصیات کے برقرار رہنے سے وہ جو دمی حقیقت (درستی) حکم میں تغیر ہو جاتا ہے نہیں، بشرطیکہ جو پوری وصف یعنی اصل خصوصیت یا خصوصیات میں بنیادی تبدیلی آجائے، مثلاً ثواب کے سرگ بن جائے (اسی طرح بالعکس صورت میں بھی) سیانہ رقت، جلا بہت حد تک رنگ جیسے اوصاف مزبور برقرار رہتے ہیں مگر چونکہ اصل خاصیت اور جوہری وصف ضرور بدل جاتا ہے، اس لئے حقیقت بدل جاتی ہے اور اسی وجہ سے نظم میں بھی تبدیلی آجاتی ہے۔

۴- انتہائی عبارات سے بظاہر فرق نہیں معلوم ہوتا، کیونکہ وہ جہاں ایک طرف "قدر" کو "قدر" بن جائے اور مغزیر کے ٹکڑے بن جائے، دیتے ہیں وہیں حمار کے ٹکڑے صابن ہو جائے، فاکٹر بھی یہی بیان کرتے ہیں، یعنی جو خطہ مغزیر سے ٹکڑے بن جائے گا "بجہ" بن جائے گا۔ "لا یکنون نجما و ہذا قفو و لا مزہ بحاسہ الخبز" .... ولا ملح ککان حسار او حوریہ۔۔۔

۵- اسباب کی تحدید کرنا مشکل ہے، یہ دراصل عملی، مشاہداتی، تجرباتی چیز ہے، محض عقلی اور تخیلی نہیں، ہوائیانا، میں جو اسباب ذکر کئے گئے ہیں وہ بھی ہوتے ہیں اور ان کے علاوہ بھی، بلکہ جنس مرتبہ محض قدرتی اسباب، کھیر حقیقت کا موجب ہو جاتے ہیں، مثلاً لفظ کاغذ، اور لفظ کا مقصد بننا۔

۶- بنیادی سبب اور اصل وجہ حقیقت ہاجزا ہے، چنانچہ علامہ شامی بحر امت فربات ہیں: "ان العللۃ عند محمد و حمد اللہ ہی التعلیل و انقلاب الحقیقۃ و ما یفنی بہ"



۱۔ ائمہ دین کا عقیدہ ہے کہ کتبہ شامیہ صحیح ہے۔

اس لئے اگر حقیقت نہیں بدلتی تو نکر میں تبدیلی نہیں ہوتی ہے، نہ بریں فتنہ کرنے پر  
کتبہ کرنے کا حکم معلوم ہو سکتا ہے۔

نوٹ

مگر ظفر کرنے یا کٹیدہ کرنے کو بھڑا، (یا بخار کے مشابہ) کہن درست؛ و تو اس کا حکم کتبہ  
قدس مذکور ہے، وہ یہ ہے: "وَمَا يَصِيبُ الذُّنُوبَ مِنْ مَخَارِطِ الْجِلْدَةِ، قِلِّ يَجْمَعُ  
وَقِلِّ لَا وَهُوَ الصَّحِيحُ، وَأَمَّا التَّوَضُّعُ الْمُنْتَجِعُ مِنْ دُخَانِ الْحَامَةِ فَهُوَ  
ظَاهِرٌ" (رد المحتار، ص ۴۶)۔

اسی سوال کے تحت یہ بھی مذکور ہے کہ کٹدے پانی کو سند کی سے الگ کر دینے سے کیا پانی  
پاک ہوئے گا؟

اس بارے میں اگرچہ کوئی صریح جزئیہ تو رالم کی نظر سے گزرنا یا نہیں، البتہ حدیث  
نبویہ (جو سنن میں ملتی ہے) "الْمَاءُ طَهُورٌ لَا يَجْمَعُ شَيْءًا مِنْهُ" (ابو داؤد، ترمذی) کے ذیل  
میں بعض کبار اساتذہ حدیث شریف کی عقیدہ برے معلوم ہوتا ہے، اس بات یہ ہے کہ پاک پانی  
کے اجزاء میں نجاست کے اجزاء (پانی میں نجاست چراغ نے) مخلوط ہو جاتے ہیں، اس صریح  
ناپاک پانی کے استعمال کرنے سے پانی کے ساتھ نجاست کے اجزاء بھی مستعمل ہو جاتے ہیں،  
اس لئے ایسے پانی سے طہارت حاصل نہیں ہوتی بلکہ نجاست سے تھوٹ کی بنا پر وہ بدھ یا چیز بھی  
ناپاک ہو جاتی ہے، جہاں یہ پانی نہ ملے، اور نہ خاص پانی توہ پاک ہوتا ہی نہیں، طرہ انشینی کی  
دری تقریر ترمذی "لَعَرَفَ الْمُتَذَكِّرُ" کی حسب ذیل عبارت سے بھی یہ مستفاد ہوتا ہے "تَعْرِفُ  
الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يَبْقَى نَجَسًا أَبَدًا، بَعِيْثٌ لَا يَكُونُ بِطَهَارَتِهِ سَسْلًا، فَإِنَّ هَذَا التَّعْبِيرَ

اقرب الی تعظیظ الحدیث الاخریٰ ہر حدیث سے سزا دینے کی یہ بات شرعی جہاد کا حصہ ہے۔  
 میں سے یہ بھی شک ہے کہ اگر کوئی شخص سے گندمی کے اجزائے نظر جانیں یا نکال دئے جائیں  
 تو پانی پاک ہو جائے گا۔ نیز سورج سے نجاست نکالنے اور اسے پاک کرنے کے جو مسائل عام  
 طور پر نسب فقہ میں ملتے جلتے ہیں ان میں بعض سے اسی سوال کا بھی جواب ملے گا۔ چھوڑ کر رکھتی ہے،  
 اللہ اعلم۔

۷۔ احتجاجاً، کتب مابینہ کو مستزیم نہیں، مگر یہ پاکہ جزا کی حقیقت نہیں بدلتی تو وہ مجموعہ (پاکہ و ناپاکہ سے مخلوط) ناپاک ہی رہے گا، بعض یونانی و اراکوں کے استعمال کا ممنوع ہونا، بعراضات معتبر کتب فقہ میں ملتا ہے، یہ اس کا شہد بخلاف ہے، اس وجہ سے بالکل ٹٹی ہوئی دواؤں کے بغیر ضرورت استعمال و مستعد و مستند فقہاء نے ممنوع قرار دیا ہے۔

۸۔ ایسے سامان کی طبابت کا صریح حکم کرب قدس میں ملتا ہے مثلاً شامی میں ہے  
 ”وَيُظْهِرُ زَيْتُ سَجَسٍ بَجَعِدِ صَابُونًا، مَهْ يَفْقِي“۔ ”قہن کی مذکورہ مہریت کی طرف کرتے  
 ہوئے طامہ شامی تحریر فرماتے ہیں ”وَعَلِيهِ يَتَفَرَّغُ مَالُو وَفَعِ ۲ نَانِ اَوْ كَلْبِ فِي قَدْرِ  
 الصَّابُونِ فَصَادِ صَابُونًا يَكُونُ طَاهِرًا كَتَسْلِ الْحَقِيقَةِ..... ثُمَّ اعْلَمْ اَنْ الْعِلَّةَ عِنْدَ  
 مُحَمَّدٍ هِيَ التَّضَرُّعُ وَالْاِقْلَابُ الْحَقِيقَةُ وَاتَمَّهْ يَفْقِي مَهْ ۱۲ ۱۰۔“

• دمِ صنم چونکہ نجاستِ حقیقی ہے، اس لئے اس کے پاک ہونے کا، ہی ظرن  
اس کی بے بوشرا، نے جو، رکی شرما کوئی غلو آتش نہیں۔

۱۰۔ جلاٹین بن جانے سے اگر ہاپاک، شیا، انکی حقیقت میں جانی ہے تو ہاپک جو ہانے کی وجہ سے اس کا استعمال جائز ہوگا۔ اس فن کے بعض ماہرین نے قائم کو جنوبی افریقہ میں، جلاٹین بنانے کے ایک کارخانہ میں لے جا کر مینٹینوں کے ذریعہ اس کے جفے بناتے کے مختلف ادارت اور جن چیزوں سے بناتے ہیں ان کا مشاہدہ کروایا اور بتا کہ اس طریقہ سے (جلاٹین

ہن جانے سے) حقیقت بدل جاتی ہے اور پچھلے اثرات (منہ پاک اشیاء سے یہ بنتا ہے اس کے اثرات) بالکل ختم اور تبدیل ہو جاتے ہیں۔

لیکن وہاں کے بعض علماء کا کہنا یہ ہے کہ حقیقت نہیں بدلتی اور حقیقت نہیں بدلتی :  
 نا پاک اشیاء سے تیار شدہ مال پاک نہیں ہوگا، اس لئے اس کے استعمال کا حکم بھی دیگر نا پاک اشیاء کے استعمال جیسا ہوگا۔ واللہ اعلم

## انقلاب ماہیت کا مسئلہ

مولانا زبیر احمد قاسمیؒ

انقلاب ماہیت یا تحول میں اور استحالہ شئی کی شرعی حقیقت متعین کرنے میں ہمارے خیال کے مطابق فقہاء کرام کی ان بحث و تحقیق سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے، جو کتب فقہ کے مختلف ابواب میں پائے جاتے ہیں۔

اور جہاں تک میں نے غور کیا ہے تو یہی محسوس ہوتا ہے کہ انقلاب ماہیت اور تحول میں اصل و غل میں کسی کے حکم و اثر کے زوال کو حاصل ہے، اگر کوئی شئی کسی بھی وجہ و اسباب کے بنا پر اپنا اصل حکم و اثر ہاتی نہ رکھ سکے تو کہا جاسکتا ہے کہ وہ شئی اپنی ماہیت کو کوئی دوسری چیز بن چکی ہے، یعنی انقلاب ماہیت اور تحول میں نہو چکا ہے۔

مثلاً اپنی جگہ یہ طے شدہ مسئلہ ہے کہ ماہ مطلق کا حکم، اثر یہ ہے کہ وہ نجاست غصیہ کو زائل کر کے انسان کو پاک کر دیتا ہے، مگر پانی کا حکم و اثر اس کا مطہر ہونا ہے، اب اگر پانی کسی بھی نہ پر اپنے اثر و صف طہیر اور دفع حدیث ہونے کے اثر سے محروم ہو جائے تو زوال الاثم و بدل علی ذوائی الطہور کے سلسلہ اصول کے مطابق یہی کہا جائے گا کہ یہ پانی پانی نہ رہا، اور میں گنہگار اور یہی تحول میں اور استحالہ شئی کہلا جائے۔

اب فقہاء کرام نے بھی بحث اور فقہی تفصیلات "باب المباد" کے تحت کی ہیں، ان

بحث تفصیل سے واضح ہوتا ہے کہ پانی کے اثر یعنی اس کے وصف حمید کا روال مختلف صورتوں میں ہو جاتا ہے۔

الف۔ مثلاً اگر پانی کے درخت اور انحرور وغیرہ کی نہیں، مطلقاً اپنے اندر جذب کر لیں اور اس انجذاب کے بعد جسے فقہاء کمال امتحان اور تشکیب نبات سے تعبیر کرتے ہیں، اور اس درخت اور بیلوں کو نمودار جمع کر لیا جائے تو یہ پانی ماہ مطلق نہ ہو کر اپنے اثر وصف حمید سے محروم ہی رہتا ہے، گویا یہ پانی پانی نہیں بلکہ درخت و پل کا حرق ہی کہلاتا ہے۔

ب۔ اسی طرح ہمہ دیکھتے ہیں کہ اگر ماہ مطلق میں کوئی پاک چیز داخل کر چکا ہو تا ہے جس کا مقصد پانی کی صفائی و تکلیف کے سوا کچھ اور ہوتا ہے تو کوئی بعض صورتوں میں فقہی اصطلاح و تعبیر کے مطابق پانی اصل حقیقت یعنی رقت و سیالین اور اس کے اوصاف ثلاثہ رنگ و بو و ذمہ باقی بھی رہ جاتے ہیں تاہم محض طبع و تبدل اسم کے سبب فقہاء اس کو ماہ مطلق نہیں کہتے اور اسے رافعہ حدیث نہیں مانتے۔ گو بلاشبہ یہاں طبع و تبدل اسم کا بھی ایک گونہ تحول میں میں فعل محسوس ہوتا ہے مگر حقیقت یہی ہے کہ اس طبع و تبدل اسم کے نتیجے میں اس ماہ مطلق کا سابقہ اور ذاتی اثر و عمل اور خاصہ یعنی اس کا رافعہ حدیث ہونا ختم ہو جاتا ہے، اور اسی اثر و خاصہ کے زوال کی بنا پر وہ پانی پانی نہیں بلکہ کچھ اور بن جاتا ہے۔

ج۔ ایسا ہی اگر ماہ مطلق میں کوئی جامہ و سیال چیز مل کر رمل جاتی ہے اور پھر یا تو پانی کی رقت و سیالین ختم ہو جائے یا طے والی چیز کے وہ وصف اور بھی ایک وصف کا ظہور ہو جائے یا کبھی اس کے اجزاء و مقدار پانی سے بڑھ جائیں گویا پانی مغلوب ہو کر کاحدہ و مہو ہو جائے تو بھی منہ الخبط۔ پانی کا سابقہ اثر و خاصہ یعنی وصف تطہیر ختم ہو جاتا ہے۔ اور وہ ماہ مطلق نہیں رہتا۔ یہاں بھی مٹی آخر کے غلبہ کے نتیجے میں جب پانی کا ذاتی اور سابقہ اثر و عمل یعنی وصف تطہیر رمل ہو گیا تو ماہ مطلق نہیں کہہ سکتے۔

وہ پھر کبھی کسی جہی کو اثر بلا دیتا جاتا ہے جس کے نتیجے میں وہ جہی اپنے تمام مہارت اور ذاتی اثرات و خصوصیات سے ذاتی ہو جاتی ہے تو کبھی انقلاب مابیت اور قبول میں ہو جاتا ہے اور اس کا نام اور ظہور سب کچھ بدل جاتا ہے، مثلاً قذافی اور اس کی جماعت، گوریلا پانڈے وغیرہ جس کے ذاتی اثرات و خصوصیات یقیناً کچھ اور ہی ہوتے ہیں، جتنے جلانے کے بعد اس کے سارے اثرات و خصوصیات کھینچا ختم ہو جاتے ہیں اور اس کا نام رکھ کر کچھ اور ہو جاتا ہے جس کا ختم شروع ہی بدل جاتا ہے اور پاک سمجھا جاتا ہے۔

۴۔ اسی طرح کبھی طوں ملک اور سرد زمان کے نتیجے میں بھی جب کسی جہی کا ذاتی اثر و خاصہ زائل ہو جاتا ہے تو انقلاب مابیت اور قبول میں ہو جاتا ہے۔ اسی کی مثال 'برچہ در کانہ' تک رفتہ تک شد' اے لے تار و خنجر ہیں، کسویں میں گر کر، بعد مدت کچھ بن جانے والے کاذورات ہیں، 'النجاسة' ذہ فلک فی الارض و ذہب انور ہا۔ اور ذاتی اشیاء بھی پیر جو مرد و زمانہ کے بعد مٹی بن جاتی ہیں وغیرہ وغیرہ۔

خلاصہ یہ ہے کہ ہمارے غور و تدبر کے بعد جو حقیقت منجھ اور ہمارے لئے وضع ہوئی ہے وہ یہی ہے کہ انقلاب، حیثیت اور قبول میں اصل اصل، مٹی مٹی کے اپنے ساتھ ظہور اثر اور خاصے کے زوال ہی کو ہے، خواہ اس کے اسباب کچھ بھی ہوں، موکلنا، ملہا، اور جینا جلا، مہا جلا، پکلا، پکانا، یا ایک مدت دید کا مڈرنا، مڈرنا اور رفتنا، ان تمام تغیرات کے لئے دیکھئے اور عقار و شری اور ۹۵، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵ وغیرہ۔

ان تبدیلی اور اصولی تغیرات کے بعد ضابطہ کا باب سلسلہ دار یہ ہے

۱۔ مندرجہ بالا تبدیلی معروضات و تغیرات کی روشنی میں میرا خیال یہی ہے کہ مٹی کی حقیقت و مابیت اس وقت تک چرچا بدلی ہوئی نہیں رہی چاہے اس کو، خواہ اس میں کتنے ہی تغیرات کے تغیرات ہو چکے ہوں، جب تک ان تمام تغیرات کے بعد وہ مٹی کا ذاتی اثر اور بنیادی خاصہ

## باقی رہے۔

۲۔ انقلاب مابیت، استحکام یمن اور تحول شکی کا مطلب صرف یہ ہے کہ اس میں تمہیدی طور کے اندر مندرجہ اسباب میں سے کسی بھی سبب سے اس کا مابین اثر و ختم اور اس کا بنیادی خاصہ بدل جائے، خواہ بنیادی صورت تک و صورت اور مزید وغیرہ سبب کے سبب بدل جانے سے یا کسی ایک ہی کے بدلنے سے۔

۳۔ اگر فی میں مختلف تبدیلیوں کے باوجود اس میں کا اپنا اثر و خاصہ اب تک باقی و موجود ہے تو تحول میں نہیں ہوا، اس پر مابین حکم لاگو رہے گا۔ لیکن اگر اس میں حائل ہوئی چیزوں کے ذاتی اثرات اور بنیادی خصوصیات بھی کسی حد تک اس میں ظاہر و موجود ہو جائیں تو اس پر جو اثر و عدم جو اثر، طہارت و نجاست کا وہی حکم لگے گا جو ان میں حائل ہوئی چیزوں کے اثرات و خصوصیات کا شرعی حکم ہوگا۔

۴۔ جب انقلاب مابیت اور تحول یمن اپنے شرائط یعنی زوال اثر و خاصہ کے ساتھ تحقق ہو جائیں تو اس کے بعد یمن یا غیر یمن یمن یا ان کے مختلف اجزاء کے درمیان کوئی فرق نہیں ہوگا سب کا حکم یکساں ہی ہوگا۔

۵۔ قلب مابیت کے اسباب کی تفصیل اور تمہیدی طور سے دندر مختلف دلالت میں نکلی جا چکی ہیں لہذا اس کے لئے دفعہ (۵) کو دیکھا جائے۔

۶۔ فطر کرنے اور کشید کرنے کا جو عمل آج کے سامنے اور نکاحی دور میں ہونے لگا ہے اس کے نتیجے میں اگر کوئی پاک پانی یا کوئی بھی اشیاء نجسہ فطر و کشید کے مرحلے سے گزرد کر اپنے ساتھ رنگ و صورت کو چھوڑ کر اور اس میں اب تک جو اثرات و خصوصیات موجود تھے اس سے نکل کر ایک جدید رنگ و روپ اور مستقل نئے اثرات و خصوصیات کے حامل ہو جائیں تو بالمشابہ یہ تحول یمن اور انقلاب مابیت کے تحت آجائے گا۔

۷۔ جو دوا میں مختلف اجزاء اور کیمیاویات سے بنا کر طاق جاتی ہیں، ان پر یہ اثر ہوتا ہے کہ صراحتاً حملہ اثرات وقوع میں آتے ہیں۔ تو کوئی خاص خطہ اختیار نہ کرے۔ یہ امر تحریر نہ ہونے کے سبب فقہاء کی بعضوں میں شک و شبہ قائم ہو رہا ہے کہ اس کے قلب و ہیت نہیں کہ جائز ہو۔

قلب و ہیت میں ایک شئی اپنے اثرات و خصوصیات سے جدا ہو کر دوبارہ نکلے نہ ہو۔ معدوم ہو جاتی ہے اور ایک دوسری نئی چیز میں نرانی خصوصیات و اثرات کی حامل ہو کر دوبارہ ہوتی ہے، جیسے پتیل ساڑ میں جا ۲۴ ہے جس کی پچھلی شئی اس سے اثرات و خصوصیات سے اقسام و زوال اور ایک نئے اثرات و خصوصیات سے پیدا ہو جانے سے جدا کرتی ہے۔ جبکہ استحوالہ میں اس وقت بھی کہا جاتا ہے کہ وہ شئی اپنی اصل سے موجود ہوتے ہوئے بھی قابل استحوالہ و استتار نہ ہوتے۔ جن میں موجود ہو مگر غیر منصفہ ہو جانے کو مال و استحوالہ کا تحقق ہوتا ہے۔

اس کے ساتھ حال تکہ آنی قل اگر پانی و دوائی کا مسئلہ ہے تو اس کا "مصرف و استعمال" تبیح المعطوریہ منوط "مداویہ بشعراء" کے قبیل سے بن کر استمن کی اجازت دینی جائز ہے۔

۸۔ اپنا تحقیق یہ ہے کہ اگر شراب سے تیزی کے سبب بغیر پانی وغیرہ دوا سے پیاس نہ چلے گئے ہیں تو شراب سے بیماریوں و عمر و ملل کے ذریعہ نشہ آور اجزاء کی تخفیف و تقصیل نرانی جاتی ہے، جسے انھیں کہہ جاتے ہیں۔ نہیں چونکہ شراب مختلف پیسہ دار اجزاء سے بنا جاتی ہے، مثلاً اجزاء، عصارہ، تیل، دھواں، عصارہ اور مٹی وغیرہ۔ ان میں انھوں کی کئی شراب نما، کئی شراب، پانی، عصارہ، منصف اور مجموعی شراب نما اور مٹی کی شراب شکل، یہ سب تقصیر و تخفیف اور خلعت و خلعت کے فرق کے ساتھ حرام و حلال ہیں۔ لیکن ان چاروں اثرات پر اس کے علاوہ دیکھ کر شرابوں کی حرمت واجبہ کا مسئلہ مختلف ہے۔



اے ابوحنیفہ کے نزدیک قدر کیلے جو مسلمان ہو حال سے ادا کرنا بھی ایک قسم کی  
طرح بجز لحد اوی کا ملنا ہے (نصیحت مگرنی)۔

اس لئے جس اطفال کے متعلق یہ یقینی امر ہو کہ یہ اثر پار و محرم سے نہ ہو گیا ہے تو اس  
سے اوپر اور اس کی آمیزش والی دوا اس پر بھی حرام نہیں ہونے کا حکم لگے گا۔ میں یہاں ایسا نہ ہو  
وہاں اس سے پہنچا مقلدائے تقویٰ تو ہو سکتا ہے مگر حکم تقویٰ نہیں۔

اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ اگر کسی دوا میں اطفال کی قسم اولیٰ علیٰ حالیٰ مبنی ہوگی اور اس کا  
ذاتی اثر اور خاصہ مثلاً مسہر ہونے وغیرہ دیتی ہو تو ایسی دوا اس کا دھنسی یا خدائی نہ ہوگی ورنہ اس کا  
استعمال ممنوع رہے گا۔ "جو مہ و خمار سے" "طہین" آمیزش سے بعد اگر اس کی خاصیت اثر اور ادا  
و مہ و خمار بہرہ قرب و ہیبت ہو چکا ہے تو پھر اس کا استعمال مباح ہو جائیگا۔ اور جن دواؤں  
میں اطفال کی قسم دہانی مملی حالیٰ مبنی ہوگی اس کا استعمال بغرض تہ دوا ہی علیٰ اطفال مباح ہوگا۔

یہ اس کی تحقیق اور یہ پتہ چلا لینا کہ اس دوا میں کسی قسم کے اطفال کی آمیزش ہوئی  
ہے اور آمیزش سے بعد قلب و ہیبت ہو کر اس کے ہونے کی ناکارہی و اثرات رائل ہو چکے ہیں یا  
نہیں نہایت دشوار بلکہ حالت الناس کے لئے تحریم ناممکن ہے۔ اس لئے الحرج مدفع و  
مالمسوع "اور" "برید اللہ مکرم الیسر" وغیرہ وغیرہ اور ترقی اصول کے تحت تقویٰ مبنی ہو جائے  
چاہئے کہ مطلق اطفال کی آمیزش سے تیار کردہ انگریزی دوا میں بغرض تہ دوا ہی استعمال کی جا سکتی  
ہے مگر اجتہاد اپنی اور مستحسن ہوگا۔

یہ کسی بھی اطفال کے بدن یا کپڑے میں لگ جانے کے بعد البیض لاہرول  
بالسک "جیسے اصول کے تحت باہر مہ نماز پڑھنی باسٹی ہے" یہ دوا یوں بہتہ اور اوی ہوگا۔

۶۔ ماہر شامی نے یقینی سے نقل کیا ہے "جعل اللہ الحس فی صدورہ یضی  
بطہارہ لآلہ التعبیر، و التعبیر بطہر عند محمد و یضی بہ للسلوی، لو رفع

”نسان أو كلب في لذر الصابون نصار صابوناً يكون طاهراً لبدن السفينة“  
(ارشاد، ۱۹۰)۔

اسی عبارت سے ہر قسم کے صابن ہلکتے، نوحہ بیٹے وغیرہ کے استعمال کا جواز مستفاد ہوتا ہے خواہ اس میں جہتی مردار یا خنزیری طائی گئی ہو یا ان کے بدیوں کا پاؤں، لہذا یہ سب جوازاً و مجوزاً یہ قول اکثر مشائخ کا عقلاً قول ہے (۱۹۰، ۲۰۰)۔

۹- مذہبوت جانوروں کے خون یا اس کے دیگر اجزاء کا استعمال جو وہ اس میں ہوتا ہے وہ یقیناً مختلف کیسیا دی غسل کے مرتلے کرنے کے بعد ہی ہوتا ہے جس سے اس کا رنگ روپ و صورت سب کچھ بدل جاتا ہے۔ اور ان تہلیلوں کے نتیجے میں اس کے جوہری اثرات و خواص بھی قطعاً بدل جاتے ہیں مثلاً قلب، ہیبت اور تحول ہو چکا ایسی دواؤں کا استعمال صابر ہوگا، جلد مذہبی بالآخر امر کہہ کر بھی اس کی اجازت دی جاسکتی ہے۔

۱۰- جہانپور کی جو وضاحت اور تصویر کشی کی گئی ہے، اس کے بنانے کے دوطریقے بیان کئے گئے ہیں اس سے سب سے پہلے یہ کہ جانور طاری ہوں یا حرام نجس نجس ہوں یا غیر نجس نجس، ان کی بڑیاں اور چمڑے جلنے، پکانے، پینے اور کھانے وغیرہ کے اتنے مختلف مراحل سے گزرا رہے جاتے ہیں اور ان چیزوں اور بڑیوں کی صورت و ہیبت اس حد تک بدل جاتی ہے کہ ان خیرات کے بعد چمڑوں اور بڑیوں کے جوہری اثرات و خواص یقیناً ختم ہو جاتے ہوں گے، اس لئے انہیں قلب و ہیبت اور تحول میں سے تحت و خارجاً نہ جاسکتا ہے۔

## انقلابِ ماہیت کے اسباب اور جلاٹین حاصل کرنے کے ذرائع

مولانا اشتیاق احمد اعظمی

۱۔ کسی بھی فکری کے بنیادی عناصر رنگ، صورت اور کیفیت (حرد، خواہ اور خاصیت) ہیں جن کے قائم رہتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ اس کی حقیقت اور ماہیت جس جس قدر ہے، اگرچہ اس میں مختلف قسم کے تغیرات ہوئے ہوں۔

۲۔ انقلابِ ماہیت (استحالة بینة وقول بینة) کا مطلب یہ ہے کہ روشنی فی نفس اپنی حقیقت چھوڑ کر کسی دوسری حقیقت میں منتقل ہو جائے۔ جیسے شراب سرکہ بن جائے یا خون اسٹیک بن جائے، نطفہ گوشت کا ٹوٹا ہو جائے کہ ان صورتوں میں شراب نے فی نفس اپنی حقیقت خمر پر اور خون نے اپنی حقیقت دمو پر اور نطفہ نے اپنی حقیقت منو پر چھوڑ دی اور دوسری حقیقتوں میں تبدیل ہو گئے۔ حقیقت بدل جانے کا حکم اسی وقت دیا جاسکتا ہے کہ حقیقت اولیٰ منتقلہ کے آثار مختلف اس میں باقی نہ رہیں جیسا کہ مسئلہ مذکورہ میں پایا جاتا ہے کہ سرکہ بن جانے کے بعد شراب کے آثار مختلف بالکل ناپائیدار ہو جاتے ہیں (کنایۃ الخمر ص ۸۷)۔

نواب صدیق حسن خان صاحب الرواحۃ الندیۃ میں تحریر فرماتے ہیں: "والاستحالة مطهرة لی ۱۱ فا استحال الشئی ۱۲ لی شئی اخر حتی کلان ذلک الشئی الاخر مخالفاً للشئی الاول لوناً وطعماً وریحاً کماستحالة العنبرۃ رملاناً" (ارواح الندیۃ ص ۸۳)۔ اس



اس عبارت سے معلوم ہوا کہ نجس شیر یا غور کو آگ پر پکایا گیا اور وہ کاز حائضہ ہو کر وہیں بن گیا تو اس صورت میں انقلاب مابیت نہیں ہوا بلکہ وہ پکانے سے پہلے بھی شیر و تھا اور پکانے کے بعد بھی شیر وہی ہے، فرق صرف انجاء و عدم انجاء کا ہے، جو کہ ایک وصف ہے نہ کہ حقیقت کی تبدیلی، تو یہ ایسے ہی ہوا جیسے کہ دودھ میٹر بن جائے اور نیسوں پس جانے کے بعد آنا اور آنا پکنے کے بعد روٹی بن جائے، برخلاف شراب کے جو کہ رکہ بن جائے اور مکہ جائے جو کہان تک میں کر کہ تک بن جائے، تو ان ساری صورتوں میں ایک حقیقت کا انقلاب دوسری حقیقت کی جانب ہوا ہے نہ کہ ان میں محض وصف کی تبدیلی ہے۔

۳- شنی میں تبدیلی ایسی ہو کہ اس کے جوہر کی مناسبت ہو کر یا بدل جائے اور مجموعی حراج میں تبدیلی آجائے اور جن اشیاء سے مل کر یہ شنی بنی ہے ان کا کوئی بھی اثر اور ان کی کوئی بھی خاصیت اس میں نہ رہے تو اسے تبدیلی مابیت قرار دیا جانا چاہئے۔ اور اگر نئی پیدا ہوئے وہ ان کی اپنی اصل سے موثر طور پر کچھ خصوصیات اور کیفیات برقرار رکھتی ہے، تو ہماری ناقص رائے میں امام اعظم کے اصول کے مطابق اسے تبدیلی مابیت نہیں کہنا چاہئے جبکہ صاحبین کے اصول کے مطابق اسے انقلاب مابیت کہنے کی گنجائش موجود ہے، جیسا کہ جواب (۲) میں امام صاحب اور صاحبین کے یہاں تھوڑی سی موصفت کے ظہور سے بھی شراب رکہ تسلیم کرنی جاتی ہے، جسے وہ ان اصول ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹

ہم محمد کا قول ہے اور ای پر فتویٰ بھی ہے جبکہ ابو یوسف عدم طہارت کے قائل ہیں۔ عاصیہ  
الطحاوی علی المراتی میں ہے: "والاستحالة تطهر الاعیان النجسة" وهو قول محمد  
وزاوية عن الامام و عليه أكثر العشائخ وهو المختار في الفتوى وقال  
أبو يوسف: لا نكون مطهرة لأن الباقی اجراء النجاسة" (مروان، ص ۷۰)۔

مذہب اور مذاہب کا ظاہر مذہب یہ ہے کہ نجس العین قنپ مابیت کی بنا پر پاک نہیں ہوتا  
کرت (دیکھئے: المہر، ص ۷۹)۔

ان حضرات نے مذہب والا حکم سے شراب کو مستحق رکھا ہے۔ کیونکہ شراب بہ خود بخود  
مرکز بن جائے تو اس کی پاکی جمع عید ہے، لیکن شراب اگر نجس خارجی نجس کے سبب مرکب بن جاتی  
ہے تو اس صورت میں بھی وہ غیر طہری ہوگی۔

انقلاب مابیت کے مسئلہ میں سہادت کے قائلین کے یہاں نجس العین اور غیر نجس  
العین کے درمیان و راسی مخرج ہر دو کے مختلف مواز کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ کفایت  
النجس میں ہے: "انقلاب مابیت سے پاک ہو جانا نجس العین اور غیر نجس العین دونوں میں یکساں  
نہ ہے۔ ہادی ہوتا ہے، خون بھی نجس العین ہے مثلاً بن جانے سے پاک ہوتا ہے، خود خنزیر کا  
انقلاب حقیقت سے پاک ہو جانا بھی ثابت ہے" (کفایت النجس ص ۸۱)۔

۵۔ نقاب مابیت مختلف صورتوں میں ہوا کرتا ہے، کبھی احتراق کے ذریعہ ہوتا ہے  
اور کبھی تحلیل کے ذریعہ، در کبھی کسی شئی نجس کے کسی ظاہر سے ساتھ اختلاط کی بنا پر بھی ہوتا ہے  
(دیکھئے: المہر، ص ۷۹)۔

البتہ شراب کی تحلیل جس سے اس کا قلب مابیت ہو جائے کرتا ہے اس کی مختلف صورتیں  
ہوا کرتی ہیں، کبھی یہ شراب خود بخود مرکب بن جاتی ہے، کبھی اس کے اندر دوسری چیز ڈال کر مرکب بنایا  
جاتا ہے جیسے تنک، مرکب، تحلیل یا گرم ردی، چنانچہ شراب کے قریب تک جلد کر بھی اس میں ترشی

پیدا کر لی جاتی ہے، ان مختلف اسباب کے تحت شراب، سرکہ بن جائے رہتی ہے، وغیرہ کے نزدیک اس کا پینا حلال ہے (فتاویٰ اسلامیہ، ۳: ۳۳۵)۔

۹۔ اگر شیشی سے شہید کرے کوئی دوسری شیشی مصلیٰ جاتی ہے جیسی اس کا نام شہید کیا جاتا ہے تو قلم اسی شیشی کے مائل ہوگا جس سے وہ شہید کی گئی ہے، مثلاً نجس شیشی سے شہید جانے والی شیشی نجس ہی ہوگی، مراقی غلامی میں ہے: "والمستفطر من الحامۃ نجس کالمسما بالعرفی حرام" (مرآۃ العابدین، ۵۹) "لہذا اگر کسی پاک خوتہ بودار پتی یا پھول سے اس کی خوشبو کے مضر کو اٹک کر لیا جائے تو وہ بھی پاک ہوگا۔

اور اگر تندرے پانی سے تندی کے حصہ وائٹ کرے صاف ستھرا پانی کا نام ان میں سے پر ہو کہ نجاست کے سارے آثار ان تندرے پانی سے باطل اور ہو جائیں اور پانی باطل صاف ستھرا اور حرے میں اصل پانی جیسا ہو کر اصل پانی اور اس قدر شدہ پانی میں کوئی تیزی نہ کی جائے تو وہ پانی پاک ہوگا، حدودی فتاویٰ کی کتاب میں ایک سوال اسی قسم کے پانی کے بارے میں آیا ہے تو وہاں کے علماء کی ایک ٹولس کا متفق فیصد ویسا ہی ہے جو ہم نے بھی ذکر کیا (اس جواب کے لئے دیکھئے فتاویٰ الخیرۃ المذنبۃ لمحمد باقر نقوی، ۱۴۳۳)۔

۷۔ دواؤں میں مختلف اجزاء و عناصر و ملا کر تیار کیا جاتا ہے، دوا میں سیال بھی ہوتی ہیں اور جامد بھی۔ فقہائے کرام ایسے اختلاط کو جب کہ چند چیزیں ایک دوسرے میں مل کر باہم متغیر نہ رہ جائیں یا نہ کی جائیں، استحباب میں کہتے ہیں، چنانچہ الموسوۃ الفقہیہ میں احتیاط کی اصطلاحی تعریف یوں کی گئی ہے: "اصطلاحاً کما یفہم من عبارة بعض الفقہاء: احتلاطہ بمعبرہ بصورة لا یمکن افراده بالتصرف کاستهلاك السم فی الخمر" (۴۹)۔

استحباب میں وہ قلب ماہیت نہیں قرار دیا جاسکتا، کیونکہ بصورت استحباب، ماہیت کی

تبدیل نہیں ہوا کرتی۔

آج کل جن انگریزی رواؤں میں انگلی کا استعمال ہوتا ہے اور وہ اصل شراب ہے یعنی اثر یہ انگلی شراب کی ان چار انواع سے حاصل کیا گیا ہے جن کی تحریر اور نجاست انحصار نہیں قطعی ہے اور اچار شراب یہ ہیں علاء، عصیر، نطرا، تھج، زریب، تویہ، مکمل بھی حرام اور نہیں ہوگا اور اس کا استعمال کسی بھی طرح جائز نہ ہوگا (فتاویٰ ہدایہ، ص ۴۷)۔

میں نے مفتی نظام الدین صاحب علیہ الرحمۃ اس کے کچھ طراز میں "آج کل عام طبع سے جو انگلی دو دوں وغیرہ میں استعمال ہوتا ہے، اصل شراب نہیں ہے، چونکہ یہ بہت انداز اور مست ہوتا ہے جبکہ کسی شئی کا جوہر اور اصل تو اس شئی کے مقابلہ میں غائی تران ہوا کرتا ہے، مہرچہ انگلی کا سستا ہونا یہ دلیل ہے کہ اس کی اس دو قسمی شراب نہیں جو حقیقی معنوں میں شراب ہوتی ہے، بلکہ اسے شکر، قند اور آلود غیر ہائے سستی چیزوں سے بناتے ہیں جن سے انگلی کافی مست پڑتا ہے اور مقصد بھی اس انگلی کے دو دوں میں ڈالنے سے یہ ہوتا کہ وہ اس میں بعد شراب نہ ہو سکے۔ نہ اس کا مقصد نشہ پیدا کرنا ہوتا ہے، اس لئے بھی اس قلی الکوحل کے پاک ہونے کا قصور نہ ہوگا اور اس کا استعمال بھی ممنوع نہ کہا جائے گا جب تک کہ اس میں نشہ پیدا نہ ہوئے، اسی طرح جس کے نزدیک اصل انگلی کی ملوث کا یقین ہو جائے اس کو بھی ان ملاوٹ والی چیزوں کا استعمال کرنا جائز نہ رہے گا (فتاویٰ ہدایہ، ص ۴۷)۔

مفتی صاحب انبیک دوسرے مقام پر اسی قلی کھل کے بارے میں لکھتے ہیں: "اور اثر کوئی بطور احتیاط استعمال نہ کرے تو آمکی پات ڈوگی اور تھوکی ہو جائے گی نہ دھوا، اسی وجود سے اب انگریزی روشنائی کے استعمال کو منع نہیں کیا جاتا اور نہ ہوسیدہ پختک طلاق کو مستحب جاتا ہے اور نہ ایلو پختک رقیق رواؤں کے استعمال سے منع کیا جاتا ہے اور نہ اسے سکوینڈ۔ سے ملے ہوئے عطریات کے استعمال سے منع کیا جاتا ہے اور نہ اس کی تجارت و فروش کرنا جاتا ہے، بلکہ انہی میں



سے کسی چیز کے اندر خود اربوں کے ٹکڑے کی تحریک کا یقین ہو جائے یا کسی کو نیند دلیجہ میں مریض جانے دلیجہ سے نشہ پیدا ہو تو ہرگز اس چیز کا استعمال کرنا، بیع و شرا، اور تجارت کرنا، جو بھی جائز نہ رہے گا۔ (فتاویٰ نظام عدالت، ۱/ ۳۳۸)۔

۸۔ صاحبانِ مومنہ جب بی سے بچتے ہیں، یہ چاہی ہو کہ مردانہ ہو یا خیرین کی یہ سنائی، ان تمام صورتوں میں وہ صاحبانِ لائقِ استعمال رہتا ہے، کیونکہ متعدد کتبِ حنفیہ میں یہ صراحت موجود ہے کہ جب بی سے صاحبانِ مومنہ ہائے پارس میں انقلابِ مابیت ہو جاتا ہے۔

فتح القدیر شرح ہدایہ میں ہے: "وعلی قول محمد بن عیسیٰ الحکیم بطہارۃ صاحبون صنع من زیت فحسب" (۱۰، ۱۱۷۱ بخاری، ۱۰، ۱۱۷۱ بخاری، ۱۰، ۱۱۷۱ بخاری)۔

اس سلسلہ میں مفتی کفایت اللہ صاحب کافوقی بھی لکھتے ہیں: "ان امور کے ثبوت کے بعد نوٹی ہوئی کہ خیر یا مینہ کہتے کی چاہی سے پہنچے ہوئے صاحبان کے جواز میں تردد کیا جائے" (ذکایۃ المفتی، ۲، ۱۳۲)۔

مغرلی سرامک میں بسکت وغیرہ میں اگر چاہی مالہ جاتی ہے، اسی طرح تو تھ پیسٹ وغیرہ میں ہڈیوں کا پاؤڈر ملا ہوتا ہے اور یہ ہڈیاں مردانہ خیرین کی بھی ہو سکتی ہیں تو دریں صورت بسکت میں نجس چاہی یا تو تھ پیسٹ میں نجس ہڈیوں کا پاؤڈر اگر فقط اختلاط کی صورت میں ہے تو اس بسکت اور تو تھ پیسٹ کے حرام ہونے میں کوئی شک نہیں، جیسے کہ "الخبر المعجون بالخمر" کی قریم میں شک نہیں، موموں میں ہے "مکرمہ نحریماً اکل الخبر المعجون بالخمر لوجود ذوات الخمر فیہ" (موسمہ لغویہ، ۱۱، ۱۱۷۱ بخاری)۔

اور اگر بسکت میں نجس چاہی یا تو تھ پیسٹ میں نجس ہڈیوں کا پاؤڈر فقط اختلاط کی حیثیت سے نہیں بلکہ ان میں قنبِ مابیت ہو چکا ہو تو فقہ حنفی کی رو سے جواز کافوقی ہونا چاہئے لیکن سب سے اہم چیز اختلاف اور انقلاب کے فرق کو جاننے کا ہے کہ یہ نہایت ہی دقیق مسئلہ ہے۔

۹- مذہب جہانوردوں کا خوان مختلف صورتوں میں دوادیں میں استعمال کیا جاتا ہے، تو ان سلسلے میں یہ بات بالکل واضح اور نفسی قطعاً سے ثابت ہے کہ ہم مسیح، بھیس اور جہاں ہے، خواہ کسی بھی جانور کا ہوا، مارا، دی ہے۔

”حرمت علیکم المینۃ الدم و لحم الخنزیر و ما اهل لعلو اللہ بہ“

(نور ۳)

اور اگر تمبیوانی عمل کے ذریعہ ہم مسیح کی، بیت ہی ہوں جائے تو فقہاء، راس کے لئے جواز کا قول کرنا کی شکل رو جائے گا۔

۱۰- جلائین مختلف چیزوں سے حاصل کیا: وائیک Product ہے جو کہ جانوروں کی آنتوں، ہڈیوں، وائیک خاص شکل میں دینے کے بعد صیقل ہوتا ہے جو بھی بھی اپنی اصل حالت میں وائیک نہیں ہوتا، جلائین حاصل ہونے کے ذرائع عام طور سے جانوروں کی ہڈیاں اور لٹھائیں ہیں جس میں خنزیر کی کھان بھی شامل ہے۔

جلائین بنانے کے طریقے مختلف ہیں جیسا کہ ڈاکٹر اعظمی صاحب (جہاں مدد دانی دہلی) کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے۔

صاحب احکام الاطعمہ جلائین کے بارے میں لکھتے ہیں ”مصدر الجلائین هو اللحم لا جن الذي تحول بالمعالجة الى الجلائین یعنی جلائین کی اصل و ذرائع جن سے مختلف تدابیر اختیار کرتے جلائین میں تبدیل کر لیا جاتا ہے، انوائین (جو جلائین کی اصل روپ ہے) خنزیر سے حاصل ہوتا ہے، تاہم یہ بھی معصوم ہونا چاہئے کہ جلائین کی تیج رنگ اور نیش کی خصوصیات اپنی اصل کو، جن سے کثیف ہوا کرتی ہیں (۱۷۱-۱۷۲)۔

ڈاکٹر اعظمی صاحب کی تحریر ہو یا صاحب احکام الاطعمہ کی تصدیقات، ان کی روشنی میں جلائین کے بارے میں تحقیقی طور پر ہم سے لئے حکم لگانا مشکوک ہے کہ آیا اس میں جلد خنزیر کا

انقلابِ مہیت ہو چکا ہے یا نہیں۔

جلانین کی ذات اگر جلدِ خنزیری ہے اور اس میں جو کچھ تبدیلیاں ہوتی ہیں وہ وصفِ وصف کی تبدیلی ہو تو اس صورت میں جلانین کی نجاست و حرمت میں کوئی کام نہیں۔

اور اگر واللہ جلانین کی صورت میں جلدِ خنزیر اور مضمخِ خنزیر کی حقیقت ایک دورانی حقیقت میں متبدل ہو چکی ہے جیسا کہ کان نمک میں کرکڑ خنزیر کا حال ہوتا ہے تو اس صورت میں حنفی مسلک کی روشنی میں عدمِ حرمت و عدمِ نجاست کا حکم گئے گا اور پھر اس کے استعمال میں کسی طرح کا کوئی کام نہیں ہوگا۔ بحث کا خاتمہ مفتی محمد تقی عثمانی کے جواب سے نیا جا رہا ہے، وہ نصیحت ہیں ”اگر خنزیر سے حاصل شدہ مضرہ کی حقیقت اور مہیت نیمیاوی مثل کے ذریعہ بالکل بدل چکی ہو تو اس صورت میں اس کی نجاست اور حرمت کا حکم بھی ختم ہو جائے گا، اور اگر اس کی حقیقت اور مہیت نہیں بدلی ہے تو پھر وہ مضرہ نجس اور حرام ہے اور جس چیز میں وہ مضرہ شامل ہوگا وہ بھی حرام ہوگا (ملفوظات ص ۱۷۵۲)۔“

## انقلاب ماہیت

والکبر مولانا سلطان احمد اصلاحی

۱۔ معمولی تبدیلیوں کے باوجود جب تک کوئی چیز اپنی معروف خصوصیات کے ساتھ باقی رہتی رہے اور اس کی اپنے معروف نام سے شناخت ہوتی رہے، کہا جائے گا کہ وہ اپنی اصل حالت پر قائم ہے اور اس کا قلب ماہیت نہیں ہوا ہے۔

۲۔ کسی بھی کے اندر انقلاب ماہیت کے تحقق کے لئے بنیادی اور جوہری تبدیلی ضروری ہے، اس کے لحاظ سے اس کے رنگ، صورت اور کیفیت یعنی کہ نہ کے مزہ، بو اور خاصیت ہر چیز بدل جاتا ضروری ہے، اس کے بعد ہی اس کے اوپر انقلاب ماہیت کا اطلاق ہوسکتا ہے اور اس سے متعلق احکام اس پر مرتب ہوتے ہیں۔

۳۔ تبدیلی اگر اس درجہ کی ہے جس سے تمام اور خاصیت تبدیل ہو جاتی ہے جیسے کہ نیند سے غرور شراب سے سرک تو اس پر تبدیلی ماہیت کا اضافی ہو جائے گا، کچھ کیفیات اور خصوصیات نئے برقرار رہنے سے اس میں فرق نہیں ہوگا جیسے کہ اوپر کی مثالوں میں اس کی برقراری سے اس کا الگ نام اور رنگ رقم قائم ہوگا ۲۔

۴۔ اصول طور پر انقلاب ماہیت کے مسکن میں نفس اور غیر نفس سے کوئی فرق واقع نہیں ہوتا، ماہیت اقیانوس اور دریا کی اور غلاف روکی کی بات فک ہے، نہ کھکنڈے کی نہ یہ لکڑی کی جواز کی







## قلب ماہیت

مولانا مفتی شیری علی مجذوبی

استحلال کی چند شکلیں بحوالہ عالمگیری:

۱- تحلل الخمر فی خلیۃ جذبۃ طہرت بالاحتفاق کذا فی القنۃ۔

۲- الخمر الذی عجن فی الخمر لا یطہر بالغسل ویصب فیہ الخمر۔

لیکن درج ذیل صورتوں میں استحلال شرعی نہ پائے جانے کی وجہ سے مہارت و رعایت کا حکم نہیں لگایا گیا۔

پاک تیل جس وصابن بنا لیا جائے وہ انتہا آب یمن کی وجہ سے مفتی بہ قول کے مطابق پاک ہو جاتا ہے بعض مشائخ نے ای پر قیاس کرتے ہوئے فرمایا:

”و کذا فی الدس المملوٰخ ۱۵ کان زہبہ، منجسًا، ولا میما ۱۱ ان الغار

یدخلہ فیبول ویعرف فیہ وقد یسوت فیہ۔“



## انقلاب ماہیت و حقیقت

مفتی ذاکر حسین نعمانی

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے زندہ رہنے کے لئے مختلف چیزیں پیدا کی ہیں جو چیزیں انسان کے لئے جسمانی اور روحانی لحاظ سے فائدہ مند تھیں ان کا استعمال بطور تقیادوا کے جائز قرار دیا اور جو چیزیں انسانوں کے لئے جسمانی اور روحانی لحاظ سے منفرد تھیں ان کے استعمال سے روک دیا، حرام کی دو قسمیں ہیں۔ جوئی نلک حرام ہیں جیسے خنزیر اور مردود وغیرہ ان کے استعمال میں جسم اور روح دونوں کا نقصان ہے، ایک وہ حرام ہے جوئی نلک حرام نہ ہو بلک ملک و غیر ہونے کی وجہ سے حرام ہو، مثلاً کسی نمرنی بلا اجازت کھانا، اس میں اگرچہ جسم کا فائدہ ہے مکن روح کا نقصان ہے۔

### حلال اور جائز اشیاء کا استعمال

پھر ان حلال، پاک اور جائز اشیاء کا استعمال بھی اپنی شکل میں ہوتا ہے، کبھی شکل بدل جاتی ہے، چہرہ ملی کبھی کسی شے کے اختلاف کی وجہ سے ہوتی ہے، اختلاف کبھی حلال اور حرام اشیاء کا ہوتا ہے اور کبھی پاک اشیاء کا، اختلاف سے کبھی اشیاء کی حقیقت بدل جاتی ہے کبھی نہیں بدلتی۔ اختلاف کی وجہ سے کبھی اشیاء واجبۃً اختلاف کا نام بھی بدل جاتا ہے، کسی شے کی حقیقت کبھی معنوی

عمل سے بدلتی ہے۔ جیسے انگور کے شیرہ سے شراب بنانا یا شراب سے سرکہ بنانا، کبھی فطری تبدیلی ہوتی ہے جیسے نطفہ سے نطفہ، علاقہ اور انسان کا بننا ہے، نطفہ پلید ہے اور انسان پاک ہے۔ پھلوں اور بڑبڑوں اور اناجوں کے کمیت کو کبھی گندے نالوں کے پانی سے سیراب کیا جاتا ہے۔ فصلوں کو خوب بار آور کرنے کے لئے گود اور مٹینوں کی کھڈا دالی جاتی ہے پھر پانی سے سیراب کرتے ہیں، گندہ پانی یا کھاد تو پلید ہے، لیکن یہ پانی قدرتی طور پر ظہر ہو کر صاف پانی بنائے اسے اور خست کے برجز کا حصہ بنتا ہے۔

اجناس ہنری اور محل میں گندگی کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ ضروری نہیں کہ ہر مصنوعی عمل سے کسی چیز میں تبدیلی اثر اس کی حقیقت بدل جائے۔ فطری تبدیلی پر قیاس صحیح نہیں، اس لئے کہ فطری تبدیلی میں اللہ کی قدرت استعمال ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جس طرح نئی چیز پیدا کرنے پر قادر ہیں اسی طرح کسی شئی کی حقیقت کو بدل بھی سکتے ہیں۔ مثلاً گوشت سے پتھر بنا دیا۔ لیکن مصنوعی طریقہ میں بندہ کی ہر مندی کا بدل ہوتا ہے، بندہ صرف اسباب و استعمال کرتا ہے، ان کے ذریعے کبھی کسی شئی کی حقیقت بدل جاتی ہے اور کبھی نہیں بدلتی، بندہ کسی شئی کی حقیقت بالکل بدل دیتے پر قدرت حاصل نہیں۔

اختلاط اشیاء اور اس کے حکم سے عمل یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ حرام اور پلید اشیاء کی جن قسمیں ہیں

۱۔ کسی چیز کا پالندہ پلید اور حرام ہونا اس کی پلیدی اور حرمت میں کسی قدرتی عین اور عمل کا دخل نہیں ہوتا۔ اس میں ضروری نہیں کہ ذات کی پلیدی کی وجہ سے کچھ ایسے اوصاف بھی ہوں جن کی وجہ سے پلیدی کا حکم لگ جائے، اگر وہ اوصاف نہ ہوں تو پلیدی اور حرمت کا حکم نہ لگے۔ مثلاً خنزیر اور اس کا گوشت، مردار جانوں اور خنزیر کا گوشت اپنی ذات کے اعتبار سے پلید ہے، ان کے گوشت میں اوصاف کا اعتبار نہیں کر سکتے، بلکہ وہ افعہ کا لحاظ رکھا جائے۔ اگر تعالیٰ

کے تحت پر خنزیر، سنے، مرد اور حلال جانور کا گوشت دکھا دئے تو تخت پر پڑے ہوئے مختلف اقسام کے گوشت میں با واقف آدمی فرق نہیں کر سکتا کہ کون سا گوشت حلال ہے کون سا حرام ہے، یہی وجہ ہے کہ بعض بد بخت قسم کے قصائی لوگوں کے ہاتھ حرام اور مردار گوشت فروخت کر کے کھلاتے ہیں، کھاتے وقت با واقف لوگ محسوس نہیں کر سکتے ہیں، یہ گوشت حرام ہے، البتہ جس شخص کو علم ہو گا وہ کہے گا کہ یہ خنزیر کا گوشت ہے۔ یہ حرام ہے اور یہ حلال۔ حاصل یہ نکلا کہ بعض اشیاء جو ذات کے اعتبار سے پلید اور حرام ہوں ان کی حرمت کسی نیست یا خواص شخص سے معلوم نہیں کی جاتی جب تک اس کو قطعی طریقہ سے معلوم نہ ہو کہ یہ خنزیر اور مردار کا گوشت ہے۔ اس قسم کی پلیدی اور حرمت اکثر جاہل اور فحش اشیاء میں ہوتی ہے۔

۲۔ دوسری قسم کی پلیدی اور حرام فی سیال چیز ہے جس کو مانع (void) کہتے ہیں۔ یعنی پہنے والی چیز، اس کی دو قسمیں ہیں: ذات (عین) اور اوصاف کے لحاظ سے پلید اور حرام۔ یہ سیال چیز بھی دراصل ذات اور عین کے لحاظ سے حرام ہوتی ہیں، لیکن اوصاف صرف اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ یہ فلاں حرام پہنے والی چیز ہے۔ یہ اوصاف جہاں پائے جائیں فوراً اس کا نام اور حکم سامنے آ جاتا ہے مثلاً پیٹاب سفید اور بھوسے (تھین) کے رنگ کی طرح ہوتا ہے اور انتہائی ناگاہی برداشت گندمی بدبو ہوتی ہے۔ ہر آدمی بدبو سونگھ کر جان لیتا ہے کہ پیٹاب ہے، مٹی کا رنگ سفید ہوتا ہے، بوجھ کی طرح ہوتی ہے۔ گارڑھاپن ہوتا ہے، خون سرخ ہوتا ہے اور ایک خاص قسم کی بدبو کھتا ہے، چپ ترہہ اور گاڑھی ہوتی ہے کبھی سفید ہوتی ہے، ان مذکورہ سیال پلیدیوں کے اپنے اپنے اوصاف ہیں جن کا احساس کر کے ہر شخص اس کو جان لیتا ہے کہ خون ہے پلید ہے، مٹی ہے پلید ہے اور پیٹاب ہے پلید ہے۔

مذکورہ سیال مانع کسی خارجی عمل کی وجہ سے پلید نہیں ہوتے بلکہ اپنی فطرت اور

پیدا نش کے لحاظ سے پلید اور حرام ہیں۔

۳- سیلی اشیا کی دوسری قسم اور حرام کی تیسری قسم وہ ہے جو اپنی ذات و طبعیت اور پیدا ہونے کے لحاظ سے حرام نہیں بلکہ کسی خارجی فعل، اختیاری یا غیر اختیاری کی وجہ سے اس میں کچھ اوصاف ایسے پیدا ہو جائیں جس کی وجہ سے اس پر پلیدی اور حرمت کا قسم ٹک رہتا ہے مثلاً شراب کی مختلف اقسام اور پلید پانی جو انکور، کجبود، شہر، شیر، جواہری، ورنے سے بنائی جاتی ہے یہ شراب اصل کے اعتبار سے پاک ہے مثلاً انکور، کجبود اور گنے کا شیر و الی میں معنوی فعل کے ساتھ سکر کا وصف پیدا کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے ان شرابوں کا استعمال حرام ہو جاتا ہے، اسی طرح پید پانی اصل کے اعتبار سے طہر اور صبر ہے لیکن کبھی اس میں گندگی شربانی ہے یا دانی جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ پانی پلید ہو جاتا ہے۔ گندگی مٹنے سے کچھ تو پانی کے اوصاف، رنگ، براہ اور ذائقہ ہل جاتے ہیں۔ جیسے تھوڑے پانی میں زیادہ خون ملا جائے یہ گند کا پیشاب، پھل، کھجور، پلیدی کی عادت سے پانی کے اوصاف نہیں بدلتے، لیکن پانی اپنی قوت کی وجہ سے اسی گندگی کا تحمل نہیں کر سکتا ہے اور پلید ہو جاتا ہے۔ مثلاً ایک گند پانی میں چند قطرے پیشاب کے ڈال دینے سے گھڑے کا پانی پلید ہو جائے گا۔ حالانکہ پانی کی حرمت اور پلیدی معنوی نہ ہونے کے لئے قطعی نعم یا کسی خیر و برے واقعے کی ضرورت ہے ورنہ ماواقف آدمی اس میں پلیدی کی حرمت معلوم نہیں کر سکتا۔

اور اگر پانی کثیر ہے تو گندگی مٹنے سے پلید نہیں ہوتا، بے گندگی کا اثر ہر مٹی پانی میں خارج نہ ہوا، اس وجہ سے شیروں میں چھوٹے والے تمام گندے نالوں کا پانی پلید ہے کیونکہ ان پانیوں میں گندگی کے آثار نمایاں ہوتے ہیں اگر پانی میں ملنے والی کوئی پاک ٹھوس چیز ہے جیسے مسابو اور زعفران وغیرہ تو اس طرح پانی پلید نہیں ہوتا، البتہ وضو کے جوڑ کے لئے پانی کی حیثیت ازراقت اور سیلان کا کاغذ وضو دیتی ہے۔

اگر پانی کی طبیعت یعنی رقت و سیلان باقی نہیں رہا تو اس مادہ کے واسطے پانی سے وضو

جائز نہیں۔ اور اگر پانی میں سے دلا مانگے ایسا ہے جس کا کوئی وصف نہیں جیسے عرق کا۔ جس کی کوئی خوشبو پانی نہ رکھتی ہو تو اس میں غلبہ کا اعتبار ہوگا۔ بلی کا وزن ہے۔ صاف پانی کے ساتھ، مستعمل ہونے کے لئے پھر بھی اس کا یہی حکم ہوگا، مثلاً ایک ٹلو صاف پانی ہے اور اس کے ساتھ دھوا کو۔ مستعمل مادہ یا جانے تو اس پانی کے ساتھ وضو جائز ہے۔ اگر کوئی وہ وصف والا مانگے مثلاً دو روزہ پانی کے ساتھ مل جائے اور اس کا کوئی ایک وصف پانی میں ظاہر ہو جائے تو اس پانی سے وضو جائز نہیں اور نہ دو روزہ والے پانی کو کوئی پانی کہتا ہے۔ مثلاً دو روزہ سفیدی پانی میں آجائے اور اس میں سرور و رشک ہوگا ہے اگر اس میں بہت گل نہ ہوئے کی برابری ہوئی ہے اور اگر بے واں ہوئے تھے تو اس میں دو وصف پانی میں ظاہر ہو گئے تو پانی سے وضو جائز نہ ہوگا۔ بیساکہ سرکہ۔

تھوڑا سا سے چند چیزوں کا خطر معلوم کرنا ضروری ہے مثلاً شوربا اور تھوڑا سا، بھینس یا مرغی کے گوشت میں پانی ڈال کر اباس تو اس پانی میں گوشت کا رنگ اور ذائقہ آجائے گا اور اس پانی کا نام اب شوربا اور تھوڑا ہے اب یہ شوربا مطہق پانی نہیں بلکہ متہیر پانی ہے اور اس کا شراب ہے، تھوڑا وضو جائز نہیں اگر چنانچہ اس میں پانی کے کچھ ذرات اور مقدار میں وجود ہیں۔

دو پلید مانع جو کہ معنوی وصف کی وجہ سے پیدا ہو تو اس میں تبدیلی آسان ہوتی ہے مثلاً شراب میں اسی اور قدرتی یا پیدا کی ہوئی بے خارجی طبع کی وجہ سے اس میں معنوی وصف کمر پیدا ہو جاتا ہے۔ شراب سے استعمال کے اس وصف کی وجہ سے انسان کا ہوش بوجہ ہے۔ لیکن شراب کو سرکہ میں تبدیل کرنا بڑا آسان ہے۔ شراب میں تک ڈالیں تو معنوی وصف سبک ہوگا اور یہی حرام شراب جائز سرکہ میں تبدیل ہو جائے گی۔ اس لئے کہ شراب سے دست کا وصف بالکل ختم ہو گیا ہے اور شراب کا سرکہ میں تبدیل ہونا حقیقی تبدیلی ہے۔ شراب کے ساتھ وضو ناجائز ہے لیکن اگر اس میں پانی ملے جائے یہاں تک کہ یہ شراب کے اثرات ختم ہو جائیں اور پانی کے اوصاف نمایاں ہو جائیں تو یہ شراب میں تبدیلی ہوئی۔ اب اس کے ساتھ وضو جائز ہوگا۔

اگر گندے پانی کو مشین کے ذریعہ فلٹر کر جائے اور پانی ٹکلیل نہ ہو بلکہ کثیر اس کے قسم میں برعینہ درود رہ ہو اور کثیف گئی کے مثل سے گندگی کے اثرات ختم ہو جائیں تو پانی پاک ہو جائے گا۔

جاری پانی اس وقت پلید ہوتا ہے جب اس میں گندگی کے قہر ہوں جیسے کہ نور الايضات میں ہے: "او سارماً و ظہور لہ انرھا" یعنی جاری پانی میں گندگی کا اثر ظاہر ہو جائے تو پلید ہے۔ "والا لکو طعمہ کو لون او و یح پانی میں اگر گندگی کے قہر اوصاف (مزہ، رنگ، دیر) میں سے کوئی ایک اثر بھی ظاہر ہو جائے تو پانی اگرچہ کثیر ہو پلید ہوگا، لہذا وہ گندہ پانی جو فلٹر ہو اس کو فلٹر کرنے میں ضروری ہے کہ گندگی کے اثرات مٹا دیں ختم ہو جائیں۔

### اسہلاک عین

اختلاط اشیاء میں ضروری نہیں کہ اسہلاک عین ہو۔ اگرچہ اشیاء غلط کا نام بدل جائے، اسہلاک عین تو اس وقت ہوگا جب اشیاء غلط کے اثرات کسی طرح بالکل ختم ہو جائیں۔ دودھ، پتی، شکر اور پانی ملا کر بالیس تو اس کو چائے کہتے ہیں اور تسمیہ اکل باسم الجوز ہے، دودھ کی مقدار زیادہ ہو تو دودھ پتی کہتے ہیں، چائے میں دودھ، پتی اور شکر کے اثرات کھلی خور پر محسوس ہوتے ہیں، صرف پانی کے اوصاف بدل جاتے ہیں، دودھ، پانی کے اجزاء بھی موجود ہوتے ہیں لیکن محسوس نہیں ہوتے۔

شراب اور نمک ملائیں تو نام بدل کر مرہک پڑ جائے گا۔ اور شراب کا نصف ستر ختم ہو کر شراب کا اسہلاک عین ہوگا کیونکہ شراب کے اسکار کی اثرات بھی ختم ہو گئے اور نام بھی بدل گیا۔ یہ اسہلاک عین اور عین کا تہدیلی ہے، پانی میں اتنا دودھ ملائیں کہ پانی کے اوصاف باقی نہ رہیں۔ پانی کا نام بھی بدل گیا اور اوصاف بھی نہ رہے۔ یہ پانی اسہلاک اور حقیقت کی تہدیلی ہے اورچہ پانی کے اجزاء موجود ہیں۔ مگر نمک کی کان میں ہلاک ہو جائے اور کل مرہک بالکل ناپا

جائے تو استعمال کیا جاتا ہے۔

نمک کی کان میں گدھے کے اجزاء بالکل باقی نہیں رہتے، نمک کا خصلہ و اثرات ایسے ہیں کہ گدھے کے اجزاء کے اثرات بالکل محسوس نہیں ہوتے، بڑی کان میں ایک گدھا یا بٹار، حلال اور حرام جانوں مر کر گل ہو جاتے ہیں۔ گدھے کی مثال تو اس لئے دی ہے کہ گدھے پر نمک کے ڈلے اور کرائے جاتے ہیں گدھا نمک کی بڑی کان کو پید نہیں کر سکتا۔ جس طرح قوی گدھے کی جاری پانی کو پید نہیں کر سکتی۔ رہی الکحل جی وہ ایسا تو ان میں شارب اور کھارہ دیتا ہے۔ اجزاء شامل ہوتے ہیں، ان اجزاء کے اختلاط سے استعمال کیا جاتا نہیں ہوتا، بلکہ وہ اس لئے بنائی جاتی ہے کہ ہر جز کا اثر موجود ہو اور دوسرے بغل کے جان میں اعلیٰ ہو کر اپنے اثر دھانے۔ شراب اس لئے حالی جاتی ہے کہ وہ دیر پا رہے، جلدی نہ ہو، یہ اثرات پیدا نہ ہوں، جلدی خراب نہ ہوں۔ الکحل کا اثر طبع نہیں ہوتا بلکہ الکحل ان اجزاء کے اثرات کو باقی رکھنے کیلئے خود باقی ہے۔ میری تحقیق کے مطابق ان دواؤں میں اعمور اور محجور کی شراب نہیں ملائی جاتی بلکہ دیگر اشیاء سے بنی ہوئی شراب ہوتی ہے خاص کر گنے کی شراب۔

اگر یہ الکحل اعمور اور شراب اور محجور سے بنائی جاتی ہو تو ایسی شراب کا استعمال اتنی مقدار میں جائز ہے کہ نشہ پیدا نہ کرے اور اگر ادویات کی الکحل اعمور اور شراب کی ہے تو صرف ضرورت کے تحت بطور دوا اس کے استعمال کی مجاز ہے۔

ابن قیم فرماتے ہیں "الاستسقاء بالحرام بحوزہ اذا علم ان فيه شفاء ولم يعلم دواء آخر" (المحرر الحق ص ۴۰)۔

بعض خاص چیزوں کے اختلاط کے بعد ضرورت نہیں کہ قلب و بیت ہو بلکہ اختلاط ہوتا ہی اس لئے ہے کہ ان کے اثرات باقی ہوتے ہیں جیسے سدا بن سکتا، تو تھوچیت وغیرہ کے بنانے میں حرجی استعمال ہوتی ہے، حرجی کبھی حلال جانور اور کبھی مردار اور خنزیر کی ہوتی ہے۔

تہذیب اور تمدن اور جانوں کی بے باکی بھی حرام ہے، لہذا تو تہذیبیت اور تمدن میں اس کا استعمال  
 جائز نہیں۔ ان شیاؤں کا استعمال نہ تو ہی ہے اور نہ بھاری ہے، نہ صرف سینہ زور ہی ہے، البتہ حرام  
 اور مردار پر زوروں کی جڑی، سینک، بول اور زنجیر وغیرہ کا استعمال کسی بھی شکل میں جائز  
 ہے مثلاً سر رولٹ یا بھیڑ بکریوں کے جانوں سے ان کی یاد دہانی کے لیے سوئے بنایا جانے تو اس میں  
 کچھ استعمال جائز ہے، کھال کا بوتل اور جوتے کے ہاروں کی بے باکی تو اس میں مستحکات جائز ہیں۔  
 لیکن لڑنے کا ہر چیز پر اس کا استعمال کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔

## جانمیں

کھال اور ہڈی کا یہ ذرا ناو جاتا ہے، پھر سہل، کافی اور کھس کریم میں اس کا  
 استعمال ہوتا ہے۔ اشیاء کے پیل مادہ میں کڑھ چن اور چنایہ کرتے کے لئے اس کا ذرا کا  
 استعمال ہوتا ہے اور لذت بھی پر حاصل ہے۔ یہ پاؤں کھس کر اور جرم اور کڑھ چن اور کھال اور ہڈی کا  
 ہوتا ہے، کھس چن اور کھس اور ہڈی کا۔ کھال اور ہڈی کا یہ ذرا ہڈی سے اس کی تہذیبیت  
 نہیں چلتی۔ قیمت اور شرباتی رہتا ہے، اس لئے تو ان کی ملاوت کی جاتی ہے۔ ورنہ یہاں مادہ  
 میں حماۃ اور ہڈی نہیں۔ اس لئے کھال اور ہڈی کی تنس یہاں کی ہے۔ اس لیے پاؤں  
 مردار اور کھال جانوں کا ہے تو جانمیں کا استعمال جائز ہے، ورنہ کھال کے استعمال میں حرام  
 ہے۔ قلب ہریت تو اس وقت ہوئی جب جڑھن سے مائع ہوئے، چنوں کا ورنہ ہڈی میں اختلاف  
 نہ کہ جانمیں سے اثرات قائم نہ رہیں۔ جیسے تہذیب کی جان میں ہر حال میں جانمیں نہیں  
 ہو جاتا ہے۔



## انقلاب مابیت

مولانا محمد عظیم الرحمن مدظلہ العالی:

شریعت اسلامی کی مجملہ خصوصیات میں سے ایک خصوصیت اختیار و انجمن ہے کہ اس نے "یحمل لہم الطیبات و یحرم علیہم الخبائث" کا واضح اصول مرتب کیا ہے۔ جب تک کوئی چیز نہایت مس سے ہے وہ دوسرے دور میں ہے، نہایت سے اس کا استعمال کرنے سے منع فرما دیا ہے۔ کیوں کہ دوسری حیثیت اور حلال اشیاء میں ان سے کفایت کا سامان رکھتا ہے۔ اگر کوئی چیز نجس اور ناپاک ہے تو فطرت علیہ اور صحیح عقل بھی اس سے دور رہنے کا تقاضہ کرتی ہے، مولانا نور شاہ کشمیری نے اس بارے میں بڑے نکستی و تکی ہے جس سے شریعت اسلامی کا مزان واضح ہو جاتا ہے، فرماتے ہیں: "واعلم ان فی الحدیث بما لا یوجد فی الفقہ و هو ان الشارع اذا حکم علی شیء بالجملة لا یحب المعاملة معه بالجملة" بہ و بأمر الاجتناب و التحرز عہ و اذا حکم علی شیء بکونه نجساً امر بالتحرز عہ ونہی عن لم یکن فعلہ ان الاجتناب والتحرز من لوازم النجس والرجم" (یعنی اہل ہادی، ۱۷۱)۔

عبارت بالا سے معلوم ہوا کہ نئی ست کے نئی ست ہوتے ہوئے، نہایت کے نہایت رہتے ہوئے، اس کا استعمال تو درکنار اس کے قریب جانا بھی نہ شریعت کی رو سے درست ہے۔



ہوئے ہوں؟

اس بارے میں متعین طور پر اشیاء کے جن صفتیں اُن پر مشتمل ہے، اہمیت اتنا کہا جاسکتا ہے کہ سابق حقیقت باطل فتنہ ہو جائے اور دوسری حقیقت وجود میں آجائے تو حقیقت، مابیت کا جوہر بن جائے گا، اور نہ محض تغیرات سے مابیت و حقیقت کا جوہر نہیں بن جائے گا، مفتی نظام الدین صاحب نے اس ذیل میں فرمایا ہے: قلب مابیت یہ ہے کہ سابق حقیقت معدوم ہو کر نئی حقیقت یا مابیت بن جائے، نہ پہلی حقیقت و مابیت باقی رہے، نہ اس کا نام نہ اس کی صورت و کیفیت، نہ اس کے خواص و آثار و امتیازات باقی رہیں، بلکہ چنانچہ بن جائے، نام بھی دوسرا، صورت بھی دوسری، آثار و خواص بھی دوسرے، اثرات و علامات بھی دوسری، امتیازات بھی دوسرے پیدا ہو جائیں (مفتی نظام الدین، ص ۲۷۰)۔

۲۔ دوسرا سوال جس میں یہ کہا گیا ہے کہ انقلاب مابیت کا کیا مطلب ہے؟ اور اس کے لئے کسی بھی کس حد تک بدلنا مطلوب ہے، کیا مٹی کے بنیادی عناصر میں سے ایک کا بدلنا ضروری ہے یا بعض کا کافی ہے؟ اس سلسلہ میں فقہاء کی تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی مٹی کے بنیادی عناصر بدل جانے سے انقلاب مابیت اور تعویض میں کا اطلاق ہوگا، بالفاظِ مغلّی مغلّی سابق حقیقت فتنہ ہو جائے اور دوسری حقیقت وجود میں آجائے جب انقلاب مابیت کہلائے گا۔

اس بارے میں مولانا مفتی نظام الدین صاحب نے اپنی کتاب نظام الفتاویٰ میں بدنی اچھی بحث کی ہے، میں مسندنی وضاحت کے لئے انہی کی عبارت و نقل درج رہا ہوں، مولانا مرحوم فرماتے ہیں: ”قلب مابیت یہ ہے کہ سابق حقیقت معدوم ہو کر نئی حقیقت یا مابیت بن جائے، نہ پہلی حقیقت مابیت باقی رہے، نہ اس کا نام نہ اس کی صورت و کیفیت“ (مفتی نظام الدین، ص ۲۷۰)۔

مولانا موصوفیؒ نے مذکور بالا عبارت سے بات چرخی طرح واضح ہو جاتی ہے، اس

نے اس میں زیادہ کچھ نیسے کی ضرورت نہیں ہے۔

۳- ٹکی کے جوہری عنصر ختم ہو جانے، نام بدل جانے اور مجموعی طاق میں بھی تبدیلی آ جانے کے بعد جوہر صورتیں ہو سکتی ہیں ان میں انقلاب ماہیت کا اطلاق اس صورت پر ہوگا جس میں سابق ٹکی کا کوئی اثر اور خاصیت و علامت باقی نہ رہے۔

دہی، دوسری صورت جس میں کہ فی جہر ہونے والی ٹکی اپنی اصل سے مورتی طور پر کچھ خصوصیات اور کیفیات و برقرار رکھتی ہے اس پر انقلاب ماہیت کا اطلاق نہیں ہوگا اور نہ وہی نیا عنصر لگا یا جائے گا۔

۴- شیا کے نفس اربعہ اور غیر نفس اربعہ کے درمیان بعض فقہاء کی تصریحات سے فرق معلوم ہوتا ہے، دونوں کے اجزاء یکساں نہیں ہیں، بلکہ فرق ضرور ہے۔ اسے جواب نمبر ۶ کی تعلیمات سے اس کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

۵- قلب ماہیت کے اسباب تو بہت ہوتے ہیں، جن کو ہم نمبر ۱ کے باب میں زیادہ بتا سکتے ہیں، لیکن میرے ہنس نیل میں اس بحث کی ضرورت ہی نہیں ہے کہ ان اسباب کو استعمال کیا جائے کہ ماہیت بدل جائے، کیونکہ اولاً قرآن و شریعت کی ماہیت بدل نہ کر دیا جانے کا جذبہ ہی بہتر نہیں ہے، صحیح کردیت میں یہ موجود ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کیا ہم لوگ غمراہ کہہ سکتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا، اس روایت کی کفایت امام مسلم اور ترمذی دونوں نے کی ہے، ترمذی نے اس کو صحیح حسن قرار دیا ہے، ان کے علاوہ امام احمد اور دارقطنی نے بھی اس کو نقل کیا ہے، فقہاء امام زہری، مالک، شافعی، امام زہری، امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، امام مالک، امام شافعی، امام احمد اور امام حنبل نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

مذکورہ بالا روایت کی روشنی میں یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ حرام اشیاء کی ماہیت بدل کر حلال بنانے کے اسباب تلاش کرنا شریعت اسلامی میں کوئی مستحسن کام نہیں، ہاں اگر کوئی ٹکی خود بخود بدل جائے اور اس میں قصد و ارادہ کوئی دخل نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، یا قصد

ماہیت پرستی کی کوشش کرتا اور اس کے اسباب کا پیش کرنا اثریت اسلامی کی رون سے میل نہیں کھاتا، اگرچہ اس کو ناجائز قرار دیا جاسکتا، لیکن سزاوارتہ نہیں ہے۔

۶۔ سال ۱۰۰۰ء میں سال ۶۰۰ کا خلق کی دنیا و قلند یا کشید کرنے سے اس بعد ہر طریقہ سے صفائی ضرور حاصل ہو جاتی ہے۔ مگر واضح رہنا چاہئے کہ اگر یہ عمل کی پابندی میں ناپاکی مل جائے کے بعد اس کو صاف کرنے کے لیے بار بار ہے، مثلاً ماحات و صاف کرنے کے لیے کیا جا رہا ہے تو اس کی محبت معلوم ہوتی ہے جیسا کہ شیخ عبدالرحمن الجوزینی کی مرقیہ ذیل عبارت سے معلوم ہوتا ہے: "أما الماتعات المتنجسة كالرويت والسمن فلابد أن تطهر بصاب الماء عليها ورفعه عنها ثلاثاً، أو نضع في الماء منقوب ثم نضع عليه الماء فيعلو الدهن وبعزكه ثم يفتح الثقب إلى أن يذهب الماء و هذا إذا كان مائعاً" (فصل في ما يجب من طهارة ۳)۔

اور اگر کسی نجس امین مثلاً پیشاب وغیرہ وضو کیا جائے اور اس غسل کے ذریعہ اس کے گندے اجزاء کو دور کیا جائے تو صاف ہونے کے بعد بھی باقی نہیں رہی مگر حرام سے نجس طرح پہلے تو اس کی نجس امین تمام اجزاء نجس ہوتا ہے، کچھ اجزاء کو نکلنے سے دھوپا کے نجس ہوگا، اس مسئلہ کے لیے مفتی محمد امجد علی رحمہ اللہ کا فتویٰ ملاحظہ ہو: "مسئلہ ۱۰۰۰"۔

یہی حکم تمام نجس امین اشیاء کا ہوگا، جانوروں میں مائوس وغیرہ مائوس کے ذریعہ مائوس اختلاف ہے دو یہاں بھی باقی رہے گا، کیوں کہ اس غسل کے ذریعہ قلب ماہیت نجس پائی جاتی ہے، اور نہ یہ غسل قلب ماہیت و استیلا کے ذیل میں آتا ہے۔

۷۔ سال ۱۰۰۰ء ہے کہ دو دوا میں جن میں ایک مائل مائوس ہوتا ہے ان کا کیا حکم ہے؟ "اسی طرح اگر پالہ اشیاء میں مائوس حرام چیز کی ہوئی ہو مثلاً شراب وغیرہ مل جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟" اور یہ قلب ماہیت ہے یا نہیں؟ جہاں تک مائل مائوس وغیرہ مل ہوئی وہ اس کا خلق ہے تو اس کے سے

ہوں گا کیونکہ ضرورت ہے اور پھر نام "بوصیفہ" کے نزدیک گھاٹش ہے کہ انگور اور کھجور سے بنی ہوئی شراب کے علاوہ دوسری اشیاء سے بنائی ہوئی شراب بخور دوا یا حصول طاقت کے لئے اتنی مقدار میں استعمال کرنا جائز ہے جس سے سکر نہ ہو، موصوم ہو کہ دواؤں میں انہیں دوا چیزوں کے علاوہ کوئی اور اکمل ملا ہوا ہو تو کام صاحب کے مسلک پر گنا کرتے ہوئے نہ درست کی وجہ سے جائز ہے، مگر پھر بھی یہ جواز بخور نفوس کے درجہ اعتبار بخور نفوس کے ہوا۔

دوسری طرف یہ کہ دواؤں میں جو اکمل ہوتا ہے اس کی اکثر مقدار کھجور اور انگور کے علاوہ دوسری اشیاء مثلاً چڑا، گندھک، شہد، شیر، دالہ اور جو وغیرہ سے حاصل کی جاتی ہے، اور جب یہ چیزیں ایک ساتھ مل کر غیر تمیز ہو جاتی ہیں تو اگرچہ قلب مابیت نہیں ہے، مگر "انفکھ استہلالک" کے مطابق اس پر سابق حکم باقی نہیں رہے گا۔

۹۸۔ جانوروں کی چربی، پان کا خون یا بندوں کا پاؤ ڈھکی چیز میں ملا کر استعمال کرنا یہ قلب مابیت نہیں ہے، کیونکہ سابق عناصر نے اپنی حقیقت نہیں بدلی، بلکہ صرف خلط پایا گیا، اور خلط قلب مابیت میں نہیں داخل ہوتا ہے، قلب مابیت کے لئے خیر میں دھیر اور صاف دونوں ضروری ہیں، جہاں تک جانوروں کے اجزاء کے استعمال کی بات ہے تو اس بارے میں تفصیل یہ ہے:

۱۔ اگر جانور ماکول ہے اور شرعی طریقہ سے ذبح کا گیا ہے تو اس کے ان اجزاء کے علاوہ جن کا کھانا درست نہیں دوسرے تمام اجزاء سے انتفاع اس کا خارجی استعمال (مربوم) حلال وغیرہ کی شکل میں لگاتا اور داخلی استعمال (کھانے میں استعمال) دونوں طرح جائز ہے۔

۲۔ اگر غیر ماکول المصنوع جس المصنوع ہو مگر شرعی طریقہ سے مذبوہ ہو تو صرف خارجی استعمال جائز ہوگا، داخلی نہیں۔

۳۔ اگر شرعی طریقہ سے مذبوہ نہ ہو (میت ہو) اس کا استعمال خواہ خارجی ہو یا داخلی

جائز نہیں۔

۴- اگر شخص العین ہے تو اس کا استعمال صرف اضطراری صورت میں ہے (جب کہ اس کے علاوہ کوئی علاج نہ ہو) اس کا استعمال جائز ہے۔

بہار تکفون کے دواؤں میں استعمال کی بات ہے تو چوں کہ خون (دم مسنون) نہیں العین بہ نجات فیکل ہے اس کا استعمال کسی طرح بھی جائز نہیں ہے اور چونکہ اس دوا کے اندر اس کے اجزاء ہیں، اس لئے وہ جائز نہیں، بلکہ اس سے اجتناب ضروری ہے، اس کی نظیر دوا جزئیہ ہے جس میں نقہار نے شراب ملا ہوا پانی یا یا زقرار دیا ہے "محرم مالاتعافى شرب الماء المزوج بالخمر لسفيه من ذرات الخمر و يعزى الشارب و يجب التحذير من كل الخمر أكثر من الماء" (الملاطعات ج ۲ ص ۷۵)۔

اس سے معلوم ہوا کہ پانی کی مضبوطیت یا غیر مضبوطیت بالغافل دیگر ضرر کی قلت و کثرت کا بھی اعتبار نہیں، اسی طرح دوا دویہ جن میں خون ملا ہوا ہے وہ جائز نہیں، البتہ یہ کہ اضطراری حالت ہو۔  
۱۰- دواں سوال جلائین سے متعلق ہے اس کے اندر یہ ہوتا ہے کہ کسی جانور کا جناح یا ہڈی بشمول خنزیر، مردار و ذبیحہ کے امتیاز کے بغیر صرف کر کے اس کو کھا کر کھانے کی چیزیں تیار کرتے ہیں، اس سلسلہ میں مولانا علی عثمانی کا ایک فتویٰ شائع ہو چکا ہے اس کا خلاصہ ہے:

اگر خنزیر سے حاصل شدہ مضر کی ذہبت و حقیقت کیساوی عمل کے ذریعہ بالکل بدل چکی ہے، تو اس صورت میں اس کی نجاست کا سقم بھی ختم ہو جائے گا اور اگر اس کی حقیقت اور ذہبت نہیں بدلے، تو مجرد مضر نفس و حرام ہے، جس چیز میں یہ شامل ہو گا وہ بھی حرام ہوگی، انتہی معاملات ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸

عن صخرم نہیں ہوتے، اس سلسلہ میں درخت کا یہ پتہ قائل توجہ ہے۔ "ویرفع الحدیث بسا  
یتعقدہ ملح لا یباعد حاصل بنوہا بن ملح لبقاء الاول علی طبیعتہ الاصلہ  
وانقلاب الثانی الی طبیعتہ الممحوۃ" (الدر المنثور، ج ۲، ص ۲۱)۔

اس سے معلوم ہوا کہ نمک اگر پھل کی پانی بن جاتا ہے تو اگرچہ اس کی شکل بدل گئی  
مگر جو برقی عناصر نہ بدلنے کی وجہ سے اس کا سابق صم ہوتی رہا۔ اسی طرح یہاں بھی کہ چیز  
پر دھت کا عمل کرنے کے بعد ہس اس کی شکل کو بدل کر رکھا دیا ہے، لیکن جو برقی عناصر نہیں  
بدلتے ہیں۔

اور یہ بات بھی قائل تصور ہے کہ دھت کے ذریعہ سے اگرچہ اضافہ کے نزدیک پانی  
حاصل ہو جاتی ہے مگر اس کا کھانا جائز نہیں ہے۔

"ومنہ طہر فقد صحیح استعملہ فی العیلة و غیرہا الا اکلہ فہو  
بمستنع" (الدر المنثور، ج ۲، ص ۲۱، کتاب طہر، روایتی، ترمذی، ابن ماجہ)۔

اور ظاہر ہے جب جلاوطن کے مسئلہ میں کلب مابیت نہیں ہوا، مزید یہ کہ دھت کی  
پانی سے بعد اس کا کھانا بھی جائز نہیں ہوا، تو پھر جن اشیاء میں اس کو طایا جائے گا ان اشیاء کا  
استعمال بھی درست نہیں ہوگا، خواہ اس کو اعلیٰ قسم کے نمکیت و اس کے سریم میں ملایا گیا ہو۔

مولانا عبدالحی عمر کی محی نے لکھا ہے نمکیت و مان پنا جس کے فیہ میں تازی مخلوط ہو  
اس کا کھانا جائز ہوگا، مثل فیہ خمر، کیوں کہ قادی ہند یہ میں ہے "إذا عجن الدقیق بالمعمر  
لا یؤکل" (المجموع، قادی ہند، ج ۲، ص ۱۰۱)۔





سب کا بدل چانا ضروری ہے، اس کیلئے اگرچہ ہر جناحہ سے صرف سے بعد ہی تبدیلی میں کا  
تکرار کیا جاسکے گا، مگر بعض اثر کو باقی رہنا میں وجہ اپنی حقیقت پر باقی رہنا سمجھا جائے گا، نہ  
وجہ تغیر بدل تکرار کے لئے کافی نہ ہوگا، بالخصوص موضع اقباط میں جہاں نجاست سے صحت کی  
طرف انتقال کی صورت ہو۔ علامہ شافعی فرماتے ہیں: ”پکائے ہوئے کا زہر میں انقلاب  
حقیقت نہیں ہے، اس لئے کہ وہ اس ہے پکائے کی وجہ سے جم گیا ہے، اسی طرح تل جب اس کو  
پیس دیا جائے اور اس کا تیل اس کے اجزاء کے ساتھ مل جائے تو اس میں صرف نصف کا تغیر  
ہے۔ جیسے دودھ کا بغیر ہو جانا اور میوے کا آٹا ہو جانا وغیرہ۔ یہ خلاف خبر کے جب دوسرے دو جانے  
اور گھر سے گئے جب وہ تک کی کان میں گر کر ٹک رہے، اس لئے کہ یہ سب ایک حقیقت  
سے دوسری حقیقت کی طرف بدل جاتا ہے نہ کہ کھل کسی نصف کا بدل جانا۔ معلوم ہوا کہ تبدیلی میں  
کے لئے ضروری ہے کہ میں کو کوئی اثر اور کسی طرح کا کوئی عنصر باقی نہ رہے۔ بعض دُر اور کیفیت  
کے باقی رہتے ہوئے نہیں کہ جاسکتا ہے کہ حقیقت بدل چکی“ (ذی ۱۱، ۱۲)۔

### قلب مابیت ذریعہ طہارت

قلب مابیت سے بعد نجاست کی طہارت کا مسئلہ فقہاء نے درمیان مختلف ہے  
حضرت امام ابو حنیفہ، امام محمد، امام مالک اور احمد بن حنبل کا ایک قول یہ ہے کہ قصب، بیت  
تطہیر نہیں ہے۔ دوسری طرف اختلاف میں امام ابو یوسف اور امام شافعی کا قول یہ ہے کہ ”تغیر  
میں“ بدل حکم کی جانب منتقلی نہیں ہے۔ صحیح اور مفتی یہ قول اولیٰ ہے کہ انقلاب میں کے بعد  
جب نجاست کا من کل الوجوه اثر اور اس کی کیفیت ختم ہو جائے گی تو شنی پر ناپاکی کا حکم کا اطلاق  
ہوگا۔ لہذا اس کو پاک کہا جائے گا۔ علامہ ابن تیمیہ فرماتے ہیں: ”صحیح قول یہ ہے کہ سب پاک  
ہوگا جب نجاست کا کوئی اثر (مزد، رنگ اور اس کی بو) باقی نہیں رہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے

پاک چیزوں کو مباح اور ناپاک چیزوں کو حرام قرار دیا ہے اور یہ ایمان کے سنت و عادات نے تاج دیا کرتے ہیں۔ پس جب میں تھمہ و سرکہ تو گلیا تو وہ ان پاک چیزوں میں داخل ہو گئے ہیں کوئلہ نے مباح قرار دیا ہے، وہ ان ناپاک چیزوں میں داخل نہیں ہو سکتا جن کوئلہ نے حرام قرار دیا ہے۔ اسی طرح مٹی اور راکھ وغیرہ تحریم کے مخصوص میں داخل نہیں ہوتی۔ "انہی میں تیرہ"۔ اسی طرح عوامہ بن نجیم لکھتے ہیں "فی القدر میں ہے کہ کبھی بخدا ہے، اس نے کہ شریعت نے وصف نجاست کو مرتب کیا ہے اس حقیقت پر اور حقیقت ختم ہو جاتی ہے حقیقت کے مفہوم کے بعض اجزاء کے منافی ہو جانے سے تو کمال حقیقت کے اجزاء کے منافی ہو جانے سے، حقیقت اس طرح باقی رہ سکتی ہے؟ اس لئے کہ ٹھک جاتی اور گوشت کا ٹھک ہے، جب جڑی یا گوشت ٹھک بن گئی تو اس پر ٹھک کا ٹھک مرتب ہو گا۔ اس کی نظیر شریعت میں ہے۔ "لفظ" ناپاک ہے جب خلاف ہو جاتا ہے تو بھی ناپاک رہتا ہے۔ اور جب اسی لفظ مقدس بن جاتا ہے تو پاک ہو جاتا ہے، ان باتوں سے یہ صاف ہو جاتا ہے کہ میں کا استعمال اس وصف کے واسطے پیچھے آتا ہے جو اس میں پر مرتب تھا "الحمد للہ" (۱۷)۔

فقہاء کی تصریحات اور استواء عین کے مفہوم سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ وہی تغلب و استحوال احکام میں مؤثر ہو سکتا ہے، میں میں سابق حقیقت کا وہی اثر نہایت باور مراد ہوتا رہتا ہے، اپنے جملہ خواص و صفات اثرات و کیفیات مقاصد و نتائج سے میں کل لود و نکل ہوتا ہے۔ حقیقت سر ہند کی بعض خصوصیت و کیفیت کا کسی اور میں ہوتی، بنا تغیر ضرر اور ضرر میں سے لئے کافی نہ ہو گا۔

نفس العین و غیر نفس العین سے درمیان کوئی فرق نہیں

نصاب ذہبت کے بعد نجاست کی تطہیر میں نفس العین اور غیر نفس العین میں کوئی فرق



تجزیہ ہے جس سے شے کی حقیقت نہیں بدلتی ہے، اس میں سے ہر پاک پاک ہو جائے گا اور مبین  
 اصل کی زندگی دور ہو جائے گی۔ اس سے کہ وہ اصلاً پاک تھا یا بنی غارتی سے بنی تھی۔ اور جب  
 قطع کرنے سے زندگی شیدائی بنی تو شے اپنی اصل پر واپس آئے گی جس میں شیدائی کے سے  
 میں سے وہ پاک نہیں ہوگا، اس لئے کہ جس میں کابہ جزا پاک ہے۔ اور قطع کرنے سے بعض  
 اجزاء کا تخریب ہوا ہے دوسرے اجزاء بدستور اس میں موجود ہیں، اس لئے جس میں اس میں  
 باوجود پاک رہے گا، اس لئے کہ یہاں قلب مہیت نہیں ہے بلکہ مہیت سے بعض اجزاء کا  
 انحراف ہے۔

### دواؤں میں "انکس" کا استعمال

موجودہ زمانے میں ایسی دواؤں کو تلاش کرتا تھا کہ یہ ناممکن ہے جس میں انکس کا  
 استعمال نہ ہو، ان حالات میں ضروری ہے کہ ان دواؤں کا اثری خصوصیات یہ ہوں۔ انکس جو  
 دراصل شہاب ہے جس سے کسی شے میں غمیری کیفیت پیدا ہوتی ہے، خاص ہے کہ ان کا استعمال  
 قطع حرام ہے۔ مگر جب اس کو دوسرے اجزاء مختلفہ کے ساتھ ملا دیا جائے اس طرح کہ شے کی  
 انفرادی خصوصیات ختم اور بنی ہو، راجہتی حالت میں ایک فی خصوصیت اور بنی شہاب پیدا ہوا ہے اور  
 ایک شے کی حقیقت بن جائے اور انکس کی حقیقت اجتماعی حالت میں باطل ختم ہو جائے تو خواہ  
 ہے کہ یہ صورت قلب مہیت کے تحت آئے گی اور ان دواؤں کے استعمال میں کسی طرح کا کوئی  
 مضائقہ نہیں رہے گا۔ اور اگر اس غلط نتیجہ میں انکس کی حقیقت نہیں بدلتی جیسا کہ سائنس میں  
 موجود ہے کہ ہر چیز اپنی بد صفات و خواص کے ساتھ موجود ہوتی ہے اور اس کے مطابق وہ موثر  
 ہوا کرتی ہے تو ایسی صورت میں قلب مہیت کے تحت، مانع نہیں ہوگا۔ چنانچہ ان دواؤں کے  
 استعمال میں وہ تفصیل ہوگی جو وہ انفرادی باخبر کے سلسلہ میں فقہاء نے کی ہے۔ اصلاً ان دواؤں کا

استعمال جائز نہ ہوگا، البتہ ماہر ڈاکٹر یہ کہتے ہیں کہ اس مرض کی اس کے علاوہ کوئی دوا نہیں ہے تو اس صورت میں اس کے استعمال کی اجازت ہوتی (درجہ دہی ۱۲۰۰ء، ص ۲۸۰) نہ حضرت ۶۰۰ شافعی کے نزدیک بھی اگر شراب کو کسی دوا میں ملا کر دیا جائے تو نہ اس کے شراب کا وجود ختم ہو جائے اور اس دوا سے ایسا علاج ممکن ہو جو کسی پاک دوا سے ممکن نہ ہو تو اس صورت میں اس دوا کا استعمال درست ہے۔ نہلیہ اگرچہ میں علامہ دہلی فرماتے ہیں "لما عینہ لکھ مع تودہ آخر فیجوز اللہ نومی بہا کصرف بغیۃ المعاصات" ان عرف اور احیاء و طبیب عدل لعمہا و تعجبہا یان لا یعنی عنہا ظاہر (تہذیب لکھنؤ ص ۸۰، ۱۲۰) اور چونکہ میرٹھ لکھنؤ کا استعمال دوسری چیزوں کے ساتھ نہ کر لیا جاتا ہے، اس لئے ہمارے قلم کے نزدیک وہ استعمال کے مشورہ سے ان دواؤں کا استعمال جائز ہے، ان دواؤں کا استعمال ہم کو چکا ہے، جس سے احتساب تقریباً ناممکن ہو گیا ہے، اس لئے خلاف و شوافع کی رائے کے مطابق عموم ہوتی کی وجہ سے تبدیل نہ ہونے کی صورت میں ان دواؤں کے استعمال کی تجویز ہوگی۔

صاحبین اور توحید پیست وغیرہ جس میں نجس کی آمیزش کی گئی ہو

صاحبین اور توحید پیست جس میں مردار، خنزیر کی چربی کا بھی استعمال کیا جاتا ہے اور "الاصل فی الاشیاء الا حاشا، یقین لا جواز مالئک" جیسے اصول کی روشنی میں حلال و حرام رہے گا۔ بالخصوص یقین سے ثابت ہو جائے کہ اس صابن یا پیست وغیرہ میں خنزیر یا مردار کی چربی استعمال کی گئی ہے تو بھی کھب ماییت کی وجہ سے صاحبین وغیرہ کا استعمال درست ہی رہے گا۔ نجس چربی کی حقیقت صاحبین و پیست کی حقیقت سے بالکل مختلف ہے، اگرچہ بدو اور مزد سب بدل چکا ہے، متعدد اور منفعت سب تبدیل ہو چکی ہے۔ سارے امتیازات ختم ہو چکے ہیں، لہذا ان اشیاء کا استعمال جائز ہوگا (دیکھئے دہلی دہی ۱۲۰۰ء، ص ۸۱)۔

### جلائین استعمال کرنے کا حکم

ہر عین کی جو صورت موانعہ میں بیان کی گئی ہے اس سے بہت چلتا ہے کہ خنزیر یا کسی  
 مردار کے چمڑے یا ہڈی کو عکس نہ بنی، تصحیح، شمس، فرائی، تہیر، نیز کسی دنیوی فحش و فہرہ کے  
 ذریعہ عین کی حقیقت بالکل بدل جاتی ہے۔ خنزیر یا مردار کے کسی جز کا کوئی نقشہ باقی نہیں رہتا جب  
 اس کی شکل و صورت نہ رہی یا وہی عناصر (رنگ، بو اور طعم) سب بدل جاتے ہیں تو ایسی صورت میں  
 نجاست اور حرمت کا حکم بھی ختم ہو جائے گا، جوائین کی نہ ہو اور صورت قلب مابیت کے قتل آئے تو  
 اور اس پر قلب مابیت کا حکم لگایا جائے گا۔

## قلبِ ماجہدیت

مہاراجا محمد علی

الغالب: ہدایت کے: ہر سے مسئلہ صورت میں مکمل نظر ہیں، کیونکہ حکماء و علماء کے نزدیک یہ قلبِ ماجہدیت محقق ہے، یہی نئے فقہاء نے قبول میں: اختلاف، جبکہ ان میں جیسے امتداد: امتداد کے لئے یہ: انہی کی اصل: مصلحت و خصوصیت ذاتی نہ رہتا، چاہے وہ چنانچہ کلی طور پر: ملک و ملکا: وجہ سے: دوسری ذات و نسبت میں بدل ہوئے، اس: و خصوصیت کے: حلقہ: لئے: وجہات: بے: نسبت: ہیں: ان: سب: خود: تین: سوالوں میں: تیسرا: ہوتا ہے: یہ: حال: مدور و تقریبی: روشنی میں: جواب: دینے کی: دشواری: کی: جارہی: ہے۔

۲۔ کسی شئی کے: بنیادی: عنصر: دیکھا کرتے ہیں: ان: سے: نئی: ذات: قائم: ہوتی: رہتی: ہے: اس: علم: و: اندک: کسی: شئی: کی: ذات: کے: قیوم: وجہ:، اس: کے: اختلاف: و: تضاد: کے: لئے: عام: محور: ہوتا: ہے: و: نسبت: و: امتداد: کا: اشتہار: کرتے: ہیں:، یہ: چیز: میں: امتداد: و: تضاد: کے: لئے: اندک: ہوتا: ہے: اور: یہ: کا: اختیار: کافی: نہیں: ہے:، اگرچہ: بعض: چیزوں: میں: ان: و: صفات: کے: تغیر: کے: علم: بدل: ہوتا: ہے: مثلاً: مختلف: قسم: کی: شے: ہوں: میں: یہ: اوصاف: ہر: جہ: ہوتے: ہیں: پھر: بھی: مستند: ہیں۔

۳۔ اختلاف: میں: کے: بعد: جو: اس: میں: نہیں: چیز: کا: اثر: نہ: ہوتا: تو: اس: میں: کوئی: فرق: نہیں:، مثلاً: عرب: سے: ہے: کے: لئے: عرب: میں: آئے: سحر: کی: نسبت: داخل: ہوئی: و: اس: جذب: میں: ہونا: قائم: ہے۔



امامین حرم لکھتے ہیں:

"وكان ما رمى فيه من الحرام قليلاً لا يريح له فيه ولا طعم ولا لون، ولا يظهر للحرام في ذلك أثر أصلاً فهو حلال حميد" (نفسی علاج، ص ۱۰۰)۔

اگر تبدل شدہ مخلوط چیز میں کوئی حرام و نجس جزوی صفت و خاصیت بظاہر موجود ہے تو انقلابِ مین میں داخل نہیں ہے، یہ مسئلہ تفصیل طلب ہے۔

۴۔ فقہاء اسلام نے نجس العین اور غیر نجس العین اور ان دونوں کے اجزاء کا حکم یکساں نہیں قرار دیا ہے، اس لئے استحالة مین کے بعد بھی ان دونوں کا حکم ضرور مختلف ہوگا (تفصیل سے لے ملاحظہ ہو جلد اول، صفحہ ۴۶-۴۷)۔

۵۔ ہر قسمی کے قلبِ مین کے اسباب و عوامل مختلف ہوتے ہیں، خاص کر اس مشینی و سائنسی دور میں ان اسباب کو عاملِ ظلم میں لانا مشکل ہے، البتہ قلبِ مین کے عمل میں یہ لحاظ کرنا ضروری ہے کہ غیر شرعی طریقہ یا حرمت و نجاست کا کوئی پہلو نہ ہو۔

۶۔ اس سوال کی چھ صورتیں قلبِ مین کے تحت آتی ہیں، مگر گندے پانی، دودھ اور ہم جلد سیال چیز کو ظلم کرنے اور گندگی کشید کرنے سے پاک تو ہو جاتی ہے، لیکن ان کی ذات نہیں بدلتی ہے، اس لئے ان پر قلبِ مین کے اطلاق میں تاثر ہے۔

یہاں یہ بات ملحوظ رہنی چاہئے کہ نجس اشیاء و درہم کی ہوتی ہیں ایک یہ کہ کوئی چیز خالص نجس ہو، یا اس کے تمام اجزاء نجس ہوں اس میں ظاہر چیز کی آمیزش نہ ہو، دوسری قسم یہ ہے کہ ظاہر و حلال چیز میں نجاست مخلوط ہو، فقہاء کے نزدیک پہلی قسم کی نجاست و نجاست مین نجاست ہے، جو تغیر و انقلاب کے باوجود نجس ہی رہے گی، جیسے بول و پرواز، دوسری قسم یعنی نجاست مخلوط و نجاست مجاور کہتے ہیں، جو کسی کیمیائی عمل سے زائل ہو جاتی ہے (جیسے جلد اول، صفحہ ۴۷-۴۸)۔

خلاصہ یہ کہ بعض حلال و طہیت چیز میں مخلوط نجاست کا ازالہ کسی عملِ طہیج سے ہو جاتا ہے،

نیکلن سے چیز کی ذلت اور نہ میں کوئی تغیر نہیں ہوگا، اس نے وہ استعمال میں ہی مصداق نہیں قرار پائے گی۔

۷۔ یہ ابتدائی سوالات کی ایسی گونہ تفصیل ہے جو تفہیمی جواب کی بھی محتاج نہیں ہے، مختلف جزاء کو مد کرتی رکھنے کی ترکیب اور اگلے جزاء، اثر نہیں دیتا، اور باہمی متوازن، اعتدال کے باوجود ہر چیز اپنے جملہ صفات و خصوصیات کے ساتھ موجود ہے، تو اسے استعمال کے میں نہیں کہا جائے گا، اور نہ اس کی ترکیب، وہ سہارے اور اکل و اشرب کے ضمن میں آئے گی، رہا یہ مسئلہ کہ اگر بڑی دواؤں میں انکسلی کی شمولیت و امتزاجیت جو اس کی کیفیت پیدا کرتی ہے، غور و غلبہ امر ہے، اس بارے میں حجازیہ ہیڈ لائن کی تحقیق کا خلاصہ یہ ہے:

”الف۔ شراب کسی دوسری چیز کے ساتھ اس طرح مکمل مل جائے کہ اس کی ذات (اسکار) ختم یا منقلب ہو جائے تو اس دوا کا استعمال جائز ہے۔

ب۔ تدریجی زرد اور دواؤں میں ملی ہوئی شراب وغیرہ کا استعمال مہینہ ہو، اور ظاہر و حلال دواؤں میں اس کا کوئی متبادل نہ ہو تو اس کا استعمال درست ہے۔

ج۔ جلد شفا دینی کے لئے شراب اور نجس گوشت وغیرہ شراب وغیرہ سے علاج کرتے اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ قابلِ اعتدال و مسلم حبیب نے بتایا ہو۔

د۔ اس قسم کی دواؤں کی مستعمل مقدار اتنی کموزنی ہو کہ مستعمل کیفیت پیدا نہ ہو سکے۔“  
(دیکھئے علاج الامراض، ص ۵۷)۔

اگر بڑی دواؤں میں انکسلی کا امتزاج کر چکا ہے، اور عامی نے چائے دواؤں کا استعمال بھی دیکھا، بلکہ ایک ضرورت بن چکا ہے، نیز تجربات و واقعات اس بات پر شام ہیں کہ انکسلی ملی ہوئی دواؤں میں اسکار کی کیفیت محسوس نہیں ہوتی، اگر کسی دوا میں محسوس ہوتی ہے تو اس حد تک نہیں جو حدیث میں بیان کی گئی ہے کہ ”الضرر ما حاصر المفعول“ بہت کچھ دواؤں میں مستعمل

جین جو ایمر جنسی اور حالت غلطی میں بقدر ضرورت استعمال کی جاسکتی ہیں، عام حالات میں نہیں، بشرطیکہ ظاہر و باطن میں اس کا کوئی بدلہ موجود نہ ہو۔

ہمارے نزدیک وہ دوائیں جن میں فاسل کے امتزاج سے اسرار کی کیفیت ظاہر، محسوس نہ ہو، مگر نہیں ہند سکتی ہیں اور انقلابِ سینے کے تحت آتی ہیں، دوسرے یہ کہ اکثر انگریزی دوائیں اس قسم کی ہیں جن کا بدلہ ظاہر، ہرگز دواؤں میں نہیں ہے، تیسرے یہ کہ انگریزی دواؤں کا استعمال ساری دنیا میں اس قدر عام اور ضرورت من ثیاب ہے جو علومِ بلوی اور "الضرورات فیجب المحظور" کے تحت آتا ہے، ان باتوں کے علاوہ یہاں دو مفیدوں میں سے ایک ناگزیر ہے، ایک کتابِ نجاست کا دوسرا مرض و دھرمِ عافیت جو اعظم واضع ہے، اس صورت میں شرعی اصول کے مطابق ایہوں کو اختیار کیا جاتا ہے۔

ان وجوہ کی بناء پر اکلہل میں یہ رشد و دواؤں کا بقدر ضرورت استعمال رفعِ مریض و رفعِ مرض کے لئے شرعاً مباح و درست ہے۔

۸۔ تمام ائمہ دین اور علماء و فقہاءِ ماست کے نزدیک، بالاتفاق خنزیر غصی، یعنی کچھ اجزاء ہے، اس لئے اس کے کسی جز کو انفرادیاً اختصافہ، اسلاف یا اجتماع کا استعمال کرنا بالکل جائز نہیں، خنزیر کے علاوہ مردار کی چربی اور کسی جز کا مسہ انہ دین، وہی فقہ کے درمیان مختلف قیاسی نقطہ سے ہے کہ اسی کو کھانے کے لئے کھانا و امور میں استعمال کرنا یا نہ سے استفادہ کرنا درست ہے یا نہیں؟ لیکن رشد نے باریہ الجہد میں بحث کی ہے اس میں یہ صراحت ہے کہ غصی روغن وغیرہ بالاتفاق محرم الذکر اور بالاختلاف مباح المتألف ہے، امام مالک اور اہل حنفی رحمہما اللہ کے نزدیک غصی روغن وغیرہ سے جاسٹرا مطہرہ کھینچیں، چرائیں روغن کرنا اور صابن بنانا جائز ہے، جس مردار کی چربی سے بنائے گئے صابن وغیرہ کو کسی پر قیاس تمیہ چاہئے۔

خنزیر کے علاوہ مردار کی چربی اگر دوسری طالع چیزوں کے ساتھ ملا کر پکائی یا بھونکی



تحقیق جواب نمبر ۷ میں لکھ دی ہے، اگر ڈاکٹر امجد کی تحقیق کے مطابق دوسری قسم کی وکائنس ہیں وہ وہ ضرور ہر ہے اور دواؤں میں بھی استعمال ہوتی ہے تو سرکارِ پاکستان صحت اس کو فروغ دے کر دے اور استعمال کرنے کی اجازت کیوں دے رہی ہے؟ یہ صرف شریعت اسلامیہ کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ ادارہ حقوق انسانی اور صحت عامہ سے لئے کھلا ہے۔

## تبدیلی احکام میں انقلاب ماہیت کا اثر

فقہ عبد الرزیم قاسمیؒ

۱- قصبہ ماہیت یہ ہے کہ سابق حقیقت معدوم ہو کر نئی حقیقت وئی ہویت بن جائے، نہ کوئی حقیقت و ماہیت باقی رہے نہ اس کا نام باقی رہے، نہ اس کی صورت و کیفیت باقی رہے اور نہ اس کے خواص و احوال و امتیازات باقی رہیں بلکہ سب چیزیں نئی ہو جائیں، نہ مرہمی دوسرا صورت بھی دوسری، آثار و خواص بھی دوسرے اور اثرات و علامات اور امتیازات بھی دوسرے پیدا ہو جائیں جیسے شراب سے مرکہ بن لیا جائے (انتخابات، نگار الفتاویٰ، ۱/ ۲۷۰، ۲۷۱)۔

۲- انقلاب حقیقت سے مراد یہ ہے کہ وہ بھی فی نفسہ اپنی حقیقت چھوڑ کر کسی دوسری حقیقت میں بدل جائے جیسے شراب سے مرکہ ہو جائے یا خون سے لک بن جائے یا لہفہ گوشت کا کوٹھڑا وغیرہ وغیرہ کہ ان صورتوں میں شراب نے فی نفسہ اپنی حقیقت خرب اور خون نے اپنی حقیقت دھوپ اور لہفہ نے اپنی حقیقت منوید پھوڑ دی اور دوسری حقیقتوں میں متبدل ہو گئے۔

حقیقت ہر نئے کا حکم اسی وقت دیا جاسکتا ہے کہ پلٹ جانے والی پہلی حقیقت کے خاص آثار اس میں باقی نہ رہیں جیسا کہ مذکورہ مثالوں میں پایا جاتا ہے کہ مرکہ بن جانے کے بعد شراب کے آثار خاصہ، لکڑاؤں، ہو جاتے ہیں (کتابہ المصنف، ۲/ ۳۷)۔

۳- بعض آثار کا زائل ہو جانا پہچانتے ہوئے رکھنا مستحسن ہے؛ نہ اسوہ سبب انقلاب نہیں ہے

جیسا کہ لقب، نے اصرار کیا ہے کہ اگر نے اس کا شراب نہ کر دے گا یا ہائے اور رانی پانی  
 ہائے تو وہ روٹی کا پاک ہے یا گھڑے دو گھڑے پانی میں تو نہ دو تول شراب یا بیہ شباب نہ جائے تو  
 وہ پانی کا پاک ہے۔ مگر روٹی یا پانی میں اس قسمی مقدار شراب کا کوئی اثر محسوس نہ ہوگا۔ لیکن  
 چونکہ شراب نے ان سورتوں میں فی نفسہ اپنی حقیقت میں بھونڈی ہے اس لئے پانی کا حکم باقی  
 ہے اور محسوس نہ ہونے بعد قسٹ اجزاء کے ہے۔ چونکہ شراب کے اجزاء، گم تھے اور نے کے زیادہ  
 اس لئے وہ روٹی میں محسوس نہیں، لیکن یہ خیال ہے کہ شراب ہاں طرح حقیقت ہے۔ بعض  
 کیفیت پر غور کیا جاتی رہنا۔ انقلاب میں جیسے کہ شراب سے سرکہ بن جانے کے بعد بھی اس کی  
 رقت (ہلا چن) باقی رہتی ہے یا صابن میں قدرے دوسمت (پھٹائی) روغن غصہ کی روٹی رہتی  
 ہے، کیونکہ رقت حقیقت میں ہے۔ سرکہ اور دوسمت حقیقت حسیہ کے ساتھ مختص نہیں ان کویت لفظی

۱۲۸۔

۳۔ انقلاب میں سے پاک ہو جائے، نجس عین اور غیر نجس عین دونوں میں یکساں  
 طور پر جاری ہو رہا ہے، غرض نجس عین ہے، مثلاً بن جانے سے پاک ہو جاتا ہے، خود غرض کا  
 انقلاب حقیقت کے بعد پاک ہو جاتا ہے مگر مبادات اولیٰ سے ثابت ہے "ولا مسح کائن  
 حمارا او حنوبرا ولا قدر وقع لمی بشر فصار حمارا لا انقلاب العین بہ یعنی"  
 (در بخار) وہ ٹھیک، پاک نہیں جو اصل گدھا یا خنزیر تھا اور وہ پایدی بھی جو کتوں میں ٹکر کر کچھ  
 بن جائے یا پاک نہیں کیونکہ انقلاب حقیقت ہوتا ہے، اس کی تشریح کرتے ہوئے  
 صاحب علیہ کہتے ہیں: "انفسہ کا قبل کہ انقلاب میں موجب طہارت ہے یہ مدعی وہ خنزیر  
 کے ٹھک اور چیدی کے کچھ بن جانے کے بعد پاک ہونے کی دلیل ہے اور یہ امام محمد کا قول ہے  
 اور ذخیرہ اور محیط میں امام ابوحنیفہ کو بھی امام محمد کے ساتھ ذکر کیا ہے اور دیکھئے اور

۱۲۸، ۱۲۹۔

نعموں میں سے، موردِ مِلّیت ہوتے ہیں:

الف- گوہا، خنزیر، کتا اور انسان انقلابِ حقیقت کے قہم میں سب برابر ہیں۔

ب- یہ کان تک میں کرکڑ، مریں یا مرے ہوئے کریں دونوں جانوں میں یکساں قہم ہے۔ جتنی سید جو جس قرنی حرام اور نجس ہے وہ بھی اسی طرح میں شامل ہے۔

ج- انسان جس کے اجزاء سے بچہ کر اہمیت انقلابِ حرام سے انقلابِ حقیقت کے بعد ان پر انسان اور خنزیر و سید کا قہم پڑتی نہیں رہتا بلکہ انقلابِ حقیقت کے بعد پاک اور جو نرا۔ نفع ہو جاسکتے ہیں جب کہ انقلابِ حقیقت ظاہر کی طرف ہو۔

د- کان تک میں گرنے اور صائیں کی دیک میں گرنے کا قہم یکساں ہے کہ یہ دونوں صورتیں موجب انقلابِ حقیقت ہیں جب کہ کبیری شرحِ یزید کی عبارت میں صریح مذکور ہے۔

۵- قلب، ہیئت کے متعدد اسباب ہیں مثلاً جلانا، دھوپ میں کھانا، کسی چیز میں دوسری اشیاء مانا، گوہر جب جلی کر داغ ہو جائے تو اس کی حقیقت، ماہیت، امام اور صفت وغیرہ سب بدل جاتا ہے، لہذا گوہر کی داغ پاک بھی جائے گی (نہاوی ص ۱۰۷)۔ دھوپ میں سکھانے سے دباغت اور دباغت سے طہارت اور غیرہ، کول کے سطوف تک ہو جانے سے قہم ماہیت ہو کر اہل کا کھانا ہونا ثابت ہے۔ اور خنزیر کی بڑی ہل کر داغ ہو کر قلب، ماہیت ہو کر اہل کا کھانا ہونا ثابت ہے (نہاوی ص ۱۰۸)۔ لیکن خنزیر کی کھال دباغت دینے سے پاک نہیں ہوتی، کیونکہ وہ نفس، لعین ہے جس سے کسی کر کے اس کی ذات قرعہ اجزاء کے ساتھ نجس ہے از حد ہو و مردود تو اس کی نجاست و جبر جوہر کی طرح خون کی جہ سے نہیں، اسی بنا پر ظاہر از روایہ کے بعد حق و دو تعلیم و قبول نہیں کرے گا (دینے نامی ص ۱۰۷)۔

انقلابِ یمن کی جہ سے تہہ احکام کا قہم کرتے وقت، بہت غور و احتیاط سے کام لینا ضروری ہے، کیونکہ یہ اوقات انقلاب و اختلاط میں اشتباہ و غلطی جاتا ہے اور انقلاب کو اختلاط یا



اختلاف کو انقلاب سمجھا گیا ہے۔

۶۔ پیشاب قطع کرنے سے پاک نہیں ہو سکتا، شید کا حاصل تو صرف یہ ہے کہ پیشاب کے اندر سے اس کے متعلق اور حضرت رساں اجزاء و نکال دیے گئے اور باقی اجزاء بچے و اسی پیشاب کے اجزاء ہیں اور پیشاب مجموعہ اجزاء نجس اعمین اور نجاست، نجاست طلیقہ ہے، اس سے یہ باقی ماندہ اجزاء بھی نجس، نجاست طلیقہ ہی رہیں گے، اس میں تکلیف مابیت فی ولی صورت نہیں پائی گئی یہ تجزیہ و تجزہ ہوا کہ قلب مابیت (احتیاطاً احتیاطی) (۱۴)۔

۷۔ اسپرٹ اگر اعمور، شمش یا عمور سے حاصل کی گئی ہو تو بالاحتیاط نجس ہے اور ان کے سوا کسی دوسری چیز سے ملانی گئی ہو تو شیخین کے نزدیک پاک اور امام محمدؒ کے نزدیک نجس ہے، تحقیق سے معلوم ہوا کہ آج کل اسپرٹ اور الکحل کے لئے اعمور اور عمور استعمال نہیں کی جاتی ہے، لہذا شیخین کے قول کے مطابق پاک ہے، حضرات فقہانے اگرچہ فساد زہن و عصمت کی بنا پر امام محمدؒ کے قول کو مفتی پر قرار دیا ہے، مگر تنقید ضرورت تہا و فی عموم ہونی کی رعایت سے پیش نظر شیخین کے قول پر مہارت کا فتویٰ دیا جاتا ہے، ویسے بھی اصول فتویٰ کے حالات شیخین کے قول و ترجیح ہوتی ہے (اسن اللہ فی ۱۵)۔

۸۔ مردار کی جڑی سے بنا ہوا صابن پاک ہے، اس لئے کہ اس میں دوسری چیزیں ملا کر پکانے سے اس کی حقیقت بدل جاتی ہے اور انقلاب حقیقت سے طہ کا حکم بدل جاتا ہے (اسن اللہ فی ۱۶)، مگر برکی جڑی صابن میں پڑنے کے بعد اس کی ذات اور حقیقت بدل جاتی ہے، نیز اس میں عموم ہوئی بھی ہے، اس لئے جواز استعمال سے (ایسے فتویٰ جدیدہ ۱۵۰)۔

کان نمک اور صابن کی دیک میں گرنے کا حکم جیسا ہے، یہ دونوں صورتیں موجب انقلاب حقیقت ہیں جیسا کہ بیرونی ثمرینہ کی مہارت میں صابن مذکور ہے ان امور کے ثبوت کے بعد کوئی وجہ نہیں کہ خنزیر یا مہمت یا کتے کی جڑی سے بنے ہوئے صابن کے جواز استعمال میں

تر دو کیا جائے اور یہ شبہ کوئی وقعت نہیں رکھتا کہ خنزیر نعل قرآنی حرام اور نجس ہے جس کا من بن جانے کے بعد اس کی طہارت کا حکم کرنا نعل قرآنی کا معارضہ ہوگا۔ جواب اس کا یہ ہے کہ یہ نعل قرآنی کا معارضہ نہیں نعل قرآنی نے خنزیر یا مینہ کو نجس بنا دیا ہے لیکن مینہ یا مینہ بن جانے کے بعد وہ خنزیر یا مینہ ہی کہاں رہا۔

اصل یہ ہے کہ شریعت نے جس حقیقت پر اجاست کا حکم کیا تھا وہ حقیقت ہی نہیں رہی اور انساب کے بعد جو حقیقت تحقق ہوئی وہ شریعت کے نزدیک پائیدار ہے جس پر حکم طہارت بھی قائم شرعی ہے نہ کہ غیر (کفایت لعلی ص ۶۶)۔

۹۔ ماکول اہلہم جانوروں کے سات اعضاء کو کھانا حرام ہے۔ "بیتہ ہوا خون، زکلی بیٹاب کا اور دواؤں نصیب (فولے) ہوا کی بیٹاب مجھ، نذر وہ مٹانہ پتہ (نالی ۵، ۷)۔

۱۔ مذکورہ ساتوں اعضاء کے علاوہ ماکول اہلہم جانوروں کے تمام اعضاء و اجزاء سے حاصل دواؤں کا استعمال خارجی و داخلی یعنی کھانا لگانا، ہر طرح جائز ہے (فتاویٰ ہند و الفتاویٰ ص ۶۶)۔

۲۔ غیر ماکول اہلہم جانور جو خنزیر کی طرح نجس اہلہم نہ ہوں ان کو شرعی پھندے سے ذبح کر لیا جائے تو ان کے اعضاء و اجزاء سے بنی ہوئی دواؤں کا خارجی استعمال بھی لگایا اور غذا وغیرہ پر نذر ہے مگر کھانا اور داخلی استعمال پر نذر نہیں۔

۳۔ اثر شرعی قعدے سے ذبح کیا ہوا نہ ہو تو خواہ نون اہلہم ہو یا غیر ماکول اہلہم اس جانور کے کسی عضو سے بنی ہوئی دوا کا استعمال شرعاً درست نہیں ہے اگر بدن پر یا لاش وغیرہ خارجی استعمال کر لیا گیا تو جب تک اسکو دھو کر اس کے اثر کا ازالہ نہ کر دیا جائے جسمہ پچڑے ہی پاؤں نہیں ہوگی۔

۴۔ وہ جانور اگر نجس اہلہم ہو جیسے خنزیر تو اس کا استعمال خارجی و داخلی کسی صورت میں

درست نہ ہوگا، سوائے اس صورت کے جس میں اضطرار کی وجہ سے خون یا شراب سے پیئے گی گنجائش ہوگی (مختار نظام الفقہ: ص ۱۶۷)۔

۱۰- خنزیر کے چمڑے یا ہڈی اور مراد سے بنیہ ہوا جلائین حرام ہے، اس سے بنی چیز حلال حرام ہے، اگر خنزیر سے حاصل شدہ عنصر کی حقیقت و ماہیت کی پیادنی عمل کے ذریعہ بالکل بدل بھی ہو تو اس صورت میں اس کی نجاست اور مرستہ کا حکم بھی ختم ہو جائے گا (فتویٰ مقالہ: ص ۵۵)۔



## نکلت و سبب

سر کی شدت کے زائل ہونے سے تھامت زائل ہوئی اور حرمت بھی اس لئے کہ اس کے بنیادی عناصر اور جوہر سکھ اور نام بھی بدل گیا جیسے شراب پاک ہو جاتی ہے، لہذا لکھ کے نزدیک جبکہ سر کہ بن جائے۔

شوائع و حائلہ کے یہاں پاک نہیں ہوتی ہے کسی واسطہ اور عمل سے سر کہ بن دیتے سے، چاہے پاک چیز مل کر بنایا جائے، جیسے نمک، جوڑا، اس لئے کہ پاک چیز پاک چیز میں ملنے سے وہ پاک ہو جاتی ہے، اس کے علاوہ نجس چیز پاک نہیں ہوئی۔ مثلاً سے نہ آگ سے نہ نجس تیل سے بنا ہوا صابن پاک ہے حتیٰ کہ نجس بدن سے پانی کا حوالہ بھی نجس ہے، لہذا جسے غجر سے لے کر علی ہوئی مٹی اور غیر، کول اہم کے ریزت سب نجس ہے، چاہے اس کو جلا دیا جائے، اور کہ نمک میں سر کر حائل بن جائے یا صابن نجس چیز سے بنایا جائے، نجس ہے، لہذا ہی صابن میں، لہذا نجس چیز کی راکھ اور اس کا حوالہ پاک کہتے ہیں۔

مگر یہ حاست یہ دو بنیادی عناصر ہیں، اس کے باقی رہتے ہوئے کسی بھی انکسار و تنقیہ سے حقیقت و ماہیت کا بدلنا نہیں کہا جائے گا، اس سے کہ جوہری عناصر ختم نہیں ہوئے اور بحولی مزاج میں بھی تبدیلی ممکن آتی ہے، چاہے نام بدل جائے۔

دراستہ جو مختلف اشیاء سے مل کر تیار کی جاتی ہیں اس اختلاف کی وجہ سے اراشیاء کی حقیقت میں کسی جسم کی تبدیلی نہیں آتی ہے بلکہ اشیاء اپنی حقیقت پر موجود ہیں تو محض شکل و صورت کی تبدیلی کو انکسار و ماہیت نہیں کہہ جائے گا۔

اگر بڑی دواؤں میں جو انکسار کا استعمال کیا جاتا ہے اس کے استعمال کرنے میں غور و تفصیل ہے، یہ تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ مکمل شراب اور ایک نشہ آور چیز ہے، اور شراب حرام ہونے کے ساتھ ساتھ ناپاک بھی ہے لہذا محض لذت یا قوت کے لئے انکسار ہی ہوئی مشروبات کا

استعمال درست نہیں؛ البتہ دوا اور علاج کے معاملہ میں چونکہ ایک دوا مجبوری اور ضرورت پائی جاتی ہے اس لئے حرام اور نجس دواؤں کے استعمال کرنے کے مسئلہ میں فقہاء امت کے درمیان اختلاف ہے۔ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ بغیر اضطرار کے کئی بھی تکلیف و حرام دوا جائز چیزوں کا استعمال درست نہیں ہے۔ مباحات میں سے علاج کر لیا جائے، ان کی دلیل صحیح بخاری کی یہ حدیث ہے: "يَنْبَغِي لِلْمَرْءِ أَنْ يَتَّخِذَ دَوَاءً لِيُغْفَرَ لِحَبْلِهِ"۔ اس مسئلہ میں واقعہ اثنی عشریہ سے استدلال کیا ہے کہ یہ لوگ بیماری میں مبتلا تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان کو اونٹ کا دودھ اور پیٹھاب استعمال کرنے کی اجازت دی، دوسرا استدلالی جمہور فقہاء کا اس واقعہ سے ہے جو جرفی بن اسعد صحابی کو فوف اور بھرہ کے درمیان جنگ کلاب میں پیش آیا تھا کہ ان کی ناک کٹ گئی تو انہوں نے چاندی کی ناک بنوا کر لگائی، پھر اس میں بدبو پیدا ہوئی تھی تو حضور اکرم ﷺ نے ان کو سونے کی ناک بنوا کر لگانے کا حکم دیا، کیونکہ سونا سونا نہیں ہے، حالانکہ مردوں کے لئے سونے کا استعمال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام فرمایا ہے، حضرت عرفہؓ و سونے کی ناک لگانے کی اجازت ظاہر ہے کہ دوا اور علاج کے درجہ میں ہے، اس سے معلوم ہوا کہ بعض ناجائز چیزوں کا استعمال بطور دوا و علاج درست ہے، جبکہ اس کے علاوہ کوئی اور مباح دوا دستیاب نہ ہو، اس لئے فقہاء کے عام اصول "الضرورات تبيح المحظورات" کے تحت داخل ہو کر ممکن ہی ہوئی دواؤں کا استعمال درست ہوگا، نیز کتب فقہ میں اس سلسلہ میں بعض سرامیں موجود ہیں (دیکھئے درختہ و رد المحتار)۔

خون خواہ مذکور جانور کا ہو یا غیر مذکور جانور کا ناپاک ہے البتہ دوا اور علاج کے معاملہ میں چونکہ ایک دوا مجبوری اور ضرورت پائی جاتی ہے اور جب بعد دوا علاج کے خون پینے کی اجازت ہے اگر طیب حادثی نے یہ کہا ہو کہ اس بیماری کا علاج سوائے اس کے کسی اور سے نہیں ہو سکتا ہے تو ایسی دوا کے جس میں خون استعمال کیا گیا ہو ہرگز اولیٰ استعمال کرنے کی

اجازت ہوگی۔ نیز فقہاء کرام کے عام اصول "الضرورات تنبيح المحظورات" کے تحت داخل ہوگی اور ایسی دواؤں کا استعمال کرنا درست ہوگا بشرطیکہ دوسری مہاج دوا دستیاب نہ ہو۔  
وزن ایسی دوا کے استعمال کرنے سے احتراز کیا جائے (دیکھئے: صحیح دار الفکر، ۱۰/۱۵۰، ۱۰۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴

جہاں جہاز اور ہڈی کو لگا کر گونہ اور اس جیسی دوسری اشیاء تیار کرتے ہیں۔ اسی طرح کرنے سے انقلاب مہیت نہیں ہوتا ہے، ہند اس کے ذریعہ کھانے کی چیزیں یا کھانے کی چیزوں میں مائع مادہ ص طور پر اعلیٰ قسم کی نمک، ٹائیلوں اور آئس کریم وغیرہ میں جاتے نہیں، اگر یہ کھل اور ہڈی خنزیر کا ہے تو نجس العین ہونے کی وجہ سے وباغت سے بھی پاک نہ ہوگا، اور اگر مردار ذبیحہ کی ہو تو ہڈی چمڑا وباغت سے پاک ہوگا، لیکن اس کا کھانا درست نہیں ہوگا، نیز اس میں کوئی ضرورت بھی نہیں "الطہر و ذات فیح انہ عطل و اس کے تہ کے تحت داخل کیا جائے۔

انقلاب، ہیئت کے مسئلہ میں نجس العین اور غیر نجس العین کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے، جس طرح شراب اگر سرکہ بن جائے تو انقلاب مہیت کی وجہ سے پاک ہے اور اس کا کھانا درست ہے، اسی طرح اگر خنزیر جو نجس العین ہے اگر نمک کی کان میں گر کر نمک بن جائے تو انقلاب مہیت کی وجہ سے نمک پاک ہوگا اور نمک کا کھانا درست ہوگا کتب فقہ میں اس کی صراحت موجود ہے (دیکھئے انوار الفقہ ۱۷۷)۔

اول تو یہ اطلاع کہ صابن میں چربی ملائی جاتی ہے یعنی اور معتبر اطلاع نہیں، شخص نکل اور وہاں کے دوہرہ کی چیز ہے، اور شریعت اس قسم کے ظن و گمان کو پختہ نہیں کرتی ہے، دوسرے فقہاء کرام نے اس کو رد و جوہر سے پاک قرار دیا ہے، ایک یہ کہ ایسے پاک جزاء صابن میں ملنا اپنی اصل حقیقت کھودیتے ہیں، بلکہ کوئی پاک شے جب اس حد تک بدل جائے کہ اپنی اصل حقیقت ہی کھو ڈالے تو اس کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں، مثلاً مٹی یا پاک ہے، جب وہ خون میں

جائے تب بھی تاپاک ہے، اس کے بعد جب گوشت دین تو پاک ہے، غیر مآول اللحم کی ہڈوں کی حرام میں اگر حسب ن کا منصب دیا گیا تو اب حلال ہیں۔

دوم اس کے استہکام کی اس قدر کثرت ہو کر اس سے احتراز دشوار نہ مانتی چیزوں کو اصطلاح فقہاء میں عموم ہوئی ہے تعبیر کیا جاتا ہے "الاصول" "لعمقہ تحلیف لمبسمبر" کے تحت داخل ہوئی دشمنی وجہ سے قلم میں تخفیف پیدا ہو جاتی ہے، لہذا اگر یہ چیز بھی ہو کہ سائنس میں جہل مالی جاتی ہے تو عموم بلوئی کی وجہ سے اور انقلاب مابیت نہی ہے اسے صدقہ کے استہکام کی جائز ہوئی، مگر یہ ہے کہ یہاں پر قلب مابیت پایا جا رہا ہے لہذا اصناف کے استعمال کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ رہا یہ مسئلہ کہ مغربی ممالک میں چھٹی مدت و غیرہ میں طہانی جاتی ہے، یہ کوئی تحقیق نہیں ہے، جب تک تحقیقی خبر سے یہ معلوم نہ ہو کہ مکلف وغیرہ میں حرام مردار چیز شامل ہے اس کا حامل درست مؤلف، اور فقہی اصول "الاصول فی الاستنباط الاصلاح" کے تحت داخل ہو کر اور اگر تحقیقی خبر سے معلوم ہو جائے کہ واقعی چھٹی طہانی جاتی ہے تو چوں کہ یہاں پر عموم بلوئی نہیں پایا جا رہا ہے، لہذا ایسے نہت کے استعمال کی جائز نہیں ہوگی (دینے والے)۔





۳۔ جن اشیاء سے لڑائی لڑی جاتی ہے، اگر اس لڑائی میں اصل اشیاء کے بیاہنی  
ممانعہ یا حصار و ستارہ اوصاف میں سے کوئی عنصر یہ وصف و صفات پر قرار دیا جائے تو اس پر تہدلی  
ماہیت کا اطلاق نہیں کریں گے، ہاں وہ آثار جو اس شعبہ کا خاصہ نہ ہوں لڑائی میں بھی ہر وقت اور ہیں  
تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، تہدلی ماہیت کا قول یہ جائے گا۔

۴۔ اختلاف ماہیت و مسائل جہاد میں سے ایک مسئلہ یہ ہے کہ اس سے قصاص  
ظاہر ہو جاتی ہے، اس میں فقہ فقہانوں اور فقیہوں کے مابین اختلاف ہے۔ بعض نے  
الفاظ میں اس کا ذکر نہیں کیا ہے۔

ابن الرافعی میں اس مسئلہ کے قول کو منطقی قرار دیا گیا ہے اور "الخصم" میں لکھا  
ہے کہ اس پر ملوث ہے (۱۰۷)۔

ایسا حکم جو پہلے مذکور تھا جس میں ہوگا، اور اس مسئلے میں متین میں جو صرف  
ہمارے ذکر کیا گیا ہے وہ قید احترازی نہیں ہے بلکہ مثال کے طور پر نہ لکھا گیا ہے نیز یہ بھی دینی حکم  
ہوگا (۱۰۷)۔

قلب ماہیت کے بعد جس کے بعد ہونے کا قول، ممانعہ کا ہے اور امام ابو یوسف  
کے نزدیک وہی نفس باقی رہتا ہے، "وعندہ انہی یوسف لا یصہر شہنا اخو فیکون  
محسباً" (۱۰۸)۔

۶۔ فقہر یا کشید کے نام سے لڑائی کی ماہیت میں اختلاف نہیں ہوتا، جس میں کے ذریعہ  
اس کے اجزاء میں سے بعض جز کو الٹ کر لیا جاتا ہے، اس لئے اس پر اختلاف ماہیت و اقوال  
یعنی کا اطلاق نہیں ہوگا، بلکہ فقہر یا کشید کا عمل مبنی خارجی سے ہوگا تو قطعاً شدہ لڑائی بھی ظاہر ہوگی، اور  
اگر لڑائی میں سے ہوگا تو کشید بھی بھی نہیں ہوگی۔

۷۔ اس میں اختلاف ہے کہ مختلف اشیاء لڑائی کے جوہر قرار دی جائیں جس کو سمجھا گیا ہے

سے تعبیر کیا گیا ہے اسے انقلاب مابیت یا تحول میں نہیں کہا جاتا۔

الفاظ کے بارے میں یہ سمجھ میں آتا ہے کہ اگر وہ شراب سے مرفوعہ ہو جس سے وہ غیر شراب سے مرفوعہ ہو تو اس کا استعمال بطور ادا یا غیر ادا ہو جائے اور درست ہوگا۔ اس میں تعلیقات کے لیے میرے تلامذہ رحمہم ۱۳۵۱ھ ۱۹۶۹ء۔

۸۔ نجس چہ فی کی طہارت سے تیار کردہ صابن کی طہارت کے قوا سے ملتے ہیں اور صراحت یہ مسئلہ مذکور ہے

"و یطہر بہت نجس یجعله صابوناً" (الجمہور ۱: ۱۵۹)۔

"و علی قول محمد فرعوا الحکم بطہارة صابون صعب من ریت نجس" "ولی المحدثی جعل الدھن النجس فی صابون یعنی بطہارتہ لآلہ تغیر، والتغیر یطہر عند محمد و یعنی بہ للولی (۱) (مجموعہ ۱: ۱۳)۔  
اور یہ حکم صرف صابن کے ساتھ ہی خاص نہیں ہوگا، بلہ کوئی بھی استعمالی شی جس میں اس چہ فی یا نجس کی حقیقت و مابیت بدل گئی ہو طہر ہوگی۔

"و مقتصا عہ احتصاص ذلك الحکم بالصابون فیحل فیہ کل ما

کل فیہ تغیر و انقلاب و کان فیہ ملوی غائماً" (الجمہور ۱: ۱۵۹)۔

بسن یا تو تھ پیست وغیرہ میں ان اشیاء کا استعمال قلب مابیت کے بعد ہو تو اس کا استعمال درست ہوگا اور قلب مابیت سے پہلے ہو اور ان کے ذریعے سے بدنی چہ فی کی حقیقت نہیں بدلتی تو ان کا استعمال درست نہیں۔

۹۔ مسئلہ نجس اور اس کی بیع حرام ہے، انقلاب مابیت کے بعد اس کا استعمال وہی حکم رکھتا ہے جو دیگر نجس اشیاء کا۔

۱۰۔ جلاش کے بارے میں سالنامہ میں جو صورت بیان کی گئی ہے اس سے بظاہر تو

یہی معصوم ہونا ہے کہ اس کی حقیقت وہ بیت جنس ہائی ہے، اس طیلے میں "الفہ لا سر می وادانہ  
 ۷۱۵" کی عبارت تقریرِ رازنی جس میں مذکور ہے، جس کا تلامذہ یہ ہے۔  
 "المطاب، بیت کے بعد، مگر چہ بخش شیعہ کی صہرت پر فوٹو ہے، زمین کسی مسلمان  
 سے، شیعہ، کے حسبِ ماہیت اور پھر اس کا امتوال اعلیٰ اور تقویٰ کے خلاف ہے۔"

## انقلاب ماہیت اور تبدیلی احکام

مفتی سعید الرحمن قادریؒ

۱۔ جب کسی چیز میں انقلاب و تبدیلی اس حد تک ہو جائے کہ وہ اپنی حقیقت بخود سے اثرات و خواص اس میں پاتی نہ رہیں اور اس کو اس کا پہلا نام و پہلا نام درست نہ ہو، ایسی صورت میں اس کے عناصر کا قیام ممکن نہ ہوگا، نہ شی کا وجود رکھے گا۔ اس طرح کسی بھی شے کے بنیادی عناصر کی تعیین ممکن ہوگی، جنی ہر چیز کے بنیادی عناصر وہ و صاف و خواص ہوں گے جن کے بغیر شے کا قیام ممکن نہ ہو سکے، جیسے پانی کی حقیقت رقت و سیلان انہماک و ارداء ہے (سوائی الفلذ، ۱۷۱) اس لئے یہ اوصاف اس کے بنیادی عناصر میں اب اگر کسی چیز میں رقت و سیلان نہ ہو مگر انہماک و قیام حیات اشیاء وغیرہ نہ ہو تو وہ مطلقاً رد و ملحوظ نہ ہوگا جیسا کہ وہ پانی جو نمک سے اس دس گنا گہرا گہرا پانی بن گیا ہو، اس میں رقت و سیلان دونوں چیزیں ہوں گی مگر دوسرے اوصاف نہ ہونے کی وجہ سے وہ مطلق نہیں ہے، اس کی حقیقت کچھ اور ہے، خواص اور پانی سے صوم نیا جاتا درست نہیں، جب کسی چیز میں یہ کیفیت پیدا ہو جائے تو اس کے بنیادی عناصر کو باطل نہ ہوں گے یا کالعدم ہوں گے، اس صورت کو اشمال و نحوہ سے تعبیر کیا جائے گا۔

۲۔ ہر چیز کے بنیادی عناصر ایک یا چند چیزیں ممکن نہ ہوتے ہیں، اس لئے کہ ہر چیز کے بنیادی عناصر الگ الگ ہوتے ہیں، خواص اور قابل قوت یہ امر ہے کہ نمک سے نہ پانی

سے تجسیم و تبدیلی کے بعد شکل بنا تھا اور اس شکل میں آنے سے پہلے وہ مطلق و مہر تھا اور تجسیم سے پہلے تمام احکام خواہیں وہ اشر میں یا مطلق تھے لیکن تجسیم کے بعد جب وہ اپنی پہلی شکل کے بعض خواہیں و آثار مثلاً رقت و سیلان پر لوث آئے جب بھی وہ مطلق نہیں ہوتا ماری گئے اس سے وضو غسل بدل تکبیر درست نہیں ہے۔ "ولا یصلح" (شوبہ) ہدایت حذرہ ص ۱۰۱۔

اسی بنیاد پر کسی بھی شئی کے عناصر کی تعیین ہو سکتی ہے، یعنی ہر چیز کے بنیادی عناصر دو اوصاف خواہیں جن جن کے فوت ہو جائے پر شئی کا قیام اور اس کا نام و نشان مٹ جائے اور یہ عقل و تدبیر ہے، شرعی اعتبار سے ہر چیز میں تقویت و اذیت غیر ضروری ہے، اس لئے کہ بسا اوقات دوسری شئی میں پہلی شئی کا کچھ اثر اور علاقہ قائم رہتا ہے، پھر بھی حکم شرعی میں تبدیلی آجاتی ہے جیسے قتل غم (شراب کا سرکہ بن جانا) کہ صرف اس میں سے سرکہ کی کیفیت ذائل و تبدیل ہو جاتی ہے، اور نہ تمام چیزیں بعض حسب سابق رہتی ہیں مگر اس زوال و تبدل سے حرمت کا شرعی حکم تبدیل ہو جاتا ہے، اس سے سوال ۲ کا جواب یہ ہو گیا کہ ہر چیز میں حکم تبدیلی و تغیر لازم نہیں ہے، کیوں کہ کہیں تغیر و انقلاب بالکل نہ ہوتا ہے، جیسے نمک کی کان میں نمک ہو جانے والی چیزیں اور کبھی بالکل یہ نہیں بھی ہوتا ہے، جیسا کہ وپر لڑا، اسی سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ مصنوعات شریہ کا مضر حقیقی خلطہ شراب میں (جو کہ منصوص ہے) جب تک جس چیز میں موجود ہوگا وہ چیز حرام ہوگی خواہ وہ بالذات طلال ہی کیوں نہ ہو اور جو اس کے برخلاف ہوگا اس کے لئے حرمت کا حکم نہیں لگایا جاسکتا، اس لئے فقہی اصول یہ ہے: "کل ما أسکر کثیرہ ففیہ حرام" یعنی جس کی تیسرہ مقدار نشا آور ہو اس کی تکمیل مقدار بھی حرام ہے۔

۳۔ اب اس سوال کا یہ جواب ہے کہ اگر تبدیلی ماہیت کے بعد پہلی چیز یک لخت معدوم ہو جائے، مگر اس میں کوئی اثر و تاثیر نہ رہے تو اس کی دوسرے قسم ہو سکتی ہیں: یک یہ کہ پہلے سے وہ پاک اور محرم ہو اور اب اس کا کوئی اثر و خاصہ باقی نہ رہے جیسے شراب جو سرکہ بن

جائے تو یہ پاک و طیب ہوگا، دوسری یہ کہ وہ پہلے سے پاک و طال ہو مگر جدلی کے بعد طلت و  
نفاذت ختم ہو جائے جیسے وہ شراب و خمراب بن جائے تو یہ پاک اور حرام ہوگا۔

اور اگر جدلی کے بعد پہلی صورت ہو لکایہ معدوم نہ ہو بلکہ اپنی اصل سے موردی طور پر  
کچھ خصوصیات و کیفیات پر برقرار رہے تو اس کی بھی دو صورتیں، دیکھی ہیں۔ ممنوع شرعی کا عنصر حقیقی  
فنا نہ ہو، دوسری صورت یہ ہے کہ فنا ہو گیا ہو، پہلی صورت اگر ممنوع شرعی کا حقیقی عنصر قائم رہا تو  
ہے تو ممنوع و حرام، ورنہ وہ چیز حلال ہوگی، مگر شراب کے علاوہ دیگر مکررات شرعیہ میں ممنوع شرعی  
کا عنصر اور عناصر میں تفریق و یکدہنی ایک اجتماعی مسئلہ ہے۔

۴- انقلاب مابیت کے بعد نجس زمین اور غیر نجس زمین اور ان کے اجزاء میں کوئی  
فرق شرعی حکم کے اعتبار سے نہیں ہے، استثناء وہ انقلاب کے نتیجے میں شی اول صد فی صد فنا  
ہو جائے جب تو حکم ظاہر ہے اور وہ یہ کہ حرمت کی خصوص کی تعلیق نہ لانا پڑے ہوئی بلکہ دوسری حلال  
و طیب اشیاء کی مخرج حلال ہوگی، (دکھائی فتاویٰ بن حیدر ۶۰۸، ۶۰۹)۔

۶۰۵- قلب مابیت کے اسباب فقہی کتب میں مختصر و مضبوط نہیں مل سکتے مگر مختلف  
جزئیات جیسے آگ میں نجاست کا جل کر راکھ ہو جانا اور مٹی میں ل کر مٹی و خاک ہو جانا، شعلہ کی  
کان میں نمک بن جانا، ہواؤں میں مل جانا وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے اسباب متعین  
و مخصوص نہیں ہیں، حضرت مولانا عبد الحکیم صاحب فاروقی لکھنؤی فرماتے ہیں: انقلاب مابیت  
(حقیقت بدل جانا) خواہ جلانے سے یا کسی دھار سے یا کسی اور ترکیب سے..... نیز فرماتے  
ہیں: اس طریقے سے تمام نجس چیزیں پاک ہو جاتی ہیں خواہ ان کی نجاست ذاتی ہو یا عارضی  
(المجلد ۲، ۴)۔

اس عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ دور جدید کے نئے طریقے اور قدیم طرق جو بھی  
مابیت تبدیل کر دیں وہ سب مؤثر ہوں گے، اس کی ایک چیز یہ بھی سمجھ میں آتی ہے کہ ان صورتوں

میں صحت و حرمت کا حکم نتیجے کے تابع ہے، اسباب کے تابع نہیں ہے۔

اس لئے استحوالہ انقلاب پر نظر ہوتی ہے اور کئی متحول و مقبوضہ علم شرعیہ کے تحت ہوتا ہے، اس لئے کہیں کسی جزئیہ میں اسباب سے علم متعلق نہیں ہوا ہے، لہذا جس طریقے سے بھی مابین تبدیلی و استحکام ہو جائے وہ طریقہ اس بارے میں مؤثر ہوگا، "لقد دخل یہ کہ ما کان قبلہ تعبر و انقلاب حقیقہ" (کتاب ۳۹)۔

اس عبارت سے یہ مفہوم واضح ہے کہ اسباب انقلاب متعین نہیں ہیں۔

۷۔ استعمالہ و استعمال کے دونوں ایک نہیں ہیں، اس لئے کہ اگر استعمال کے بعد ہی محرک کی جائیداد شراب کے جوہر الکحل میں موجود ہے اور وہ مختلف چیزوں سے عرب و کازر ہے تو اس کا حکم استحوالہ کی صورت سے مختلف ہوگا اور محرک موجودگی کے سبب حکم مرتفع نہ ہوگا بلکہ دوسری قسم یعنی ان کو بھی گناہ گار و حرام کر دے گا۔

فقہی امام الدین صاحب کی تحریر اس مسئلے میں بصیرت افروز ہے: "الکحل اصل میں شراب یا دوسری شراب سے جوہر یا مقلد کا دم ہے اور یہ بڑا شراب کے جنس سے ہوتا ہے، اور مثل شراب جس کا عین اور حرام ہوتی ہے، اور یہ الکحل کھانے پینے یا عطریات وغیرہ جس چیز میں پڑ جائے گی، اس کو حرام اور نجس بنا دے گی اور ان سب کا استعمال محسوس و جائز ہو جائے گا انحاء مختلفہ" (۱/ ۹۳)، آگے لکھتے ہیں: "اگر حادثہ والی چیزوں میں لٹ پڑے ہو جائے تو اس کا استعمال جرم جزا ہے" (۱/ ۹۴)، اور خطب استعمال و استعمال کے دونوں ایک نہیں ہے، لہذا دونوں کے حکم میں یکسانیت نہیں ہوگی۔

۸۔ قلب، بیت کے بعد علی پر ہے۔ سے صاف ہے کہ یہ کتاب ہے جنی صاف ہے جس نے اسے بعد مابین کا انقلاب ہو جاتا ہے، جس کی سبب فقہ میں صراحت موجود ہے، لکھ میں اجماع، احسن فقہی سے ۱۰۷۰ تا ۱۰۷۱ء کے تفصیل سے یہ پرکام ہے اور یہ بھی وہ مسئلہ ہے



کہ تغیر و انقلاب کے بعد پاک کا حکم سائن کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ جن جن چیزوں میں حقیقت  
تغیر و انقلاب ہوگا اور مہم ہلوی بھی وہ سب حکم میں یکساں ہوں گی (نئی ۱۳۰) اسی کے ساتھ  
شیر و کی مثال پیش کی ہے جس میں زبیب (کشش) اگرچہ پانی سے خالی نہ ہو مگر شیر و ہٹنے کے  
بعد ملت کے حکم کے ماتحت ہوگا "و كذلك الدنس المطروح اذا كان راسه  
نحسما" اس سے ان جزئیات کی وجہ سے سائن ہٹے، اتھو پیست، میرے صدم میں فوقی  
کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی، اس لیے کہ اگر (زبیب نجس) شیر و سیال ہو جائے سے پانی ہو گا  
ہے، تیوں پینے سے طام ہو سکتا ہے، مردار کتے کی نجاست سائن کی مثال اختیار کرنے سے شکر  
ہو سکتی ہے، چوبے کی حقیقی اور اس کام دار حقیقت کے بعد صفت میں نہیں تو ۱۰۰ فی صدی نجس چیزیں  
انقلاب مابیت کے بعد تیوں پر نجس ہو جائیں گی، تاہم ان میں شبہ نہیں کہ مسد بہت اہم اور  
بہت نازک ہے، کیونکہ اس سے اشیاء محمد کے طہال ہونے اور نہ ہونے کا باب ۱۰۰۰ ہونے کا حال  
لئے تغیر و انقلاب کی حد مقرر کرنے میں جو دور کی مصنوعات میں ایک اہم اور مشکل صورت ہے،  
ابہد ابھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے مابین سے اس کی بات، اچھ و لی فیصد یہاں ہے، نتیجہ  
مشکوٰۃ حبیب و طہال چیزوں سے مشکوک چیزوں کا قبالی تیار کیا جاتا ہے، تاکہ قمر شامی مسلمات  
فیہ واجب الاستعمال میں ہے غبار ہے اور اس قمر شامی "الحلال بین و الحرام میں الح  
بجا آوری ہو سکے۔

۹- ان دونوں کا حکم بھی تغیر و انقلاب پر مبنی ہونا چاہئے، اس سے مابین دو امور یعنی ہر  
ماہ مین، اولیات مسدہ جدید و یہ ثابت کر دین کہ خون دوا کی صورت اختیار کرنے کے بعد اور طہال  
و ہڈی وغیرہ و جانین کی صورت اختیار کرنے کے بعد اپنی حقیقت کھودیتے ہیں اور دوسری چیز جن  
جاتے ہیں تو اس کا استعمال جائز ہونا چاہئے لیکن اگر ایسا نہیں ہے یعنی خون اپنی حقیقت نہیں ہوتا  
بلکہ اس کی صلاحیت میں مین کے قائم رہتے ہوئے اضافہ ہو جاتا تو بلاشبہ یہ ضرورت کے استعمال

کا جواز نہ ہونا چاہئے، اس لئے کہ شرعی طور پر خون کے اجزاء کے حکم میں کہیں تفاوت نہیں کیا گیا ہے، لہذا اکل کا حکم یکساں ہی ہوگا، برعکس جلاشیں کے، اگر زیادہ تر ماکولات میں مستحق ہیں، لہذا ضرورت شدیدہ کا تحقق اس میں نہیں ہے۔

## قلب ماہیت - شرعی نقطہ نظر

مولانا نیا زاد احمد صاحب مدظلہ العالی

۱- شرعی نقطہ نظر سے اور طبی اعتبار سے اُترتین اصناف (رگ، پو اور حرہ) میں سے کوئی وصف بدل جائے تو کہا جائے گا کہ اس چیز کا حکم بدل گیا۔  
اگر پانی دو قلعہ یا اس سے زیادہ ہے تو رگ یا پو یا حرہ کے بدلنے کا اعتبار ہوگا، اور اگر دو قلعہ سے کم ہے تو بہ حال میں پانی ناپاک ہوگا۔  
بعض فقہاء (مالکیہ، شافعیہ) نے قلیل و کثیر کا اعتبار نہیں کیا ہے، حالانکہ تلمین والی حدیث صحیح ہے اور قلیل و کثیر میں فرق کرنا پڑے گا۔  
نبی اکرم کے الفاظ یہ ہیں:

”إذَا بَلَغَ الْمَاءُ فَلَنِيں لَهُ يَنْحَسِرُ ضَرْبُ السَّنَنِ جَدًّا“ (۱۷۲)

”وفی روایۃ: إِذَا كَانَ الْمَاءُ فَلَنِيں لَهُ يَحْمِلُ الْحَبْتَ“ (سنن ابی داؤد، ۳)

قَالَ فِي الْبَطْنِ الْمَنِيْرُ. فَلْيُخَصَّ أَنْ الْاِسْتِثَاءَ الْمَذْكُورَ ضَعِيفٌ لَتَعْيِيں

الاحتجاج بالامام حجاج كما قال الشافعي والبيهقي وغيرهما يعني للاجماع على أن

المنعير بالجلسة ويحيا أو لوما أو طعاماً مجس” (اسلامیہ منوال، ۳۷۲ شیعہ ۱۲)

۲- جب پورے طور پر کوئی چیز بدل جائے اور اس کا پرانا اثر ختم ہو جائے تو اس وقت قلب

ستہا، التلمیذ، الحدیث ج ۱، ص ۱۷۲، رقم ۱۷۲، (ج ۱)

ماہیت کہیں کے جیسے پاخانہ کو چلا کر رکھ دیا، خلیہ اس کو ظاہر مانتے ہیں، مناجلہ، مالکیہ اور شافعیہ اس کے خلاف ہیں (کتاب لغز علی ہذا اسباب ہند)۔

علامہ شوکانی لکھتے ہیں:

”وإذا استحال الشيء إلى شيء آخر حتى كان ذلك الشيء الآخر مختلفاً للشيء الأول لونا وريحاً وطعماً كانت حلقه العنقرة رملاً لقد الوصف الذي وقع الحكمه من الشارع بالنجاسة عليه وهذا هو الحق والخلاف في ذلك معروف“ (امداد، اربعۃ الشوکانی، ۱۰)۔

نمک کی کان میں گر کر کسی چیز کا نمک بن جانا، شراب کا سرکہ بننا وغیرہ مثالوں میں ان کے تمام خصائص پہری طرح بدل جائیں اور بنا کسی شک کے یہ انقلاب ماہیت ہے، جلاٹن بھی اسی قبیل سے ہے، لیکن یہ چیز مد نظر رکھنا ہو گا کہ جلاٹن کا عمل حلال چیز پر کیا جا رہا ہے یا حرام پر۔

۳۔ کسی چیز میں تبدیلی کی دو صورتیں ہوتی ہیں:

الف۔ پرانا اثر ختم ہو جائے اور نئی چیز میں اس کی کوئی خصوصیت باقی نہ رہے۔

ب۔ نئی چیز میں بعض پرانی کیفیات باقی رہیں، پہلی صورت میں چونکہ کامل طور سے کلب ماہیت ہے اس لئے سابقہ حکم بدل جائے گا، دوسری صورت میں کلب ماہیت نہیں رہا ہے، اس لئے احتیاطاً اسی میں ہے کہ اس کا پرانا حکم باقی رکھا جائے۔

۴۔ مٹی ہاں! ان کے درمیان فرقی کرنا چاہئے جو چیزیں نجس الحین ہیں، انقلاب ماہیت کے بعد بھی ان کو نجس مانا جائے گا، اور جو چیزیں نجس الحین نہیں ہیں، استحالة میں کے بعد انہیں نجس نہیں مانا جائے گا۔

۵۔ انقلاب اور تغیر کے اسباب یہ ہیں

۱۔ جلا، ۲۔ دھوپ دکھانا، ۳۔ کسی چیز کے اندر دوسری اشیاء کا ملانا، ۴۔ سوکھی ہوئی

نحال یا ہڈی میں جلا نہیں کا مٹل کرتا۔

جلانے کا خفیہ سبب طہارت نہ ہونے میں، طہارت شوکانی کی بھی یہی رائے ہے، اہل شافعیہ، حنابلہ اور مالکیہ اسے طہارت نہیں مانتے۔

۶۔ فلتر یا کشید کے عمل کو انقلاب ماہیت نہیں کہتے، بلکہ یہ تجزیہ (Decoupose) ہے، اگر یہ عمل حال چیزوں میں کر کے نئی چیز بنائی جائے تو اس کا استعمال درست ہوگا، لیکن اگر وہ اور نیکس چیز میں لیا جائے تو اس کا استعمال درست نہ ہوگا، جیسے پیشاب کا فلتر کرنا اور اس کی تہذیب اور صفائے صاف و آئینہ کر کے قابل استعمال بنانا، اب اس کا سبب صحیح ثابت ہو جاتا ہے۔

۷۔ جہاد یا سیل وہاں میں اگر حرام چیزوں سے بنائی گئی ہیں تو حرام ہیں اور اگر حلال اجزاء سے بنی ہیں تو حلال ہیں، اس عمل کو فقہاء استحکام کہتے ہیں، اس وقت ماہیت نہیں کہا جاسکتا۔

دودھا میں جو لکڑی سے مل کر بنی ہیں تو بوقت ان کا پانا اثر باقی رہتا ہے تو عمومی طور پر لکڑی سے بنی ہوئی وہ ان کا استعمال فقہاء کی عادت میں نہیں سمجھا جاتا ہے۔

۸۔ اگر کسی چیز کے بارے میں یقین ہے کہ اس میں مرداری چھپی ہوئی ہے تو اس کا استعمال صحیح نہیں لیکن جن چیزوں کے بارے میں معلوم نہیں ہے وہ حلال ہیں۔

مرداری چھپی چیزوں میں جلانے اور شستن میں چھپنے وغیرہ کے سے استعمال کی جاسکتی ہے، اہل مرداری نے نبی مسجد میں نہیں جلائی جاسکتی اور نہ ہی جن پر اسے مل سکتے ہیں تو مرداری چھپی سے صاف بنانا اور جن پر لگانا اور چھپی و ملنا دونوں کیسوں کا اور مردار میں برابر جن انہیں نے اسے صحیح مسنون میں نہیں دیا۔

۹۔ وہ مسنون حرام ہے، قرآن کریم میں ہے: لَا تَلَا اَنْ یَّکُوْنَ مَبْنٰی وَدَعَا

مَسْفُوْحًا (نہام ۱۳۵)۔

جن کے بارے میں معلوم ہے کہ ان میں خون کا استعمال کیا گیا ہے احتیاری حالت میں ان کا استعمال نہیں کرنا چاہئے، البتہ ماکول اللحم نہ بوجہ جانور سے وغیرہ اعضا، کا استعمال درست ہے (جی، سٹیک، واون، وغیرہ قیہ نہ بوجہ ہیں)۔

۱۰- جلائین قسب مادیت کے تحت آئے گی لیکن یہ فرق تو کرنا ہی چاہئے کہ مس ہڈی یا چیزے پر یہ عمل کیا جا رہا ہے، وہ ماکول ہے یا غیر ماکول، اگر ماکول غیر ماکول کی ہے تب تو کوئی بات نہیں، لیکن اگر غیر ماکول ہے اور اس سے جلائین کے ذریعہ ماکونات تیار کی جاتی ہیں تو یہ حلال نہ ہوں گی۔

بہر حال حرام چیزوں اور ہڈیوں پر جلائین کے عمل سے تیار کردہ دوائی یا دیگر ماکولات کا استعمال درست نہیں، اگر وہ اپنا ہی جاتی ہے تو اضطراری حالت میں ان کا استعمال درست ہے۔

## حلت و حرمت میں انقلاب ماہیت کے اثرات

مولانا نعیم اختر قاسمی :

ماکول و مشروب چیزوں کی حلت و حرمت کے سلسلہ میں قرآن کریم نے ایک اصول اور ضابطہ بیان کر دیا ہے کہ طہیبات طلال ہیں اور خبیثات حرام، پھر دیگر آیات و احادیث نے اس اجمال کی تفصیل بھی بیان کر دی ہے کہ کون سی چیزیں طہیبات کے اندر داخل ہیں اور کون سی خبیثات کے تحت۔

خبیثات کی حرمت کی حکمت و علت علماء کرام نے یہ بیان کی ہے کہ اس کے استعمال سے اس کی خبیثات انسان کے قلب و ذہن پر اثر انداز ہوتی ہے جس سے اس کے اخلاق و کردار پر برے اثرات مرتب ہوتے ہیں یا وہ چیز ذہنی اعتبار سے انسان و دوا و مضرت رسوں ہوتی ہے، اور یہ بالکل حقیقت ہے جس سے کسی کو مجال انکار نہیں۔

دوسری طرف "الضرورات تمیح المحظورات" اور "المشقة تجلب التيسير" جیسے فقہی قواعد کے تحت ایسی چیزیات بھی ملتی ہیں جن میں ناگزیر اور پریشانت حالات میں بعض نا جائز اور ناپاک چیزوں کو بھی جائز اور پاک قرار دیا گیا ہے۔ جن میں تداعی بالحرم کا مسئلہ خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

اگر ان دونوں پہلوؤں پر نظر رکھی جائے تو ان شاء اللہ جدید پیش آمد مسائل کے حل

میں کافی رہنمائی ملے گی۔

ایک شی کی حقیقت تبدیل ہو جانے سے کسی واقعہ میں خبر سولہ جہ سے کہ کسی چیز نے وہ بنیادی عناصر بنائیں جن کے کاغذ پر تبدیل ہو جانے کی حقیقت اور ہیئت نہیں بدلتی ہے اور چہ اس میں مختلف قسم کے تغیرات ہوئے ہوں۔

تو اس طرح کی کوئی جامع عبارت نظر سے نہیں گزری جس کی بناء پر دو کوئی انداز میں کوئی فیصلہ کر دیا جائے، البتہ قول میں۔ اسے قسٹ بیان کردہ جزئیات کے پیش نظر کہا جاسکتا ہے کہ پہلی شی کی کوئی بھی چیز دوسری شی میں باقی نہ رہے مثلاً عام کام، صورت اور عمومی مزاج و خاصیت سب کچھ تبدیل ہو جائے، جیسے کسی بے نور کا نمک کی بکال میں نہ کر نمک بن جائے، گوری کا جس نے مرادھ ہو جائے، شراب کا سرکہ بن جائے، گوری کا کنویں میں گر مٹی میں تبدیل ہو جائے، انجس تیل کا صابن بنانے میں استعمال کرنا وغیرہ (ثانی، ص ۳۳۹-۳۴۰)۔

اس کے علاوہ چند اور جزئیات بھی بیان کی گئی ہیں جن میں کشش کا پختہ شیعہ ۱۰۰ پاپا کھنکھن کا ٹھکانہ۔

انجمن ماسر شامی موفر اللہ کریم دونوں مسئلوں میں انقلاب میں کچھ نکار کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس میں صرف تغیر وصف ہوا ہے جیسا کہ وہاں اگر وہی میں تبدیل ہو جائے تب ہیوں آئے میں اور کام کوئی میں بدل جائے تو اس میں بھی صرف تغیر وصف ہے، نہ کہ انقلاب نہیں، برخلاف مابعد جزئیات کے کہ ان میں ایک حقیقت دوسری حقیقت میں بالکلیہ تبدیل ہو جاتی ہے (ثانی، ص ۳۴۱)۔

ماسر شامی کی بات درست معلوم ہوتی ہے لیکن ان کی رو سے انجس میں سے بنے ہوئے صابن کی طہارت کا مسئلہ بھی نظر ثانی کا محتاج ہو جاتا ہے۔ کیونکہ صابن کے دیگر اجزاء کے ساتھ غلط ہو جانے کا وجہ سے انجس تبدیل کی حقیقت اور ہیئت کا تبدیل ہو جانا محال نظر ہے، البتہ



اسے فقہی قاعدہ "الحلط استعمال" کے تحت ایسا جاسکتا ہے جس میں بعض دوسری چیزیات بھی شامل ہو جاتی ہیں مثلاً پاک مٹی کا نجس پانی سے یا نجس مٹی کا پاک پانی سے کارائنا، اگرچہ "المشقة تحلب التيسير" کے تحت یہ چیزیات نقل کی گئی ہیں (الاشباہ، نظام السیاحی، اتامہ اس) کو بنیاد بنا کر دوسرے مسائل اس پر مقرر نہیں کئے جاسکتے۔ کیونکہ "الحلط استعمال" بالکل عام نہیں ہے، اور نہ ساری نجس چیزوں کا پاک چیز میں اختلاط کے بعد پاک ہونا لازم آئے گا، اسے قلبِ مابیت قرار نہیں دیا جاسکتا ہے۔ لہذا اگر بڑی دواؤں میں انکھل کے ملانے سے یا صابن بمکنت، نو تمہ پیست وغیرہ میں مردار کی جے لی یا پاک ہڈیوں کا پاؤڈر استعمال کرنے سے قلبِ مابیت کا تحقق محلِ نظر ہے۔ اور اگر قلبِ مابیت تسلیم کر بھی لیا جائے اور اسے پاک قرار دے دیا جائے مگر قلبِ مابیت تسلیم کر کے برقرار رہنے کی صورت میں مائولات و مشروبات کے اندر اس کا استعمال "وہ محرم علیہم الخبائث کی وجہ سے ناجائز ہونا چاہئے، کیونکہ ہر پاک چیز کا کھانا حلال نہیں ہوتا، البتہ دواؤں کا مسئلہ ادنیٰ بالمحرمة ذیل میں آئے گا۔

جلائن کے اندر اس کے اصل مواد کو مختلف مراحل سے گزارا جاتا ہے، اگر اس کے اصل مواد غیر خنزیر کے ہوں جب تو کوئی اشکال نہیں کیونکہ کھالِ دباغت کے بعد اور ہڈی (باستثناء خنزیر و آدمی) ہر جاندار کی پاک و لائق استعمال ہے۔

البتہ خنزیر کی کھال اور ہڈی ہونے کی صورت میں مسئلہ پیدا ہوگا کہ مابیت تبدیل ہوتی یا نہیں۔ اور اگر ہوگی تو اس کا استعمال جائز ہوگا یا نہیں؟

اسی صورت میں اگر عام جلائن اور خنزیر کے جلائن دونوں کے اثرات میں فرق ہو اور خنزیر سے بنے ہوئے جلائن کے اثرات مضمر ہوں تو اسے ناجائز ہونا چاہئے، بصورت دیگر قلبِ مابیت کے تحقق و عدم تحقق پر غور کیا جائے، واللہ اعلم۔

ناجائز کے خیال میں ایسی صورت میں مابیت تبدیل نہیں ہوتی۔

سوال نمبر ۳۰ کا تعلق اس بات سے ہے کہ کُترشی میں ایسی تہجدی ہو کہ اس کے جوہر میں  
عارضہ فتنہ ہو جائے۔ نام نہاں جائے اور کتبوی حزن میں بھی تہجدی آجائے لیکن اس تہجدی کے  
بعد وہ سوچتی ہیں: جن اشیاء سے کُتریشی نے ان کا کوئی بھی اثر اور خاصیت دیکھی ہے  
برقرار ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ کُتریشی پیدا ہونے والی کُتریشی اپنی اصل سے مورد قی طور پر کچھ  
خصوصیات اور ایفیات کو برقرار رکھے۔ کیا یہ وہ صورتوں کا نظم یہاں ہوگا؟  
سوالی صورت تو بالکل واضح ہے۔ اسے انقلاب و ہیئت قرار دیں گے (بڑھیکہ کُتریشی پیدا  
ہونے والی چیز کی حقیقت پہلے سے موجود ہو بیسے تک ہر کہہ اور آدہ، مکی وغیرہ)۔ وہ حقیقت پیسے  
سے موجود ہو بعد میں کوئی دوسرا نام دیا جائے تو اس کا اعتبار نہیں، البتہ دوسری صورت کا ضم  
جاتے کے لئے اس میں جڑا یہ کوئی شے ٹھہر رکھنا چاہئے کہ فقہاء نے غم جلالہ اور اس کے بعد وہ کوئی اور قرار  
دیا ہے (شاید کتاب الفکر ۱۱۵-۱۲۰)۔

غور کرنے کی بات ہے کہ جنس خدا سرچ گوشت پوست میں تہجدیں ہوئی مگر نبی مسرت کا  
کچھ کُتریشی بدو برقرار ہے اس صورت میں انقلاب حقیقت یقیناً ہے اگرچہ یہ قدرتی طور پر ہوا  
ہو مگر اس بدو کی وجہ سے اس کا کُتریشی الفوراً مستحکم ہو رہا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اس دوسری صورت میں بھی اگر انقلاب حقیقت تسلیم کر لیا جائے،  
لیکن بعض مابذ مضرا اثرات کے موجود رہتے ہوئے اس کا استہوار مسرت نہ ہوگا۔

انقلاب مابیت کے سلسلہ میں جنس العین اور غیر جنس العین کے درمیان فرقین اور  
حنا بل کے یک قوت کے مطابق کوئی فرق نہیں، جب کہ شوائع احباب (دوسرے قول کے مطابق)  
اور مابذ جو دست فرق کرتے ہیں (کام المصنف فی طرہ ۱۱۵)۔ اس لیے جوہر جنس العین اور غیر جنس العین

نہیں عامہ شائعی کی بات سے مدد ملتی کا قول رائے معلوم ہوتا ہے وہ فرماتے ہیں

”شریعت نے وصف نجاست کو ایک حقیقت پر مرتب کیا ہے، لہذا حقیقت تبدیل ہونے سے اس پر مرتب ہونے والا وصف نجاست بھی تبدیل ہو جائے گا (روایت ۱۰۳۰)۔“

فلز کرنے یا کشید کرنے سے کسی چیز کی ماہیت تبدیل ہونے کی بات مجھ میں نہیں آتی، کیونکہ کشید کرنے کی صورت میں پہلی شے کے خواص اور اس کی خاصیت باقی رہتی ہے اور فلز کرنے کی صورت میں گواہی کے جوہری اجزاء نکال دیئے جائیں، ہم بھی کئی سائنس دانوں کے ساتھ رہے گی۔

البتہ اگر باقی ٹی کی کسی سبب کے ذریعہ حقیقت بدل گئی، یعنی اس کے تمام کام اور مابقی اثرات میں سے کوئی چیز باقی نہ رہی تو اسے قلب ماہیت قرار دے کر اس پر دوسرا حکم لگایا جاسکتا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

### خلاصہ جوابات

۱۔ اگر اس نو پیدا شدہ چیز پر دوسری حقیقت کا اطلاق ہونے لگے، یعنی نام، صورت اور تاثیر سب تبدیل ہو جائے تو اسے قلب ماہیت قرار دیں گے۔ بشرطے کہ نئی اجزاء میں آنے والی چیز کی حقیقت پہلے سے موجود ہو، اگر اسے نیا نام دیا جائے تو اس کا اعتبار نہیں۔

۲۔ اگر پہلی چیز کا کچھ اثر مورد ثنی طور پر برقرار رہ جائے تو بھی ماہیت تبدیل ہو جائے گی، البتہ اگر وہ اثرات معضروں تو خدا کے طور پر اس کا استعمال جائز نہ ہوگا۔

۳۔ نفس العین اور غیر نفس العین کے درمیان عدم فرق رائج ہے۔

۴۔ محض فلز کرنے یا کشید کرنے کا عمل قلب ماہیت کے تحت نہیں آئے گا۔

۵۔ ”الخطۃ الجملہ“ ”یا استہدایک عین“ قلب ماہیت نہیں ہے۔ دونوں میں

اکامل وغیرہ کا استعمال تو اوٹی بال محرم کے ذیل میں آئے گا۔ صابن اسکت ہو تو تھ پیسٹ وغیرہ میں اگر نجس اجزاء کا خلوط ہونا یقینی ذائقے سے معلوم ہو جائے تو اس کا استعمال درست نہیں۔

۱۰۔ جلائین کی صورت للب ماییت کے تحت نہیں آئے گا لہذا انفریج کی کھال اور ہڈی سے تیار کردہ جلائین کا استعمال درست نہ ہوگا۔ کیونکہ جلائین ایک نو پید شدہ چیز ہے اس کوئی سابقہ حقیقت نہیں۔

## انقلاب ماہیت اور اس کی شرعی حد

ذکر موما سید قدرت اللہ باقوی :

۱۔ کسی شے کے بنیادی عناصر میں اجزاء ترکیبی صورت، انصوہیت اور رنگ خاص ماہیت کے حامل ہیں، ان چاروں کو قائم رکھتے ہوئے کسی شے کی ماہیت بدل نہیں سکتی خواہ کئی قسم کے تغیرات واقع ہوں، ہر شے کی کیفیات، اثرات اور حقیقت شرعی احکام کے اصل دار ہیں اور ان کی سمیت، اسکا رد اور اثرات کے پیش نظر حلال، حرام اور مہذب کے احکام جاری کئے جاتے ہیں، جن کی روشنی قرآن کریم و احادیث نبوی و اجماع اور قیاس سے حاصل ہوتی ہے۔

۲۔ قدیم فقہی ذخیرہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ رنگ، صورت اور کیفیت کا بدل جانا ہی انقلاب ماہیت ہے، تحول میں سے عوامی خصوصیات کی تبدیلی ہے ماحولیاتی کیفیت اور خاص خصوصیات کی تبدیلی پر منحصر ہے، کسی شے کی ملاوٹ کی وجہ سے ماہیت اور خاصیت بدل جاتی ہے تو اس کو فقہی اصطلاح میں اتقار، یمن کہا جاتا ہے مثلاً: "جعل المعن النعس فی صلیون یغنی بظہارہ لآئہ تغیر والتغیر بطہر عند محمد وبغنی بہ نذہلوی" (النخ، ۱، ۸۰) خواجہ رفیع سائے، ۱۳۵۷ھ، ۱۳۵۸ھ، خلد سیف الدینی)۔

مگر کسی شے کی ملاوٹ کے بغیر ماحولیاتی کیفیت کی وجہ سے رنگ، طرز اور بو بھی بدل جائے تو اس کو تحول یمن میں شمار کیا جاتا ہے مثلاً: شراب میں شکر ڈال کر سرکہ بنادیا جائے یا

غیر ماکول الکھم پر نور میں کی بنیوں میں اس میں مگر جب اس کا نمک بخار یا بے تو یہ نمک بدل ہو جاتا ہے مگر کسی شے کی اس نمک تجزیہ کیا جائے اور پرواے اجزاء اس سے نکال دیئے جائیں اور باقی رہ جائے تو اس کے باوجود اجزاء کا پاک رہیں گے۔

۳۔ اگر کسی شے کے جوہری عناصر ختم ہو جائیں اور مجموعی حرارت بھی بدل جائے اور جوہری عناصر کے حرارتی اثر باقی نہ ہو تو اس کا نظام الگ ہوگا۔  
اور جس مجموعی میں موردی خصوصیات باقی ہوں تو اس کا ختم ہوسکتا ہے، یہ کہہ سکتے ہیں کہ بنیادی عناصر کے بقا و بقائے طور پر مفہوم ہو جاتی ہے۔

۴۔ انقلاب مابیت کے تحت مختلف نجس اشیا میں کافی فرق ہوتا ہے، "ان اللہ ثم بجعل شفاعتکم فی حرام اللہ تحت تا جائز چیزوں کی منفعت اور حالت اختیار و اختیار پر جواب قاطع دیا جاسکتا ہے، نجس الہین اور غیر نجس الہین اجزاء کے حکام الگ ایک ہوتے ہیں، صرف سمت انسانی کی حفاظت اور نفس انسانی کی ممانعت پیش نظر رہے گی، مشافعت کا پیشاب اور خون پینے کی اجازت پر قیاس کر کے احکام جادری کئے جاتے ہیں۔

۵۔ کیمیائی تحلیل و تجزیہ کے بعد اور اجزاء دیگر کے اضافہ و ترکیب سے عقب مابیت ہو سکتا ہے یا قوی اثرات کے اقتضا سے۔ ہیئت بدستوری ہے یا تجزیاتی عمل کے بعد متضاد ذرات کے ذریعہ صفات اور اثرات میں تبدیلی لائی جاسکتی ہے۔

۶۔ کیمیائی عمل کے ذریعہ کیفیت یا ہیئت کا بدلہ عمل عقب مابیت کے تحت ہوتا ہے مگر حکام الگ الگ ہوتے ہیں، مثلاً گندے پانی سے گندے کے عناصر نکالنے کے بعد جو صاف پانی حاصل ہوتا ہے اسے گندے دور کرنے کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے، مگر وہ مواد غسل کے لئے جائز نہیں، اس لئے کہ وہ مستعمل میں شمار ہوتا ہے۔

۷۔ دیگر اجزاء کے اختلاف سے مجموعی تاثیر اور شکل بدل جانے کو نقیہ کا استحکام میں

کہنا صحیح ہے اور یہ عمل قلب مابیت میں شریک جاتا ہے۔

۸۔ مذکورہ چیزوں کو تقبلاً کی اصطلاح میں عموم بلوی کہا جاتا ہے۔ درویشی کی عبادت:

"جعل المؤمن النفس في صلبون يقضي بظهارته لأنه تغير والتغير بطهر عند محمد ويقضي به للبلوی" پر قیاس کرتے ہوئے ایسی چیزیں کو قبول کرنے کے بجائے حتی الامکان دور رہنا چاہئے، مگر اس وقت قلب مابیت میں نظر ہے، کیونکہ یہ سب غیر اضطراری حالت میں استعمال ہونے والی چیزیں شریک جاتی ہیں۔ سورۃ البقرہ ۷۳، الزمرہ ۳ میں جو اجازت ہے، جان بچانے کی خاطر اضطراری حالت میں ہے۔

۹۔ "يجوز للعالم شرب الخمر والبول واكل النبتة للسداوى" ذائقہ

طیب مسلم ان شفاہ فیہ ولم یحد فی الصباح بقوم مقام لابند ۵۰: ۳۵، ماخوذ: طالع ۱۳۱۵ء، اس کے ماہرہ بالکلیہ، حنا اور احناف میں امام ابو یوسف نے مطلقاً تمام برے اشیاء سے علاج کی اجازت دی ہے اور چونکہ حنابلہ کے یہاں مستکرات کا بھی ضرورہ استعمال درست ہے، دوسری اشیاء کی کثرت سے حسب ضرورت منفعت حاصل کی جاسکتی۔

۱۰۔ جلائین قلب مابیت نے تحت آئے، لہذا محمود بنوی کے تحت اس کا استعمال

جائز ہے۔

## انقلاب مابیت کے بعد کیا حکم میں تبدیلی ممکن ہے؟

ڈاکٹر قاری عطاء اللہ صاحب

- اس سوال کے جواب کے لئے عالم اسلام کے مشہور فقہ حضرت قاضی مجاہد الاسلام قاضی کی دو تحریریں ”لفظ طلاق سلاطی و دانیہ اور طلاق“ کے حوالے سے بحث و نظر کے شاعرے جناب فریدی و مارچ ۱۹۹۲ء میں موجود ہے کافی ہوئی ہے کہ جن نقل کیا جا رہا ہے، ”پھر یہ کہ ایک فی کا دوسری فی کے ساتھ اس طرح مل جائے کہ دونوں اپنی اپنی حقیقت پر قرار رکھیں اور ان کی صفات و خاصیات بھی پوری طرح نہیں بدلیں بلکہ دونوں چیزوں کی علیحدہ علیحدہ خاصیتیں مل کر مرکب کا ایک پائیزان پیدا کریں تو یہ صورت تبدیلی مابیت کی نہیں بلکہ دو چیزوں کی باہمی آمیزش کی ہے جسے ہم غلط کہہ سکتے ہیں، مثلاً دودھ پر پانی ملا دیا جائے یا سرخ اور زرد رنگ کے مخلول کو اس میں ملا دیا جائے تو ان صورتوں میں نہ دودھ کی حقیقت بدلتی ہے نہ پانی کی نہ سرخ رنگ کی حقیقت قسم ہوتی ہے اور نہ زرد رنگ کی، البتہ ملائی ہوئی دو چیزوں کو جس مقدار پر ملا دیا جائے اس کے تناسب سے ایک فی کی صفت اور تاخیر اور دوسری فی کی صفت اور تاخیر سے مل کر مرکب کا ایک پائیزان پیدا ہوتا ہے، دوسری صورت یہ ہے کہ ایک مخلول کے دوسرے مخلول کے ساتھ ملانے سے یا کسی کیمیاوی عمل کے ذریعہ عمل کی خاصیت پورے طور پر تبدیل ہو کر اس فی کی اصل حقیقت اور مابیت تبدیل ہوتی ہے گویا ایک فی کی وجہ سے دوسری فی بنتی ہے۔“



۲۔ انقلابِ مابیت کے سے رنگ، صورت اور کیفیت میں سے : ایک ہر نالہ ورنی ہوگا جب جائز استعمال میں ہوگا۔

۳۔ اگر وہ جو میں آنے والی شئی کے اندر فی سابق کا وہی بھی اثر اور وہی بھی خاصیت موجود نہ ہو تو وہ قلبِ مابیت ہے، اس کا قسم یہ ہے کہ وہ شئی اگر پہلے سے نہیں تھی تو انقلابِ مابیت کے بعد پاک ہو جائے گی مثلاً شراب سرکہ بن جائے یا گلاب لہر لہر اکھٹا دیا جائے، مدح و تکبر بن جائے وغیرہ، لفظِ اسلامی و اہل میں ذرا سزا و بیہوشی صاحبِ تحریف مانتے ہیں : "اللعنة إذا استحلّت و تبدلت أوصافها و معلیها حرجت عن کونها معلنة لأنها اسم لثبات موصولة فتعدم بلعدم الوصف" اور اگر فی سابق کی جو خصوصیات برقرار ہیں تو وہ غلط ہوگا جیسے اسپرٹ اور الکھول کی دواؤں میں آمیزش، قاضی صاحب تحریف مانتے ہیں "اسپرٹ اور الکھول کی آمیزش مختلف دواؤں میں ہوتی ہے اگر آپ غور کریں تو اس کی حیثیت محض غلط اور طاوت کی ہے اور اس کا مکمل دواؤں کے اجزاء کی کیفیت کی حفاظت اور دیگر اجزاء کے سرنے اور خراب ہونے سے بچانا ہے، اسپرٹ اور الکھول اپنے وجود نہیں رکھتی، بلکہ ایسے ہیں اور الکھول کی طاوت تبدیلِ مابیت نہیں بدلے غلط ادویہ ہے۔

۴۔ نفسِ امین اور غیر نفسِ امین دونوں کے احکام جدا کا نہ ہونے چاہئیں۔

۵۔ بندہ کے نزدیک صورتِ مسئولِ قلبِ مابیت نہ ہوگی بلکہ تجزیہ کی ہوں، تجزیہ سے انکار نہیں بدلتے، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی جدید فقہی مسائل ۱۰۴ پر قلم اڑاتے ہیں "کسی شئی کی حقیقت بدل جائے تو احکام بدل جاتے ہیں مگر نفسِ تجزیہ سے انکار نہیں بدلتے۔"

۶۔ میری ناقص رائے یہ ہے کہ یہ صورت بھی قلبِ مابیت کی نہ ہوگی، کیونکہ اس پر استحالہ نہیں ہوا ہے لیکن اگر شدتِ احتیاط اور عمومِ جہوی کے تحت الکھول سے قحوطہ دوا میں استعمال

کر لی جائیں تو درست ہونا چاہیے۔

۸۔ مرداروں کے پی سے ہنسنے چک ہے اور اس کا استعمال درست ہے بجا انتخاب

ماہیت (دیکھئے شاہ ۱، ۲۰)۔

سورن کے پی کا حکم جداگانہ ہوگا کیوں کہ قرآن مجید اجزاء بخش ہے اس کے اس کے

اختلاف سے ہے ہوئے نکات و توحید پیٹ وغیرہ کا استعمال بالکل درست نہ ہوگا اس کے عدم

استعمال کے متعلق شاہی میں ہے: "لأنه نحس العين بمعنى أن فاتحه بجميع ذاته نجسة

حيًا وميتًا فليست نجاسة كنجاسة غيره في الحيوات فلنا لم يقبل التطهير

في ظاهر الرواية عن أصحابنا" (ثانی، ۱، ۵)۔

۹۔ یہ سوال بظاہر مبہم معلوم ہوتا ہے، صحیح صورت حال سوال کی سمجھ میں نہیں آتی، اور

سوال کا مقصد یہ ہو کہ نہ بوج جانوروں کا خون و دواؤں میں استعمال ہو سکتا ہے یا نہیں؟ تو اس کا

جواب میری دانست میں نفی میں ہونا چاہیے، کیونکہ مہم مہم مہم ہے، جس کا اختلاف بالکل اصل

درست نہیں، لیکن اگر اس کی مثال دوسری کوئی دوا نہ مل سکے اور طیبہ و نافعہ و مسلمان یہ

کہے کہ شفا ہی صورت پر ہو سکتی ہے تو اس کے استعمال کی وجہ نیت بعض فقہاء احناف نے سو اہم

ابو حنیفہ نے دی ہے اور مفتی یہ قول، ابو یوسف کا ہے، فتاویٰ برازیہ میں ہے: "اکمل حواء

الجمع فی الدوا ولا یلزم به" (دراہم کیوڑ کی ہیئت کے استعمال پر کوئی ممانعت نہیں)۔ نیز

رد المحتار (۵، ۴۶) پر بھی اسی طرح کی اجازت ملتی ہے۔

جلانین کے غسل و میری دانست پر قلب ماہیت کے زمرہ پر داخل کیا جاسکتا ہے اور اس

سے نفی ہونی چیز۔ کا استعمال درست نہ ہونا چاہیے بشرطیکہ یہ غسل طالعین خیر کے درجہ نہ ہو۔

## انقلاب ماہیت

اور اس کی وجہ سے احکام میں ہونے والی تبدیلی

مولانا محمد یعقوب القاسمیؒ

۱، ۲، ۳، ۴- شراب کے اعداد اگر سکر تفسیر کے بعد بھی باقی ہے تو وہ حرام ہے اور اس کا استعمال کسی بھی حالت میں درست نہیں۔

انقلاب ماہیت سے مراد اس شے کی بین حقیقت کا بدلنا ہے جس میں اس کی سابقہ کوئی بھی نہ صیت نہ پائی جائے اور اس کا نام بھی تبدیل ہو جائے اور سابقہ اسم کا اس پر کسی طرح کا اطلاق نہ ہو، غرض کہ اس کے مجموعی مزاج میں تبدیلی آجائے جیسے شراب جب کہ سرکہ ہو جائے یا نجس چربی صاف بن جائے یا خنزیر و گدھا یا انسان و کتا تک کی کان میں کرک نمک بن جائے یا خانہ محل گمراہ ہو جائے تو یہ تمام اشیاء تبدیل ماہیت و حقیقت کی وجہ پاک ہو جاتی ہیں۔

”و یطہرو ذیت فنجس بجمعلہ صابوناً بہ یغنی ادر حذار ۱۰۰“ (نجس تیل صابن بنانے سے پاک ہو جاتا ہے یہی سلفی بقول ہے)۔

”اور اسی قول پر مسئلہ متفرع ہوتا ہے کہ اگر کوئی انسان یا کتا صابن کی باغی میں گزر کر صابن بن جائے تو پاک ہو جائے گی حقیقت کے تبدیل ہو جانے کی وجہ سے اور اس قول پر فتویٰ ہے اہل عام کی وجہ سے جیسا کہ اس کا بیان گزرا اور اس کا مقتضایہ ہے کہ یہ عجم صابن کے ساتھ سلفی جامع عربیہ اور مظلوم چارہ دار بنی۔

خاص نہیں، بہتر داخل ہو جائے گی کہ علم میں جروہیں جس میں تبدیلی حقیقت اور تخریب، ہیئت پائی جائے اور اس میں اختلاف عام ہوگا (روایت سے نہ، بخاری، ۱۴)۔

یہی شرب جب سرکہ ہو جائے تو پاک ہے اور اس لئے کہ وہ دوسری شے جو بنی اور سرکہ اور حاکم نمک کی کان میں گر کر نمک بن جائے تو وہ سب پاک ہو جاتے ہیں جیسے کہ ہاے میں مذکور یہ حکم طرفین کے نزدیک ہے اور امام یوسف کے نزدیک پاک نہیں ہوتے ہیں، یعنی اور اخیرہ میں اس طرح مذکور ہے، نفع لفظی اور عام۔

۵۔ قلب ماہیت کے اسباب مختلف ہیں جس میں جلا، دھوا، دھوپ، دھوا کا رقیقہ، سب شامل ہیں، جس میں جلانے کی مثال ان مرتبہ ہے۔

”مَنْ ذَلِكَ قَوْلُنَا بَأَنَّ التَّوْبَةَ مَطْهُرَةٌ لِلرُّوْثِ وَالْعَنْوَةَ فَقُلْنَا مَطْهُرَةٌ وَمَا لَهَا تَبْسُرُ؟“ (شہادہ و حلفہ، ص ۱۲) (اور اسی قبیل سے وہ، اقوالی کہ آگ کو یوریا خانہ کے لئے سب مہارت ہے، چنانچہ ہم کی کہہ کر بغرض، آسانی طہارت کا حکم لگاتے ہیں۔)

نفع لفظی میں ہے:

”یہ امر واضح ہے کہ جب سرکہ نمک بن جائے تو وہ پاک ہے اور شراب جب سرکہ بن جائے تو وہ پاک ہے اور پرخانہ جب جواد یا جائے اور دھوا ہو جائے تو وہ پاک ہے، یہ تمام حکم امام محمد کے نزدیک ہے اور اسی قوس پر لفظی ہے“ (نفع لفظی، ص ۱۳)۔

ان دلائل سے معلوم ہوا کہ تبدیلی، ہیئت و حقیقت کی وجہ سے حکم تبدیل ہو جاتا ہے۔ اور وہ اشیاء پاک ہو جاتی ہیں، اور شرعاً اس کا استعمال بھی درست ہو جاتا ہے، اس میں وغیرہ چیزوں سے بنایا جاتا ہے، لیکن اگر اس میں مردہ اور غیرہ، کولہ، اہم جانوروں کی چربی شامل کر لی جائے تو اس کی، صحت و حقیقت میں تغیر ہو جانے کی وجہ سے حضرت امام محمد کے نزدیک پاک ہو جاتا ہے۔ اور، مثلا، عام ہونے کی وجہ سے جس کے پاک ہونے پر فتویٰ دیا گیا ہے (رد المحتار، ص ۶۶)۔

اور میں فی ظہیر خفہ ہے کہ وہ پاک ہے پھر خون بہتہ بن جاتا ہے وہ بھی ناپاک ہے۔ چھ گوشت کا لہو آجین جاتا ہے اور پاک ہو جاتا ہے اور شیر و آغور پاک ہے پس فرما پاک ہو جاتا ہے پھر کہہ کر پاک ہو جاتا ہے اس سے ہم نے جان لیا کہ حقیقت کا پتہ جاناں وصف کے ذوال سبکلام ہے جو اس حقیقت پر مرتب ہے۔

ان نصوص فقہیہ سے امور ذیل ثابت ہوتے ہیں

(۱) انقلاب حقیقت سے ظہر و باطن کا تصور بدل جاتا ہے۔

(۲) یہ خطر ظہر و باطن حقیقت امام محمد کا قول ہے اور اسی پر فتویٰ ہے نور الحق

مشائخ نے اس کو ثابت کر دیا ہے۔

(۳) صابن میں روغن یا چربی کی حقیقت بدل جاتی ہے اور انقلاب میں حاصل ہو

جاتا ہے جیسا کہ درمنا اور بکثرتی مہاتوی سے صاف ظہر ہے۔

یہی معلوم ہوا کہ صابن خواہ کسی چیز کی چربی روغن کسی سے بنایا جائے صابن بن

جانے کے بعد وہ پاک ہو جاتا ہے اور اس کا استعمال بائز ہے کیونکہ انقلاب حقیقت کی وجہ سے

وہ چربی اور روغن بنتی نہ رہا۔ بلکہ صابن بن کر پاک ہو گیا، جیسے مشہد اصل میں خون ناپاک ہوتا

ہے لیکن مشہد بن جانے کے بعد وہ پاک اور جائز الاستعمال ہو جاتا ہے۔

نیز درود و روایات سے یہ امور بھی ثابت ہوتے ہیں

(۱) محمد صالح خیر، اما انسان انقلاب حقیقت کے عقائد سب برابر ہیں ان میں کچھ

بھی تفاوت نہیں۔

(۲) یہ کانٹک میں گر کر مر گیا مرنے والے لوگوں کا تصور میں یہاں ختم

ہے یعنی میرے چوبیس قرآن حرام و نجس ہے وہ بھی اس قسم میں شامل ہے۔

(۳) اگر ان میں سے کے اجزاء سے بوجہ گرامت و تقاضا حرام بنے اور خمر و مسکینہ جن سے

بہجہ نجاست انتفاع تمام ہے، انقلاب مابینیت کے بعد ان پر انسان اور خلیفہ اور صیغہ کا حکم ہوتا ہے۔  
نہیں۔ بتا ہے، بلکہ بعد انقلاب حقیقت پاک اور جائز الانتفاع ہو جاتے ہیں، بغیر انقلاب حقیقت طبروکی طرف ہو۔

(۳) کان نکل میں مرنے اور صابن کی دھپ میں مرنے کا حکم یکساں ہے۔ دونوں صورتیں موجب انقلاب حقیقت ہیں جیسے کہ کبیری کی عبارت میں صراحت مذکور ہے۔  
انقلاب میں سے پاک ہو جانا نجس نجس الہی اور غیر نجس الہی دونوں میں حکم یکساں طور پر جاری ہوتا ہے، شہادت کا نکل بالکل کچھ ہو جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔

”ومن البالوغۃ اذا صار طینا بطہر عنہ ہما خلافاً لابی یوسف کذا فی فتاویٰ ہندیہ“ (نہی ست کا نکل جب کچھ ہو جائے تو وہ مہر فہم کے نزدیک پاک ہو جاتا ہے،  
ابو یوسف کا اس میں اختلاف ہے، فتاویٰ ہندیہ میں اسی طرح مذکور ہے)۔

**انقلاب حقیقت سے مراد کیا ہے؟**

توضیح ہو کہ انقلاب سے مراد یہ ہے کہ وہ شے فی نفسہ اپنی حقیقت مجوزہ کرے دوسری حقیقت میں تہر ہو جائے جیسے شراب سرکہ ہو جائے یا خون منقہ نہ جائے یا نطفہ وشت کا نطفہ اور غیرہ کہ ان صورتوں میں شراب فی نفسہ اپنی حقیقت خمریہ اور خون اپنی حقیقت وادیہ اور نطفہ اپنی حقیقت منویہ مجوزہ رہتا ہے اور دوسری حقیقتوں میں منہل ہو گئے۔

حقیقت رہتی جانے کا حکم اس وقت پایا جاتا ہے کہ حقیقت اول منقہ کے آثار غصہ اس میں باقی نہ رہیں جیسا کہ اشک مذکورہ میں پایا جاتا ہے اگر کہ ان جانے کے بعد شراب کے آثار غصہ بالکل زائل ہو جاتے ہیں، بعض آئمہ کا اُس ہو جانا یا بہجہ حلت آثار کا محسوس نہ ہونا جب انقلاب نہیں۔ جیسا کہ فقہاء نے تصریح کی ہے کہ اگر لڑکے میں بہجہ شراب لڑکے کو نہ لیا جائے اور بٹی پکائی جانے تو وہ روٹی ناپاک سے یا گھڑے، دو گھڑے پانی میں تو وہ شراب یا

میں شامل ہوا ہے تو وہ پانی کا پانی ہے، حالانکہ وہ فی میں یا پانی میں ان قیاسی اعتبارات پر مبنی ہے اور محسوس نہ ہوگا لیکن شراب نے ان صورتوں میں فی نفسہ اپنی حقیقت نہیں چھوڑی ہے، اس سے ناپاکی کا حکم ہوتا ہے اور محسوس نہ ہونا بوجہ قوت اجزاء سے ہے نہ ہونا شراب کے اجزاء سے تھے اور آنے کے زیادہ تھے، اس لئے وہ روئی میں محسوس نہیں، پس یہ اختلاط ہے نہ کہ انقلاب۔

اس طرح حقیقت معنی کی بعض کیفیات غیر مطلقہ کا باقی رہنا ناسخ انقلاب نہیں، جیسے شراب سرکہ بن جانے کے بعد بھی اس کی رقت باقی رہتی ہے یا صابن میں قدرے دسمت (چکن ہٹ) اور مین بنی باقی رہتی ہے، کیونکہ رقت حقیقت غیر یہ ہے کہ ساتھ اور دسمت حقیقت وہی ہے کہ ساتھ محسوس نہیں ہے، پس انقلاب مین بنی جب سے تبدیل ہوگا مگر رقت دسمت نور اور احتیاط سے کام لینا ضروری ہے، کیونکہ بسا اوقات انقلاب اختلاط میں اشتہاد پیش آتا ہے اور انقلاب کو اختلاط یا اختلاط کو انقلاب سمجھ لیا جاتا ہے۔

الحاصل انقلاب کی اکثر صورتوں میں انقلاب سے پہلے اختلاط ہوگا خواہ یہ تین اجزاء مطلق ہو یا تینہ شراب اور سرکہ میں اول اختلاط ہوتا ہے، اس کے بعد وہ شراب اپنی حقیقت سے مستحیل ہو کر سرکہ بن جاتی ہے، اس وقت صغریٰ سے متبدل ہوتا ہے، انی طرح تین اور تین سے ہرے میں صابن بنانے کے وقت اول اختلاط ہوتا ہے، اس کے بعد جب تین کی شوریہ اس و مستحیل نہ ہو گئی اس وقت نجاست کا حکم متبدل ہوگا، اور اس سے پہلے نجاست کا حکم باقی رہے گا۔

### الکحل ملی ہوئی دواؤں کا حکم

۶، ۸، ۹۔ الکحل ملی ہوئی دواؤں کا مسئلہ اب صرف مغربی ممالک تک محدود نہیں رہا بلکہ اسلامی ممالک سمیت دنیا کے تمام ممالک میں آئی یہ مسئلہ پیش آ رہا ہے، امام ابوحنیفہ کے نزدیک تو اس مسئلہ کا حل آسان ہے، اس لئے کہ امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک انجور اور کھجور کے طارہ دوسری اشیاء سے بنائی ہوئی شراب کو بھور دوا کے یا حصول طاقت کے اتنی

مقدار میں استعمال کرنا جائز ہے جس مقدار میں نشہ پیدا نہ ہو (مستفاد من القندی ص ۸۰ و ۸۱)۔  
 دوسری طرف دواؤں میں جو لکھ ملایا جاتا ہے اس کی بڑی مقدار انکو دیکھ کر کے  
 ملاوہ دوسری اشیاء مثلاً: چمڑا، لہک، شہد، شیر، دانہ، جو وغیرہ سے حاصل کی جاتی ہے (انسائیڈو  
 پینڈیا صفحہ ۵۶۲)۔

ایذا دواؤں میں استعمال ہونے والا انکھل انکو اور مجموعہ کے ملاوہ دوسری اشیاء سے  
 حاصل کیا کر ہے تو امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک اس دوا کا استعمال شرعاً جائز ہے،  
 بشرطیکہ وہ وحدہ سکر تک نہ پہنچے اور طلاق کی ضرورت کے لئے ان دواؤں اماموں کے مسلک پر عمل  
 کرنے کی گنجائش ہے۔

اور اگر وہ انکھل انکو و مجموعہ سے حاصل کیا گیا ہے تو پھر اس دوا کا استعمال ناجائز ہے،  
 بہت اثر مہرہ کفر یہ کہے کہ اس مرض کی اس سے علاوہ اور دوائیں بھی ہوتی ہیں صورت میں اس کے  
 استعمال کی گنجائش ہے اس لئے کہ اس حالت میں خفیہ کہ نزدیک تہ اونی پکھڑ جائز ہے (کذا فی  
 البحر الرائق ص ۱۱۱)۔

"وفی القہادیب یحوز للعیل مشرب البول والدم والحمیۃ للندایٰ ذیذا  
 انعمہ" طبیب مسلمہ ان فیہ شفاء دوا لحد بحد من العیاح ہ بقوہ مقامہ ص ۱۰۲ تا پ  
 ص ۱۰۳ باب لحد قوت: طلب دوائی ہاں ص ۱۰۳ (۲۵) (تہذیب میں تذکرہ ہے کہ ہر بیمار کے لئے روانی  
 غرض سے پیشاب و خون اور مردہ و متاعی کرنا جائز ہے، بسبب توفی طیبیہ حاذق بن وغیرہ سے  
 کہ شفاء میں ہے اور مہلتا چیز کو تپا سے جو کہ اس کے قائم مقام ہو)۔

امام شافعی کے نزدیک خاصا شرعاً پکھڑ کو بطور دوا استعمال کرنا کسی حال میں بھی جائز  
 نہیں لیکن اگر شراب و کسی دوا میں اس طرح حل کر دیا جائے کہ اس کے ذرچہ شراب کا ذائقہ  
 وجود نہ ہو جائے اور اس دوا سے یہ نفع حاصل کرنا مقصود ہو جو دوسری پاک دوا سے حاصل نہ



ہو سکتا ہو تو اس صورت میں بطور علاج ایسی دوا کا استعمال جائز ہے۔

صاحبِ رقی نہایت سلیکھے ہیں:

”انما مستهلكة مع ذراء آخر ليجوز اللدواى بها كصرف بقية النعمات

ان عرفوا انهم وطلب عدل بنفعها بلان لا يضمن عنها طاهر“ (نہایت لکھنؤ، ج ۱، ص ۴۸)  
(ایسی شراب جو دوسری دواؤں میں مل کر مل ہو کر اس کا ذاتی وجود ختم ہو جائے تو اس کے ذریعہ  
علاج کرنا جائز ہے جیسا کہ دوسری شخص اشیاء کا بھی یہی حکم ہے بشرطیکہ کوئی ماحول مسبب اس کے  
نافع اور مفید ہونے کی خبر دے اور اس کے مقابلہ میں کوئی ایسی پاک چیز بھی موجود نہ ہو جو اس سے  
بے نیاز کر دے۔)

غیر خالص الکحل کا استعمال بطور دوا کے نہیں کیا جاسکتا بلکہ ہمیشہ دوسری دواؤں کے  
ساتھ ملا کر ہی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ لہذا نتیجہ یہ نکلا کہ امام شافعی کے نزدیک بھی الکحل ہی جوئی  
دواؤں کو بطور علاج استعمال کرنا جائز ہے۔

بالکلیہ اور محتالہ کے نزدیک نہایت اہم حالت اضطرار کے علاوہ کسی حال میں  
بھی جائز نہیں، بہر حال موجودہ دور میں چونکہ ان دواؤں کا استعمال بہت عام ہو چکا ہے، اس لئے  
اس مسئلہ میں اختلاف یا شواہخ کے مسلک کو اختیار کرتے ہوئے ان کے مسلک کے صحابہ و متابعین  
و رعا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

پھر اس مسئلہ کی ایک صورت اور بھی ہے جس کے بارے میں دواؤں کے ماہرین سے  
پوچھ کر اس کو حل کیا جاسکتا ہے، وہ یہ ہے کہ جب الکحل کو دواؤں میں ملایا جاتا ہے تو کیا اس عمل  
کے بعد الکحل کی حقیقت اور ماہیت باقی رہتی ہے یا کیمیائی عمل کے بعد اس کی ذاتی حقیقت اور  
ماہیت ختم ہو جاتی ہے اور اس کیمیائی عمل کے بعد الکحل نہیں رہتا بلکہ دوسری شے میں تبدیل ہو  
جاتا ہے، تو اس صورت میں تمام ائمہ کے نزدیک بالاتفاق اس کا استعمال جائز ہے، اس لئے کہ

جسب شراب برکہ میں تبدیل ہو جائے تو اس وقت تو مرائد کے ذریعے حقیقت اور مابیت کی تبدیلی کی وجہ سے اس کا استعمال شرعاً جائز ہے (فتاویٰ مہ اثبات ۱۱۳، ۱۱۴)۔

"فالعصر إذا صار خلا يطهر لأنه نسي" آخر "نفع المغنی" (۱۱۴) (پس شراب جسب برکہ ہو جائے تو وہ پاک ہو جاتی ہے اس لئے کہ وہ دوسری قسمی ہو گئی)۔

### جائزین استعمال کرنے کا حکم

اگر خنزیر سے حاصل شدہ عنصر کی حقیقت اور مابیت کی بیانی عمل سے ذرا بھی بالکل بدل چکی ہو تو اس صورت میں اس کی نجاست اور حرمت کا حکم بھی ختم ہو جائے گا اور اس کی حقیقت اور مابیت نہیں بدلی تو مجرد عنصر نجس اور حرام ہے اور جس چیز میں وہ عنصر شامل ہو گا وہ بھی حرام ہوگی (فتاویٰ مہ اثبات ۱۱۵)۔

جہاں تک ماحطور پر چڑھا اور بڑی ہوتا ہے وہ چاہے یہ کسی بھی جانور کا ہو خواہ ذبیحہ ہو یا غیر ذبیحہ ہو خنزیر ہو یا کتہ ہو، خواہ کوئی بھی جانور ہو اگر اس کی حقیقت اور مابیت تبدیل ہو جائے تو اس کا جملہ وصف معدوم ہو جائے ماس کی شکل و صورت پہنچتی نہ جائے، غرض کہ اس کا جو برنی عنصر تیسرے بدل جائے اور ایک دوسرا نام اختیار کر لے تو وہ ایسی صورت میں پاک ہے اور اس کا استعمال بھی درست ہے اور غیرہ میں شرعاً ناجائز و درست ہے۔

"شعر المبتدئ وعظمتها طهر وعند الشافعی نجس" (امداد: ۱۴۰) (مروار کا

یاں "بڑی پاک ہے اور امام شافعی کے نزدیک پاک ہے)

اس سے معلوم ہوا کہ مروار کی بڑی حسب ضرورت دواؤں وغیرہ میں استعمال کی جاسکتی ہے اس کے پاک ہونے کی وجہ سے۔

## انقلابِ ماہیت کیا ہے؟

غشی کے سرورِ عالم کا مکی :-

۱- کسی غشی کے دو بنیادی عناصر جن کے قائم رہتے ہوئے کہا جائے کہ غشی کی حقیقت و ماہیت نہیں بدلی پانچ ہیں:

۱- م، ۲- رنگ، ۳- بو، ۴- مزہ، ۵- خواص و کیفیات۔

انقلابِ ماہیت غشی کی پوری حقیقت بدلنے کو کہتے ہیں، یعنی مذکورہ پانچ عناصر میں ہر ایک کا بدلنا ضروری ہے جیسا کہ قرآنی دارالعلوم میں ہے۔

۲- کسی غشی میں ایسی تبدیلی ہو جس کی وجہ سے اس کے جوہری عناصر ختم ہو جائیں، نام بدل جائے، مجموعی مزاج میں تبدیلی آجائے لیکن اس تبدیلی کے بعد بھی وہ صورتیں ہیں ایک یہ کہ جن اشیاء سے مل کر یہ غشی بنی ہے ان کا کوئی بھی اثر، جن کی کوئی بھی خاصیت، اس غشی میں ہر قرار نہ رہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ یہی جیدہ ہونے والی غشی اپنی اصل سے صورتوں میں پرچہ خصوصیات و کیفیات کو برقرار رکھتی ہے، ہر دو صورتوں کا الگ الگ علم ہے، پہلی صورت قلبِ ماہیت کے تحت داخل ہے، جبکہ صورتِ ثانیہ کو تبدیلیِ ماہیت کا حکم نہیں دیا جاسکتا۔ وجہ یہ کہ قلبِ ماہیت کا حکم لگانے کے لئے بالکل غشی کی حقیقت کا ختم ہونا ضروری ہے۔

۳- انقلابِ ماہیت کے مسئلہ کے تحت مختلف نفسِ اشیاء کے درمیان کوئی فرق نہیں

ہے ہر ایک کے لئے فحش کی پوری حقیقت کی تبدیلی ضروری ہے۔

۶.۵۔ جلتا، دھوپ دکھانا اور کسی فحش کے اندر کسی فحش کا ماحول دیکھ کر ۱۰ ماہ قلب مابیت میں یہ تمام عملوں کے جاننے کے فحش کی بالکل حقیقت ختم ہو جاتی ہے قلب و بیت میں متاثر ہو کر ادرت نہیں۔

ظہر یا کشیدگی کا جو عمل ہے اس میں اگرچہ اس فحش کے جوہر نکال دیے جاتے ہیں لیکن اس کی حقیقت بالکل ختم نہیں ہوتی اور اس لئے یہ قلب مابیت کے تحت نہیں آئے گا۔

۷۔ دوائیں جو مرتب ہوتی ہیں اور مختلف اجزاء و عناصر و دوائیوں کی تیاری جاتی ہیں وغیرہ جادو یا سیاہ، اس میں کسی فحش کا خلاہ انتہا جبکہ اس کے نتیجے میں مجموعی شکل کا تاثیر نہ ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ ہر چیز اپنی عامہ صفات کے ساتھ موجود ہوتی ہے، مثلاً فکری دواؤں میں انکس کا استعمال جس سے فحش میں اس کا کیفیت پیدا ہوتی ہے، قلب مابیت کے تحت نہیں آئے گا۔

نہیں چونکہ دوائیوں کے لئے ایک نامزدی بھی ہے، اس کا استعمال بقاء حیات انسانی کے لئے ضروری ہے۔ اس لئے جو ضرورت تھائی اور بہت عموماً بلوی گنجائش ہوئی چاہئے۔ جیسا کہ شراب کا پینا مروج ہے، لیکن صاف صاف اللہ کے نزدیک برائے دوا بقدر ضرورت استعمال درست ہے۔

پیشاب کا پینا مروج ہے، فحش نہیں ہے، لیکن رسول اللہ ﷺ نے دوا کے حود پر اسے مریض دوائی کی اجازت فرمائی تھی۔

۸۔ صابن، صابن، صابن سے بنے ہیں اور چھلی اکٹھا مردار کی ہوتی ہے، اس طرح کوڑھ ویت وغیرہ میں بیڑیوں کا یہ ہزار مستعمل ہوتا ہے اور یہ بیڑیاں بھی صابن، مردار کی ہوتی ہیں۔ صابن کے مردار شامل ہیں۔ صابن اور کوڑھ ویت وغیرہ میں بیڑی مردار کی کا استعمال بالکل یہ مطلب چاہئے کہ اس کے اجزاء، خواہ اس میں باقی رہے ہیں، اس لئے

یہ بھی قلب دہشت نہیں ہیں۔

لینین جو یہ محسوس ہوئی گنجائش کا پہلو ہے اس لئے اس پر غور یہ جا سکتا ہے۔

۹۔ اس کا جواب بھی وہی ہے جو جواب (۸) کے تحت گذرا۔

۱۰۔ جلائین کی تفصیلات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس عمل میں بھی شہزادی

حقیقت بالکل ختم نہیں ہوتی، بلکہ اس کے اجزاء باقی رہتے ہیں، اس سے ظاہر ہے یہ قلب دہشت

نہیں ہے، تاہم میڈیکل میں جو اس کا استعمال نچوہل وضع کی سالمیت میں کیا جاتا ہے ضرور

لحد اوی گنجائش ہو سکتی ہے، لیکن سکت اور ٹائفوں میں اس کی کوئی گنجائش سمجھ میں نہیں آتی، اور

بدمضہ و رد شدہ اس لئے اس طرح کے سکت اور ٹائفوں سے احتیاز کرنا چاہئے۔

## تبدیلی حقیقت

مفتی اعظم پاکستان صاحب

انقلاب، ہیئت، انقلاب عین، انقلاب حقیقت میں چیز ایک ہی ہیں، انقلاب ماہیت وہ "ما بقوم به الشیء" جس پر کسی چیز کا قیام ہو، اگر وہ حقیقت نہ ہو تو وہ فی معدوم ہو جائے اور دوسری چیز بن جائے، اس کا نام اور خاصیت اور کیفیت دوسری ہو جائے، مثلاً گوبر، پخت کو چلا کر راکھ بن دیا تو اس کا نام بھی بدل گیا، اور اس کے تمام اوصاف اور کیفیات بھی بدل گئے۔

:- "أما النوشادر المستجمع بدخان النجاسة فهو طاهر" (زر الخوار، ۹۹)؛  
(محمد نوشادر جو نجا ستوں کی بھاپ سے بنتا ہے وہ پاک ہے)۔

۲- "ولا يكون رداء فلان لا لزوم نجاسة الخبيل في سائر الأمصار" (لہ، ۹۹) (جس نہیں ہوتی گندگی کی راکھ، نہ تمام شہروں میں روٹیاں نا پاک ہو جائیں گی)۔  
الف- اوپر چند مثالیں ذکر کی ہیں مثلاً نوشادر جو نجاسات کے جوئیں کے جم جانے سے بچ پائے گا وہ پاک ہو گیا۔

ب- راکھ کو برقی پاک ہوئی۔

ج- اسی طرح خون نجد ہو کر جب خلک بن گیا اور اس نے جسم انسان فی انشاء کر لیا پاک

ہو گیا۔

۱۔ شراب سرگ بن گئی اور سرگ پاک ہو گیا ایسے ہی سرگ شراب بن گیا ناپاک اور نام  
ہو گیا۔

ان سب کے بارے میں فرمایا ہے: "لبوث انقلاب الشی عن حقیقۃ" اور  
اکبر، ۱، ۲۸۔

۲۔ صابن جو دوسری چیزوں اور ناپاک تیل اور چربیوں کو ناکرنا سکتے ہیں اس کے  
پاک ہونے کا حکم دیا جاتا ہے: "ولا تعنی منجسة الصابون لأن العده قد نعو و صاب  
شیئا آخر" (فوائد عامۃ، ۱، ۲۸)۔

کتنا واضح حکم ہے کہ ناپاک اور چربی ناپاک اور حرام تر اس کو صابن سے صابن  
بٹالیا پاک ہو گیا، ان تمام تصریحات کا خلاصہ یہ ہے۔

۱۔ انقلاب حقیقت اور حقیقت سے حکم بدل جاتا ہے۔

۲۔ ضرورت اور عہد ہوئی کسی وجہ سے بھی حرام چیز کے حلال ہونے کا بعد ضرورت تک  
دیاجاتا ہے اس کی مثال نوشادر یا راتھ ہے، خاصیت اور کیفیت دونوں بدل ہوئی ہیں اور اثر بھی  
باقی نہیں ہے، لیکن صابن میں اثر موجود ہوتا ہے پھر بھی اس کے پاک ہونے کا حکم ہے، چنانچہ  
حدیث عربیہ میں انہوں نے پیشاب کے جائز اور حلال ہونے کا حکم دیا ہے۔ امام ابو یوسف نے  
فرمایا ہے: "یحوز ثلثہ لوی ولا یجوز لعیوہ" (تبیہ، ۱، ۳۵)۔

۳۔ شہرے میں امام ابو یوسف نجس امین اور نجس امین دونوں کو پاک  
فرماتے ہیں، مثلاً: رباغت سے چھڑا پاک ہو جاتا ہے، نین چھوڑ دیا، ان کے خلاف ہیں  
(تبیہ، ۱، ۳۵)۔

۴۔ اس سوال کا جواب گزر چکا ہے جیسے راتھ میں کرنی ہے اور صابن دوسرے اجزاء،  
تیل کو پاک بناتا ہے۔

۹۔ اگر کسی اس کا کوئی اثر یا کیفیت یا خاصیت باقی نہیں رہی ہے تو تخم بھی جڑ جاتا ہے

”وَكَيْدًا الْأَصْلَ بِمَا كَانَ حَارًّا وَعَمِي كَوْنَهُ طَائِفًا لَوْ كَانَ فِيهِ كَوْنٌ مَعْلُوقٌ فِيهِ مَاءٌ  
فَرُشِحَ“ (۱) لی قولہ (العصل بالاصل) حسان ۱۲۸۰ء ۱۶۱۔

”نہ کیوں ہے حوالہ یا بھاپ غلے کر دیو روس پر قطرات میں چہریں: وہ ہوتے ہیں۔  
ان قطرات کو ضرورت محسوس کی وجہ سے جان بوجھ کر دیا ہے، دیکھو! یہ ہے کہ بیٹے کا نام  
سرویسوں میں: یہ تک بیٹھنے کی وجہ سے پیڑوں پر بھاپ لگ کر نکلی: جاتی ہے، ان پیڑوں کو دیا گیا  
قرآن میں دیا جاتا۔“

۱۰۔ ان دونوں کی مثال یہ بن سکتی ہے حوالہ کر چکا ہے (ص ۱۰۱) اور پیسے کا تخم  
لیکھتی ہے۔ ”ان دونوں میں شاید اقباط گریز ہوئے، تو محو ہوئی کی وجہ سے اس کو بھی جائز  
قرار دیا جائے گا، نام ”الاضواء فی النحر“ (۲) حقیر بہتر ہے، اس وجہ سے کہ سب قوم دنیاوی  
میں نہیں رہتے، عزت بھی ہے، جب کہ پیسوں اور پیسے وغیرہ کا جہیز دینی اور یہ اور مسوک  
موجود ہے۔“



## انقلاب ماہیت کی صورت و حقیقت

سورہ ثنویہ نمبر ۱۱

یہ صورت غلط اور مشابہہ و قبیح ہے کہ آپ مٹی اپنی حقیقت چھوڑ کر دوسری حقیقت میں تبدیل ہو جایا کرتی ہے۔ غلطی کا غلطہ درحقیقت کا مذہب بنانا ہی انقلاب و ہیئت کے قیاس سے ہے۔ تجربیات مثلاً عصا صوبتی اور ماحول کی رہسوں کا سانپ بننا صورت سانپ میں یکماہیت کا باوجود دونوں کے درمیان ہر دو فرق اور مابعد تیار نہیں ہے کہ تجزیہ میں تبدیل و ہیئت کی حوالی مٹی، جب کہ بحر کے اندر مٹی اسی کی ہیئت میں بغیر کسی فرق کے صرف صورت و قیاس میں تغیر ہوا تھا۔

انقلاب ماہیت کی اولاد صورت میں ہیں۔ ایک یہ کہ کسی انسان کے عمل و فعل سے بغیر اپنے آپ قدرتی حدود پر ایک چیز اپنی سابق حقیقت چھوڑ کر دوسری حقیقت میں تبدیل ہو جائے۔ دوسرا یہ کہ انسان کے عمل و فعل کے نتیجہ میں ایسا تغیر ہو۔

۲۰۱۔ نقد کی کتابوں پر نظر ڈالئے اور خود انقلاب ماہیت کے غلط سے بیکر مستحکم ہے کہ ایک مٹی اپنی سابقہ حقیقت و ہیئت چھوڑ کر دوسری مٹی کی حقیقت و صورت میں یا تو کھینٹا شخص ہو جائے، جس کا ذہنی نتیجہ و شراب یہ ہوگا کہ اسی مٹی کا سابق کام بدل کر دوسری مٹی سے موسوم ہوگا، اسی انقلاب ماہیت و انتقال میں لا دھول میں بھی کہتے ہیں مشائخ کرام کہ یا رک کہ کا خرمین ہوا۔

اور کسی بھی جانور کا قلب کی کان میں ڈر کر تھک بن جاتا۔

انقلاب مابیت کی دوسری صورت یہ ہے کہ شی کے تمام اوصاف و خصوصیات نہ بدلنے بلکہ بعض بنیادی اور جوہری عناصر ختم ہو جائے اور نام بدلنے کے علاوہ مجموعی حرائق میں بھی تبدیلی آجائے تو اس صورت کو بھی استحالة میں کہا جائے گا مثلاً صائینا میں مردار جانوروں کی حریات "قنطری الحقیقة بالانفعا، بعض احواء مفہومہا لکیف بالکل" (شری ۱ - ۱۰)۔

۲- اگر کسی مٹی میں ایسی تبدیلی ہو جس کی وجہ سے اس کے جوہری عناصر ختم ہو جائیں، نام بدل جائے اور مجموعی حرائق میں بھی تبدیلی آجائے، اس تبدیلی کے بعد خواہ مٹی اول کا کوئی بھی اثر و خصوصیات اور کیفیات مٹی پیدا ہونے والی مٹی میں برقرار رہے یا نہ رہے دونوں صورت کا ایک ہی حکم ہوگا، بنیادی عناصر میں تغیر کی وجہ سے تیسری مابیت اور انقلاب نہیں قرار دیں گے (حوالہ سابق)۔

۳ انقلاب مابیت کے تحت مختلف اجسام اشیا کے درمیان کچھ بھی فرق نہ ہوگا، اس حکم میں نفس العین اور غیر نفس العین دونوں برابر ہوں گے (شالی ۱ - ۱۰)۔

۵- سر نفس اور نگہالونی کے ترقی یافتہ دور میں قلب مابیت کے اسباب مختلف اور بہت ہو سکتے ہیں، ہاں البتہ کتب فقہ میں حائے کسی مٹی کے اندر دوسری مٹی کا طلاء و زین میں ایف خاص مدت تک کسی مٹی کو قفن کرنا وغیرہ بھی مثالیں دستیاب ہیں طریقہ تطہیر کے انواع و اقسام کو بیان کرتے ہوئے صاحب بدائع تحریر فرماتے ہیں: "منہا الکلب ۱) لا واقع فی الملاحۃ والحمد والعفوفۃ ۲) لا أحرفت بالنار و صلت و ملأ و طیب الملوحة ۳) لا جف و ذهب الیہ ۴) والجلسۃ ۵) لا دخلت فی الأرض و ذهب لفرھا بعمور الزمان" (۱ - ۱۰) مستأنف ۱ - ۱۰۹۔

۷- وہاں جس شمول اکمل کا کلف اجزاء و عناصر سے مرکب تیار کی جاتی ہیں جس کے نتیجہ

میں مجموعی شکل دیکھیں اور چلتی ہے، اس کے باوجود ہم چنی اپنی ہندو صفات و خواص سے بہت  
موجود ہوتی ہے اور اس کے مطابق وہ اموش ہو اُرتی ہے۔ تو ایسا اس طرح کی دواؤں کا استعمال  
شرعی درست رہے گا۔ واضح رہے کہ دواؤں کا استعمال روزمرہ کی ضرورت و حاجت پر مبنی ہے  
جس سے عام طور پر کسی انسان کو منفعت نہیں، لہذا "الضرورات تنہی المحظورات" کا قائل  
ہے کہ ان دواؤں کا استعمال جس میں الکحل کی آمیزش ہو شرعاً صحیح اور درست ہوگا۔

فقہاء و ائمہ اہل تشیع کا وہ جب کہ چند چیزیں ایک دوسرے مل کر باہم تمیز نہ ہو جائیں یا نہ  
کی جائیں اجتہاد میں آتے ہیں تو کیا یہ اجتہاد قلب و ہیت کا مصداق ہوگا؟

میری ناقص رائے میں اس اجتہاد کو قلب و ہیت نہیں کہنا چاہئے جب تک کہ فی کی  
بنیادی عناصر ختم نہ ہو جائے، اگر تمام ہی اجزاء میں (بعض اوصاف و خصوصیات ہونے کے  
باوجود) بعض خاص اور اہم خصوصیات باقی رہتی ہیں تو پھر ایسے اسے انقلاب و ہیت گردانا  
جاسکتا ہے، مثلاً دواؤں میں الکحل کی آمیزش و انقلاب و ہیت نہیں کہہ سکتے کیونکہ الکحل کی بنیادی  
جوہر یعنی الکحل کا پایا جانا امر واقعی ہے۔

۸- صابن عموماً چربی سے تیار ہوتا ہے، یہ چربی اکثر مرداری ہوتی ہے اور مردار خبیث

بھی ہو سکتا ہے، چربی کی دوسری اشیاء کے ساتھ ملا کر صابن یا اس طرح کی کوئی اور استعمالی شے تیار  
کرنا قلب و ہیت میں داخل ہونا چاہئے "عبارة المحسني جعل الدهن النجس في  
صابون بفتي يطهارة لانه تغير والتغير بظهر عند محمد وبفتي به للسوي  
قالو وقع في سنان أو كلب في قدر الصابون فصار صابوناً يكون طاهر لسئل  
الحقيقة" (شأنی، ۱۰۰)۔

جہاں تک تو تھ پیسٹ وغیرہ میں ہڈیوں کے پاؤڈر ملائے کا مسئلہ ہے تو ایسا تو تھ

پیسٹ استعمال کرنا درست ہے خواہ یہ ہڈیاں مرداریہ خنزیریہ کی بھی جانور کی ہوں، کیونکہ خنزیر کے

مرد و زمر مرد و با خود کی بنیادیں اصلاح اور فی نفس پاک ہیں، شہزاد کی ہڈیوں میں اچھیں ہونے کی وجہ سے ناپاک چیز کا انقلابِ اہمیت کی وجہ سے ناپ کی زائل ہو جانے کی جیسا کہ جواب نمبر ۳۰ نے تحت یہ تحریر چکا ہے کہ انقلابِ اہمیت میں اچھیں اور غیر اچھیں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

۴۔ اس کا جواب ۷: ۸ کے ذیل میں تحریر چکا ہے جس کا مستند بھی ہے کہ اس کا استعمال بوقتِ ضرورتِ حاجات ہی ہوتا ہے اور اس میں مہم ہونی ہے، وہ وہاں۔ انہیں اس بات کا قائل کرتی ہیں کہ شرعاً اس کا استعمال صحیح اور درست ہو لینا اس کے علاوہ جس کو اس میں وہ مصنوعات کی عداوت ہوتی ہے اس وہ کو مختلف مراحل سے گزرنا پڑتا ہے، مختلف قسم کے پادار اور کیمیکال سے اس کی مشائی و تھرائی کر کے دوائوں کے دیگر اجزاء کے ساتھ اس کی ترکیبِ قلیل میں لائی جاتی ہے جس کی بنیاد پر ”وہ مصنوعات“ اپنی حقیقت و اہمیت کو دیتا ہے اور اس میں انقلابِ اہمیت ہوتا ہے۔

نوٹ:- مذکورہ بالا جوابات جس میں اشیاءِ مجرّد و قلب، اہمیت کی وجہ سے چمک اور اس کا استعمال صحیح و درست قرار دیا گیا یہ صرف اہم و غیر اہم کا مذہب و مسلک ہے جو منطقی ہے۔ اور نہ عام ابو یوسف کے نزدیک اشیاءِ مجرّد جس صورت و شکل میں بدل جاتے ہیں قیمت پر اسے اہم و نام نہان قرار دیا جائے گا (ابن ماجہ ۱۰۰)۔

۵۔ مجھ کے قول کو جو بیروٹس نے اختیار اور اسے قابلِ نفی اس لئے قرار دیا کہ میں اشیاء میں انقلابِ اہمیت کی وجہ سے تبدلِ حکم کا قول کیا تھا وہ ایسی چیزیں ہیں جہاں اس کا تعلق عام ضرورتِ انسانی سے ہے اور اس کے استعمال میں عام لوگ جتنا ہیں۔

اس موقع پر مجھے یہ کہنا ہے کہ کسی ناپائیدار کے ظاہر و غیر ظاہر قرار دینے میں صرف انقلابِ اہمیت ہی پر نظر نہ ہو بلکہ قلبِ اہمیت کے علاوہ اصل وجہ ”مہم ہونی“ پر بھی جائز ہے۔

## انقلابِ ماہیت کی تعریف، معیار، اسباب اور اس کی نظیریں

مولانا سہروردی فرماتے ہیں:

### انقلاب کی لغوی تعریف

انقلاب کا لغوی معنی دینا، اوپر کا نیچے کر دینا، اندر کو باہر کر دینا، پیچھے دینا، آگے دینا ہے۔  
یہ انقلاب ہے، خواہ جسے جو نام ہوگا ہے، تو انقلاب کا لغوی معنی یہاں واضح ہوتا ہے، اندر سے باہر  
یا باہر سے اندر، یا پیچھے سے آگے، یا آگے سے پیچھے، یا اندر سے باہر، یا باہر سے اندر۔

### انقلاب کی اصطلاحی تعریف

اسو میں کی اصطلاح میں انقلاب نام ہے جو شئی کی حالت سے دوسری حالت میں تبدیل ہونے کا نام ہے۔  
کہ لفظ انقلاب کے ساتھ صفت لگانے کی صورت میں طبعی اور انسانی شئی کے ساتھ صفت لگا دینی سے یہ  
اس کی حالت سے لگتی شئی کی حالت میں تبدیلی ہونے کا نام ہے۔

### ماہیت کی لغوی اصطلاحی تعریف

ماہیت "ماہیۃ" سے ماخوذ ہے، اس میں "ماہی" یا "ماہیۃ" ہے، جس کا معنی "رازہ"  
لغوی ہو، یعنی جس کے چبھنے کی کیفیت ہو، جسے (لغات عربیہ، ص ۱۵۰) باب "ماہیۃ"۔

حقیقت کی انہونی تعریف

حقیقت "حق" معنی غیبت و ادب ہیں، غور ہے۔ دو چیزوں کی حمایت ہو، جیسے کہ یہ جو ہے وہی چیز کی حفاظت کرتا ہے جس کا وہ غور کرے اس کا لازم ہے زبان اور ہر انسان کو بالحق اثر پہنچ جائے۔ (۱۵۰)

حقیقت کی اعطائی قرین

نفس شفی کے "ق" مرہوی، موضوع میں ہونے کا نام "ھیت" ہے۔ چنانچہ لموسہ  
 انگریز "رو" حق میں ہے۔ اسی الاصطلاح حوالہ اکثر الاصولین و علماء البیان، بانہا  
 الکلمۃ المستعملة فیما وضعت له فی الاصطلاح یقع بہ التخطیط بالکلام المتشمل  
 علی تلك النکلمۃ" (نور الابرار، ج ۱، ص ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶،

حقیقت وہاں بیت ایک ہی شئی ہے یا الگ الگ؟

ادھر کی مثال تجربہ سے کسی نہ کسی درجہ میں یہ بات ضرور سامنے آ جاتی ہے کہ حقیقت وہیت کو اپنی اصل اور حقیقت کے لیے طے دو ٹوٹا ٹوٹا نہیں ہے، لیکن مگر لی طے سے دونوں، ایک پلیٹ فارم پر اپنا جاسکتا ہے۔

انتخاب حقیقت و ماہیت کی تعریف یا اس کا مفہوم

مراد تحریر کے پس منظر میں "انقلابِ حقیقت و مابیت" کا جو غمومہ رونمائی ہے، وہ یہی ہے کہ کئی اچھے معنی مراد ہی، موضوع نہ ہے بہت کریم، مگر موضوع نہ کے لئے ہو جائے۔ اور یہ طور کہ اس کی سبقت حقیقت اور اس کے بالکل فقر ہو جائے مثلاً شراب کا کہہ کر کہ کا شراب،



مضامین ان الفاظ میں بھی تھی۔ یہ کہ قبول کی دو صورتیں ہیں۔

قبول کی پہلی صورت: کھلول کی پہلی صورت یہ ہے کہ ایک چیز جب دوسری چیز سے ملتی ہے، اس طرح کہ بغیر کسی ایسی چیز کے اس کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔ اسے خود کہتے ہیں وہ دونوں کے ملنے سے جو مرکب بنایا جاتا ہے اسے تو مائع کہا جاسکتا ہے، پھر یہ کہ ایک شے کا دوسری شے کے ساتھ اس میں مل جانا کہ دونوں اپنی اپنی حقیقت برقرار رکھیں اور ان کی صفات اور خاصیت بھی وہی طرح نہ بدلیں، بلکہ ان دونوں چیزوں کی طبعی خصوصیات میں نہ مرکب کا ایک یا مزاج پیدا کریں تو یہ صورت تہذیب میں نہیں، بلکہ وہ چیزوں کی باہمی تمیز و تشکیک ہے، جسے ہم غلط کہہ سکتے ہیں، مثلاً: دو گیسوں پانی ملا دیا جائے، یا سرخ اور زرد رنگ کے کھلول کو آمیزش میں ملا دیا جائے تو ان صورتوں میں نہ وہ جس کی حقیقت ہوتی ہے نہ پانی کی، نہ سرخ رنگ کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے نہ زرد رنگ کی، البتہ وہی وہی وہ چیزوں کو جس مقام پر مل دیا گیا ہے، اس نے جو سب سے ایک شے کی صفت و خاصیت اور دوسری شے کی صفت اور خاصیت کے باہم ملنے سے مرکب کا ایک یا مزاج پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے ضرور ان دونوں کی خاصیت اور مراتب و درجوں کا مزاج مختلف ہوا کرتا ہے۔

کھلول کی دوسری صورت: کھلول کی دوسری صورت یہ ہے کہ ایک کھلول کے ساتھ ملنے سے، یا کسی کسی ایسی شے کے ذریعے کسی شے کی خاصیت پر سے جو پر تبہ مل کر کے اس شے کی اصل حقیقت اور نسبت کو اس طرح بدل دے کہ وہ ایک نئی شے وجود میں آتی ہو، جیسے خمر کو کیمیائی عمل کے ذریعہ سرکہ بنایا جانا، یا سرکہ کو شراب بنالیا جانا وغیرہ، اگر ان صورتوں میں پہلی شے (جو قبل از انقلاب تھی) میں ایسی کیمیائی تبدیلی عمل میں آتی ہے، جو اس حقیقت کو بدل دے کہ ایک نئی شے کو وجود بخشتی ہے، ظاہر شرط (انقلابِ ماہیت سے تبدیلِ احوال) کا مدار ہی تبدیلیِ ماہیت پر ہے۔ لہذا اگر کوئی شے اصلاً ”غیس“ ہو، لیکن اس میں ایسی کیمیائی تبدیلی عمل میں آتی



ہو جس نے اس شئی کی اصل حقیقت کو بدل کر اپنی غلطی کو دھندلایا ہو، تو ختمِ نجاست ہے۔ یہاں فقہ  
 ۱۱/ مطابقت ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷

## ۱۱/ حاصل

محققہ امامی والی کی مذکورہ بالا اصولی بحث کا حاصل یہ ہے کہ جب شئی بعدِ فقہ  
 اپنی سابقہ شکل و صورت و حقیقت و نسبت اور تاثیر یا کما یا کما سے بدل  
 جائے تو اسے فقہاً بہ نسبتِ کما جئے کا اور کما سے نسبتِ حقیقت و نسبتِ کما سے نسبتِ کما میں  
 باقی ہی ہو، تو اسے انقلاب بہ نسبتِ کما یا جئے کا۔ بلکہ جس کی حقیقت کما سے غلط اور غلط ہے  
 ہوئی۔ جو تہہ علی احکام میں ذرا متاثر نہیں۔ اس کی مثال دودھ کا وجود کے اعتبار سے اودھ وغیرہ ہیں۔  
 انھیں اور اسپرٹ (جو دواؤں کے اجزاء کی کیفیات کی مختلف اور دیگر اجزاء کو مہرے اور خراب  
 ہونے سے بچانے کی غرض سے استعمال کیا جاتا ہے) وغیرہ کی آمیزش ہے کہ یہ اپنی حقیقت نہیں  
 کھوئی۔ اس لئے وہ دوائیں جس میں "انگل" "دور" "اسپرٹ" ایسے خاص مقدار میں موجود رہتی  
 ہیں، انہر کے عادی لوگ اس کو زیادہ مقدار میں اپنی کمرہ نشی کی کیفیت اور لذت محسوس کرتے ہیں۔  
 اس لئے عاصد شامی نے ایک موقع سے اس سلسلہ کی گفتگو کے دوران فرمایا ہے کہ شیر و انگور جو کہ  
 پکانے سے جم جاتا ہے (انگور و انگور یا کشمش یا مٹی کا ہو) تو جم جانے کی وجہ سے یہ نہیں کہا  
 جائے گا کہ حقیقت بدل گئی، بلکہ وہ شیر ہی ہے جو پکانے کی وجہ سے جم گیا (ورنہ یہاں تھا)۔ اسی  
 طرح (انگور یا انگور کو اگر کوئی تحلیل نکالا جائے اور تحلیل کے ساتھ اس کے اجزاء مل جائیں تو  
 اس میں صرف وصف کا تغیر ہے (حقیقت کا نہیں) جیسے دودھ کو پیریا یا جائے یا نہ ہو، کو پیریا  
 جائے یا پیرے ہوئے گیہوں کی روٹی پکائی جائے (تو ان تمام صورتوں میں حقیقت نہیں بدلے گی،  
 بلکہ صرف وصف و شکل بدلے گی) برخلاف اسی کے کہ شراب مرکہ بن جائے یا گدھ نمک کی



ہے، ان میں "اختلابِ ماہیت" کا حکم نہیں ملے گا اور اختلابِ ماہیت کے احکام جاری نہ ہوں گے۔

## رائے اپنی

دیے اپنے ناقص خیال میں کندے پانی سے منگنی کے مناصر کو الگ کر کے صاف ستھرا پانی نکالنے کا عمل (کیونکہ پانی اپنی اصل کے لحاظ سے پاک ہوتا ہے، ناپاک کسی عارضی سبب کی بنا پر ہوتا ہے اور جب اس عارضی شئی کو نکال دیا جائے تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ وہ ناپاک رہ جائے، اسی کو علامہ شامی نے یوں ذکر فرمایا ہے: "شریعت نے وصفِ نجاست کو ایک خاص وصف کے ساتھ مطلق کیا ہے اور کوئی بھی حقیقت اپنے بعض اجزاء کے ختم ہو جانے سے ختم ہو جاتی ہے اور بدل جاتی ہے تو اگر سارے اجزاء بدل جائیں تو کسی نہ حقیقت ختم ہو جائے گی"۔ اس کے بعد ہڈی و گوشت کے نمک ہونے کی مثال اور شریعت سے اس کی دو نظیر پیش کی ہیں (رد المحتار، ۱۸-۱۹)، پھولوں وغیرہ سے ان کی خوشبو کے عنصر کو الگ کرنے کا عمل، مختلف قسم کی شراہوں سے اس کے جوہری جز کو نکالنے کا عمل (اس لئے کہ جز ضروریہ کو نکالنے کے بعد شئی کی حقیقت باقی نہیں رہ جاتی (رد المحتار، ۲۷)، کیسیاوی عمل کے ذریعہ کسی شئی کے اجزاء کو متحدہ کر دینے اور اس کی کیفیت و خاصیت بدل دینے کا عمل، یا چربہ اور ہڈی وغیرہ میں جلائین کا معاملہ، یا صابن وغیرہ میں چربی کے غلط اختلاط کا عمل (اس کی نظیر کے لئے دیکھئے رد المحتار، ۳۰)۔ "اختلابِ ماہیت" کے حکم میں ہونا چاہئے اور اس پر اس کے احکام نافذ ہونے چاہئیں، کیونکہ ان تمام صورتوں میں غالباً شئی کے اجزاء ضروریہ بدل جاتے ہیں اور شئی کے کسی ایک بھی جز ضروریہ کے بدلنے سے اس کی حقیقت و ماہیت کھو جاتی ہے، چنانچہ علامہ شامی نے صاحب فتح القدیر کی دو نوک تصریحات اور پھر شریعت سے اس کی دو نظیر نقل فرمائی ہیں۔



## انقلاب و ماہیت کے اسباب

انقلاب و ماہیت کے مختلف اسباب ہیں اور سمجھنا ہوتا ہے جو میرے خیال میں شمار سے ایک قلم ہر مرتبہ یہاں سبب سے سبب فقہی شرعی جو کہ مراد ہونا، بلکہ و سریتے مراد ہوں گے جن کے ذریعہ قلب ماہیت و حقیقت کا کام لیا جاتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ان طریقوں سے انقلاب ماہیت ہوئی ہو گئی ہو، بلکہ انقلاب ماہیت کے لئے اس کی ممکن، حقیقت و ماہیت اور تاثر کا بدنا ضروری کی وجہ سے ہوگا، مثلاً: جلتا یا جلتا، انقلاب ماہیت کا ایک طریقہ ہے تاثر یہ ضروری نہیں کہ جو بھی شئی چلے گی خود اصل کراچے وجود و راجی حقیقت نہ ہوگی اور اس پر انقلاب ماہیت کا قلم لگے گا، بلکہ اس کے لئے انقلاب ماہیت معنی نہ در لازم ہوگا۔

اسی طرح غلط و انتہاء انقلاب ماہیت کا ایک طریقہ اور ذریعہ ہے، مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ بلا اپنی سابقہ حقیقت و تاثر کھوئے اس پر انقلاب ماہیت کا قلم لگایا جائے گا، بلکہ اس کے لئے انقلاب ماہیت ضروری ہوگا۔

حقیقت و ماہیت اور تاثر کھونے کی مثال گدھے کا نمک کی کان میں گر کر نمک بن جانا اور حقیقت و ماہیت نہ کھونے کی مثال ادویہ وغیرہ میں "کامل" اور "اسپرٹ" وغیرہ کا مٹنا یا ختم ہونا ہے۔

انقلاب ماہیت کے اسباب میں سے ایک سبب کیساوی محل ہے، مگر یہاں پر بھی وہی بات رہے گی کہ اس سے پورے طور پر انقلاب ماہیت ہو جائے۔ ورنہ (ماہیت خاصیت پورے طور پر ختم ہو کر ایک دوسری شئی وجود میں آئے تو اس صورت میں بھی) تبدیلی ماہیت و حقیقت کا قلم نہیں لگے گا (کہیں ہلکوں وغیرہ) ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹



والتراب الممحل بروت حمار أو بعل ونحوه مما لا يؤكل لحمه نجس ولو  
احترق كالخرف، والصابون المعمول من ربت نجس ودخان الحامض  
وغبارها نجس وما تصاعد من بخار رماد نجس إلى جسم صلب أو غيره  
نجس، ولو وقع كلب في ملاحه فصار ملحا أو في صانة فصار صلبا فهو  
نجس" (فتاویٰ اسلامیہ، ج ۱، ص ۱۵۱)۔

البتہ احناف کے یہاں انقلاب ماہیت طہارت کے اسباب میں داخل ہے۔ لہذا ان  
کے یہاں انقلاب ماہیت کی وجہ سے پاکی کا سقم لگایا جائے گا، چنانچہ امام ابن کثیر فرماتے ہیں  
"السابع انقلاب العين فان كان في الخمر فلا خلاف في الطهارة وإن  
كان في غيره كالخنزير والمبته تفع في المملحة فتصير ملحا يؤكل،  
والسرفس والعدرة تحترق فتصير رمادا تطهر عند محمد حلافا لأبي يوسف  
وكثير من المشايخ احتاروا قول محمد وفي الخلاصة، وعليه الفتوى" (فتاویٰ  
الرحمن، ج ۳، ص ۳۸۳، فتح ہدیہ، ج ۱، ص ۱۵۱، کبیر، ص ۱۵۳)۔

خلاصہ یہ کہ احناف ماہیت اور تبدیلی حقیقت کی وجہ سے احناف کے یہاں ناپاک چیز  
پاک ہو جاتی ہے۔ یہ خلاف ائمہ ثلاثہ کے کہ ان کے یہاں ناپاک فی ناپاک ہی رہتی ہے۔  
ائمہ ثلاثہ کے مسلک کے مطابق ان سوالات کا جواب نہایت ہی مشکل ہے، البتہ  
احناف کے یہاں مفتی پر قول کو مدنظر رکھتے ہوئے ان سوالوں کا جواب درج ذیل ہے

۱۔ کسی بھی شے کے دو بنیادی عناصر جس کے رتبے ہوئے یہ سمجھا جائے کہ اس کی کئی  
حقیقت و ماہیت تبدیل نہیں ہونی بلکہ یہ شے اپنی اصل شکل و صورت پر باقی ہے۔ دو بنیادی عناصر  
رنگ و بو اور صورت و کیفیت ہے، لہذا اگر کسی چیز کے اندر مختلف قسم کی تبدیلیاں ہو چکی ہوں اور  
اس کی ظاہری شکل و صورت بھی بدل گئی ہو لیکن ان چیزوں میں تبدیلی نہیں آئی یا ایک دو کے

نہر آتی تو اس صورت میں کہ جانے گا کہ کس کس کی حقیقت اور حقیقت نہیں ہے۔

چنانچہ امام غزالی درج ذیل حدیث کے تحت تحریر کرتے ہیں

”خلق الله الماء طهوراً لا ينجسه شيء الا ما عبر طعمه او بونه و ربحه وهذا فيه تحقيق و هو ان طبع كل مانع ان يذهب الى صفة طعمه كل ما يقع فيه و كان معلوماً من حجه فكما ترى الكلب يقع في الصلحفة فيسحب ملحاً بحكمه بطهارته نصبر ورنه صحنه و ذواته صفة الكلبة عند الامام محمد بن ابراهيم ۳۰۱ ہ۔  
الرائق ۱۹، ۲۰۔“

۲- نقاب، بیت سے مراد یہ ہے کہ وہ کس کی طرف یا کسی چیز کی جہ سے اپنی حقیقت

کو چھوڑ کر کسی دوسری حقیقت میں تبدیل ہو جائے جیسے برن کا قون مشک بن جائے۔ شراب سرکہ بن جائے یا نایا جائے۔ یا لطف گوشت پوست بن جائے۔

۱- سورقوں میں نون اپنی حقیقت دوسرے اور شراب حقیقت خریہ اور لطف حقیقت منویہ چھوڑ دے اور دوسری حقیقتوں میں تبدیل ہو گئے۔ لطف دوسرے جیسی نے بھی اس پر گفتگو کی ہے،  
(۱) یعنی لطف: لطف، ۱۲۰ اور (۱۵)۔

نہیں کس سے متعلق نقاب حقیقت کا اس وقت قائم کیا جائے گا جب کہ اس کس کے بنیادی عناصر میں سے ہر ایک تبدیل ہو جائے جیسا کہ شراب سرکہ بن جانے کے بعد شراب کے آثار خاصہ اور لطف گوشت کا لطف اپنے کے بعد دم کے آثار خاصہ بالکل زائل ہو جاتے ہیں، لیکن محض آثار کا زائل ہو جانا بوجہ قلت آثار کا محسوس نہ ہونا موجب انقلاب نہیں۔ جیسا کہ فقہاء نے تصریح کی ہے کہ اگر آنے میں کچھ شراب طائر گوشت لپا جائے اور روئی نکالی جائے تو وہ روئی ناپاک ہے۔ یہ سترے یا دو گھرے پانی میں تولد و تولد شراب، پینا بل جائے تو وہ پانی ناپاک ہے۔ یا پانی میں اس قلیل مقدار شراب کا کوئی اثر محسوس نہیں ہوگا۔ لیکن چونکہ شراب



نے ان صورتوں میں فی نفسہ اپنی حقیقت نہیں چھوڑی ہے، اس سے ناپائی کا تصور باقی رہتا ہے کہ اور محسوس نہ ہوتا بعد قدرت اجزاء کے ہے، چونکہ شراب کے اجزاء کم ہیں اور ان کے زیادہ ہیں لئے، اور وہی محسوس نہیں ہوتے ہیں یہ انتہا ہے نہ انقلاب، غایت صحت ۱۸۳۰ء۔

طالعہ ابن عابدین ناپاک زریب جب کہ اس کو چار شیعہ دیکھا گیا جسے اس کے حرم طہارت کا قلم بیان کرتے ہیں (ایسے) (۱۸۳۰ء)۔

ان عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ انقلاب حقیقت کے لئے شئی کے بنیادی منہ میں سے ہر ایک کا تبدیل ہو جانا ضروری ہے۔

۳۔ کسی چیز میں اگر ایسی تبدیلی ہو جائے کہ اس سے جو بنی عناصر ختم ہو جائیں، وہ مبدل ہو جائے اور مجموعی طراز میں بھی تبدیلی آجائے۔ لیکن فی ہر واقعے میں ان چیزوں کے اندر جو بنی خصوصیات و کیفیات باقی ہوں تو وہی حزن نہیں ہے، اس لئے کہ حقیقت مہذبہ کے مضامینات غیر مخلصہ کا باقی رہنا انقلاب نہیں ہے، جیسے شراب مرگ بن جانے کے بعد بھی اس کی رقت باقی رہتی ہے، یا مہمان میں قدر و سمت رونق بخش رہتی رہتی ہے، کیونکہ رقت حقیقت غیر یہ اور دوسری حقیقت بدلنے کے ساتھ مختلف نہیں ہے، ایسے (۱۸۳۰ء)۔

اہل انقلاب میں نہ وہ ہے کہ تبدل ادا کر کے بعد رقت اختیار کرتے ہیں، نہ ضروری ہے، کیونکہ بہ اوقات انقلاب اور اختلاط میں اشتباہ پیش آجاتا ہے، اور انقلاب و اختلاط اور اختلاط کو انقلاب سمجھ لیا جاتا ہے۔

۴۔ انقلاب ثابت کے مسئلہ میں احناف کے یہاں ملحق بہ قول کے مطابق نجس اعمین اور فیہ نجس اعمین اور اسی طرح ان دونوں کے مختلف اجزاء میں کوئی فرق نہیں ہے، اگر ان دونوں کے اندر انقلاب ثابت پایا گیا تو وہ چیز ناپاک ہو جائے گی (ایسے) (۱۸۳۰ء)۔

انہ علاوہ اہم مالک، امام شافعی اور امام محمد بن فضل کے یہاں ان دونوں سے درمیان فرق ہے یہ حضرات نجس اطمین کے انقلاب حقیقت کی وجہ سے طہارت کے قائل نہیں ہیں۔

۵۔ ۳۱ میں مذکور قلب، ہیئت کے اسباب سے علاوہ ہر وہ چیز جو قلب، ہیئت کے حصول میں موثر ہو سکتی ہے اس کا اعتبار کیا جائے گا۔ فقہاء کرام نے جو چند صورتیں ذکر کی ہیں، یہ ان کے اپنے زمانے کے لحاظ سے تھا اور آج جب کہ مختلف قسم کے کیمیکل ایجاد ہو چکے ہیں، جن کے ذریعہ یہ مقصد بہ آسانی حاصل کیا جاسکتا ہے، لہذا موجودہ دور کے تمام وہ کیمیکل جو اس مقصد کے حصول کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ یا کئے جاسکتے ہیں، وہ سب کے سب اسبابِ قلب، ہیئت کے تحت داخل ہوں گے۔

۶۔ اگر کسی چیز کی حقیقت و ماہیت بالکل بدل جائے یا کسی چیز کے ذریعہ بدل دی جائے تو اس کے احکام بھی بدل جائیں گے، اور اگر محض اس کے بعض اجزاء کسی طرح الگ کر لئے جائیں تو اس کی وجہ سے اس کے احکام نہیں بدلیں گے۔ مثلاً شرب میں نمک ڈال کر سرکہ بنا دیا جائے تو اس کی حرمت اور ناپاکی ختم ہو جائے گی (مذہب: ۱۰)۔

لیکن اگر کسی طرح اس کے بعض اجزاء نکال لئے جائیں جس کی وجہ سے جو وغیرہ ختم ہو جائے تو اس کے باوجود بھی وہ ناپاک رہے گا، کیونکہ اس کی وجہ سے اس چیز کی حقیقت نہیں تبدیل ہوئی بلکہ تجزیہ کر کے اس کے بعض اجزاء کو نکال لی گئے۔

حاصل یہ ہے کہ حقیقت و ماہیت کا بدل جانا جس کو انقلاب، ماہیت اور استخوانہ وغیرہ سے تعبیر کیا جاتا ہے، دوسرا بے ایک شے کے مختلف اجزاء کو ایک دوسرے سے عداوت کر دینا جس کو "تجزیہ" کہا جاتا ہے، کسی چیز کے بدل جانے سے احکام بدل جاتے ہیں، مگر محض تجزیہ سے احکام نہیں بدلتے۔

سوال میں مذکور صورت تجزیہ ہی کے تحت آتی ہے، نہ کہ استخوانہ کے تحت، لہذا اظہار اور

کشیہ کرنے کا جو عمل ہے وہ قلب و ہیبت میں دھنسنے کا ہے۔

۷۔ مرد انسان کی ایسا ہی ضرورت ہو چکی ہے جس کے بغیر کوئی چارہ نہیں، بلکہ یہ کہہ جائے کہ انسانی زندگی کا ایک لازمی جز، یہی کٹی ہے، آج کی نئی بیماریوں کا وجود اور اس کے مطابق دواؤں کی تخلیق عام ہو چکی ہے، ان میں سے بعض دواؤں میں منفرد ہوا کرتی ہیں اور بعض مرتب، جو مختلف اجزاء و عناصر سے مل کر تیار ہوتی ہیں، خواہ وہ دواؤں میں جادہ ہو یا سیانہ، نیز ان میں شے والی چیزیں پاک اور حلال بھی ہوتی ہیں اور ناپاک و حرام بھی جیسا کہ آج کل عام طور سے انگریزی دواؤں میں ”انکھل“ کا استعمال ہوتا ہے جو امر شراب ہے، اسی طرح مختلف جانوروں کا خون اور اس کے دوسرے اجزاء بھی شامل کئے جاتے ہیں، جس کی وجہ سے دواؤں کا اثر اور سہولت ہو کر رہتی ہے۔

انکھل ملی ہوئی چیزوں اور خصوصاً اس سے بنی ہوئی دواؤں کا استعمال جب کہ دواؤں اور امور کے شیرے اور تر سے نہ بنا ہوا ہو امام اعظم کے یہاں اس کا استعمال جائز اور درست ہے، اور عام طور سے انگریزی دواؤں میں جس انکھل کی سمیٹش ہوتی، وہ شیرے، انگور اور تر سے بنا ہوا نہیں ہوتا ہے (یعنی بخلاف البسمہ ص ۵۵۸)۔

البتہ اگر ملائیہ کے نزدیک مطلقہ تر اور انگور کے علاوہ سے بنی ہوئی شراب بھی حرام ہے، اس لئے اس سے بنا ہوا انکھل بھی ناپاک اور حرام ہو گا۔

امام اعظم کے نزدیک شراب یا اسی طرح دوسری نجس و حرام چیز اگر دوا وغیرہ میں ملی ہو تو اس کا استعمال کرنا جائز و درست نہیں ہے، وہ حرام و ناجائز چیزوں سے ملائی کو جائز نہیں سمجھتے، لیکن بعد کے فقہاء و اصناف نے زراعت حاجت و ضرورت اس کے جائز ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔

”وفي الشر المصنوع وجوزة في النهاية بحرمه اذا اضره طيب مسلم

ان فيه شفاء ولحمه يوجد مباحاً فيقوم مقدمه لا الد لثا ۲۷۹۔

بہشتی نکتہ: دواؤں کے استعمال میں ہوشیاری اور احتیاط کی صورت چاہی جاتی ہے  
 جو بعض اوقات اس کی تفسیر کا باعث بن جاتا ہے۔ چنانچہ علامہ ابن قیم فرماتا ہے  
 "فمن القواعد الشرعية المتفق عليها أن لا يؤخذ من دواء إلا في ضيق الضرر"  
 (الاشیاء النافعة)

اور شافعی کے یہاں: "شراب وغیرہ کو کسی اور جگہ استعمال کیا تو درست  
 ہے بشرطیکہ وہی دوا شراب کی ہوگی دوا درستیاب نہ ہو۔  
 "لا يجوز استعمال الاطربة المحرمة للدواء صرًا ولكن لا كذب  
 مستهلكة مع جواز آخر فيجوز التدوي به ان عرف بنعمها بأن لا يغني طهر"  
 (نہجہ نجات ۸، ۹)

نہجہ نجات کی ان عبارتوں اور اقوال عام طور پر نظر رکھتے ہوئے بہشتی نکتہ: دواؤں کے  
 متبادل دوائے طے پا سکتے ہیں۔ اس سے حاصل کرنے کی استطاعت نہ ہونے یا اس کی تاثیر میں مرض کے  
 بڑھ جانے اور شدت اختیار کر لینے کی صورت میں اس کا استعمال درست ہے۔  
 ۸- صابن خواہ مردہ کی چربی سے بنا ہو یا بولہ جوت و حلل جو نمونہ چربی و حلل سے  
 بہر صورت اختلاط ہے۔ بیت اور عجم ہونے کی وجہ سے پائے ہوئے کا استعمال درست ہے، چنانچہ  
 علامہ مصنفی لکھتے ہیں:

"يطهر زيت تحس بجعله صابوناً به يغني للبوی" (الدر المنثور ۱۰)  
 (نہجہ نجات ۱۰)

اور علامہ ابن قیم نے اس عبارت کے تحت ایسی بحث کی ہے اس سے لے کر بھی  
 (نہجہ نجات ۱۰)

اس عبارت سے واضح ہے کہ صابن میں خواہ مردہ کی چربی ملی ہوگی جو یا غیہ مردہ کی

بہر صورت تبدیلی کی وجہ سے پاک ہے، البتہ اگر سکتہ وغیرہ میں مرداری چربی وغیرہ ملائی گئی تو اس سکتہ کا استعمال کرنا درست نہیں ہوگا، جیسے کہ فقہاء نے مساحت کی سے کہ اگر اسے میں تھاب ملا کر کوئٹہ دیا جائے اور وہی چکن جائے تو وہی پاک ہے۔ اسی طرح مسکت بھی پاک ہے، کیونکہ مرداری چربی اس صورت میں فی نفسہ اپنی حقیقت نہیں چھوڑتی ہے، اس کے ذریعہ کا قصہ باقی رہنے کا اور اس کا محسوس نہ ہونا اجزاء کے قسمل ہونے کی وجہ سے ہے، چونکہ چربی کے اجزاء ہم میں اور سکت کے زیادہ ہیں اس لئے وہ صفت میں محسوس نہیں، پس اس واسطہ پر پاک ہے کہ اگر انتخاب اور زیادہ سے زیادہ پہل وصف کا حکم لگایا جاسکتا ہے، اور محض بدل وصف کی وجہ سے کوئی چیز پاک نہیں ہوتی ہے (ایضاً ص ۱۵۰)۔

محض ایک وصف کا بدل ہونا انتخاب حقیقت نہیں ہے، جدا اس انتخاب وصف بدل سکتا ہے، اور کسی پاک شے کے پاک ہونے کے انتخاب حقیقت ضروری ہے، اور مسکت میں ملی ہوئی شہاب وغیرہ محسوس اشیاء کا محض وصف بدل جاتا ہے، نہ کہ اس کی حقیقت، لہذا اس بھی سکتہ وغیرہ محسوس ہی رہے گی، اس کا حکم درست نہیں ہوگا، اور یہی حکم مردار اور خنزیر کی چربی وغیرہ سے ملنا ہوا کوئٹہ پیسٹ کا بھی ہوگا۔

### سوال ۹ کا جواب جواب ۷ میں آچکا۔

۱۰۔ جائزین اگر باکول اٹھ اور نہ بون با نور کے چمے یا ہڈی سے تیار ہونے کے مختلف چیزوں میں استعمال کیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ اگر مردار یا خنزیر کے چمے یا ہڈی سے تیار ہونے کے مختلف مراحل سے گزارا اس کے بال اور نجس رطوبات کو زائل کر دیا جاتا ہے، نہ کہ حقیقت وہاں تبدیلی ضروری جاتی ہے۔ بعد محض اس واسطہ سے قائل ہونے کے یہ مختلف صورتیں اختیار کی جاتی ہیں تاکہ اس کو مردار ہونے کے لئے استعمال کیا جاسکے، میرے خیال میں یہ محض قلب ماہیت میں داخل نہیں ہوگا۔ لہذا اس سے مل کر بھی ہوگی اشیاء نجس اور پاک۔

ہوں گی، نیز اس سے جی ہوئی چیزوں کا استعمال کرنا بھی ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ دوسری قسم کی  
 لافیاں سکٹ اور انس کریم بہتر تہ موجود ہیں جس سے انسان اپنی ضرورت کی چٹکیں نہرتا ہے۔  
 مابودہ نہیں اگر ان چیزوں کا استعمال نہ کیا جائے تو کوئی حرج و نقصان نہیں ہو سکتا ہے، لہذا سوال  
 میں مذکورہ صورت قلب مایستہ میں رانس نہ ہونے کی وجہ سے ہا انجن میں ٹی ہوئی اشیاء کا  
 استعمال ناجائز و حرام ہے۔

## کیا کیمیاوی عمل انقلاب ماہیت کے دائرہ میں آتا ہے؟

مولانا ابوالکلام آزادؒ

اللہ تعالیٰ نے بعض چیزوں کو حلال حرام و ناجائز و ناجائز قرار دیا ہے، اور بعض کو حرام و ناجائز قرار دیا ہے، اور بعض کو حلال قرار دیا ہے، اور ان کا استعمال درست ہے، اس میں انسان کے فائدے ہیں اور جن چیزوں کا استعمال درست نہیں ہے، ان کا استعمال انسان کے لئے نقصان دہ ہے۔

پس تو احتیاط کا رائج مسلک اور نقطہ نظر یہی ہے کہ اشیاء میں اصل اباحت ہے، علامہ ابن قیمؒ نے ”الاشیاء“ میں اباحت، حلال اور توقف تینوں قول ذکر کرنے کے بعد صاحبِ ہدایہ کا نقطہ نظر اباحت کا ذکر کیا ہے۔

”مصنف کی کتاب شرع ستار میں ہے کہ بعض حنفیہ کے نزدیک اشیاء میں اصل اباحت ہے، احناف میں سے، مگر کئی کا یہی نقطہ نظر ہے، اور اسی باب الحدیث کے نزدیک اصل حرمت ہے، اور امامائے بعض اصحاب فرماتے ہیں کہ اس میں توقف ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر مصلحت کے لئے کوئی نہ کوئی حکم ضرور ہوتا ہے، مگر عقلاً سے اس کا ادراک نہیں کیا جاسکتا اور ہدایہ کی فصل حد او میں ہے کہ اشیاء میں اصل اباحت ہے“ (اشیاء ۱۵)۔

علامہ حویلی نے اس پر ثبوت لکھتے ہوئے علامہ ابن ہمام کے استاد قاسم بن قطلوبغا کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ آخری قول جمہود اصحاب احناف کے یہاں مختار قول ہے:

”ماہر قاضی کا یہ قلم بھانے اپنے بعض حقائق میں ڈکڑیا ہے۔ مختار قول مجبور اصحاب  
حزب کے نزدیک اباحت کا ہے اور غلطی ہے۔“

اسی بنیاد پر جن چیزوں کے قراء اور ذہان زور نے فی صحت نہیں کی تھی، فقہاء  
حزب اسے جائز اور صابان اصل سمجھتے ہیں، لیکن جن چیزوں کے حرام اور فحش ہونے کی صحت  
قرآن وحدیث میں کر دی گئی ہے۔ ان کا استعمال بالاعتقاد درست نہیں۔ ناپاک اشیاء میں بعض تو  
ایسی ہیں جن کی نجاست پر سب کا اتفاق ہے اور بعض ایسی ہیں جس میں اختلاف ہے، جیسے گھنہ  
حزب کے یہاں ناپاک ہے، عام شافعی کے یہاں پاک۔ اور بعض نجاستیں ایسی ہیں جس میں  
خود اصحاب احناف کا عقیدہ اور عقیدہ ہونے میں اختلاف ہے، جیسے کول الملم جانوں کے فسد،  
صاحبین کے نزدیک طحیہ ہے، اور امام صاحب کے نزدیک طحیہ ہے اور ائمہ اربعہ کے نزدیک افساد ہے۔

ہر صورت میں اختلاف الاقوال جو اشیاء ناپاک و نجس ہیں، اگر ان کی تطہیر کر لی جائے  
تو ان کا استعمال شرعاً درست ہو جاتا ہے، لہذا ان کی قبیل سے ہوتو اسے صحابہ بھی جاسکتا ہے۔  
فقہائے اربعہ نے تطہیر کی بھی صورت لکھی ہے، ”بمع الرسوخ“ میں تطہیر نجاست کی دس صورتیں  
لکھی گئی ہیں:

یہ بات ہم میں رہے کہ جن چیزوں سے نجاست کی تطہیر کر دی جاتی ہے، وہ درست  
ہیں، احراق کے سوا دوسرا کوئی اور اختلاف متصنف نے ذکر کیا ہے۔

دوسری یہ ہیں، ۱۔ دھونا، ۲۔ پو پھنا، ۳۔ تھرچکا، ۴۔ سوٹنا، ۵۔ جلا، ۶۔ انقلاب،

۷۔ جناف، ۸۔ ریخت، ۹۔ ذبح، ۱۰۔ نزع (انکار) لا جائع البہرہ، ۱۱۔ ۱۲۔

علامہ حنفی اور علامہ شافعی نے ان میں سے زیادہ صورت تطہیر نجاست کی لکھی ہے، انہیں

شافعی علیہ السلام نے ۱۲ لکھے۔

تطہیر کی ان صورتوں میں سے ایک صورت انقلاب ہے، جیسا کہ مذکور ہو۔ تطہیر کی اسی



صورت پر مجھے اس وقت روشنی ڈالتی ہے، اور اس سے متعلق سوالات کا جواب دیتا ہے۔

۱- انقلاب ماہیت کا لغوی معنی ماہیت کا بدل جانا ہے، "لسان العرب" میں ہے "النہو عن العین" اوقات میں کا بدل جانا اور فتنی اصطلاح میں انقلاب ماہیت یہ ہے کہ کسی اپنی حقیقت اصل پر غلطہ و مچھوڑ کر دوسری حقیقت میں تبدیل ہو جائے۔ اور کسی انجمن چینی ماہیت اور معینیت اس وقت تک باقی رہتی ہے جب تک اس کے بنیادی عناصر اس میں یا نہ ہو میں اور بنیادی عناصر نہیں ہیں

### ۱- رنگ، ۲- مزہ، ۳- خاصیت

اگر کسی چیز کی ظاہری شکل بدل نہی مگر مزہ باقی ہے تو سمجھا جائے گا کہ انجمن و مہر اپنی معینیت پر باقی ہے، اگر مزہ بھی بدل گیا مگر رنگ کا اثر ہے، تو انجمن بھی اس کی پوری معینیت ختم نہیں ہوئی، مزہ اور رنگ دونوں ختم ہو گئے مگر اس کی جو باقی ہے، تو انجمن بھی نہیں سمجھا جائے گا کہ اس کی معینیت باقی ہے، البتہ رنگ کے سلسلہ میں یہ تفصیل سامنے رہے کہ رنگ ہم انہ ہو، اگر رنگ کا گہرا پن زائل ہو گیا اور بقیہ دو وصف بھی بدل گئے ہیں، تو اس کی معینیت کے بدل جانے کا تصور لگایا جائے گا۔ خلاصہ یہ ہے کہ انقلاب ماہیت کے لئے تینوں بنیادی وصف کا بدلنا ضروری ہے، وصف رنگ کے سلسلہ میں مذکورہ وضاحت پیش نظر رہے۔

امام غزالی نے "احیاء علوم الدین" میں اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

اگر نجاست مینہ ہے تو مٹی نجاست کا زائل ہونا اور مزہ کا باقی رہنا مینہ مٹی کی بقا پر دلالت کرتا ہے، اسی طرح رنگ کے بقا پر مزہ و رنگ جو چپوں رہے، وہ معاف ہے، بنانے اور کھرنے ڈالنے کے بعد، بہر حال جو اس کی بقا، مٹی مینہ مٹی کی بقا پر دلالت کرتی ہے" (احیاء علوم الدین، ص ۵۵، دیکھئے، راجحہ، ص ۵۵)۔

اگر یہ بنیادی عناصر کسی مٹی میں موجود ہوں، اس کے ساتھ اس میں دیگر تغیرات ہو گئے

میں تو ان تغیرات کا کچھ اعتبار نہیں ہوگا اور فنی کی ہیئت بھی حالہ باقی رہے گی۔ جیسے (Filter Water) اس میں دواؤں کا کرما پانی سے اسے ممتاز کیا جاتا ہے، اور اب یہ پانی ماس پانی کے مقابلہ میں ذرا بہتر شمار ہوتا ہے، درحکوت وغیرہ کے نئے مفید سمجھ جاتا ہے، دواؤں والے کی وجہ سے اس میں تو تغیر ہوا اور تغیر ضرور ہے مگر پانی کے چنے اوصاف ہیں اور سب باقی ایسا بہتہ اس لحاظ سے پانی سے بھی وضو اور غسل کیا جاسکتا ہے، الغرض کسی بھی شے کے ایسے بنیادوں وصف جو اس کے ساتھ خاص ہوں، ان کے بدل جانے سے انقلابِ مابیت کی صورت پائی جائے گی، امرایانہ ہوتا ہے انقلابِ مابیت نہیں کہے، اور وہی ناپاک ہے تو گناہ کی کاظم علی حادہ اس میں باقی رہے گا۔

۲۔ ابھی جیسا کہ سوال: کے جواب میں عرض کیا جا چکا ہے کہ انقلابِ مابیت یا استحلال میں باوجود حین کا سیدھا مطلب یہ ہے کہ فنی اپنی حقیقت کھو کر دوسری حقیقت اختیار کر لے اس طور پر کہ اس کا کوئی وصف باقی نہ رہے، البتہ رنگ کے سلسلہ میں جو تفصیل مذکور ہے، وہ طوطا رہے، بعض حضرات نے رنگ کا سرے سے اعتبار ہی نہیں کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ذکرِ بواور عینیت فقر ہو گئی تو دھنی پاک سمجھی جائے گی، اور وہ پاک شے ہو جیسا کہ جو مع امر و مہر ہے

”قولی مسووف ضیغ الا سلام ان انسجاسة بطنن والعین لا اللون و فی الخیر انہ کل نجس یروول طعمہ وریحہ طہور“ (ما مع امر و مہر، ھا) (اور شیخ الاسلام کی سمجھا دیا ہے کہ نجاست کا تعلق غن (بو) اور حین سے ہے نہ کہ رنگ سے اور فرما کہ انسجاس میں ہے برد و نجس جس کا طعم اور جس کی بو زائل ہو جائے وہ پاک ہے)۔

رنگ کے سلسلہ میں فقہاء کے ان اقوال سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اگر رنگ پاک ہو تو اس کا زوال نہ ہونا چاہیے، بغیر از لہ کے گویا اس کی تعمیر نہیں نہیں، اگر رنگ کا زوال ہے تو اس کا پاک ہونا کافی ہے۔ الغرض انقلابِ مابیت میں سرے سے رنگ کا اعتبار نہ ہو یہ بھی نہیں، اور رنگ کا پورا اعتبار ہی لینا جائے ایسا بھی نہیں۔

۳۔ حق میں اگر تبدیلی ہوتی اور اس نے جوہ کی عناصر ختم ہو گئے اور عناصر میں بھی تبدیلی ہوتی ہے، اس کے بعد و صورت ہوتی ہے، جیسا کہ سال میں درج کیا گیا کہ جن اشیاء سے مل کر نئی چیز بنی ہے، ان کا کوئی بھی اثر باقی رہنے یا نہ رہے، ان دونوں صورتوں میں سے پہلی صورت تو ایسی ہے جس کے انقلاب مابیت ہونے میں کوئی شبہ نہیں، نام، مزاج، بنیادی عناصر کے ازالہ کے ساتھ کسی وصف کا باقی نہ رہتا صاف بتاتا ہے کہ انقلاب مابیت ہو گیا، اثر نہ پاتا اشیاء سے انقلاب مابیت پاتا اشیاء کی طرف ہوا ہے تو اس کے پانا ہونے کا حکم لگنے کا اقتضا۔ اس کی مثال میں غم کے سر کہ اور خیر کے مفک کی کان میں مرکز تک ہوا جانے کو پیش کرتے ہیں، ان دونوں مثالوں میں پہلی صورت و حقیقت کی کوئی بھی کیفیت دوسری حق میں باقی نہیں رہتی، البتہ دوسری صورت جس میں ہم مزاج اور عناصر کے ختم ہو جانے کے باوجود کچھ نہ کچھ اثر باقی رہا کا باقی رہتا ہے، اس کے انقلاب مابیت ہونے میں ذرا شبہ ہو سکتا ہے کہ جب اثر باقی ہے تو انقلاب مابیت کیونکر متحقق ہوا، جیسے صابن جو پاک کر دیتی ہو اور دوسری داری ہو، خیر و غیرہ کی تیار کیا گیا ہو تو اس میں مابیت نام و غیرہ بدلنے کے باوجود چربی کی وسعت کا کچھ نہ کچھ اثر باقی رہا ہے، مگر فقہاء اس کے باوجود اس کی علت کے قائل ہیں اور اس اثر کا کوئی اعتبار نہیں کرتے، اس سے معلوم ہوا کہ موردی طور پر کچھ اثر باقی رہے تو گویا وہ کالعدم کے درجہ میں ہے یا وہ حق اس کے اوصاف ٹکڑے میں سے نہیں ہے، گویا کہ جن چیزوں کا اثر باقی رہا ہے، وہ ایسے اوصاف ہیں جو اس کے ساتھ خاص نہیں ہوتے ہیں، اگر خاص ہوں گے تو سمجھا جائے گا کہ بنیادی عناصر ہی ابھی ختم نہیں ہوئے ہیں، لہذا اس وقت اس کے انقلاب مابیت نہ ہونے کا حکم لگنے کا واضح رہے کہ انقلاب مابیت کا یہ مسئلہ احناف کے یہاں امام محمد کے قول کے مطابق ہے، انقلاب مابیت سے تطہیر کے قائل امام محمد ہیں اور اسی پر فتویٰ دیا جاتا ہے (۱) جیسے مسی بوی ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵

فرق نہیں ہے۔ اگر انقلاب مابیت ہو تو وہ خواہ انتخاب مابیت نفس العین کا ہو وہ نہ غیر نفس العین کا ہو۔ و صورت میں اس شئی کی پائی کا قہم دیا جائے گا۔ اصناف کے یہاں جیسا کہ امام محمد تقی مانتے وہ اختیار کرتے ہوئے انقلاب مابیت کو مجملہ تفسیر جوست کے اسباب میں سے ایک شمار فرماتے ہیں۔ اور اس میں نفس العین اور غیر نفس العین کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ مصل بیانیہ چیز جس کی بنیاد پر کسی شئی کی پائی کا قہم لگایا ہے وہ اس کے بنیادی اوصاف ہیں، جب اوصاف بدل گئے تو اس ناپائی کا قہم ختم ہو جائے گا۔

عملی کبیری میں ہے:

"اسطر مشائخ احناف نے امام محمد کے قول کو اختیار کیا ہے اور اسی پر فتویٰ ہے، اس لئے شریعت نے جملہ نجاست کو اسی حقیقت پر مرتب کیا ہے اور وہ (انقلاب کی وجہ سے) بالکلیہ زائل ہو گیا، کیونکہ ملک بڑی اور گوشت کے عداوہ میں ہے، جس جب حقیقت تنگ سے بدل گئی تو اس پر ملک کا حکم مرتب ہو گا، اسی طرح راکھ ہے یہاں تک کہ اگر کسی نے تمبھایا اور اس راکھ پر نماز پڑھی تو نہ نر ہے" (ذاتی کبیری: ۱۶۰)۔

البتہ دوسرے ائمہ شوافع، حنابلہ کے یہاں تقسیم ہے، ان دونوں حضرات کے یہاں انقلاب مابیت نفس العین کے سوائے نخر کے نہیں ہو سکتا، جیسا کہ "روضة العالمین میں شوافع کی ترجمانی کرتے ہوئے علامہ "فتویٰ" رقم طراز ہیں:

"النفس ضرر بان: نفس العین و غیرہ، فنجس العین لا یطہر بعقل لا لا الذمیر فطہر بالخلل" (روضة العالمین: ۳۷۰) (نجاست کی دو قسمیں ہیں، نفس العین اور غیر نفس العین، نفس العین تو کسی حال میں پاک نہیں ہو سکتا سوائے نخر کے، البتہ غیر سرکہ بن جانے سے پاک ہو جاتا ہے)۔

علامہ زین الدین خوئی ضلی کے کلام میں بھی اس کی صراحت ملتی ہے:

”نہجاستوں میں سے کوئی بھی نہجاست پاک نہیں ہوتی ہے، دستار سے ڈھکے ہوئے شراب کے، جب سدا خود سے سر نہ ہٹائے، اسے اگر پالتھوڑا سے سرک بنایا جائے تو پاک نہیں ہوگا، ایک قول میں ہے: پاک ہو جائے گا، بہر حال خمر کے علاوہ چائیس استعمال سے پاک نہیں ہوتی ہیں، جیسے فزیر کو اگر نمک کی کان میں ڈال دیا جائے اور وہ نمک بن جائے، اسی طرح راکھ میں ڈال دیا جائے اور وہ راکھ بن جائے، یا اسی جیسی دوسری چیزیں ہوں“ (المعنی فی فرق الجمع، ۱۲۱، المعنی، ۱۵۷)۔

غیر نجس اشیاء میں اگر بنیادی اوصاف ختم ہو گئے تو شوائع کے یہاں اسی کی تصویر بن جائے گی، اس بابت علامہ نووی رقم طراز ہیں:

”بہر حال نجاست عینہ تو ضروری ہے اس کے جھک، بڑھنا، کڑاؤ، زائل کرنا، نہیں اگر اسے کیا گیا اور ضروری باقی رہا تو پاک نہیں ہوگا اور صرف رگھ باقی رہا اور اس کا زائل کرنا آسان تھا تو پاک نہیں ہوگا، اور اگر اس کا زائل کرنا مشکل ہو، جیسے جھک کا خون جو کپڑے میں لگ جائے اور بسا اوقات مبالغہ سے دھونے، یا خن وغیرہ سے کھرچنے کے باوجود رنگ زائل نہیں ہوتا ہے، (تو اس خفیف رنگ کے باقی رہنے کے باوجود) وہ پاک ہو جائے گا“ (رد المحتار، ۱۳۷)۔

دائمیہ کے یہاں انقلاب، ہیئت کا اعتبار ہے، جس طرح احناف کے یہاں ہے۔ علامہ دسوقی نے ذخیرہ دسوقی میں اس کی طرف روشنی ڈالی ہے، شراب کے سرک ہو جانے یا کسی جز کو زائل کر سرک ہٹانے کے بعد اس کی تطہیر کا حکم دفرماتے ہیں:

”واختلطوا فی تخليلها فتدل بالحرمة لو جوب اذالها وقيل بالكراهة وقيل: بالامباحة وعليه كل يظهر بعد التخليل“ (رد المحتار، ۱۳۸)۔

فقہاء کے ان اقوال سے معلوم ہوا، احناف و مالکیہ کے یہاں انقلاب ہیئت کا اعتبار ہے اور نجس اشیاء میں غیر نجس اشیاء، اسی طرح ان دونوں کے مختلف اجزاء کے درمیان کوئی فرق



نے تطہیر نجاست کی جو صورتیں تھیں ہیں ان میں سے ایک نزع ہے (امامی منہج ص ۱۵۰)۔  
سوال میں یہ درج صورتیں اسی قبیل سے ہوں گی، البتہ اصلی شراب کو سدائماً اب اس  
سے مستثنیٰ رمضان میں ہوگا، کیونکہ اس محل کو میلہ بنا کر لوگ شراب پینے کو جائز سمجھتے تھیں تھے اور  
یہ بات تو واضح ہے کہ سب کو شراب کے جوہری جزء کی حاکمیت کا ادراک نہ ہوگا، خاص خاص  
لوگ ہی اس بات کو جانتے ہیں کہ اس محل کشید کے بعد شراب کا جوہری جزء یقیناً ختم ہو گیا۔

فقہاء کے یہاں اس طرح کے جزئیہ کی بھی صراحت ملتی ہے کہ اگر غرض میں گوشت پکایا  
گیا تو اب اس کو پاک کرنے سے صاف پانی میں دو تین بار اہل دیا جائے۔ اس طرح دو تین  
مرتبہ کے محل سے شراب کا فطر اس سے بذریعہ بھاپ نکل جاتا ہے، اس طرح وہ گوشت پاک ہو  
جاتا ہے (بندیہ ص ۱۱۷)۔ یہ قول احناف میں سے امام ابو یوسف کا ہے۔

۷۔ نجاست کی تطہیر میں انقلاب حقیقت کا تو اعتبار ہے، لیکن اختلاط شکی کا اعتبار نہیں،  
لہذا انقلاب حقیقت اور اختلاط شکی کے درمیان تمیز کرنا ضروری ہے، انقلاب حقیقت ہوتے ہیں،  
کسی چیز کے آثار مخلصہ کا اس میں باقی نہ رہتا، اگر بعض آثار زائل ہو جائیں یا بوجہ قوت و صفائی نہ  
ویں تو یہ انقلاب حقیقت نہیں بلکہ اسے اختلاط کہا جائے گا، اور اختلاط کے سلسلہ میں فقہاء کی  
جزئیات میں اسی کی تصریح ملتی ہے کہ اس سے پاک شکی ناپاک ہو جایا کرتی ہے، اور ناپاک اپنی  
ناپاکی پر باقی رہتی ہے، جیسے اگر کسی نے آٹا شراب سے گوندھا تو آٹا ناپاک ہو جائے گا۔ جلد اگر  
اس سے روئی پکائی گئی ہے تو وہ بھی ناپاک رہے گی۔

حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب نے ”کفایت المفتی“ میں اس پر روشنی ڈالی ہے، اور  
علامہ انور شاہ کشمیری نے اس پر تصویب موجود ہے (کنیت المثل ص ۲۳۳)۔

اب مسئلہ سوال پر غور کیا جائے، دوا میں جو تیار ہوتی ہیں، اگر جامہ اشیاء سے تیار ہوتی  
ہیں تو یہ غلط ہے، اگر وہ جامہ ہی ناپاک ہے تو دوا ناپاک ہوگی، اگر سیال مادہ سے دوائیں تیار کی

کئی ہوں تو اس وقت اس کی کیفیت کا اثر ہوگا، چنانچہ یہ لڑا دوسرے کی دوا انقلابِ حقیقت کی وجہ سے پاک کھائے گی، میرے خیال میں اسی طرح بعدِ دیال کے درمیان فرق کرنا مناسب ہے۔

آج کل جو دوا انہیں بنتی ہیں، ان میں اخلاط کی کیفیت نہیں ہوتی، بلکہ انقلابِ مابینت کی شکل پیدا ہو جاتی ہے، اور "اکھل" کا مادہ کو اپنا اثر رکھتا ہے، مگر اس کی اپنی حقیقت جو اس میں سے بنی ہو نہیں رہتی، اس لئے انکس کے ذریعہ تیار شدہ دوا: انقلاب، بہت کی وجہ سے قابلِ استعمال ہیں۔

۸- صابن جو عموماً چربی سے تیار ہوتے ہیں، تیار ہونا جانے کے بعد اس کی حقیقت بدلی جاتی ہے، اور وہ چربی نہ ہونے، کوس المم کی، تو اس میں کوئی حرج ہی نہیں، دوا بنی شہِ درست اور عامر سے، اس طرح کی چیزوں سے تیار شدہ صابن کا استعمال نہ صرف جائز بلکہ بہتر ہے، لیکن اگر مردار یا خنزیر وغیرہ کی چربی سے صابن بنایا گیا ہو تو اب صابن بن جانے کے بعد اس کی حقیقت بدل گئی، اس لئے اب ایسے صابن یا اس جیسی چیزوں کا استعمال درست ہے، بلکہ یہ بات وضع رہے کہ ایک مسلمان کے لئے مردار کی چربی یا خنزیر کی چربی سے اس طرح کی اشیاء تیار کرنا جائز نہیں ہے، مگر تیار ہو جانے کے بعد اس کا استعمال درست ہے، لہذا غیر مسلموں کے ذریعہ بنائی ہوئی ایسی چیزوں کا استعمال اگر اندر درست ہے، لہذا شک یا تو تھپست وغیرہ میں جو بھجوں سے پاؤں ملاتے ہیں، یہ بڑی نہیں، اختلاط ہوں گے، اس لئے عرصہ قریب سے معوم ہو جائیں تو ان کا استعمال درست نہ ہوگا۔ انتصابِ حقیقتِ ظہیرِ نجاست کی ایک شکل ہے، اندک اختلاط۔

۹- شروع میں یہ بات زنجبی ہے، اشیاءِ نجس کے پاک کرنے کے مختلف طریقے ہیں، ان میں سے ایک طریقہ زنجبی بھی ہے، اگر جانور ماکول اللحم ہے تو اس جانور کے گوشت پست اور ہڈی وغیرہ استعمال کرنے میں کوئی مضرت نہیں، لیکن اگر غیر ماکول اللحم اور غیر نجس



اچھین ہے تو اس وقت ذبح کے بعد اس کے گوشت کی صحت کا تو حکم نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ ان کے چمکے ہوئے وغیرہ کھانے کے علاوہ دوسری چیزوں میں استعمال میں لانے جاسکتے ہیں۔ لیکن خون و دھواں کا حرام ہے، خواہ ماکول الکھم ہو یا غیر ماکول الکھم، اس لئے خون جس جانور کا ہو اس کا استعمال درست نہ ہوگا، اگر دواؤں میں اسے ملا یا کیا تو دوا نامیاً پاب ہے۔

اگر انقلاب حقیقت کی شکل پیدا ہوئی تو اس پر پانی کا ضمہ لگایا جاسکتا ہے، مذکورہ بالا وضاحت سے باقی اعضاء کے احکام سمجھے جاسکتے ہیں۔

۱۰۔ جانین کی جو صورت سال میں درج کی گئی ہے، اس سے یہ بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ اس میں وباغت کامل نہیں ہوا، دوا کے ذریعہ صرف اسے کھار دیا گیا، لہذا یہ انقلاب حقیقت نہیں ہوا، اب اگر تحقیق سے معلوم ہو جائے کہ غنہ یہ یا مردار کے چمکے ہوئے یا جانور پر یہ عمل کیا گیا ہے اور پھر اسے سلکت، مانی اور آس کریم میں استعمال کیا گیا ہے تو ان کا استعمال مردار درست نہ ہوگا، اس کے علاوہ دوسرے ماکول الکھم جانور کا ہو تو اس وقت ان چیزوں کا استعمال درست ہوگا۔

### خلاصہ بحث

۱۔ کسی بھی شے کے بنیادی عناصر رت، طہ، بواہر، صورت و شکل ہیں، ان کی موجودگی کے ساتھ دیگر تغیرات کا کوئی اعتبار نہیں۔

۲۔ انقلاب ماہیت کا مطلب کسی بھی شے کا اپنی حقیقت مطلقہ کو چھوڑ کر دوسری حقیقت میں تبدیل ہو جانا ہے، اور اس کے لئے اس کے بنیادی عناصر رت، طہ، بواہر، صورت و بدن ضروری ہے۔

۳۔ نئی اشیاء اپنی اصل سے مورد وثق طور پر کچھ خصوصیات لئے ہوتے ہوں، اگر وہ

خصوصیات اس کے اوصاف قصہ میں سے ہوں تو اس کا اعتبار ہے، ورنہ وہ کالعدم کے درجہ میں ہے، جیسے پاک چربی سے تیار ہوا صابن، اس میں اگرچہ دسویں باقی رہتی ہے، اس کے باوجود فقہاء اس صابن کی صلت کے قائل ہیں۔

۲- حنیفہ مالکیہ کے یہاں کوئی فرق نہیں، ناپاک طہی انتکاب حقیقت کی وجہ سے پاک ہو جاتی ہے، خواہ غسّ الیمین ہو یا غیر غسّ الیمین، شوافع و حنابلہ کے یہاں فرق ہے، ان کے یہاں غسّ الیمین کی تطہیر سوائے غمر کے نہیں ہو سکتی، غیر غسّ الیمین کی تطہیر و انتکاب ماییت کے ذریعہ کی جاسکتی ہے۔

۵- کتب قدیمہ انتکاب ماییت کے جن اسباب کا ذکر ملتا ہے، ان کی کل کے مٹنی دور میں دو تمام چیزیں ان کے غسل کی قبیل سے ہیں۔

۶- غلظ کرنے، کشید کرنے یا کیمیاوی عمل کے ذریعہ ناپاک جز کو طہیر کرنے کا عمل انتکاب ماییت کی قبیل سے نہیں ہے، لہذا ان جیسے عمل سے بھی تطہیر ہو سکتی ہے۔

۷- اگر چند مادے سے دو اکس تیار کی گئی ہیں تو وہ از قبیل اختلاط نہیں، لہذا وہ ناپاک ہوں گی، اگر یہ الیٰ مادہ سے ہی تیار کی گئی ہیں تو وہ انتکاب ماییت ہے، لہذا اس کا استعمال درست ہوگا، اگر عمل سے تیار شدہ وہ انتکاب ماییت کے حکم کے تحت آکر جائز کہلاتی ہے۔

۸- صابن میں انتکاب ماییت کی صورت پیدا ہو جاتی ہے، لہذا ایسے صابن کا استعمال جو ناپاک چربی سے بنائے گئے ہوں درست ہوگا، گو یہ عمل فی نفسہ درست نہیں، اور ایک مسلمان کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں، تو تھ پست ہلکت میں انتکاب ماییت نہیں ہوتا ہے، اس لئے ناپاک چیزوں کے پاؤں سے تیار شدہ تو تھ پست وغیرہ کا استعمال درست نہیں۔

۹- خون بہر حال حرام ہے، خواہ صاف کول اللہ ہو یا غیر صاف کول اللہ، رواؤں میں ان کا ملا حرام ہے، اگر انتکاب حقیقت کی صورت پیدا نہ ہو تو وہ بھی حرام ہوگی، اور جیسے اعضا مذکور

یہاں ائمہ نے جانور کے ہونے کو درست ہی قرار نہیں دیا۔

۱۰۔ جہانگیر کے سوال میں درج صورت انقلاب ماہیت کی قبیل سے نہیں ہے اس

لئے آروہ نام پاک جانوروں کے چمڑے اور ہڈی ہوں تو ان سے بنی اشیاء کا استعمال درست نہیں

ہے۔

## انقلاب ماہیت کی صورتیں

مولانا محمد صادق مہاراجہ دہلوی

۱- جب تک کسی شے کا اثر کیفیت اور نہ سمیت نہ دے لے اس کو قسب ماہیت نہیں کہیں گے۔

۲ انقلاب ماہیت کا مطلب یہ ہے کہ پہلی حقیقت معدوم ہو کر نئی حقیقت اور نئی ماہیت بن جائے۔ نہ پہلی حقیقت و ماہیت باقی رہے نہ اس کا نام باقی رہے نہ اس کی صورت اور کیفیت باقی رہے۔ نہ اس کے خواص و آثار باقی رہیں، بلکہ سب چیزیں نئی ہو جائیں، مگر محکمہ دوسرا صورت بھی دوسری اور آج کے خواص و علماء و اہل اختیار اسے بھی دوسرے پیدا ہو جائیں، جیسے شراب سے سرکہ (ختم و غلام افغانی ص ۱۳۱)۔

۳ پودہ فیضیت میں سے ہر ایک کا ہر خاصہ دہری ہے، ہر نفع ٹھکانہ میں ہے۔  
الحجۃ لما استعالت و نکلن اوصافھا و معاہیہا خرجت عن کونھا نعامۃ۔  
زاد ص ۳۴۔

۴ شے کا جوہری عنصر ختم ہو جائے، نام بدل جائے اور مجموعی حقائق میں تبدیلی آجائے اس کی دو صورت ہے

پہلی صورت یہ ہے کہ کوئی اثر و خاصیت باقی نہ رہے۔

۵ دوسری صورت یہ ہے، عنصر ہر دو، اہم خاصہ بدل جائے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اس کا مختص اثر اور خاصیت باقی رہے، ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ فنی اول میں انقلاب ماہیت ہو جائے گی، فنی ثانی میں انقلاب ماہیت نہیں ہوگی، بعض کیفیات غیر مختصہ کا باقی رہنا مانع انقلاب نہیں۔

۳۔ نجس العین اور غیر نجس العین دونوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے، دونوں انقلاب ماہیت سے پاک ہو جائیں گے (کفایت مطلقہ، ۲، ۱۸۱)۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: "الحمار والخنزیر إذا وقع فصار ملحا۔

یطهر عنهما حالاً لا یوسف" (۱، ۲۵، رد المحتار، ۳۹، ج۱، بیروت، ۱۳۸۸)۔

۶۔ مذکورہ عمل قلب ماہیت کے تحت نہیں آئے گا، بلکہ تجزیہ کے تحت آئے گا، اس میں محض اس کے بعض اجزاء کسی طرح الگ کر لئے جاتے ہیں، تو اس کی وجہ سے احکام نہیں بدلتے گے، ناپاک فنی ناپاک ہی رہے گی (اعلام الفتاویٰ، ۱، ۱۳۱)۔

۷۔ یہ قلب ماہیت نہیں ہوگا، بلکہ یہ فنی کا اختلاط اور غلط ہوگا، لہذا اس سے تہہ یلی ماہیت نہ ہوگی۔

۸۔ یہ قلب ماہیت ہے، فقہاء کرام نے اس کو دو وجوہ سے پاک قرار دیا ہے، ایک ایسے ناپاک اجزاء، صابن میں مل کر اپنی اصلی حقیقت کھو دیتے ہیں، کوئی فنی جب اس حد تک پختی ہو جائے تو اس کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں، جیسے مقلد ناپاک خون ہے، لیکن جب مقلد بن گیا تو پاک ہے، وجہ دوم اس کا استعمال اس قدر نادر ہے کہ اس سے بچنا دشوار ہے، ایک چیز کو فقہائے کرام کی اصطلاح میں موم بلوی کہتے ہیں، اس کی وجہ سے سحر میں نرمی آ جاتی ہے، اس کا تقاضہ یہ ہے کہ ایسے صابن کا استعمال جائز اور درست ہو، علامہ شامی تحریر کرتے ہیں

"جعل المص الحس فی صابون یغنی بظہارہ لآلہ تغیر والتغیر بظہور

عند محمد ویغنی بہ للبلوی" (۱، ۳۱، مائیکہ، ۱، ۱۳۵)۔

۹- جانوروں کا خون دوامی ذائقے سے نجس شے کا اختلاط اور غلط ہوگا، انتساب، بیت نہیں ہوگا۔ النظرہ فی الدر المختار ۱۱ ذائقہ نحلۃ ولو قطرة بول او دم فی بئر دون القدر الکبیر یروح کل ماتھا بعد ۱۱ حواحد (۵۶)۔

۱۰- اگر خنزیر وغیرہ کے چمڑے اور بدن کی حقیقت و مابیت یسینی مثل کے ذریعہ بالکل بدل چکی ہو تو اس صورت میں اس کی نجاست اور حرمت کا حکم ختم ہو جائے گا، اگر اس کی حقیقت و مابیت نہیں بدلی ہے تو پھر وہ حرام اور نجس ہے اور جس چیز میں وہ شامل ہوئی وہ حرام ہو جائے گی (افقی مسائل نو، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵)۔

## تبدیلی ماہیت کے مختلف اسباب

مولانا محمد بن طیب الکوٹہ قاسمی رحمۃ اللہ علیہ

۱۔ کسی شئی کی حقیقت اور ماہیت کا بدلنا یعنی نا پاک چیز کا پاک ہونا، یا پاک چیز کا نا پاک ہونا، اس کے لئے عموماً مسائل میں یہ صورت دیکھنے کو ملتی ہے، کہ پاک چیز کے پاک ہونے کے لئے تو صرف ایک وصف یا چند اوصاف کا بدلنا کافی ہوتا ہے، جیسے پانی کا ایک وصف ہے، اس کا مظہر ہونا۔ لیکن جب اس پانی کے اندر نجاست گرتی ہے تو پانی کے اندر انقلاب ماہیت ہو جاتا ہے، حالانکہ پانی کے عین میں یہاں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی بلکہ اس کے صرف ایک وصف یعنی اس کی ”ظہوریت“ میں تبدیلی واقع ہوئی ہے تو معلوم ہوا کہ پاک چیز کے نا پاک ہونے کے لئے عین میں تبدیلی ضروری نہیں، بلکہ کسی ایک وصف کا بدل جانا تبدیلی ماہیت کے لئے کافی ہے۔ ”وکل ما و لعت فیہ الجلسۃ لہم بحر الوصو، بہ“ (الغنیۃ فی شریح الحدیث) اور یہی بات عین حق کے بدلنے سے پاک چیز کا نا پاک ہونا تو اس میں کوئی شبہ نہیں۔ اور نا پاک چیز کے پاک ہونے کے لئے عموماً یہ صورت دیکھنے میں آتی ہے کہ اس کے لئے عین کے عین اور حقیقت کا بدلنا ضروری ہوتا ہے، جیسے گندھے کا ٹکڑی کان میں گر کر ٹکڑ بن جانا، یا گوبر اور دیگر نجاستوں کا جلانے کی وجہ سے راکھ بن جانا، یا کنوئیں میں نجاست کا گر کر پتھر بن جانا کہ یہ نا پاک چیزیں جو پاک ہوئی ہیں، وہ نجاست کے عین کے بدلنے کی وجہ سے ہوئی

ہیں "لا بکون محساراً ملا فندر ولا ملح کل حماراً أو حریبراً ولا فندر وقع فی بئر فصار حملاً لا نفلاب العین" (معارف، ۱۵۱)۔

لیکن بھی وصف کے بدلے سے بھی ناپاک چنی پاک ہو جاتی ہے، اور اس کے اندر انقلاب ماہیت ہو جاتا ہے جیسے ناپاک گیسوں کے اُتراس کو پس تراکنا بنا لیا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے، حالانکہ اگر غور کیا جائے تو اس ناپاک گیسوں کے پاک ہونے میں سین میں تبدی ملی واقع نہیں ہوتی کہ اب گیسوں کا کوئی جز باقی نہیں رہا، بلکہ یہ آنا تو جھنڈی گیسوں ہے، اور اس میں جو تبدی ملی واقع ہوئی ہے، وہ وصف میں ہوئی ہے کہ پہلے گیسوں دانے کی شکل میں اور سخت تھا اور اب پسنے کی وجہ سے وہ گیسوں باریک ہو گیا اور دانے کی شکل ختم ہوئی، تو معلوم ہوا کہ ناپاک چیز کے پاک ہونے کے لئے بیش میں شے کا بدلنا ضروری نہیں، بلکہ وصف کا بدلنا بھی انقلاب ماہیت کے لئے کافی ہو جاتا ہے (جیسے راہکار، ۵۹)۔

۲۔ پیشہ فقہاء کا کہنا یہ ہے کہ انقلاب ماہیت یا استحالہ میں کسی شے کی پوری حقیقت کے بدلنے کے ذریعہ ہوتا ہے، کیونکہ انقلاب ماہیت کی وجہ سے طہارت کا حکم، جو کہ امام محمد علیہ الرحمہ کا مفتی ہے، وہ پوری حقیقت اور ماہیت کے بدلنے ہی کی صورت میں ہے، لیکن اس انقلاب ماہیت کے ضمن میں جو مثالیں اور جزئیات بیان کی جاتی ہیں ان کو سامنے رکھتے ہوئے علامہ شامی نے اپنی راہ لکھی ہے کہ انقلاب ماہیت یا استحالہ میں بھی تو کسی شے کی پوری حقیقت بدلنے کے ذریعہ ہوتا ہے، جیسے شراب کا برکہ بن جانا، یا گندھے کا کان میں گر کر نمک بن جانا، یا گندھی کو جلانے کی وجہ سے راکھ بن جانا وغیرہ، کہ اس کے اندر جو انقلاب ماہیت یا استحالہ میں ہوا ہے، وہ پوری حقیقت کے بدلنے کے ذریعہ ہوا ہے، اور بھی انقلاب ماہیت کا تحقق صرف ایک یا چند اوصاف کے بدلنے کے ذریعہ بھی ہو جاتا ہے، جیسے غنم کشش سے بنا یا ہوا شیر و یا دو غنم و دو شیر جس کی پیڑ بٹائی جائے، یا غنم گیسوں جس کا آنا بنا لیا جائے، یا غنم آنے کی روٹی بنانی



جائے کہ ان تمام کے اندر جو انقلاب مابیت ہوا ہے، اوصاف کے بدلنے سے ہوا ہے، نہ کہ پوری حقیقت کے بدلنے سے۔ اس لئے یہاں یہی کہا جائے گا کہ انقلاب مابیت کے لئے پوری حقیقت کا بدلنا ضروری نہیں بلکہ بعض اوصاف کا بدلنا بھی انقلاب مابیت کے لئے کافی ہے (دیکھئے، اکل، ۱، ص ۱۰۰)۔

۳۔ اُترسنی میں ایسی تبدیلی ہو جائے کہ جس کی وجہ سے اس کے بنیادی عناصر بالکل ختم ہو جائیں اور اس کے مجموعی مزاج میں بھی تبدیلی آجائے حتیٰ کہ نام بھی بدل جائے تو بہر حال اسے تبدیلی مابیت قرار دیا جائے گا، اور جو اشیاء انقلاب مابیت کے باوجود اپنی اصل سے موروثی طور پر کچھ خصوصیات برقرار رکھتی ہوں، تو ایسی بقا تبدیلی مابیت کے لئے معزز نہیں، اس لئے اس کو بھی تبدیلی مابیت قرار دیا جائے گا "ان الشرع ونسب وصف النجاسة علی تلك الحقيقة و نسعى الحقيقة بانتفاء بعض اجزاء مفهومها فكيف بالكل" (الجزء ۱، ص ۱۰۳)۔

۴۔ انقلاب مابیت کے مسئلے کے تحت مختلف نجس اشیاء کے مابین کوئی فرق نہیں ہوگا، خواہ وہ نجس اعمین ہوں یا غیر نجس اعمین، حقیقہ کے یہاں دونوں کا حکم یکساں ہے، اسی طرح ہر دو کے مختلف اجزاء سب یکساں حکم رکھتے ہیں، مثلاً خنزیر یا گدھا اگر نمک کی کان میں نہ نہر نہک ہو جائیں تو دونوں کا حکم یکساں ہوگا، اسی طرح ہر دو کے اجزاء بھی پاک قرار پائیں گے "ولا ملع كان حماراً أو حنظلراً لا نقلاب العین به یفتی فان الملح غیر العظم واللحم" (ثانی، ص ۱۰۴)۔

چنانچہ "فان الملح غیر العظم واللحم" سے پتہ چلتا ہے کہ انقلاب مابیت کے بعد جو حکم نجس اشیاء کا ہے، وہی حکم اس کے اجزاء کا بھی ہوگا۔

## ۵- انقلاب، ہیئت کے مختلف اسباب

کسی بھی چیز کی حقیقت کے بدل جانے کے مختلف اسباب ہو سکتے ہیں، جن کو انقلاب، ہیئت کے اسباب سے تعبیر کیا جاسکتا ہے، جو حسب ذیل ہیں:

- ۱- پتھر یا کوئی دوسرا شے پھیلنا
- ۲- زمین کو لاد، مٹی کو اسٹمپسٹ کرنے
- ۳- پور اور لندن کو ملا دینے
- ۴- پاکستان میں کابینہ بنانا دینا
- ۵- شرب و سرکہ دینا
- ۶- برسرِ کافور، بخود شرب بنانا
- ۷- شرابی طور پر ذوق کرنا
- ۸- دباغت دینا
- ۹- روٹی کو دھونا
- ۱۰- کنوئیں کا پھس ہونے کے بعد ٹنک ہو جانا
- ۱۱- حلال گوشت، جس پر گندگی لگی، اس کو پکا جانا
- ۱۲- کسی بھی چیز کی حقیقت اور حیل کا بدل جانا جیسے جاندار وغیرہ کا ٹنک لے کر کالہ وغیرہ میں کر ٹنک بن جانا، کوئیں، بوفل وغیرہ میں گندگی کا ٹنک کر کچھ بن جانا
- ۱۳- کسی چیز کے بنیادی اوصاف میں تبدیلی واقع ہو جانا جیسے: دھوا کا بیج میں ملا دینا، یہ تمام انقلاب، ہیئت کے اسباب کے تحت آتے ہیں (مستفاد من: المعجم، ۷/۵۷)۔
- ۱۴- ایک شے سے دوسری شے اور دوسری شے سے تیسری شے کا مسلسل وارز کا لانا، تہہ سے پانی

سے اس کی گندگی کے عنصر کو نکالنا، اسی طرح مختلف شرابوں وغیرہ سے کیمیائی عمل کے ذریعہ اس کی گندگی کے عنصر کو نکالنا اور اس طرح کی جو دیگر اشیاء جو سب کی سب فلٹر اور کشید کے عمل کے تحت آتی ہیں اور اس کی وجہ سے اس کی کیفیت اور خاصیت بدل جاتی ہے، یہ تمام قلبِ ماہیت کے تحت آئیں گی۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے شراب یا نمک وغیرہ ذال کر اس کو سرکہ بنالیا جائے، یا شیرہ انگور سے بنی شراب کو اتنا پکایا جائے کہ وہ دو ٹکٹ سے زائد خشک ہو جائے، چنانچہ اس کے اندر بھی وہی صورت ہو رہی ہے، جو کشید اور فلٹر کے عمل کی صورت میں اوپر کی صورتوں میں پیش آ رہی تھی، اس لئے ہم ان جزئیات کو متعین علیہ بنا کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ جس طرح شراب کے سرکہ بننے اور خشک ہو جانے کی صورت میں شراب میں انقلابِ ماہیت کا تحقق ہو کر وہ پاک ہو گئی، اسی طرح اگر نہ کر وہ بالا گندی چیزوں میں ایک شے کی دوسری شے میں تبدیل کر دیا جائے اور اس کے لئے کچھ کیمیائی اشیاء استعمال کی جائیں تو اس سے ان چیزوں میں بھی انقلابِ ماہیت کا تحقق ہو جائے گا، اور وہ اشیاء بھی پاک ہو جائیں گی (تحصیل کے لئے دیکھئے تہذیبِ طبع السہم ۳۰۰-۶۰۸ء)۔

۷۔ دو دائیں وغیرہ مختلف اجزاء و عناصر سے ملا کر تیار کی جاتی ہیں، اگر یہ اجزاء و عناصر نجس ہوں چاہے سیال ہوں یا جامد اور ان کو ملانے کی صورت میں مجموعی شکل و تاثیر تو بدلتی ہو لیکن ہر جزو اپنی جملہ صفات اور خصوصیات کے ساتھ باقی رہتا ہو تو اس کو انقلابِ ماہیت قرار نہیں دیا جاسکتا اور اس کے ذریعہ سے جو چیزیں بنائی جائیں ان پر طہارت کا حکم نہیں لگایا جاسکتا ہے، کیونکہ طہارت کا حکم لگانے کے لئے ضروری ہے کہ نجس اشیاء کا مین اور اس کی ماہیت بدل جائے جو کہ ایک بدیہی بات ہے، اور جب نجس اجزاء اپنے تمام صفات اور خصوصیات کے ساتھ باقی ہوں تو کیونکر ان پر انقلابِ ماہیت کا حکم لگایا جائے؟

دہی بات انگریزی وادوں میں بکثرت ”انکامل“ کے استعمال کی تو اس کے اندر بھی یہی

دیکھا جائے گا کہ وہ انگلیں ناپاک چیز سے نکالنا مریا ہے، ناپاک چیز سے، اگر وہ ناپاک چیز سے نکال دیا ہو۔ یعنی جن اجزاء سے شراب بنائی جاتی ہے، ان میں کے غیس اجزاء سے اگر انگلیں نکال جائے اور وہ اب بھی اس کے اجزاء بناتی رہے تو اس کو بھی قلب مابیت نہیں قرار دیا جاسکتا، اور اگر قلب مابیت ہو جائے تو اس کو پاک قرار دیا جائے گا۔

لیکن چونکہ ”انگلیں“ عام طور پر ”اثر بہار بعد عرس“ (یعنی شیرہ انگور جس کو بالکل پکایا نہ گیا ہو یا وہ شیرہ انگور جس کو دو ٹکٹ کم شکستہ ہونے تک پکایا گیا ہو یا بھجور اور کشمش کے شیرہ سے بنائی ہوئی وہ شراب جس کو بالکل پکایا نہ گیا ہو) کے علاوہ سے اخذ کیا جاتا ہے (عملاً ص ۲، ۳، ۵۵)۔

اور خلیفہ کے نزدیک چار شرابیوں کے علاوہ دیگر شرابیوں کو حد مکر سے کم چھ طہال ہے۔ اور وہ شخص بھی نہیں جیسا کہ ابھی گزر رہا اس لئے باوجودیکہ ”انگلیں“ شراب کی اصل ہے، لیکن جب وہ شخص اجزاء سے اخذ نہیں کیا جاتا تو پھر وہاں وغیرہ میں اس کے استعمال کے لئے تبدیلی مابیت کی سرے سے ضرورت نہیں بلکہ اس کو بلا انتخاب مابیت بھی استعمال کیا جاسکتا ہے (عملاً ص ۲، ۳، ۵۶)۔

۸- مردار اور خنزیر کو ان کے اجزاء کو صابن وغیرہ بنا کر استعمال کرنا یہ انقلاب مابیت ہی میں شامل ہے، اور اس طرح قلب مابیت کے ذریعہ خنزیر وغیرہ کو صابن وغیرہ بنا کر استعمال کرنا درست ہے، اور مغربی ممالک میں بولکٹ، فوٹھ پیسٹ وغیرہ میں مردار کی اور خنزیر وغیرہ کی چربی اور جلیاں استعمال کی جاتی ہیں وہ تمام قلب مابیت کے تحت آنے کی وجہ سے حلال اور پاک ہوں گی۔ چنانچہ فقہاء نے خنزیر کے بارے میں تصریح کی ہے کہ اگر وہ تک بن جائے تو وہ غیس نہیں ہوگا: ”ولا ملع کمان حماراً لکو خنزیراً“ (امی لا یكون نجساً) (رد المحتار، ۱۱، ۳۳) اور صابن کے سلیسے میں یہ صراحت لکھی ہے: ”و یطہر زیت تنجس بجمہ

صابوناً بہ یفتی للبلویٰ --- وعلیہ یتفرع ما لو وقع فی لسان أو کلب فی قدر  
الصابون فصار صابوناً یکون طاهر التلبل الحلیفۃ" (رد المحتار، ۱/ ۵۹)۔

ان عبارتوں میں گرچہ ہر جگہ خنزیر کے جواز کی عبارتیں نہیں ملتیں، لیکن ظاہری بات ہے کہ شریعت نے جو خنزیر کو حرام قرار دیا ہے وہ "نفس خنزیر" کے سلسلے میں ہے، نہ کہ "صائبان" یا نمک" ہونے کے سلسلے میں، لہذا جس چیز پر حرمت کا حکم لگا تھا، جب وہی مفقود ہے تو حرمت کا حکم بھی ختم ہو جائے گا۔

۹- مذکور جانوروں کا خون اگر انقلاب مابیت کے بعد استعمال کیا جاتا ہے تو وہ درست ہے ورنہ نہیں، کیونکہ "دم مسفوح" نجس العین ہے، "و ناز کما لو احرق موضع الدم من راس الشاة" (رد المحتار، ۱/ ۵۸)۔

۱۰- میہ غیر ماکول اللحم اور میہ ماکول اللحم کی جلد (سوائے آدمی اور خنزیر کے) وباغت کی وجہ سے پاک ہو جاتی ہے، اس کے بعد اگر اس کو کھانے کے علاوہ گوند وغیرہ دیگر چیزوں میں استعمال کیا جائے تو یہ درست ہے، لیکن اگر اس کو کھانے کے لئے استعمال کیا جائے، تو خنزیر کے نزدیک تو یہ حال اس کے جواز کا کوئی قول نہیں ملتا۔

"لکن اذا کان جلد حیوان میت ماکول اللحم لا یجوز اكله وهو الصحيح" (شامی، ۱/ ۳۵۹، طحاوی علی مراقی الفلاح، ۱/ ۴۰)۔

اسی طرح میہ غیر ماکول اللحم دونوں کی جلد کو وباغت دینے کے بعد کھانے کے جواز کے سلسلے میں کچھ اقوال ملتے ہیں، لیکن وہ غیر مفتی ہیں (تفصیل کے لئے مراجعت کریں المجموع شرح المہذب، ۱/ ۳۹، ۴۰)۔

ادارة القرآن کراچی کی چند اہم اور مفید مطبوعات

[illegible]

ادارة القرآن والعلوم الاسلامیہ: بمبئی اقبال کراچی فون: ۴۹۶۵۸۷۷